شیعوں کی بیداری

مصنفہ
نواب مرزا سجاد علیخاں بی اے بی ٹی
جنرل سکریٹری تنظیم المومنین
لکھنؤ

مطبوعہ
نیشنل پریس وکٹوریا اسٹریٹ
لکھنؤ
(مرتبۂ اول)

قیمت فی جلد
(عمر)

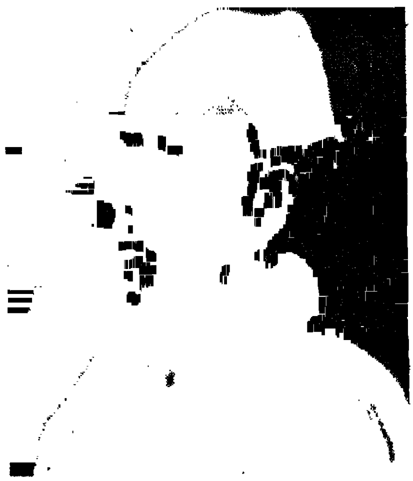
سید نجم احسن تحریر نمود

شیعوں کی بیداری

حصہ اول

مصنفہ
(نواب) مرزا سجاد علیخان خم، تیمر
بی اے - بی ٹی (علیگ)
جنرل سکریٹری تنظیم المومنین

علمائے اعلام



شمس العلما سرکار ناصر الملۃ
مولانا سید ناصر حسین
صاحب قبلہ



شمس العلما سرکار نجم الملۃ مولانا سید
نجم الحسن صاحب قبلہ

[illegible]

شکریہ — میں ضیغم پنجاب مولانا مرزا یوسف حسین صاحب قبلہ و آفتاب صحافت سید شبیر حسن صاحب قتیل کا انتہائی ممنون ہوں کہ اُنھوں نے واقعات جیل کے ترتیب دینے میں میری اعانت فرمائی۔

نوٹ — میں نے "شیعوں کی بیداری" میں موجودہ سیاست کی تفصیل، یوپی کانگریس گورنمنٹ کی پالسی، مدح ثلاثہ و تبرا کے واقعات کے علاوہ مجاہدین تبرا کے صحیح کارنامے درج کئے ہیں، جہانتک مجھ سے ہوسکا میں نے ۱۵ر جولائی ۱۹۳۹ء تک وجود میں آنیوالے امور کو یکجا کیا۔ جو اس اشاعت میں درج کرتا ہوں

اطلاع — مزید واقعات سے اگر کوئی صاحب مطلع فرمائیں گے، تو آئندہ اشاعت میں شکریہ کے ساتھ درج کرونگا۔

معافی — چونکہ میں نے ہنگامی زمانے میں جبکہ میں بھی مصائب آلام ... اسلئے اگر کوئی فروگزاشت ہوئی ہو تو نزاکت وقت و مصروفیت کو پیش نظر رکھکر ...

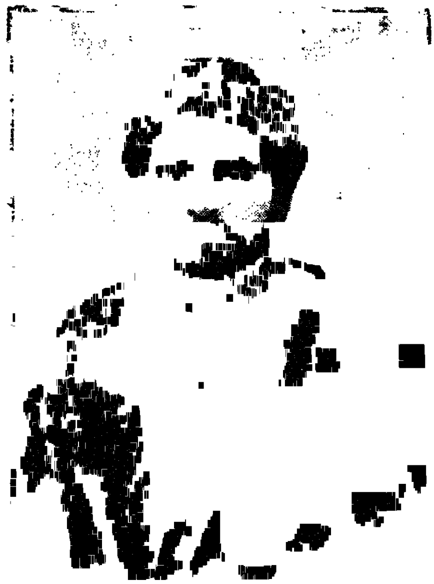
مستقل عہدہ داران تنظیم المومنین

نمبر شمار	اسمائے گرامی	عہدہ	اعزاز
۱	جناب سید صغر حسن صاحب ٹائرڈ جج	صدر	
۲	جناب مولانا مرزا احسن حسین صاحب	سینیئر نائب صدر	دفعہ ۱۰۸ میں دو ماہ قید محض و للعہ جرمانہ دفعہ [illegible] وغیرہ
۳	مرزا سجاد علیخاں (بی اے، ڈی ٹی، علیگ)	جنرل سکریٹری	دفعہ ۱۰۷ میں دو دفعہ [illegible] میں ماخوذ، دفعہ ۱۰۸ میں [illegible]
۴	حکیم عابد رضا صاحب	جوائنٹ سکریٹری	دفعہ ۱۰۷ میں ماخوذ
۵	سید وزیر حسن بی اے	اسسٹنٹ سکریٹری	
۶	منشی سلطان علیخاں صاحب آئی آر او	قائد اعظم سپاہ عباسیہ	تبرا دفعہ ۱۰۸ میں ۲ ماہ قید محض دو سو روپیہ جرمانہ، دفعہ [illegible] میں ماخوذ
۷	[illegible] صاحب	خازن اکاؤنٹنٹ	دفعہ ۱۰۷ میں ماخوذ
۸	نواب محمد حسین خاں صاحب	صدر سپاہ عباسیہ	دفعہ ۱۰۷ میں ماخوذ دفعہ ۱۰۸ [illegible] جرمانہ

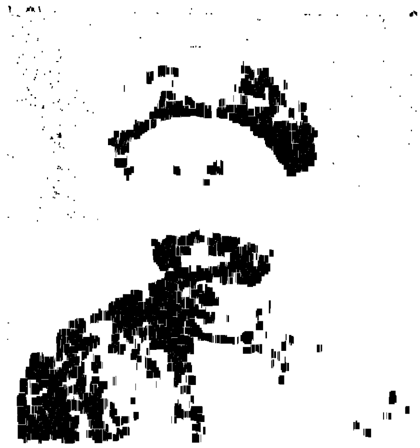
علمائے کرام کے گران بہا تحفے



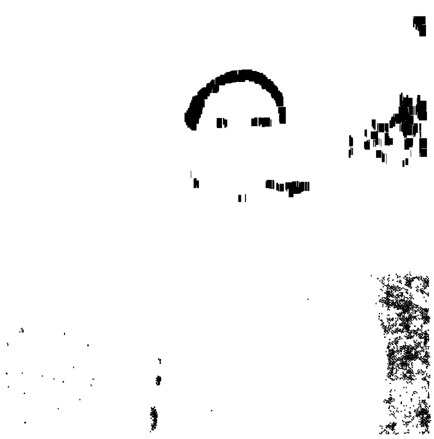
مولانا سید محمد محسن صاحب نبیرۂ سرکار نجم العلما اعزاز - ۳ ماہ قید سخت - ۱۵ روپیہ جرمانہ



سعیدالملۃ جناب مولانا محمد سعید صاحب اعزاز - ۲ ماہ قید محض - ۲۵ روپیہ جرمانہ



نصیرالملۃ مولانا محمد نصیر صاحب قبلہ اعزاز - ۲ ماہ قید محض ۸۰ روپیہ جرمانہ



مولانا کلب مہدی صاحب قبلہ ابن عمدۃ العلما اعزاز - ۳ ماہ قید محض ۱۵ روپیہ جرمانہ



مولانا سید قائم مہدی صاحب ابن شمس العلما ابن حسن صاحب قبلہ اعزاز - ۲ ماہ قید محض ۲۵ روپیہ جرمانہ

لٹیگیشن کمیٹی (قانونی)

(۱) احمد حسین شاہ صاحب بی اے، ال ال بی...... سکریٹری (۲) سیّد آل رضا صاحب ایڈووکیٹ
(۳) سیّد اوصاف حسین صاحب بی اے، ال ال بی (۴) سیّد محمد اکبر صاحب بی اے، ال ال بی (۵) حامد حسین .. بی اے، ال ال بی

مالی کمیٹی

(۱) مرزا ضامن حسین صاحب (۲) حکیم عابد رضا صاحب (۳) سیّد صغیر حسن صاحب ریٹائرڈ جج...خازن (۴) نواب محمد علیخاں صاحب...... نائب خازن (۵) نواب لاڈلے مرزا صاحب...... اکاؤنٹنٹ و مستقل نائب خازن (۶) جنرل سکریٹری تنظیم المومنین (۷) مرزا عابد حسین صاحب بی اے، ال ال بی، ال ٹی، ایڈووکیٹ (۸) نواب حسن عباس علیخاں صاحب
(۹) جناب رضا حسین خاں صاحب تعلقدار، سہواڑہ

منتظمین ریلیف

(۱) سیّد سجاد حسین صاحب عرف بابو (۲) سیّد قاسم حسین عرف بڈھن صاحب (۳) نواب بڈھن صاحب

مختصر تاریخ تنظیم المومنین

نوٹ ذی الحجہ ۵۶ھ میں تنظیم المومنین نے پرچم کشائی کی [illegible] اتفاق [illegible] فخر الملۃ شمس العلماء مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ نے اور رسم کی ادائگی مہاراج کمار جناب [illegible] جنگ بہادر [illegible]

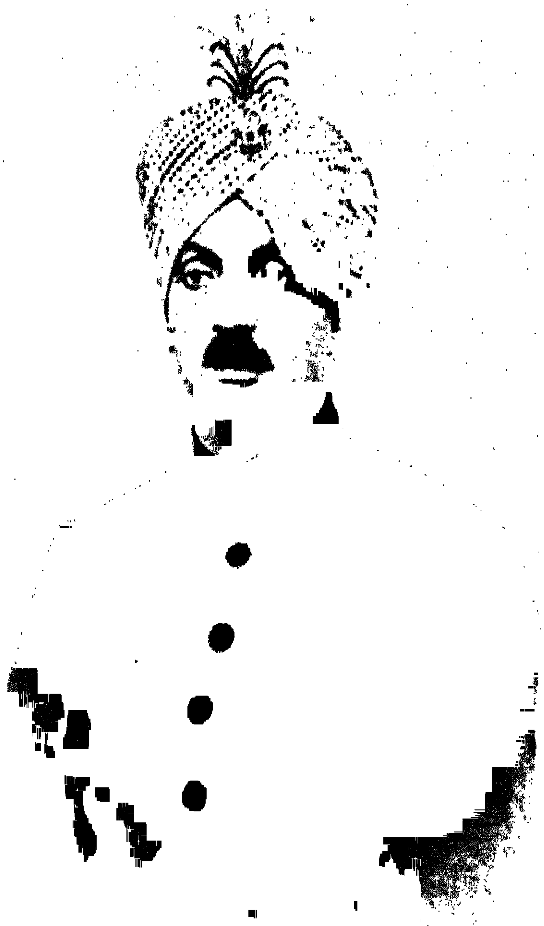
آف محمود آباد نے قبول فرمائی تھی، رسم مذکور کے موقع پر تنظیم المومنین کی جو رپورٹ مہمانوں کی خدمت میں جو پیش کی [illegible] تھی جو شایع بھی ہوچکی تھی اس مختصر کتاب میں درج کرتا ہوں اس سے تنظیم المومنین کی مختصر تاریخ معلوم ہوگی

پیرایہ آغاز | آج کی اس مبارک پرچم کشائی کی رسم کے موقع پر آپ [illegible] ت چاہوں گا کہ اپنے قیمتی وقت سے چند لمحے مرحمت فرمایئے تاکہ میں مختصراً شہر لکھنؤ اور شیعوں کے وا[illegible] انجمن تنظیم المومنین کے خدمات آپ کی خدمت میں پیش کروں۔

ربیع الاول ۵۷ھ مطابق مئی ۱۹۳۸ء وہ مبارک ماہ ہے جب چند منچلے شیعوں کے ہاتھ [illegible] کا سنگ بنیاد رکھا گیا، ان میں مولانا مرزا ضامن حسین صاحب [illegible] حسین صاحب اور نواب تجمل حسین صاحب قابل ذکر ہیں یہ وہ ہستیاں ہیں جنھوں نے [illegible] اور شیعہ [illegible] اداروں کا کما حقہ جائزہ لینے کے بعد بڑی جانفروشی سے قوم [illegible] ہم ذمہ داری اپنے سر لی تنظیم المومنین کی تاریخ میں ان کے نام سنہری حرفوں سے لکھے جائینگے جب انھوں نے سیاسی مذہبی طوفان خیز متوج میں اس اگرہ کشتی کو تیرایا [illegible] ہے پاکباطن جان نثار غیر جانبدار اور ذی ہوش بوڑھے کے سپرد کی جو باوجود اپنی ضعیف العمری کے حبیب ابن مظاہر [illegible] بکر سید [illegible] شب و روز کوشش کرتے ہوگیا، وہ بزرگ وفات جناب سید صفدر حسین صاحب رئیس [illegible] عناصر کو بروئے کار لانیکے لیے شیر دل تیر بیان، رگوں میں بجلیاں دوڑانے والے، قوم کے شیدائی سید بشیر احمد صاحب وکیل کے خدمات حاصل کی گئیں بشیر صاحب نے ابر کرم بنکر انجمن کی کشت امید کو سر سبز کردیا، اپنی انتھک کوششوں اور اپنی پر زور تقریروں سے لکھنؤ کے شیعوں کی زندگی کا ورق پلٹ دیا، وہ نواب لڑکے اور اودھ کے شاہزادے جنکے ہاتھ [illegible] آلات کا امتحان کرتے تھے آج دلیرانہ انداز سے اپنی خاندانی شجاعت کا ہر لمحہ مظاہرہ کرنیکو تیار رہتے ہیں انھوں نے شیعوں کے بچے بچے کو قوم کا جانباز [illegible] آہ! بشیر [illegible] پر انجمن سے دور ہوکر تنظیم المومنین تمھارے بے بہا خدمات کے صلے میں [illegible] تبت میں لوریاں دینے کو تیار ہے۔

سپاہ عباسیہ | [illegible] پابندی پیش کرنیوالی منضبط اور منضبط قومیں تھے جن سپاہیانہ مظاہروں سے بڑی بڑی قوموں کو زیر بار کردیا وہ مظاہرے کافی تھے کہ شیعیان ہند بھی اپنے افراد [illegible] تنظیم المومنین نے اپنے بازوؤں کو مضبوط کرنے کیلیے سپاہ عباسیہ کی بنا ڈالی اس شعبہ کی کامیابی کا [illegible] کے سر ہے جنھوں نے اپنے آرام و آسائش [illegible] کے منظم کرنے میں جان توڑ کوشش [illegible] قابل مثال ہے انکے اور محلہ کمیٹیوں کے قائدین کی نگرانی میں سپاہ عباسیہ کے دستے مقبول فوج کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ دستوں کے سردار تجربہ کار [illegible] سے واقف ہیں جو قائد اعظم کی شرکت سے قوم کی خدمت کرتے رہتے ہیں، اسی کے ہمراہ یہ بھی عرض [illegible] صاحب کے خدمات اس سلسلے میں نہایت اہم ہیں [illegible] جناب اقبال رضا صاحب [illegible]

دستہ مختاریاں | دستہ مختاریاں بصیغہ راز [illegible] کا ہر ممبر انجمن کا جانثار اور اسکے مقاصد پر قربان ہونیوالا ہے معافی چاہتا ہوں مجکو حکم نہیں کہ ان کی تعداد عرض کروں یا ان کے حرکات [illegible] پیش کرنیکی جرأت [illegible] غیر متعدد میں آج بھی آپ کے گرد و نواح



(آنریری) لفٹننٹ کرنل راجه اکبر علی خاں صاحب بہادر
ایم - ایل - سی آف پپڈراول - مربی و لائف ممبر تنظیم



خان بہادر چودھري علي اختر
صاحب بہادر تعلقدار بلوہ -
مربي و لائف ممبر تنظيم



عاليجناب ايس ايم رضا حسين خاں
صاحب بہادر آف ستھوارہ ممبر
وركنگ كميٹي ماليات - خازن سپاہ
عباسيہ و قنديل اخبار و پريس تنظيم

آپکی حفاظت کے لیے موجود ہیں ان کا مدا ایک جسم اور قومی پیکر [illegible] مشکلات کے وقت ان گروہ [illegible]
ہیں اور جہاں انکی اچانک بھنک پہنچتی رہتی ہو [illegible] ہیں انکی جان مال عزت آبرو [illegible] کے لیے وقف ہو۔

مقاصد انجمن | مقاصد انجمن میں سے مقصد اول قوم کی تنظیم ہے۔ اسکی مذہبی، سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی مشکلات کے لیے سینہ سپر ہونا مقصد ثانی ہے [illegible]
یوں [illegible] خود ساختہ [illegible] بیل ثانی خدا کیلیے
انصاف سے کام [illegible] فیصلہ فرمائے کہ غریب لیکن محبت اہلبیت رکھنے والے شیعوں کو نظرانداز کر کے جھوٹے شیعی سیاست [illegible]
اگر ہم ان کی صحیح تصویر قوم کے سامنے پیش [illegible] کیلیے انجمن نے تمام شہر
تقسیم عمل [illegible] شہر [illegible] تعلیم یافتہ حضرات کے تحت ہیں جو

امن پسندی، صلح [illegible] ایثار پیدا [illegible] العمل۔

کارنامے | انجمن تنظیم المومنین بے عملی سے ہمیشہ پرہیز کرتی [illegible] بیگانہ صرف [illegible] مد نظر رکھیں اور
جامۂ عمل سے ملبوس کر دی گئیں، انجمن [illegible] کو عمل سے کر دکھایا، یہی وجہ ہے کہ
[illegible] ہم جد کرتے رہے اور ہم انکی بے عملی کے باعث انکو ہمیشہ غم و غصے سے دیکھتے رہے، اس [illegible] نہایت
ملال ہوتا ہے جب تنظیم المومنین نے بجبر لی بیار شیعہ پولٹیکل کانفرنس ایسے جید ادارہ [illegible] میں قبضہ کر کے اسکے بے عمل [illegible]
چیندہ کی پاسبری جانیوالے اراکین کے [illegible] سلسلے میں منجانب اراکین انجمن [illegible]
سمجھتا ہوں کہ وہ ہر قیمت اپنی جان و مال کی قیمت سے ایسے بے عمل اداروں کو ختم [illegible]
سب سے پہلے انجمن نے اپنے مذہبی حق [illegible] مدح صحابہ اعلانیہ کے سلسلہ میں ہمارے برادران اسلام کے ایک مخصوص گروہ نے
ہم سے زبردستی جنگ کے لیے آلہ کار بنائی، ہم نے خوشی [illegible] رنج و افسوس کے ساتھ لیا [illegible] سیاسی قضیہ
مسئلہ کا مقابلہ اپنا مذہبی فریضہ سمجھا۔

قوم کے افلاس اور اسکی اقتصادی بدحالی سے متاثر ہو کر [illegible] اور دیانت فروشی کے
مظاہروں سے ہم نے عملاً اپنے غریب بھائیوں کو اکتساب معاش کی ترغیب دی اور اب بھی قدم قدم پر شانہ [illegible] تعلیل
نہیں، اس سلسلے میں پرنس حامد علی صاحب بہادر، نواب علی احمد صاحب، بالتخصیص جعفر حسن صاحب، پرنس بہرام مرزا صاحب، نواب
ذوالفقار مرزا صاحب، سید زبیر حسن صاحب بی اے، اور [illegible] صاحب [illegible] ایل ایل بی ایم ایل اے ہائینس [illegible] کرتی ہے۔

جہانتک سیاست کا تعلق ہے ہم برابر [illegible] دوش بدوش [illegible] آزادی کی جدوجہد [illegible]
ہمارے وجود کو اپنی پشت پر بار سمجھے، ہم نے حیدرآباد کے موقع پر ثابت کر دیا کہ ہم اپنے سیاسی [illegible]
برداشت نہیں کر سکتے، ہم خدانخواستہ کسی کے دشمن نہیں، کسی سے [illegible] الغرض [illegible] سمجھنا
ہمارا ایمان ہے۔

پرچم | آج جس پرچم کو لہرانے جا رہے ہیں مبارک ہو کہ آپ نے شرکت فرمائی [illegible]
اسی نشان کے سائے میں ہم ہندوستان [illegible] اپنے سیاسی لائحہ عمل تیار کرینگے۔

قومی ترانہ | سیاہیان انجمن نے ایک قومی ترانہ مرتب کیا ہے جو فاتح خیبر کے نام نامی سے موسوم ہے [illegible] مستدعا کرتی ہے کہ آئندہ آپ [illegible] اسی ترانے پر ختم فرمایا کرینگے۔

شیعہ نیشنل انتھم

منظور کردہ اجلاس عام تنظیم المومنین لکھنؤ

جہاں شاہد تنظیم و انتظام علیؑ — نجوم و شمس و قمر زیر اہتمام علیؑ
مکان و کون گدائے صلائے عام علیؑ — فراخ عرش علیٰ سرنگوں ز نام علیؑ
چو یافت حضرت عباسؑ مقام علیؑ — دفا نمود چو شمشیر بے نیام علیؑ

علیؑ امام من است و منم غلام علیؑ
ہزار جان گرامی فدائے نام علیؑ

تنظیم بنک | اقتصادی کارناموں میں تنظیم [illegible] وجود میں لایا گیا ہے [illegible] مشاغل کو ترقی دینا مقصود ہے بنک کے کامیاب بنانے میں جناب [illegible] صاحب پیہم کوشش فرما رہے ہیں۔

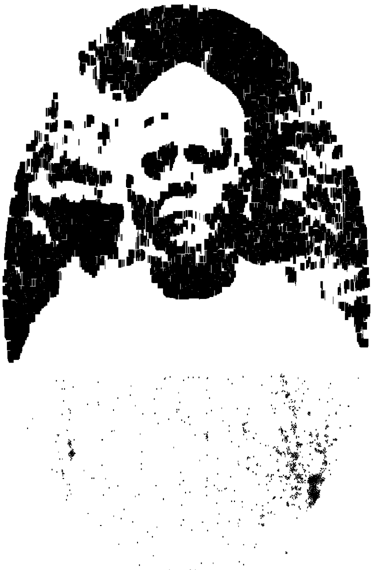
تنظیم صنعتی مدرسہ | چونکہ قوم کی ترقی کا راز آئندہ نسل کی صحیح تعلیم میں مضمر ہے اسلئے اراکین انجمن نے رائج الوقت غلط [illegible] کے نتائج پر غور کرنیکے بعد تنظیم صنعتی مدرسہ کی تجویز اپنے خادم جنرل سکریٹری کے سپرد فرمائی ہے، مدرسہ ہندوستان کے اعلیٰ اکابرین کی زیر ہدایت اپنی ابتدائی منزلیں طے کر چکا ہے اور اس کی بنیادی جماعتیں طرز تعلیم [illegible] اپنے علمی مشاغل میں مصروف ہیں۔

دفتر | دفتر کا کام جوائنٹ سکریٹری جناب [illegible] ہے جو بڑی جانفشانی سے حسابات کی [illegible] معین رہتے ہیں، پروپیگنڈا سکریٹری جناب فاروقی صاحب بی اے ہیں جو باوجود اپنی مصروفیت کے جلسوں کی کارروائی اخبارات میں بھیجتے رہتے ہیں۔ مراسلات [illegible] علی خاں صاحب کے متعلق ہے

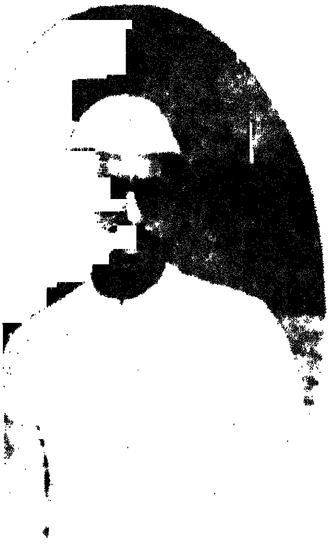
شعبہ مالیات | تنظیم المومنین اپنی مالی پریشانیوں کا اظہار کرنا مناسب نہیں سمجھتی، [illegible] چندوں کی [illegible] کبھی اجازت نہ دی کہ وہ اپنے [illegible] لیکن یہ عرض کرد [illegible] کہ انجمن کا ہر جاں نثار غربت کے باوجود اُسکے کسی اہم مشن کا خدانخواستہ ناکامیاب ہونا [illegible] انجمن کسی نہ کسی طرح اپنے مختلف شعبوں کو منزل مقصود تک پہونچانے میں منہمک ہے، لیکن قوم کے ذی مقدرت حضرات سے اتنا عرض کردینا غلط نہ ہوگا کہ وہ اپنے اس علمی اور تعمیری کام کرنے والے ادارے کی طرف التفات فرمائیں۔ مالیات کے کارکنوں میں نواب چھٹن صاحب کے خدمات قابل قدر ہیں [illegible] انجمن کے اس شعبہ کو زندہ رکھنے میں مصروف رہتے ہیں۔

شکوہ | تمہ کلام میں منجانب انجمن و بمشورہ اراکین انجمن قوم سے اس امر کا شکوہ کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ہمارے چند خود بیں، خودغرض

عہدہ داران تنظیم



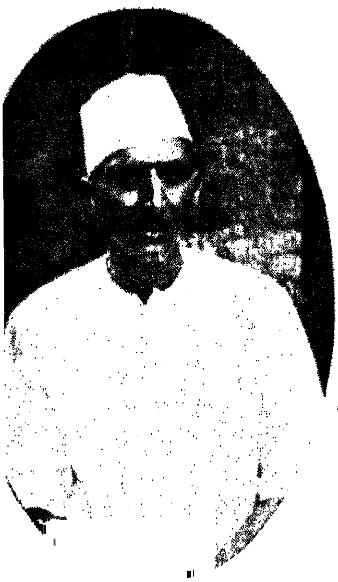
سید اصغر حسن صاحب صدر



مولانا مرزا ضامن حسین صاحب
نائب صدر



لفٹننٹ نواب سلطان علی خاں
صاحب قائد اعظم

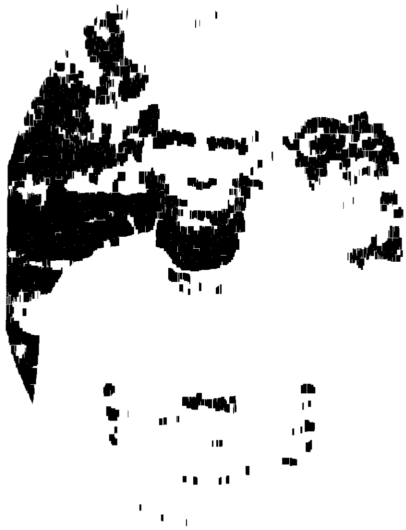


نواب مرزا سجاد علی خاں
صاحب جنرل سکریٹری

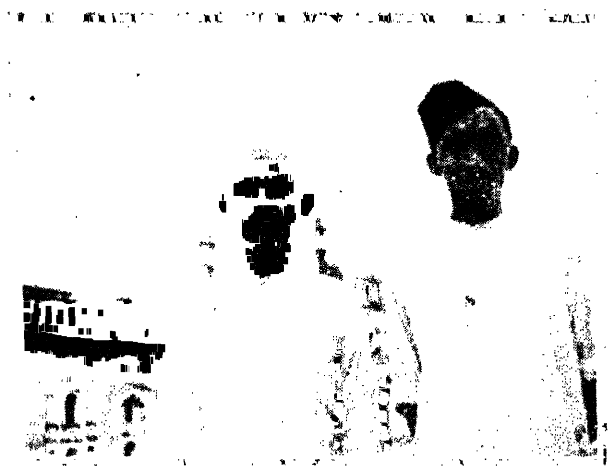
پروپیگنڈا کمیٹی



ضیغم پنجاب
مولانا مرزا یوسف حسین صاحب
اعزاز دفعہ ۱۰۷



آفتاب صحافت سید شبیر حسن
صاحب قتیل
اعزاز دفعہ ۱۰۷



فاروق تنظیم
ذاکر حسین صاحب
فاروقی - بی - اے

رہنمائے تنظیم
سید آغا مہدی صاحب قبلہ
اعزاز - ۳ ماہ قید سخت
۲۵ روپیہ جرمانہ

اور میدان عمل کے مفرور قومی لیڈروں نے انجمن کو [illegible] اپنی شطرنجی چالوں سے [illegible] درکوات اپنے
کا بیڑا اٹھا [illegible] اپنی ریشہ دوانیوں سے یا تو اس پر قابض [illegible] کی تقسیم
کر دینی چاہی ہے، کیا میں یہ عرض کروں کہ [illegible] لیڈروں کو متعدد مواقع دیا اور زمانے نے بھی ان کی کافی
ہمت افزائی کی لیکن [illegible] سے کسی نے وقت یا موقع سے فائدہ اٹھا کر کبھی قوم کیلئے کوئی موثر اور نمایاں کام نہیں کیا،
ہاں اتنا ہوا کہ عوام الناس کی قیمتی [illegible] ہی کر حال مفرور ہو گئے [illegible] ہیں تھا
مہیا فرما کر اب اپنے سرفروش [illegible] کے طالب ہو جنے جن میں جذبہ عمل ہو، جوش خدمت ہو، جو میا
میدانوں میں صف آرا ہو کر [illegible] بانی کے لیے تیار ہیں، ممکن ہوگا [illegible] بھی لیجا ئیں
جو اگر [illegible] رزین کر سکیں۔

انتباہ اس عرض حال کے بعد ان آزمودہ لیڈروں کو آگاہ کر [illegible] کسی ناجائز وار سے
انجمن تنظیم المومنین [illegible] کی سیاسی بے راہ روی کا کھا حقہ اعلان کرینگے حتی کہ
وہ خود فنا ہو جائیں یا قوم کی راہوں میں کانٹے [illegible] ہی کو ہمیشہ کے لیے شکست دے کر ایک [illegible]
ہمارا لیڈر صرف وہی ہے جو غریب کا [illegible] ل ہے۔

شکریہ میں منجانب انجمن تنظیم المومنین جناب [illegible] زار ہوں کہ [illegible] کہ اس [illegible]
زینت بخشی اور اراکین کی ہمت افزائی فرمائی۔

اب میں اپنی قوم کے مایہ ناز [illegible] امیر حیدر خاں صاحب بہادر آف محمود آباد کی خدمت میں ہدیہ شکریہ
پیش کرتا ہوں [illegible] ہمت گوارا فرما کر غریب انجمن اور اسکے غریب لیکن جانفروش اراکین کے دل بڑھا دیئے، میں دعا
کرتا ہوں کہ خداوند کریم ان کا دل قوم کی الفت کے خزینے سے معمور کرے۔

اپنے دوسرے بہادر [illegible] کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنے قائد اعظم سے عرض کرتا ہوں کہ وہ جناب [illegible]
بہادر قائد [illegible] سے رحم کشائی کی درخواست کریں۔

خادم

مرزا سجاد علیخاں
بی اے، بی ٹی (علیگ)
جنرل سکریٹری "تنظیم المومنین"

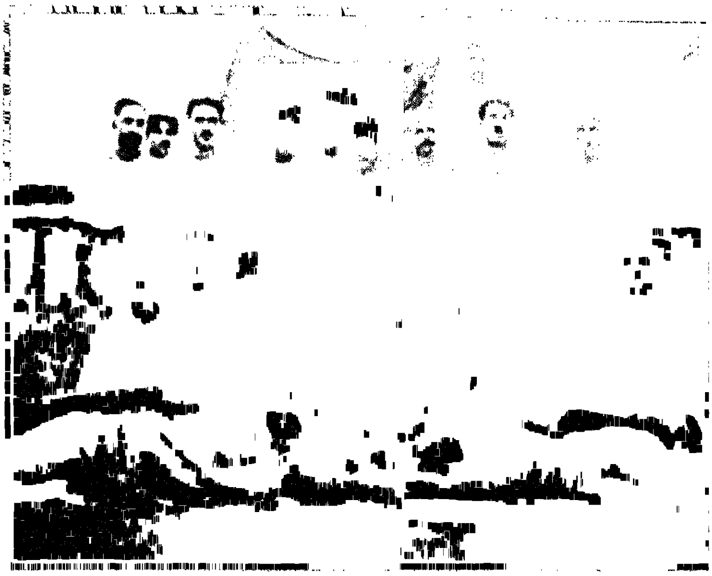
تنظیم المومنین کا لائحہ عمل

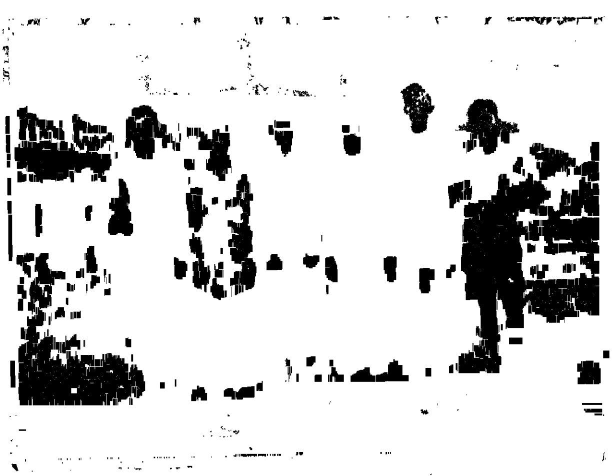
"شیعی سیاست کی دو رنگی دیکھ کر تنظیم المومنین کافی دیر تک پریشان تھے کہ کن الفاظ میں شیعوں کی سیاست سپرد قلم کی جائے اور شیعہ اقوام کو اپنا نظریہ سمجھایا جائے۔ چنانچہ اس کشمکش کو دور کرنے کیلئے شیعیان ہند کے روبرو صاف اور کھلے ہوئے لفظوں میں مندرجۂ ذیل لائحہ عمل پیش کیا گیا۔ اس کا خلاصہ آل انڈیا شیعہ کانفرنس منعقدہ پٹنہ دسمبر ۳۸ء میں طبع کر کے تقسیم کیا گیا تھا۔ اور یہ لائحہ عمل جنرل سکریٹری تنظیم المومنین نے اپنی رپورٹ میں جو پرچم کشائی کے موقع پر پڑھی جانے والی تھی شائع کیا تھا۔ آج پھر ہدیۂ ناظرین ہے۔

سیاسی نظریہ

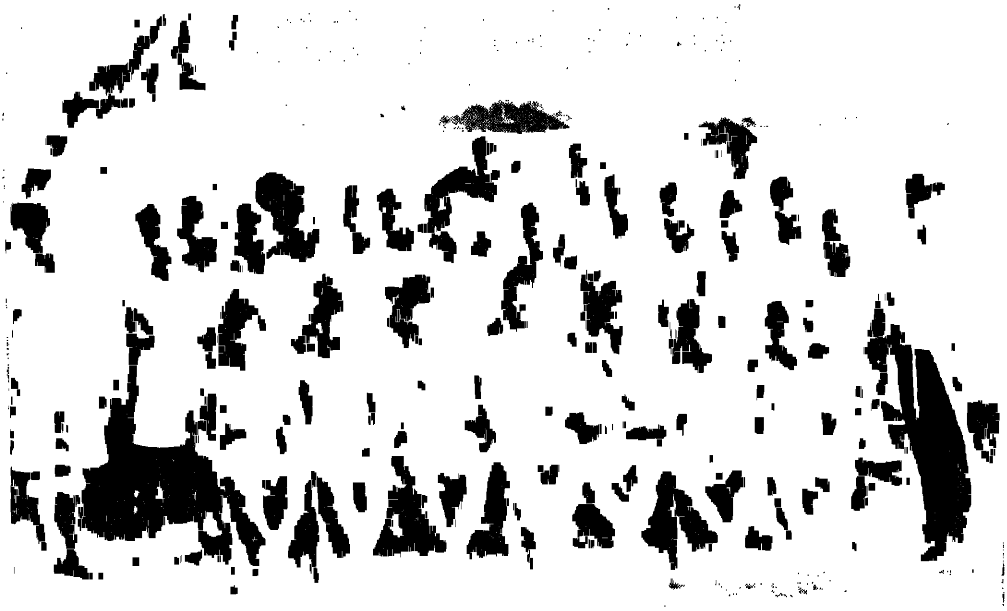
انجمن کو عالم اسباب میں قدم رکھے ہوئے ابھی صرف چند ماہ ہی گذرے تھے کہ تمام سیاسی گوشوں سے اعتراضات کے تیر چلنا شروع ہو گئے۔ شیعہ کانفرنس منعقدہ کانپور کی تجویز ۱۳ کے ماتحت فلسطین کے مظاہرے کے موقع پر عام مسلمانوں سے اشتراک کیا تو آوازیں بلند ہونے لگیں کہ مسلم لیگ کی حمایت کی۔ اپنے غریب بھائیوں کی مفلوک الحالی پر نظر رکھتے ہوئے دوسری اقتصادی تجاویز کے ہمراہ کھدر پوشی کا پروپیگنڈا کیا تو دوسرے حلقوں سے کانگریس میں شامل ہو جانے کا الزام عائد کیا گیا۔ غرض سب طرف سے لعنت ملامت کا آغاز ہو گیا۔ وہ تو کہئے کہ انجمن کا ... تھا انفرادی تخیل اور شخصی نظریے اپنا رنگ نہ چڑھا سکے۔ انجمن از ابتدا تا اینندم من حیث ... پر قائم رہی اور رہے گی۔ کہ شیعیان ہند کی منزل یہ ہو۔ چاہیے کہ وہ اول منظم ہو کر اپنے حقوق طلبی کی ہمت

ممبران مجلس انتظامیه اداره عالیه تنظیم





سپاہ عباسیہ تنظیم





تنظیم مجلس منعقدہ ۶ محرم الحرام جس میں [illegible] کی تیاری کے لئے جنرل سکریٹری تنظیم ریلیف کا اعلان کررہے ہیں قائد اعظم سپاہ عباسیہ منبر کے پہلو میں اور ضیغم پنجاب منبر پر تشریف فرما ہیں

اور حصولِ آزادی [illegible] کا جذبہ پیدا کریں تاکہ ہندوستان کی دو [illegible] دوش بدوش اپنی مذہبی سیا [illegible] جنگ آزادی جو مستقبل قریب میں چھڑ [illegible] اچھڑ چکی ہو پیچھے نہ ہٹنے پائیں انجمن نے اپنے جلسہ [illegible] یہ کہا کہ اسکے ارکین [illegible] قوت فیصلہ اور قوت امتیاز کا مسلسل اضافہ ہوتا کہ مادرِ ہند کے ہر دو اداروں میں سے مسلم لیگ کی سرمایہ پرستی اور بے عملی کانگریس کی [illegible] علی [illegible] کے ہمراہ شیعوں کیجانب سے سرد مہری کے مناظرہ کا صحیح صحیح مشاہدہ ہوتا رہے ۔ اور ساتھ ہی ساتھ ایک کی اسلامی مرکزیت اور دوسرے کی مکمل آزادی کا نظریہ ان دونوں میں توازن قائم رکھ [illegible] ہوتی رہے

الحمدللہ کہ انجمن اپنے اس مقصد میں کامیاب ہی آج ہر خاص و عام [illegible] ان تمام کوششوں کے باوجود زمانے نے انجمن کو [illegible] تعلق کبھی چین سے بیٹھنے اور غور کرنے کی مہلت نہ دی مگر خوش قسمتی سے [illegible] لغزش نہ آنے پائی انکا زاویۂ نگاہ بدلنے نہ پایا وہ حق پر تھے [illegible] چٹانوں سے زیادہ اٹل تھی انکے پہلوؤں میں غیور دل تھا، باوجود قلیت کے انھوں [illegible] کہ قوم بلا لحاظ [illegible] اکتسابِ اہلیت مادرِ ہند کی دوسری قوموں کے آگے اپنی آزادی کی بھیک مانگنے کے لئے دستِ سوال دراز کرے۔ ان کی یہ تمنا تھی اور انشاءاللہ ہمیشہ رہیگی کہ آج عالم خفتگی میں روحانیت کیساتھ جس دماغی اور جسمانی بیداری کا قوم میں فقدان ہے اس کو گداگری کی ذہنیت سے نہیں بلکہ زورِ بازو سے واپس لیں، ہندوستان کی مضبوط قومیں جنھوں نے آزادی کے لئے بڑی بڑی قربانیاں پیش کیں ہماری اس جرأت پر ضرور آفریں کہیں گے۔ کہ ہم قوم [illegible] خونچکاں میدان میں جرأت و ہمت کے ساتھ یا علی کہہ کر صف آرا ہوگئے کہ چند قربانیاں شیعوں کو بھی منزلِ مقصود تک ضرور پہنچا دیں گی۔

شیعوں کی بیداری

ہندوستان میں شیعی زندگی پر ایک نظر

ادا [illegible] مطلب [illegible] دل ہم [illegible] سیکھ جائے کوئی
انھیں سنا ہی دیا حال د[illegible]تاں کیطرح

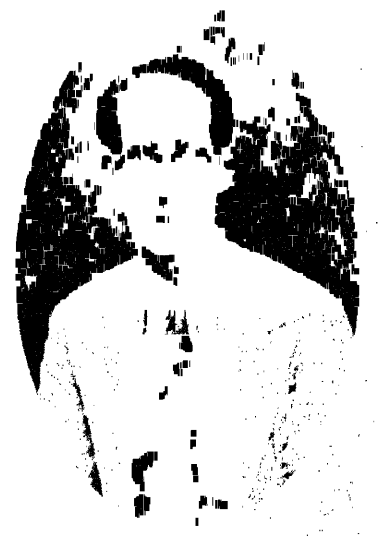
اس کا بتانا تو بہت مشکل ہے کہ ہندوستان میں سب سے پہلا کون شیعہ آیا، لیکن ہمایوں کے عہد سے ہمکو اس دیس میں شیعی زندگی کے نقش ونگار صاف صاف نظر آتے ہیں اور دربار شاہی سے لیکر طبقہ امراء و متوسطہ [illegible] شیعی سیاست کی شعاعوں سے روشن معلوم ہوتا ہے۔ کہنے والے تو یہ بھی کہتے ہیں کہ محمود غزنوی [illegible] سپہ سالار اعظم، سالار مسعود غازی بھی، جن کا مزار اسوقت بہرائچ میں مرجع عوام وخاص ہے، ایک شیعی عقائد کے بزرگ تھے لیکن اسکا کوئی [illegible] ثبوت موجود نہیں ہے اور اسیطرح شاہان دہلی میں سے سید خاندان کے [illegible] جاتا ہے کہ یہ خاندان ابتداء سے [illegible] لیکن غالباً یہ خیال انکے سید ہونے کی بنا پر قائم ہوا ہے اسلئے کہ عام طور پر سید کا شیعہ ہونا لازم و ملزوم سمجھا جاتا ہے اور عقلاً ہونا بھی یہی چاہیئے اسلئے کہ مسلمانوں میں صرف ایک شیعہ ہی فرقہ ایسا ہے جو اہلبیت اور اولاد رسول کو بلا شرکت غیرے اپنا ہادی اور پیشوا مانتا ہے۔ اور ایک [illegible] کے دوسرے معنی ہیں اولاد رسول یہ کسی طرح زیبا نہیں معلوم ہوتا کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کو چھوڑ کر بیرونی اشخاص کو اپنا مقتدا اور رہبر تسلیم کریں، لیکن ہم بلا کسی صریحی تاریخی ثبوت کے سید خاندان کو شیعہ ماننے پر تیار نہیں ہیں۔



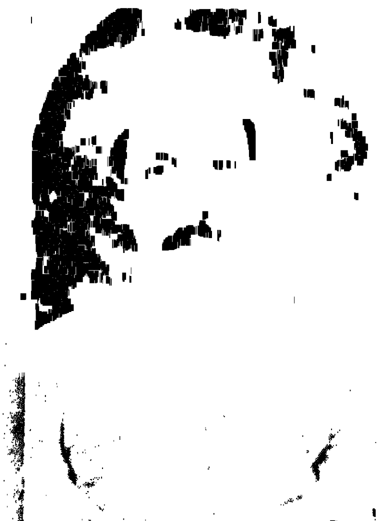
نواب گوہر نواب صاحب بہادر
رئیس شیش محل ممبر ورکنگ کمیٹی
تنظیم



نواب خرشید مرزا صاحب
ممبر ورکنگ کمیٹی تنظیم اعزاز
دفعہ ۱۰۷ وغیرہ

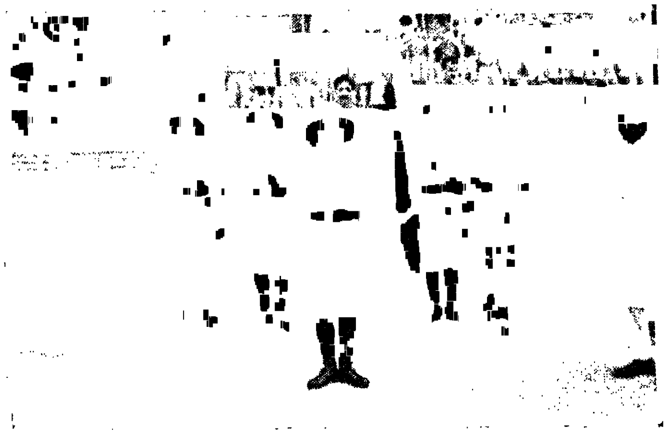


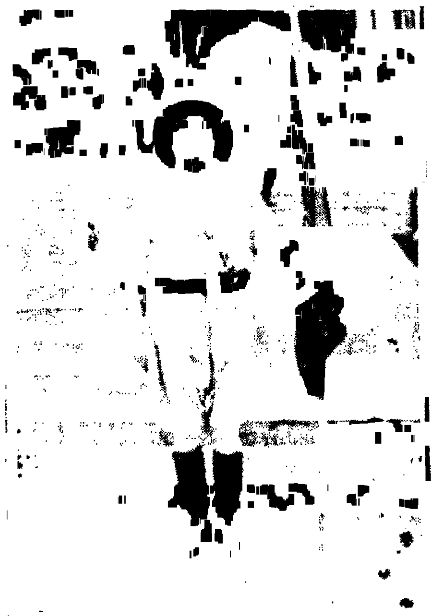
نواب سجاد حسین صاحب ایف۔ اے۔
سی۔ ٹی۔ منتظم ریلیف تنظیم

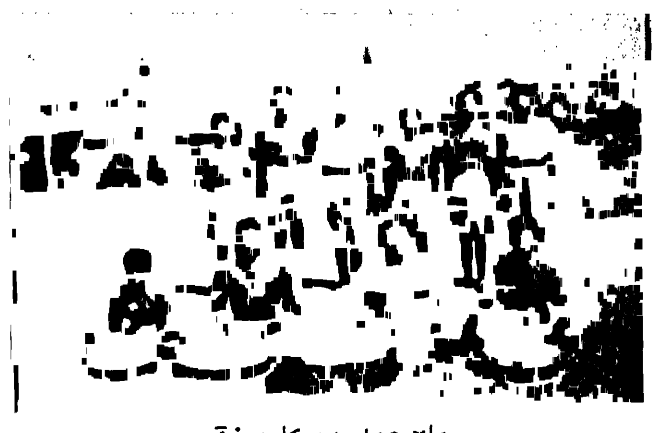


محمد سلطان حسین صاحب
جو منجانب تنظیم مجاہدین کو انکے
وطن روانہ کرتے تھے

افسران سپاہ عباسیہ تنظیم







سپاہ عباسیہ کا بینڈ

شیعوں کی اسلامی خدمات | البتہ تاریخ ۔۔۔ میں ہکو بعض ایسی ہستیاں کارفرما نظر آتی ہیں جن کے تشیع میں کسی بحث کی گنجائش نہیں ہو سکتی، اور اس زمانہ سے لیکر دربار دہلی کے مشہور "بادشاہ گر" سید حسن علی خاں و سید عبد اللہ خاں کے وقت تک جب ہم ہندوستان کے شیعی سیاست پر نظر ڈالتے ہیں تو اس نتیجہ تک پہنچنا پڑتا ہے کہ شیعہ جس حالت میں رہے اور جس عہد پر رہے انھوں نے اپنے اخلاقی اور سیاسی فرائض کو نہایت خاموشی، امن پسندی، دیانت داری اور قابلیت کیساتھ انجام دیا، اور کبھی کسی ہنگامہ آرائی فتنہ پروری یا شورش و غداری میں شریک نہیں ہوئے

سچ تو یہ ہے کہ اگر ہمایوں کے عہد کی نمایاں شیعی ہستی عبد الرحیم خاں بابا، ابتدا ہی سے اکبر کا ساتھ، انتہائی وفاداری، بہادری اور صداقت کیساتھ نہ دیتی تو ہندوستان کے آسمان سیاست پر اکبر کا "اکبر اعظم" بن کر چمکنا بہت مشکل تھا، بلکہ کیا عجب تھا کہ اکبر کو تخت و تاج کی صورت دیکھنا بھی نصیب نہ ہوتی اور وہ ایک خورد سال بچہ کی حیثیت سے کابل کی زمین کے اندر سینکڑوں من مٹی کے نیچے دبا پڑا ہوتا۔

ہمایوں خود جب شیر شاہ سوری کے مقابلہ میں ہندوستان سے شکست کھا کر بھاگا ہے تو وہ ایک شیعہ ہی بادشاہ طہماسپ صفوی تھا جس نے اسکو پھر اس قابل بنایا کہ وہ دلی کی طرف رُخ کر سکے اور سلاطین مغلیہ کے خاندان کی بنیاد ڈالے۔ اگر طہماسپ ایسے آڑے وقت میں ہمایوں کی مدد سے چشم پوشی کر جاتا، یا اسکے بعد عبد الرحیم اکبر کو کابل سے نکال لانے میں ہمایوں کا ساتھ نہ دیتا تو ہندوستان کی تاریخ اسطرح نہ لکھی جاتی جس طرح لکھی گئی اسمیں نہ کوئی اکبر ہوتا نہ جہانگیر نہ شاہجہاں، اور نہ اورنگ زیب جس نے اپنے تعصب و تنگ نظری کی بدولت شیعوں کے پشتہا پشت کے احسانات سے چشم پوشی کر کے ۔۔۔ بنا د برد کن کے

شیعہ شہزادوں کو سطرح مٹایا کہ کوئی انکی قبر پر چراغ جلانے [illegible] رہ گیا۔

سوادِ اعظم کی محسن کشی حیرت ہوتی ہے کہ جس تخت شاہی کو شیعوں نے اپنے سالہا سال کی جاں نثاری اور سرفروشی سے ہموار کیا جس کے لئے وہ دیسیوں اور پردیسیوں [illegible] بعد نسلاً [illegible] اقتدار کا حلقہ وسیع سے وسیع تر [illegible] انھوں نے اپنی [illegible] ور مال کو مال نہ سمجھا، اسی تخت پر بیٹھنے والا اور وہ بھی وہ انسان جس کی ذاتی شوکت وحشمت بھی ایک شیعہ ہی خود نعمت خوان عالی کے تدبر وسیاست کی رہین منت ہو۔ شیعوں کو صرف شیعہ ہونے کے جرم پر تباہ و برباد کرنے کی کوشش کس بیباکی سے کرتا ہے اور اس کو ہندوستان کے خود مختار شیعہ خانوادوں کے ختم کرنے میں ذرا پس وپیش نہیں ہوتا سچ تو یہ ہے کہ جس کی نگاہ کے سامنے انسانیت کے جو نمونے ہوتے ہیں وہ انھیں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتا ہے اور بدنصیبی سے احسان فراموشی اور محسن کشی کا جو چلن صدر اسلام سے چل گیا تھا [illegible] سواد اعظم کو جہاں تک متاثر کرتا چلا آرہا ہے۔

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود!

گرچہ با آدمی بزرگ شود

ابتدائی نمونوں کی یہی تاثیر تھی جس نے محمود غزنوی کو فردوسی کے ساتھ دغا بازی پر آمادہ کیا اور یہی وہ چیز تھی جس نے اورنگ زیب کو شیعوں پر [illegible] کی ترغیب دی۔ لیکن اس پر بھی اسلام اور صرف [illegible] ترقی و سربلندی [illegible] لئے شیعوں نے شدائد اور مظالم کی کبھی پرواہ نہیں کی اور جب کبھی ان کو یہ محسوس ہوا کہ ان کی خدمات سے مسلمانوں کو کوئی فائدہ پہونچ سکتا ہے تو وہ انکو یکسر بھول گئے کہ انکی تباہی اور بربادی کی ذمہ داری کسی غیر قوم و مذہب کے سر نہیں بلکہ انھیں مسلمانوں کے سر ہے جنکی خدمت کیلئے وہ ہر آڑے وقت پر سربکف حاضر رہتے

تنظیمی— شیعوں کی پہلی سنتیہ گرہ

۱۰ محرم الحرام کو الم پر پابندیاں عائد کی گئیں۔





اور اسلام ہی کے لئے اٹھے ... مسلمانوں کے وحشیانہ مظالم کو ہمیشہ صبر و سکون سے برداشت کیا۔

شیعہ زندگی کا اثر ہندو ذہنیت پر اودھ کی دولت و حکومت کو صبر کرنیکے بعد بھی شیعوں کی زندگی نہایت خاموش اور پُرامن رہی۔ انھوں نے کبھی کسی جھگڑے یا فساد کی بنیاد نہیں ڈالی۔ بلکہ انکے برعکس وہ مسلمانوں ... دونوں سے برادرانہ تعلقات رکھنے میں کوشاں رہے۔ چنانچہ آہستہ آہستہ ہندوؤں کو بھی عام مسلمانوں اور شیعوں کی زندگی کا مابہ الامتیاز فرق محسوس ہونے لگا اور انکو معلوم ہوگیا کہ ایک فرقہ اگر ... تشدد ... بالفاظ دیگر بہیمانہ قوت پر ... تو دوسرا مظلومیت، روحانیت امن اور شانتی کا معتقد ہے اور دنیا کو اپنی شرافت و صداقت سے تسخیر کرنا چاہتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہزارہا ہندو شیعوں کے مراسم عزا میں ... لگا جس کا سلسلہ ... ہے۔

شیعہ کانفرنس اور مدرسۃ الواعظین جب شیعوں کی خاموشی اور امن پسندی انکی مفلسی، تباہ حالی، عام ... انتشار میں تبدیل ہونے لگی تو قوم کے بعض مفکرین کو یہ فکر دامنگیر ہوئی کہ اب تنظیم ... بندی ضرور ... اس فکر میں بھی اپنی طبعی ... کی بنا پر انکا دامن خیال سیاست ... سے الگ ... اور انجمن صدر الصدور کو جو لکھنؤ کے مشہور خاندان اجتہاد کا ایک بیش بہا عطیہ تھا۔ انھوں نے ایک غیر سیاسی "آل انڈیا شیعہ ادارہ" کا جامہ پہنا کر اس کا نام "**آل انڈیا شیعہ کانفرنس**" رکھا۔ اس کانفرنس نے اپنے ابتدائی دور میں ... کئے جن میں سے شیعہ کالج اور شیعہ یتیم خانہ کا قیام خاص طور پر قابل ذکر ہے اور یہ دونوں مفید ادارے بحمد اللہ اب تک موجود ہیں اور قوم میں تعلیم و صنعت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اسکے بعد لکھنؤ میں حضرت آقائے نجم الملۃ مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ

ہیں۔ اکبر کو اکبرِ اعظم کس نے بنایا ؟

کیا دنیا اس سے انکار کر سکتی ہے کہ اکبر کی اُس حیرت انگیز کامیابی میں جس پر دنیائے
اسلام آجتک فخر کرتی ہے بہت بڑی حد تک عبد الرحیم خاں بابا، بیرم خاں، ابو الفضل اور
فیضی کا ہاتھ شامل تھا۔

سید حسن علی خاں اور سید عبد اللہ خاں اگر چاہتے تو دہلی کا تاج شاہی [illegible]
پڑا لوٹتا نظر آتا لیکن ان کی رگوں میں شیعی خون تھا، وہ غیور تھے [illegible] دیانت دار تھے۔
انھوں نے امانت کو خیانت سمجھا اور حرام سمجھا، بادشاہ گر [illegible] بادشاہ نہ بنے۔

اودھ کے خاندان شاہی کی بربادی

دلی کو چھوڑ کر [illegible] اودھ کے دربار میں
آؤ تو یہاں بھی جذبہ اسلامی [illegible] اور تہذیب کے وہی جلوے نظر آتے ہیں جن سے
شیعی زندگی کے ابواب ہمیشہ روشن رہے ہیں لیکن افسوس ہے کہ [illegible] نے شیعی اخوت و
رواداری کا جواب ہمیشہ ظلم و بیدردی سے دیا اور اودھ کی [illegible] کو برباد [illegible] کے باعث
بھی یہی برادران یوسف ہوئے، اودھ کے آخری تاجدار [illegible] مرزا محمد واجد علی شاہ بہادر
کا عہد معدلت مہد جس طرح مشغلہ نوشیروانی جیسے عدالت گستر کارناموں سے جگمگا رہے گا اسی طرح
ان کے امراء دربار میں شرف الدولہ محمد ابراہیم اور آخر وقت میں نواب منصرم الدولہ کی
نمک حرامیوں اور غداریوں کے سیاہ دھبوں سے بھی پاک نہیں ہو سکتا جن کی بدولت اس
نقیر منش اور مرنجان مرنج بادشاہ کی دولت ہی کا نہیں بلکہ زندگی کا بھی خاتمہ ہو گیا لیکن اس پر
بھی شیعوں نے من حیث القوم کبھی کوئی انتقامی اقدام نہیں کیا کیونکہ وہ اس رمز کو اچھی
طرح سمجھتے تھے کہ ہندوستان میں رہ کر شیعہ سنی کی تفریق پیدا کرنا، اس [illegible] بیج بکھیرنے
والے نئے نئے شجر اسلام کی جڑ پر تیشہ مارنا ہے وہ اپنے آغاز [illegible] شیدائی رہے

کی یہ بے عملی کہ اس پر ایک موت کی سی غشی طاری ہو گئی۔ ان آثار کو دیکھ کر ہمارے برادران یوسف کی رگ فساد میں پھر جنبش ہوئی اور مولوی عبدالشکور کاکوروی نے ایک طرف تو کھلم کھلا تعزیہ داری کی حرمت کے فتوے شائع کرنا شروع کر دئے اور دوسری طرف ایک عجیب اور نئے فتنہ کا دروازہ کھول دیا [illegible] مدح کیا گیا۔

اس تحریک کا ظاہری مقصد تو [illegible] مدح پڑھنا تھا لیکن فی الحقیقت یہ فساد تعزیہ داری کو صدمہ پہونچانے اور آہستہ آہستہ فنا کر دینے کے لئے [illegible] کیا گیا تھا۔ سب سے پہلے اسکی سلسلہ جنبانی [illegible] ہوئی جس کی بدولت لکھنؤ کے [illegible] میں [illegible] ہو گیا اسکے بعد حکو[مت] [illegible] ایک کمیٹی مسٹر گپٹ جج ہائیکورٹ کی صدارت میں معاملات کی تحقیقات کیلئے بٹھائی گئی جس نے شیعوں کیموافق فیصلہ دیا اور فتنہ مدح صحابہ کچھ دنوں کیلئے دب گیا لیکن اندر ہی اندر یہ آگ برابر سلگتی رہی اور مولوی عبدالشکور کی پرزور تبلیغ سواد اعظم کو حقیقت [illegible] کیطرف لاتے ہوئے شیعوں کے مقابلہ میں سخت سے سخت تر بنائی گئی۔ [illegible] سے تقریباً ۳ سال ہوئے شارع عام پر مدح صحابہ پڑھنے کی کوشش از سر نو شروع کی گئی اور شیعوں کو اشتعال دلانے کی تمام ممکن تدابیر پر عمل ہونے لگا۔

السپ کمیٹی حکومت نے سنیوں کی فرمائش پر [illegible] تحقیقات کمیٹی بٹھائی جس کے صدر مسٹر السپ جج ہائیکورٹ تھے اور اس کمیٹی نے بھی یہی فیصلہ دیا کہ مدح صحابہ شیعوں کے لئے یقیناً دل آزار ہے اور اگر سنیوں نے شارع عام پر مدح صحابہ پڑھی تو اسکے جواب میں شیعہ تبرا پڑھنے میں حق بجانب ہوں گے۔ لیکن اس صریحی فیصلہ کے باوجود شکوری پارٹی اپنی فتنہ پردازیوں سے باز نہ آئی اور نہ صرف کھلی ہوئی مساجد بلکہ شارع عام پر بھی مدح صحابہ پڑھنے کا سلسلہ جاری رہا۔ دوسری طرف شیعوں کو مرعوب و مغلوب کرنے کے لئے تعزیہ داری کے جلوسوں میں روک ٹوک شروع

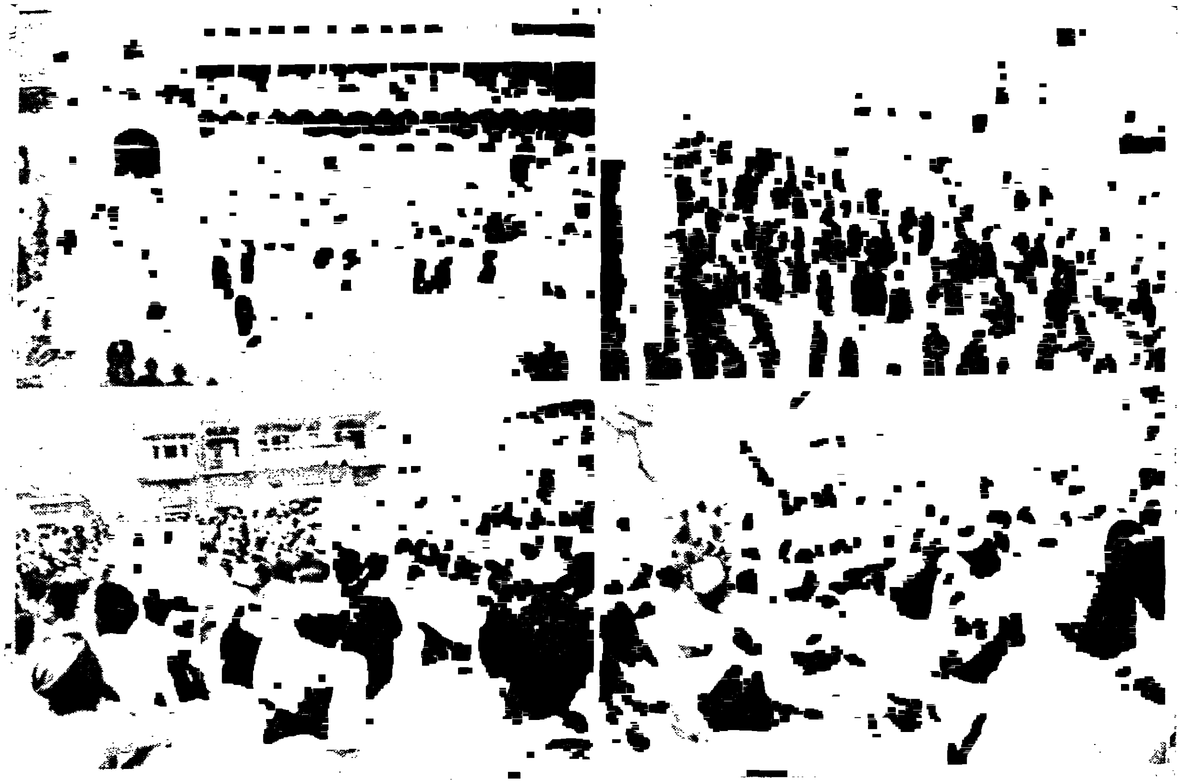
کی نگرانی میں مدرسۃ الواعظین کی بنیاد پڑی اور ملک کے مختلف گوشوں میں شیعی مبلغ مذہب کی ترویج و تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے لگے بھلا یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ برادران یوسف شیعوں کی اس بیداری کو اطمینان و سکون کی نظر سے دیکھتے اور دنیا کو شیعوں سے ایک مستقل بالذات قوم کی حیثیت سے روشناس ہونے دیتے ان کی نظر میں شیعوں کی اس سے زیادہ کبھی کوئی وقعت نہیں ہوئی کہ یہ ہمارا آلۂ کار اور قربانی کا بکرا ہے اور بس

نتیجہ یہ ہوا کہ اسیوقت سے شیعوں کے خلاف ایک مستقل جد و جہد شروع ہوگئی اور چونکہ اب ہندوستان کی سیاست بہت بڑی حد تک اکثریت و اقلیت کے گورکھ دھندے میں پھنس چکی تھی اس لئے ان کو کم از کم سیاسی میدان سے شیعوں کو نکال دینے کا اچھا خاصہ موقع ہاتھ آگیا اور اس سے انھوں نے خوب فائدہ اٹھایا۔

شیعہ پولیٹکل کانفرنس جب نوبت یہاں تک پہنچی کہ ہر الکشن میں شیعہ امیدواروں کے خلاف سنی امیدوار کھڑے کئے جانے لگے اور شیعوں کو رجعتی اور مذہب پرست کہہ کہہ کر سواد اعظم کو ا... کھلم کھلا مشورہ دیا جانے لگا۔ تو مجبوراً بعض شیعہ افراد کو ایک سیاسی ادارہ قائم کرنے کا خیال پیدا ہوا اور انھوں نے ... شیعہ پولیٹکل کانفرنس کی بنیاد ڈالی۔ لیکن بدقسمتی سے یہ ادارہ ابتداء ہی سے بعض ایسے نااہل و خود غرض افراد کے ہاتھ میں پڑ گیا جن کو اپنی ذاتی ترقی و نام و نمود کے سوا قوم کے وقار کی کوئی فکر نہ تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ... حقیقت میں اکوال انڈیا بننے کی کبھی توفیق نہ ہوئی اور تین چار سال تو ... کمزوری کا یہ عالم رہا کہ اس کے ہونے سے نہ ہونا بہتر سمجھا جاتا تھا۔

فتنۂ مدح صحابہ ادہر تو شیعہ پولیٹکل کانفرنس کی یہ کمزوری اور ا... کانفرنس

تنظیم— شیعون کی دوسری قانون شکنی



(۱) ۱۵ هزار تنظیمیون کا مجمع دفتر تنظیم کے روبرو
(۲) دفعه ۱۴۴ کے خلاف مارچ
(۳) آنریبل حافظ ابراهیم کے بنگله پر روساء لکهنؤ کا مجمع
(۴) جنرل سکریٹری تنظیم نے شکایات پیش کیں آنریبل حافظ ابراهیم جنکے جوابات دے رهے هیں

کی گئی اور اب چونکہ کانگریسی حکو... ... ہے جس میں دو مسلمان وزیر بھی شامل ہیں اور

دونوں کے دونوں سنّی اسلئے سال پیوستہ کے چہلم میں پاٹے نالے پر وزیر گنج کے علم کے جلوس پر

نہایت آزادی اور بیباکی سے خشت باری کی گئی جس کے بعد تمام شہر میں شیعوں کا قتل عام

شروع کر دیا گیا اس بے محابا حملہ سے ... پر ایک ایسا خوف و ہراس طاری ہو گیا کہ

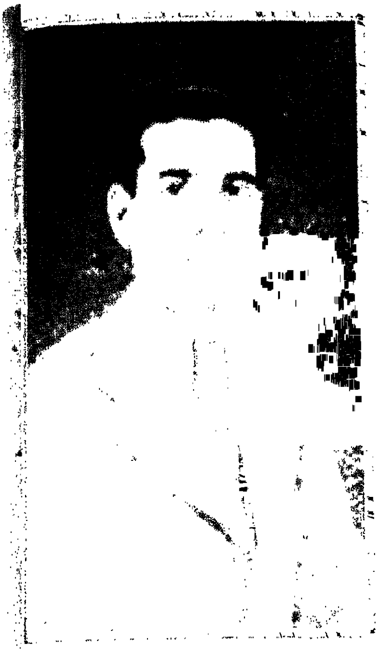
جس کی مثال ہندوستان کے صفحات ... ۔

... شیعوں کی بیداری

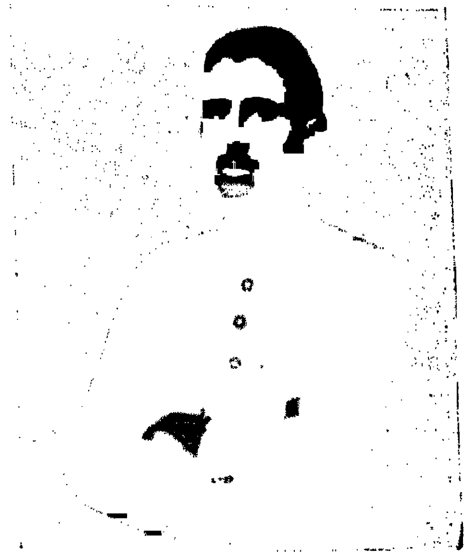
ہماری تیاریاں

بازار مصر میں حسن یوسف کا سامنا کر
کھوٹے کھرے کا پردہ کھل جائیگا چلن میں

ابتدائی دور ایکسال کا زمانہ گذر گیا کہ مدح ثلاثہ کی بلا شیعوں کے سروں پر منڈلا رہی ہے اب اسکے بتانے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کہ یہ ناپاک اور فتنہ خیز تحریک صرف عزاداری امام حسین علیہ السلام کو صدمہ پہنچانے کیلئے شروع کیگئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسکی تجدید ہر سال عشرہ محرم سے کیجاتی ہے۔ چنانچہ سال گذشتہ بھی یہی ہوا کہ محرم کی پہلی تاریخ سے مدح ثلاثہ گانے والوں کی ٹولیاں نکلنے لگیں جو چوروں اور اچکوں کی طرح جلدی جلدی قدم اٹھاتی ہوئی ایک طرف سے دوسری طرف گذر جاتی تھیں ان کے انداز و اطوار ... معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی مجرمانہ فعل کا ارتکاب کر رہے ہیں جس پر ان کا ضمیر ان کو خود متنبہ کر رہا ہے۔ لیکن بہرحال ... کے منہ سے نکلنے والے الفاظ وہ کیسے ہی نامکمل اور غلط کیوں نہ ہوں شیعوں کے دلوں پر نشتر مارتے چلے جاتے



(۳)　(۲)



۱



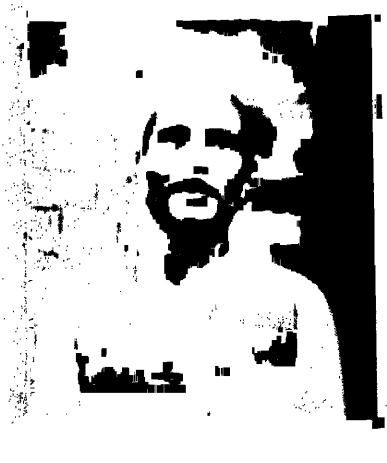
سکریٹریان انجمن

(۱) سجادہ اعظم محافظ تنظیم سید بشیر احمد رضوی بی۔اے۔ال ال۔بی سابق جنرل سکریٹری

(۲) مرزا سجاد علی خاں مستقل جنرل سکریٹری

(۳) امین تنظیم نواب سید جعفر رضا صاحب بی۔اے۔ال ال۔بی وکیل ایکٹنگ جنرل سکریٹری ۳۱ یوم

(۴) حامی تنظیم شیخ حامد حسین صاحب جوہری ایکٹنگ جنرل سکریٹری ۵ یوم



۴　(۵)

(۵) صیغہ تنظیم نواب تجمل حسین صاحب ایکٹنگ جنرل سکریٹری ۸ یوم



تنگ گلیوں میں داخل ہوا اسکے بعد کیا ہوا؟ یہاں اس خونی داستان کے دوہرانے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔

مختصر یہ کہ نہتے اور بے خبر شیعوں پر بیک وقت شہر کے مختلف حصوں میں حملے شروع ہوگئے اور لکھنو کی سرزمیں عزاداران حسین پر تنگ کردی گئی۔ ... ... بے ... اغ ہوگئے ... سی مومنات بیوہ ہوگئیں اور کتنے شیعہ حسین کے نام پر تصدق ہوکر راہی جنت ہوگئے شہر کے ہسپتال زخمیوں کی کراہ سے گونجنے لگے۔ شیعوں کے محلے شہر خموشاں کا منظر پیش کررہے تھے ایک ہو کا عالم طاری تھا ایک یاس انگیز سناٹا چھایا ہوا تھا۔ پولیس بلوائیوں کا جامہ پہنے ہوئے تھی شیعہ دھڑادھڑ گرفتار ہو رہے تھے ایک خان بہادر نواب مہدی حسن صاحب کے سوا کوئی اتنا بھی نظر نہ آتا تھا کہ جو شیعوں کی اس ابتلائے عظیم کی خبر حکام کے کانوں تک پہنچا سکے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا لکھنو برطانوی حکومت کے قبضۂ اقتدار سے بالکل نکل گیا اور متوکل کا زمانہ واپس آگیا۔

آل انڈیا ادارے خاموش تھے عاقبت پسند لیڈر اپنی محفوظ کوٹھیوں میں آرام کر رہے تھے۔ غم نصیب شیعہ ایک ایک کا منہ تکتے تھے لیکن پولیس کے خوف سے کوئی ان کو منہ تک نہ لگاتا تھا۔

ٹھیک یہی وقت تھا جب لکھنو کے مٹھی بھر فدائیان مذہب نے شاہجہڑا کی گلی میں ایک مولوی کے مکان پر جمع ہوکر ایک مجتہد کی نگاہوں کے ... جناب عباس علیہ السلام کے علم پر ہاتھ رکھکر قسم کھائی کہ ہم اپنی معاش خاک میں ملا دینگے اپنے گھروں کو لٹوا دینگے اپنے اہل وعیال سے منہ موڑ لیں گے اور اپنے گلے تلواروں پر رکھدینگے لیکن عزائے حسین اور وقار مذہب پر آنچ نہ آنے دینگے ان بہادروں کا یہ پیمان وفا انصار حسین کے

تھے اور غریب شیعہ، ناچار شیعہ اپنے انتشار اور اپنی بدنظمی اور اپنی پراگندگی پر نظر کرتے ہوئے خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتے تھے۔

ایسا نہ تھا کہ شیعوں میں کسی مرکزی یا اجتماعی ادارہ کا وجود ہی نہ رہا ہو۔ لکھنؤ میں شیعوں کے بڑے بڑے مرکز قائم تھے جن کے ناموں کے ساتھ "آل انڈیا" کے مر[illegible] لگے ہوئے تھے لیکن اس نازک وقت میں سوگواران حسین کی قیادت رہنمائی کو [illegible] پڑ رہی تھی۔ اب آرام کرسیوں اور گول کمروں کی سیاست کام نہیں آسکتی تھی۔ ضرورت تھی ایسے سپاہیوں کی ایسے سرفروشوں کی ایسے جاں نثاروں کی جو اینٹ کا جواب پتھر، اور تم کا جواب توپ سے دیں۔ جو حسین علیہ السلام کے نام پر دہکتی ہوئی آگ میں پھاند پڑیں۔ جو حکومت اور حکومت کی بنی نوائی پالیسی کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں جو اپنی قومی عزت اور اپنے مذہبی وقار کو اپنی جان اپنا مال، اپنی عورتیں، اپنے بچے سب کچھ نثار کر دیں۔ لکھنؤ میں ایسے جانبازوں کی کمی نہ تھی ان کو راستہ بتانے کی ضرورت تھی ان کو ایک سلسلہ تنظیم میں منسلک [illegible] کی ضرورت تھی۔ ان کی ہمت افزائی کی ضرورت تھی اور یہ چیز ان عافیت کوش اور سہولت پسند افراد کے وہم و گمان میں بھی نہ آسکتی تھی جو اپنی لیڈروں کی عمارت صرف ذاتی وجاہت یا دوسروں کی خوشامد پر کھڑی کرنا چاہتے تھے۔

واقعات کی یہی رفتار اسوقت تک قائم رہی جب تک کہ چہلم کا زمانہ آگیا۔ چہلم کے دن پاٹا نالہ پر شیعوں کے قتل عام کا پورا پورا انتظام ہو چکا۔ ثالثہ پرستوں کے گھروں میں گھونس، سوڈا واٹر کی بوتلوں اور پتھر کی سلوں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ دن کے دو بجے ہوں گے کہ وزیر گنج کا علم پاٹا نالہ کے قریب پہنچا اور پولیس کے ذمہ دار لوگوں کے اطمینان دلانے پر کہ نقص امن کا کوئی اندیشہ نہیں ہے اپنے پورے جلوس کے ساتھ پاٹا نالہ کی

کی طرح کھٹکنے لگی۔ آج اس کا پھل مل رہا ہے اس کی سرگرمیوں اور جانفشانیوں جب
ان کو اپنی بے عمل لیڈری کی موت نظر آنے لگی اور انھوں نے [illegible] بدنام اور ذلیل کرنے
کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ کبھی اسکو اخباروں میں گنڈوں کی جماعت بنایا گیا کبھی اسکی شورش
پسندی کی شکایت حکام سے کی گئی۔ کبھی اس پر مسلم لیگ کی ممبری کا بے بنیاد الزام لگایا
گیا۔ غرض اسکو بے اثر بلکہ نیست و نابود کرنے کی کوئی امکانی کوشش اٹھا نہیں رکھی گئی۔
یہاں تک کہ اسکے مقابلہ پر جھٹ پٹ آل انڈیا ادارہ کی مقامی بھی کھولدی گئی لیکن خدا کا
وعدہ کبھی جھوٹا نہیں ہوتا اور قرآن کی بشارت ہمارے سامنے موجود تھی۔

یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو
کرہ الکافرون"

"تنظیم المومنین" کی عملی قوت اور عظمت میں فرق نہ آیا
ہاں یہ ضرور ہوا کہ اغیار کو ہمارے باہمی اختلاف کا راز معلوم ہوگیا اور ہماری اندرونی کمزوری
سے فائدہ اٹھا کر انھوں نے گذشتہ عشرہ محرم کے قبل مدح ثلاثہ پڑھنے اور نافرمانی قانون
کرنے کا از سر نو اعلان کر دیا جس پر ۲ محرم سے عمل بھی شروع ہوگیا پہلے دن چند لڑکوں نے
امین آباد پارک میں مدح ثلاثہ پڑھی اور گرفتار ہوئے اس کے بعد ہر جمعہ کو بعد نماز شاہ پیر محمد
شاہ کے ٹیلے پر گرفتاریاں شروع ہوئیں اور فساد کا دروازہ کھل گیا۔
پہلی محرم کو عبدالشکور کے نام سے ایک ہینڈبل شائع ہوا جس میں [illegible] کہا گیا کہ
خلیفہ ثانی کے پرسے کے لئے سنیان لکھنؤ امین الدولہ پارک میں جمع ہوں گے جلسہ ہوگا
صدارت خود عبدالشکور کرینگے اور جلسہ میں مدح ثلاثہ پڑھی جائے گی۔ واضح ہو کہ پہلے
کیونکہ کے بعد بھی اقلیت کش کانگریسی حکومت یوپی نے مکانوں اور مسجدوں میں مدح

اس تاریخی بیان سے کسقدر مشابہ تھا جس کی ترجمانی انیس مرحوم نے اپنے غیر فانی الفاظ میں اس طرح کی ہے ؎

یوں مٹتی ہیں ہم کہ نہ آل نہ اولاد رہے
مگر احمدؐ کے نواسے کا گھر آباد رہے

یہی وہ پاک اور برگزیدہ جماعت تھی جو کئی ناموں کے ستر دکرنیکے بعد ایک بزرگ کے استخارہ کی بنا پر بالآخر تنظیم المومنین کے نام سے موسوم ہوئی اور جس نے لکھنؤ میں مدح صحابہ کا مقابلہ اس دھوم سے کیا کہ ثلاثہ پرستوں کے چھکے چھوٹ گئے۔ اگر وہ کسی مسجد میں جمع ہوئے تو ادھر سے تنظیمی شیر بھی کسی قریب کی مسجد میں جمع ہو گئے۔ اگر وہ کسی مکان میں جمع ہوئے تو ادھر سے تنظیمی بہادر بھی کسی قریب کے مکان میں جمع ہو گئے اور ادھر انھوں نے مدح ثلاثہ کی بے سُری راگنی چھیڑی اور ادھر تبرے کے زہرہ شگاف ڈنکے پر چوٹ پڑی۔ غرض کوئی موقع اور کوئی محل اور کوئی وقت ایسا نہیں گذرا جب مدح ثلاثہ پڑھی گئی ہو اور اس کا منہ توڑ جواب تبرّا کے نعروں سے نہ دیا گیا ہو۔

نتیجہ یہ ہوا کہ حسین احمد مدنی سے ایک بیان اس مضمون کا نکلوایا گیا کہ چونکہ حکومت ہمارے مطالبات پر غور کر رہی ہے اسلئے فی الحال مدح ثلاثہ پڑھنا بند کر دیا جائے۔ لیجئے مدح ثلاثہ گہری گور میں دفن ہو گئی یہ تھی تنظیم المومنین کی پہلی شاندار فتح جس نے لکھنؤ کے بچے بچے کو تنظیم المومنین کا والہ و شیدا بنا دیا۔ لوگ جوق جوق تنظیم المومنین میں شریک ہونے لگے اور شہر کا گوشہ گوشہ تنظیم المومنین زندہ باد کے نعروں سے گونجنے لگا۔

نفاق کی تخم ریزی

لیکن افسوس ہے کہ تنظیم المومنین کی روز افزوں ترقی اور ہر دلعزیزی بعض اپنوں ہی کی نظر میں کانٹے

تنظیم کرنے کا ارادہ کیا گیا ۔ "دعوت سعی عمل" کی اپیل جو میں نے بحیثیت سکریٹری وارڈ کمیٹی تنظیم المومنین، کتاب گنج شائع کی تھی دوبارہ شائع ہو کر تقسیم ہوئی تاکہ لوگ رجوع ہوں۔ اپیل مندرجہ ذیل ہے۔

دعوتِ سعی و عمل !!

برادران ملت۔ السلام علیکم!

اتحاد و اتفاق پر ہماری بقا کا دار و مدار ہے۔ ہماری جمعیت کی پراگندگی ہماری اخلاقی کم مائگی کا ثبوت ہے۔ کیا اس تقسیم کا کوئی حل ہے؟ اس ہنگام بے اصول کا کوئی رد ہے؟۔ ہاں ہے! بشرطیکہ ہم اپنی گذشتہ تاریخ کی اوراق گردانی کریں، کوئی زمانہ ہماری وسیع النظری، وسیع الاخلاقی، خندہ پیشانی، انصاف، ایمان و نیک نیتی سے خالی نہیں رہا، ما سلف کی بہت سی ترقی کرنے والی قوموں کے سرتاج اوصاف حمیدہ رو بروختم رہے ہیں، ہم نے شاہان ممالک کے گرتے ہوئے تاجوں کو سنبھالا ہم نے اپنی قیمتی مشوروں سے سیاسیات کی کتنی ہی ڈگمگاتی ہوئی ناؤں کو ابھارا، سرزمین شام پر بنی آمیہ کے بہت سے تاریخ گردانی کرنیوالے ہاشمیوں کے نام پر نعرہ لگاتے ہیں عباسی افق پر ہماری ستاروں کی ضوفشانی سے بغداد اور سامرہ کی گلیاں روشن ہیں ہمایوں کی پاک روح آج بھی ہماری صدائے افتخار پر لبیک کہتی ہے۔ اکبر اعظم کی لوح قبر پہ شیخ مبارک کے ہاتھوں سے روشن کی ہوئی دو نوری شمعیں چمک چمک کر چراغاں کر رہی ہیں، جن کی شعاعی تحریریں ابوالفضل اور فیضی کا نام صدیوں سے ضوفگن۔ ہم خاندان بہمن کے کارنامے فضائے ہند میں ابتک گونج رہے ہیں

ثلاثہ گانے کی اجازت دی تھی تو شاہ راہ عام پر یا کھلے ہوئے پارکوں میں ثلاثہ کی بالاعلان
مدح قانوناً ناجائز قرار دی گئی تھی۔ کیونکہ اس میں شہر کے امن ۰۰۰ کے تباہ ہونیکا اندیشہ
تھا۔ بہرحال اس تکوری نوٹس کو پڑھ کر میں اور میرے اراکین جو دفتر میں جمع تھے
پریشان ہوئے اور مجھے مجلس عاملہ کے ممبروں کی جانب سے حکم ملا کہ میں فوراً صاحب
ڈپٹی کمشنر بہادر لکھنؤ سے ملکر نوٹس مذکور کو دکھاؤں۔ دس بجے شب میں بہمراہی
جناب سید ضمیر حسن صاحب زائد ڈسٹرکٹ سشن جج صدر تنظیم المومنین ڈپٹی کمشنر صاحب
کے بنگلہ پر پہونچے ۱۱ بجے شب تک گفت و شنید رہی انھوں نے وعدہ فرمایا کہ جلسہ
نہونے پاوے گا۔ پھر بھی ہماری **سپاہ عبّاسیہ** کے بہادر سپاہیوں اور مختاریان
اکے جتھوں نے اعلان شدہ وقت پر پہونچکر امین الدولہ پارک کو اس ارادہ کے ساتھ
گھیر لیا کہ اگر مدح ثلاثہ ہوئی تو وہ اسکو اپنی قوت سے روکیں گے ہر فرد ۰۰۰ قسم کھا کر
نکلا تھا کہ جانیں چلی جائیں گی مگر ثلاثہ کی مدح نہونے پائے گی۔ میں اور قائد اعظم بھی
موٹر پر سوار ہو کر موقعہ پر پہونچے تو دیکھا کہ تمام پارک شیدایان حسینؑ سے بھرا ہوا ہے
مختاریان پوشیدہ گشت لگا رہے ہیں

مجلس عاملہ کے ممبروں میں نواب **چھُندن صاحب** اور نواب صلاح الدین حیدر
صاحب جوائنٹ سکریٹری ابو صاحب بھی پارک کے اندر مردانہ وار گشت کر رہے ہیں۔ قائدین و
مختاریان چاروں کونوں پر تعینات ہیں۔ نواب تجمل حسین شیر تنظیم موقعہ پر مسلط۔ مگر پارک
میں پولیس کا پہرا ہے اور نوٹس چسپاں کر دیا گیا ہے کہ جلسہ غیر قانونی قرار دیا گیا۔ عبدالشکور
اور انکے ساتھی دفعہ ۱۰۷ میں گرفتار کر لئے گئے آٹھ بجے شب کو سب کے سب واپس آئے
مگر دل بے قابو اسی وقت سے تدابیر سوچی جانے لگیں۔ سب سے پہلے اپنے کو دوبارہ

خلاف قانون میدان جنگ آراستہ کیا، یا سڑکوں اور گلیوں پہ چھری، کٹاری، لکڑی یا بلّم کو عامیانہ اصُول پر اپنی تہذیب کا معیار بنایا۔ کبھی نہیں، ہم ہر قوم اور قبیلہ سے جھک کر ملے، مِل کر رہے ہیں، دِل آزاری سے دور اور ہم آغوشی سے نزدیک رہے ہیں، پھر کیا آج ہم سے کوئی ہندوستان کا ادارہ ایسے قبیح افعال کی اُمید رکھ سکتا ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں، ہم اس سے بالاتر ہیں، ہاں اگر اپنی جسمانی اور ایمانی تحفظ کے لئے کسی موقع پر ہاتھ اُٹھ جائے تو نہ سوسائٹی مجرم کہہ سکتی ہے اور نہ حکومت۔

برادران ایمانی! ہماری ایسی غیر ضرر رساں قوم کی نیک نیتی پر حملہ کرکے زمانہ نے ہمکو مٹانا چاہا ہے، ہمارے خواب غفلت سے فائدہ اٹھاکر ہماری ہستی کو نابود کرنا چاہا ہے۔

اس لئے ، خدا کیواسطے پستیوں کی منزل حد تک پہونچ چکی، اب بیدار ہوجیئے ہوشیار ہوجیئے، اور ہمّت مردانہ سے اپنے وجود کا ثبوت دیجیئے، ایکدل ہوجایئے صلح اور خاموشی سے اپنے مذہبی، سیاسی، اخلاقی، اقتصادی اور معاشرتی بنیادوں کو مضبوط بنایئے، اگر مادر وطن کی جنگ آزادی میں حصّہ لینا ہے تو۔

انجمن تنظیم المومنین

کو اپنا واحد ادارہ تعمیری سمجھیئے، اسکے مقاصد بلند ہیں، یہ آپ کے حقوق کی محافظ ہے، اسکے معنی و مطالب آپ کی ہمّتوں کے حامی، اور اس کا عمل آپ کی بقا کا رہبر ہے، یہ کوئی باغی ادارہ نہیں، یہ کوئی فساد بپا کرنے والوں کی جماعت نہیں، اسکا مقصد محض آپ کی تنظیم اور آپکے حقوق کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو پار لگانا ہے، کیا اسکے نیک

لیکن آج ! آج ہمارے تمام حیات معطل ہیں ، ہماری سیاست ماندہے اقتصادی خزانے خالی ، ہمارے معاشرتی ماحول میں پراگندگی ہے ، نہ ہم میں سوچنے کی قوت و پرواز کی تاب ، تنگ نظری ہمارا شیوہ ، کوتاہ اندیشی ہمارا مسلک اور خودغرضی ہمارا ایمان ہے ،، ذاتی نام و نمود ،، میں ، تم ، اور ہم نہیں کے فلسفہ کا ہماری سوسائیٹیوں پر پورا پورا قابو ہے ، کبھی حکمراں تھے آج فقیر ہو کر بھی وہی بو باس ہے ، اگرچہ زمانہ منزلوں دور جاچکا ، مگر ہماری شاہانہ زندگی کا قافلہ اب بھی خیالی راہوں پر گامزن ہے خدارا ، صدیوں سے رعایا بنے والے اپنے غریب بھائیوں کو اپنی آغوش کرم میں لیجئے ، وہ پریشان ہیں ان کی تنظیم کیجئے ، وہ ہمدردی اور خلوص و محبت کے محتاج ہیں ، کشادہ پیشانی سے ان کی کائنات کو گلے لگائیے ، زبانی نہیں ، اپنے عمل سے اپنے اقدام سے ، اپنی رفتار سے ، چھوڑ دیئے چھوڑئیے وہ رویئے جس میں شاہانہ رعونت اور ملک التجاری کی بے معنی شان و شوکت ہے۔

جھگڑا اور فساد آپ کا مسلک نہیں ، بغض و عناد سے آپ کا دامن پاک ہے ، کیا آپ کو یاد ہے کہ دنیا کی کسی قوم نے ہماری مساوات اور رواداری کو آجتک نظر بھر کے نہیں دیکھا ، ہے کوئی ایسا جو ہماری صلح پسندی کو چیلنج کر سکے ، ہم پر بڑے بڑے وار ہوئے ، بڑے مظالم ڈھائے گئے ، ہمنے انفرادی یا اجتماعی صورت سے کبھی کسی کے خلاف علم بغاوت بلند نہیں کیا الا تحفظ حقوق کے موقع پر ، آئیے .. امی مرکز حجاز اور عراق عرب کی ریتلی زمین کے ذرّوں سے شہادت دلائیں ، آگرہ کے جہانگیری تزک کا معائنہ کرائیں ، گولکنڈہ اور بیجاپور کا روح فرسا منظر دکھائیں ، کیا ہے کوئی جو ہمارے خلاق پر ضرب لگا کر یہ کہہ سکتا ہے کہ حاکم و محکوم دونوں حیثیتوں سے ہمنے کبھی کوئی

دل پہ پتھر رکھ کے تمام اراکین اس شش و پنج میں رہے، میں بھی صرف یہ سوچتا رہا کہ کسی ایسی ٹھوس بنیاد پر جنگ چھیڑی جائے جو مکمل فتح ہو سکے روز کے جھگڑے ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں تنظیموں نے اس خیال سے پہلے تنظیم مجالس کا اعلان کر دیا تھا۔ جس کا منشاء صرف یہ تھا کہ ضیغم پنجاب مولانا **یوسف حسین** صاحب تنظیم کے لائحہ عمل کو بتائیں۔ سیرت عباس بیان فرما کر شیعوں میں ایمان و مذہب کو پختہ بنائیں۔ انکو سپاہیانہ زندگی کے درس دیں۔ یکم محرم سے جب رنگ زمانہ بدلا تو میں نے ان مجالس کا رُخ بھی پلٹنے کی اجازت چاہی اور مولانا مذکور سے عرض کیا کہ اب تنظیمی مجالس کا منشاء صرف یہ ہو کہ لوگوں کو مدح ثلاثہ کے مقابلہ کیلئے تیار کیا جائے، چنانچہ ان مجالس میں آٹھویں محرم کا مظاہرہ بھی صرف اسی لئے تھا کہ لوگوں کو تنظیم کی طرف رجوع کیا جائے۔ اور سپاہ عباسیہ مضبوط بنائی جائے۔

ایجی ٹیشن کی تیاری

۸ر محرم کے ان تیار حالات پر غور کرنے اور ثلاثہ پرستوں کی فتنہ انگیزی کے تدارک کے سلسلہ میں اپنا لائحہ عمل بنانے کے لئے تنظیم المومنین کی مجلس عاملہ کا ایک خاص اور اہم جلسہ منعقد ہوا جس میں یہ طے پایا کہ اب متفرق اقدامات سے کام نہیں چلے گا بلکہ اس شورش کا مقابلہ ... اور پوری قوت سے کرنا چاہئے۔ چنانچہ اس جلسہ میں ایک ریلیف کمیٹی کی بھی تشکیل کی گئی جس کے متعلق فراہمی سرمایہ کا کام کیا گیا اس لئے کہ ابتی پرامن جنگ شروع کرنے سے پہلے سرمایہ کی فراہمی ضروری تھی۔ اس ریلیف کمیٹی کے خازن نواب ... صاحب مقرر ہوئے۔

۲۷ر فروری کو میں نے اس کا اعلان کیا کہ میری استدعا قبول فرماتے کہ انجمن تنظیم المومنین نے فتنۂ مدح ثلاثہ کے انسداد کے لئے اپنا مستقبل پروگرام مرتب کر لیا ہے

کاموں میں سدِّ راہ ہونے والوں کی خطرناک سازشیں آپ کو خائف کر دیں گی، کیا انتظامی علمبرداروں کی ہیبت کا سکّہ بلا وجہ آپکے دلوں پر نقش پذیر ہو جائے گا۔ "بنیئے، بنیئے، بہادر بنیئے، سُورما بنیئے، سپاہیانہ جذبہ کو دل میں جگہ دیجئے اگر ہمّت چست کیجئے، ہاں باغی نہیں، مفسد نہیں۔

آپ کا خادم۔ مرزا سجاد علی خاں، بی اے، بی، ٹی
جنرل سکریٹری انجمن تنظیم المومنین (رکاب گنج) لکھنو

خلاصہ یہ کہ وہابی سنیوں میں جو بندشلوں کی گرفتاری کے بعد ایک ہیجان پیدا ہوا۔ اور انھوں نے باقاعدہ قانون کی نافرمانی شروع کر دی، سڑکوں پر جتھے نکلنا شروع ہو ... ... میں پیچیدگیاں بڑھیں، سپاہیانہ قابو سے باہر، مختاریان کا دل و دماغ قبضہ میں تھیں۔ مگر کیا کیا جاتا اسکے چھ ماہ پہلے زیر صدارت آقائے نجم الملتہ اما بارہ آغا باقر میں ایک تجویز جلسہ عام میں پاس ہو چکی تھی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

"جسوقت تک گورنمنٹ مدح ثلاثہ گانے والوں کو گرفتار کر رہی ہے اسوقت تک، سنیوں کو کوئی دخل نہ دینا چاہیئے۔

چونکہ شیعی اپنی تجاویز کی عزت کرتے ہیں اس تجویز نے انکے پیچھے چھوڑ دیا ... ... پوچھے آقائے ناصر الملتہ کے پاس تدبیر پوچھی، سرکار نے بھی یہی فرمایا کہ جب تک گورنمنٹ دخل دیتی ہے خاموشی ... ... اس کے علاوہ اسوقت کی مداخلت سے وہابیوں کا یہ منشا کہ ہمارا محرم ہٹ جائے، عزاداری ختم ہو جائے پورا ہو جائے گا۔ کانگریس کے دوست احراریوں کی مطلب برآری ہو جائے گی۔

طرہ یہ کہ بعض اپنوں ہی نے اپنی ذاتی وجاہت و رسوخ سے فائدہ اٹھا کر انجمن کو اور زیادہ بدنام کر دیا اور حکام مقامی کو اس کا یقین دلایا تھا کہ انجمن تنظیم المومنین چند شیر دفعہ وار اور بے تہذیب آدمیوں کی ایک جماعت ہے جس میں زیادہ تر شہر کے شورہ پشت عناصر شامل ہیں اور فساد کا احتمال اگر ہے تو اسی انجمن کی طرف سے ہے اسکے بتانے کی ضرورت نہیں معلوم تھی کہ اسوقت لکھنؤ میں اوپر سے نیچے تک پوری یزیدی حکومت قائم تھی جس کے ایک سرے پر حافظ محمد ابراہیم و رفیع احمد قدوائی وزراء حکومت اور دوسرے پر مسٹر توصیف اللہ اور حامد علی جیسے افسران پولیس موجود تھے جن کی زندگی کا سب سے بڑا فریضہ یہی تھا۔ اور اب بھی ہے کہ شیعہ قوم کو جس قدر [illegible] پھر اس دہشت پر حکومت اور ارکان حکومت کو بالخصوص تنظیم المومنین [illegible] بعض شیعوں ہی کی طرف سے شہ بھی مل گئی اور ان کو اس سرفروش انجمن کی تخریب و تباہی کے لئے ایک اچھا خاصہ بہانہ ہاتھ آگیا تھا۔ ان حالات کی بنا پر اراکین انجمن کو اندیشہ تھا کہ اگر ہم نے اپنے پروگرام کی تفصیل پیش کر دی تو انجمن کا کوئی رکن دفعہ ۱۰۷ کے [illegible] بچ گا اور جو کچھ ہم کرنے والے ہیں اس کا موقع نہ دیا جائے گا۔ یہ اندیشہ کس قدر صحیح تھا اس کا اندازہ اس واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ آغاز ایجی ٹیشن کے پہلے ہی دن چن چن کر تمام اراکین انجمن بشمول سید بشیر احمد صاحب رضوی و مولانا یوسف حسین صاحب ضیغم پنجاب دفعہ ۱۰۷ کے شکنجے میں کس لئے گئے حالانکہ اول الذکر بزرگ [illegible] عرصہ سے تنظیم کے جلسوں کی شرکت اپنی خانگی مصروفیتوں کی وجہ سے ترک کر دی تھی۔ اور ثانی الذکر بزرگ دو دن پہلے سے پنجاب چلے گئے تھے اور ایجی ٹیشن شروع ہونے کے بعد اسی شب میں واپس آئے تھے جس شب میں کہ آپکو گرفتار کیا گیا تھا۔

اس سلسلہ میں یہ حقیقت بھی قابل غور اور نہایت معنی خیز ہے کہ سوا اراکین تنظیم المومنین کے

اسی مارچ کو شہر کار مجلس کے روبرو نواب صولت علی خاں صاحب نے تنظیم ریلیف کمیٹی کے فنڈ میں ۵۵ روپے کے گراں قدر عطیہ کا بھی اعلان کیا۔ اسکے بعد سے انجمن کے جلسے ہوتے رہے اور مومنین کا جذبۂ ایمانی بڑھتا رہا۔ ۴ مارچ کو انجمن کی مجلس عاملہ نے ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی ریلیف کمیٹی کی توسیع کی اور ۹ مارچ کو بنجاری ٹولہ میں نواب محسن صاحب کے مکان پر انجمن کی طرف سے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں ... جنرل سکریٹری انجمن تنظیم المومنین حاضرین جلسہ سے جذبے کی اپیل کرتے ہوئے نہایت زوردار لیکن مصلحتاً مبہم الفاظ میں اس کا پھر اعلان کیا کہ انجمن مدح صحابہ کا مقابلہ کرنے کے لئے بالکل تیار ہے لیکن تفصیلی پروگرام اسوقت پیش کیا جائیگا جب انجمن یہ دیکھ لے گی کہ کام اب شروع کرنیکا وقت آگیا ہے۔

انہی ایام میں ۱۱ محرم کا سانحہ اور وزیر گنج کے علم کے سلسلہ میں ہمارے ... کی ناحق گرفتاری نے تنظیم المومنین کے ممبروں میں اور زیادہ ہیجان پیدا کر دیا تھا کیونکہ اب تک تنظیم المومنین امن و امان کی حامی تھی اور یہ گرفتاریاں ہماری خاموشی کے باوجود عمل میں آئیں یہ ایک چنگاری تھی جو ... نے آگ دیدی۔

اس کے بعد انجمن کا ایک اہم جلسۂ عام گلی شاہ پہرا میں نواب زین العابدین صاحب کے دولتکدہ پر ۱۸ مارچ ۳۹ء کو اور پھر دوسرا جلسۂ عام اسی مکان میں ۱۹ مارچ کو منعقد ہوا جس میں ... نے مومنین کو اطمینان دلایا کہ انجمن کا پروگرام بالکل مکمل ہے اور وہ اپنا کام شروع کرنے کے لئے صرف وقت کی منتظر ہے۔ اس جگہ اس ابہام کو صاف کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ انجمن نے اس کا اعلان صاف طور سے کیوں نہ کیا کہ مدح صحابہ کے مقابلہ میں تبرا ایجی ٹیشن شروع کرنے والی ہے۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ ایک تو انجمن اپنی مخالفت کی وجہ سے حکام کی نظروں میں یوں ہی کھٹک رہی تھی اور

مبہم اعلان کا راز

کیسا خاموش اور مہذّب "

غرض حافظ صاحب کے بنگلہ پر پہونچے، میں جیوں ہی دروازہ کے قریب آیا۔ دو
تین آدمی بے چین ہو کر باہر آئے اور مجھ سے پوچھا، "کہئے مولانا صاحب کہاں ہیں" میں نے
عرض کی کون مولانا صاحب "بولے حسین احمد صاحب" میں تاڑ گیا فوراً جواب دیا، کہ
جناب حسین احمد صاحب ہمارے مولانا نہیں وہ لوگ شرمندہ ہو کر واپس ہوئے۔ یہ تھی ہماری
پہلی منزل جہاں سے (دفعہ ۱۴۴) کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہم نے شاہ راہ
پر جلوس نکالا۔

آنریبل حافظ ابراہیم باہر آئے جلوس کے شرکا سڑک کے فٹ پاتھ پر بیٹھ گئے۔ قائد
اعظم نائب صدر جناب مرزا احسان حسین صاحب کو حکم ہوا کہ میں شکایات پیش کروں۔
اجازت چاہی اور پانچ شکایات پیش کیں میں نے پہلے وزیر اسلامیات جناب [illegible]
یہ عرض کر دیا کہ دیکھ لیجئے آج وہ افراد آپ کے روبرو ہاتھ باندھے فریادی بن کر آئے ہیں جو
صرف اسّی سال پہلے خود فریادیوں کی دادرسی فرماتے تھے یہ ان کے بیٹے اور پوتے ہیں
جو آپ کی کرسی پر بیٹھ کر مثل آپ کے احکام جاری کیا کرتے تھے۔ اس سے منشاء صرف
میرا یہ تھا کہ جناب وزیر صاحب کو معلوم ہو جائے کہ یہ حسین احمد صاحب کے مریدوں کا
مجمع نہیں جو عموماً کنجڑوں، قصابوں اور دھوبیوں پر مشتمل ہے ۔

پھر شکایات کی تفصیل عرض کی اور کہا!

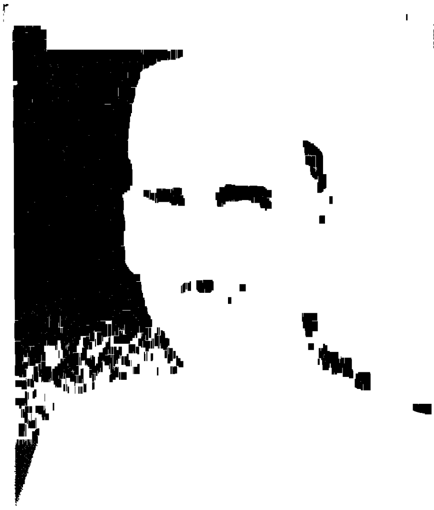
(۱) حسین احمد صاحب مسلسل شر انگیز تقاریر کر رہے ہیں اور حکومت کی رٹ یا منافرت
پھیلا رہے ہیں ان کو گرفتار کیوں نہیں کیا جاتا ان کو منافرت پھیلانے اور سنیوں کو
شیعوں کے خلاف ابھار رہے ہیں ان پر قانونی کارروائی کیوں نہیں کی گئی؟—

کسی دوسرے شیعہ ادارے کے کسی ایک رکن کو بھی گرفتار نہیں کیا گیا۔ جس کی وجہ غالباً یہی تھی کہ میدان عمل میں تنظیم المومنین کے سوا اور کسی ادارہ کا وجود بھی نہ تھا۔

شیعوں کا خاموش جلوس

بہر حال اسی ۱۹ ر مارچ کو صبح علی الصباح تنظیم المومنین کی قیادت میں شیعیان لکھنؤ کا ایک یادگار احتجاجی جلوس جس میں شہزادگان، وثیقہ داران، تجار، گریجویٹ غرض ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے اور جو تقریباً ۱۵ ہزار افراد پر مشتمل تھا وکٹوریہ اسٹریٹ دفتر تنظیم المومنین سے مارچ کرتا ہوا حافظ محمد ابراہیم کے بنگلہ تک گیا حالانکہ دفتر سے حافظ صاحب کے بنگلہ کا فاصلہ ۴-۵ میل سے کم نہیں ہے۔ اور مظاہرہ کی نیت سے جو راستہ جلوس نے اختیار کیا تھا وہ تو کسی طرح ۸ میل سے کم نہ ہوگا۔

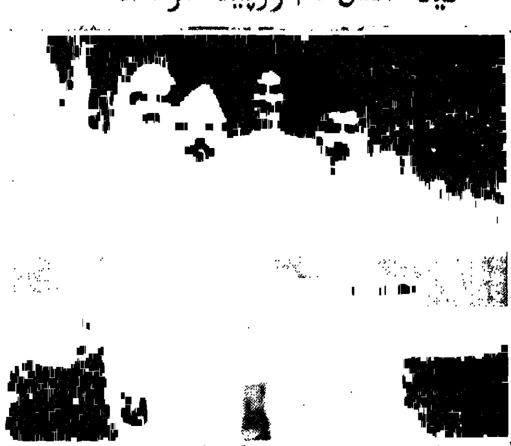
اس مظاہرہ کا اعلان ۱۸ ر مارچ کو جلسہ عام میں ہوا لیکن اسکی صورت یوں بدلی کہ لفٹنٹ سلطان علیخاں صاحب نے صبح کو بعد اجتماع مومنین ڈپٹی کمشنر کو ٹیلیفون کیا کہ مجمع شیعوں کا آپ سے ملنا چاہتا ہے انھوں ملاقات سے انکار کیا۔ اِدھر دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ، اودھر شاہ راہ پر اجتماع عظیم پھر مقامی پولیس کی بے چینی کوتوال کا بار بار قائد عظم کو بلانا، دھمکانا اور ڈرانا جلوس لیجانے سے منع کرنا اس ہنگامی کیفیت میں موصوف نے آنریبل وزیر اعظم کو ٹیلیفون کیا وہ دہلی میں تھے۔ آنریبل قدوائی صاحب کو بلایا وہ بھی باہر تشریف لے گئے تھے آنریبل حافظ ابراہیم کی موجودگی غنیمت سمجھی، خدا کی شان اور حضرت عباس علیہ السلام کا اعجاز ۱۵ ہزار مختلف مزاجوں پر مشتمل مجمع ایک آواز لگا کر کہدیا کہ خاموش پورے مجمع نے شہر کا چکر لگایا اور معلوم ہوتا تھا کہ اتنے بڑے مجمع میں ایک بھی فرد نہیں ہے دیکھنے والے کہتے تھے "کیا کہنا ان شریفوں کا" ان روسار کا۔ کیا پاکیزہ اور صاف مجمع



چودهري سيد محمد حسن صاحب ممبر
مجلس انتظاميه تنظيم - اعزاز ۲ ماه
قيد محض ۳۰ روپيه جرمانه



ايس - ايم آغا صاحب ممبر مجلس
انتظاميه و وائس پريسيڈنٹ
ريڈيکل پارٹي - اعزاز دفعه ۱۰۷



نواب علي احمد خان صاحب بهادر
و نواب فريدون مرزا صاحب بهادر
ممبران مجلس انتظاميه تنظيم معه
صاحبزاده و برادر - اعزاز موصوفين
ميں سے هر ايک کو ۳ ماه قيد
سخت اور ۲۵ روپيه جرمانه هوا



طلبا شيعه کالج وغيره
جو اسير هوے

(۲) ۱۱ محرم کو باوجود "اتحاد بین المسلمین" کی تبلیغ کرنے اور پر امن رہنے کے ہمارے ۱۲ شیعوں کو کیوں گرفتار کیا گیا۔

(۳) وہابی سنّی جتھوں میں مدح ثلاثہ پڑھتے نکلتے ہیں اور سڑکوں پر فرلانگ کے فرلانگ چلے جاتے ہیں لیکن ... کی گرفتاریاں عمل میں نہیں آتیں۔

(۴) توصیف اللہ و حامد علی انچارج کوتوالی چوک و تھانہ وزیر گنج جو سنّی ہیں اور ہمیشہ شیعوں کے خلاف سنیوں کی حمایت کرتے رہتے ہیں یہاں سے تبدیل کیوں نہیں کر دیے جاتے۔

(۵) سنّی اخبار "کامران" اور "...نما" اشتعال انگیز مضامین لکھ رہے ہیں لیکن وہ چونکہ سنّی اخبار ہیں اس لئے پولیس کی ضد میں نہیں لائے جاتے۔ اور شیعہ اخبار حالانکہ رواداری برتتے ہیں لیکن پھر بھی ان میں سے "سرفراز" اور "سیاہی" قانونی شکنجوں میں کسے جا رہے ہیں۔

مختصر یہ کہ حافظ صاحب نے شرکا جلوس کو یہ پیغام دیا "... اگر آپ لوگوں کے مطالبات پر پوری ہمدردی سے غور کیا جائے گا۔ اس کے بعد جلوس واپس آیا۔ اس جلوس کے متعلق ایک خاص چیز قابل ذکر یہ ہے کہ اتنا بڑا جلوس جس امن جس خاموشی اور جس سکون و وقار کیساتھ نکلا ہے اسکی تعریف اپنے تو اپنے اغیار کو بھی کرنا پڑی۔ بالکل چپ تعزیہ کا منظر پیش نظر تھا۔ بلکہ سکوت و خاموشی کے اعتبار سے اس سے بھی زائد۔ کیونکہ چپ تعزیہ میں کم از کم گریہ و بکا اور نقابت تو ہوتی ہے۔

اسی ۱۹ مارچ کے اخبار سیاہی میں جناب قتیل کے معجز نگار قلم کا وہ تاریخی مضمون نکلا جس کی سرخی "یا آل ثار الحسین" تھی اور جس نے ساری قوم میں غیرت ملی اور جوش مذہبی کی ایک بجلی دوڑا دی۔ یہ ہماری تیاری کی دوسری مضبوط منزل تھی۔

ملاحظہ ہو۔ اور مندرجہ ذیل مضمون بغور ملاحظہ ہو

روزنامہ **سپاہی** لکھنؤ

جلد ۱ (یوم یکشنبہ) ۱۹ر مارچ ۱۹۳۹ء نمبر ۱۰

یا ثارات الحسینؑ

حسینؑ مظلوم کے جاں نثارو تمہارے امتحان کا وقت آگیا!

دنیا اسوقت ایک اہم اور نتیجہ خیز کروٹ بدل رہی ہے افق یورپ پر جنگ ... شورافزا بادل منڈلا رہے ہیں، ہر ہٹلر نے بغیر کسی تصادم و خونریزی کے یکے بعد دیگرے بوہیمیا، مراویا اور سلواکیہ پر قبضہ کرلیا اور فرانس و برطانیہ منہ دیکھتے رہ گئے۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ جرمنی کی ان دلیرانہ پیش قدمیوں اور دیگر دول عظمیٰ کی بزدلانہ خاموشیوں کا آخری نتیجہ کیا ہوگا۔ ضرورت تھی کہ ان بین الاقوامی مسائل پر سیر حاصل بحث کیجاتی اس لئے کہ جو کچھ یورپ میں ہو رہا ہے اسکے اثرات ... ہندوستان بھی محفوظ نہیں رہ سکتا مسٹر سبھاش چندر بوس کے ... گو یہ کہتے ہیں کہ برطانیہ کی کمزوری ہی میں ہماری کامیابی کا راز مضمر ہے۔ مہاتما گاندھی نے دیسی ریاستوں میں انقلاب کا جھنڈا بلند کردیا اور وایسرائے برطانوی حکومت کی طرف سے ان کو رضامند کرنے کی



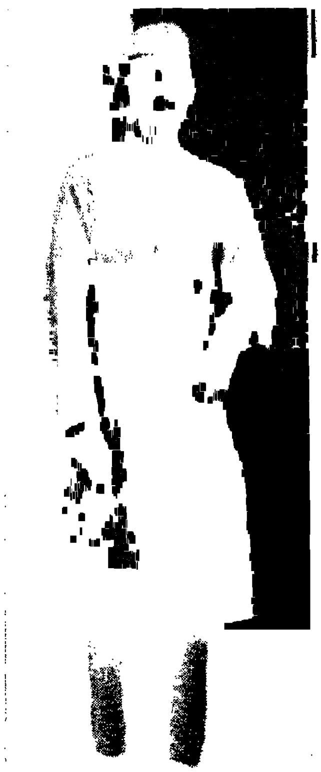
اکبر حسین صاحب زری والا بمبئی
جنہوں نے تنظیم کے پلیٹ فارم سے
اسیر ہونے کے لئے بمبئی سے جتھے
روانہ کئے



ممباسہ ۔ افریقہ سے آنے والا مجاہد
محمد عیسیٰ ولد جناب محمد موسیٰ
دیوجی جمال بھائی اعزاز ۳ ماہ
قید سخت



اب سید سجاد حسین صاحب شدید
بیرۂ جناب رشید مرحوم ۔ اعزاز ۳
ماہ قید سخت ۱۵ روپیہ جرمانہ



حضور عالم [illegible]
صاحب رئیس لکھنؤ
اعزاز ۲ ماہ قید
محض ۴۰ روپیہ
جرمانہ

ایک افواہ یہ بھی ہے کہ مولانا حسین احمد مدنی بھی لکھنو آگئے ہیں بہرحال اگر نہیں آئے ہیں تو اب آجائیں گے اسلئے کہ ان کا یہ اعلان تو کل ہو چکا ہی کہ وہ لکھنو آئیں گے اور خود مدح صحابہ پڑھیں گے۔

حکومت کا طرفدارانہ "رویہ"

دوسری طرف حکومت کی بے بنیادی کا یہ عالم ہے کہ وہ اس قضیہ کے فیصلہ میں کسی ذمہ دار شیعہ فرد یا شیعہ ادارہ سے شورہ لینے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتی۔ جانتک ہم کو ... سوقت تک وزیر اعظم یا کسی دوسرے رکن سے حکومت نے اس سلسلہ میں کسی شیعہ کو شرف باریابی نہیں بخشا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حکومت اس مسئلہ کا یکطرفہ فیصلہ کرنا چاہتی ہے اور ایک ایسا یک طرفہ فیصلہ جس میں مولوی عبد الشکور مولوی ظفر الملک اور سنی اراکین مسلم لیگ کی رائے شریک ہو ظاہر ہے کہ کیا ہوگا۔

ایجی ٹیشن کا نتیجہ

ان تمام آثار و قرائین سے صاف صاف پتہ چلتا ہے کہ اب حکومت ایجی ٹیشن کے سامنے جھکنے ہی ہے اور چونکہ اسوقت تک ۰۰ ۵ سے زیادہ اشخاص مدح ثلاثہ پڑھنے کے سلسلے میں قانون شکنی کرکے جیل جاچکے ہیں ... سلئے ... بت سنی اکثریت کو رضامند کرنے کی کوششوں میں ہے۔ یہ نتیجہ ہے ایجی ٹیشن کا۔ اور ہمیں ذرا بھی تعجب نہ ہوگا اگر حکومت آج ہی کل میں مدح ثلاثہ کی اجازت دیدے۔

شیعوں کے دلیرانہ قیادت کا فقدان

ہماری حالت یہ ہے کہ ہم ایک ایک کا منہ تکتے ہیں اور کوئی ہماری سرپرستی و رہنمائی کا کرنیوالا نظر نہیں آتا۔ چند روز ہوئے ہم نے ایک دردمندانہ اپیل حضرات علمائے کرام

کوششوں میں مصروف ہیں۔

ہمارا درد

یہ تمام مسائل بحث و نظر کے محتاج ہیں، اور ہمارا دل چاہتا تھا کہ ہم قارئین، سپاہی، کے سامنے اپنی استعداد کے موافق ان اہم سیاسی مسائل کے متعلق اپنا نظریہ پیش کرتے لیکن خدا ہدایت دے ان مفسدہ پرداز ہستیوں کو جنہوں نے لکھنؤ میں تحریک مدح صحابہ کا آغاز کر کے ہمکو ساری دنیا سے بےخبر کر دیا جو آگ ہمارے گھر میں لگی ہے اسکے شعلے ہمیں اتنی فرصت ہی نہیں دیتے کہ ہم کسی دوسری طرف بھی دیکھیں ہمارے درد کا علاج کرنیوالا کوئی نظر نہیں آتا۔ اب ہمکو اپنے درد کا علاج آپ ہی کرنا ہے۔

ہوا کا رُخ کدھر ہے

اخباروں میں آپ نے یہ خبر ضرور ہی پڑھی ہو گی کہ ہمارے صوبہ کے وزیر اعظم آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنتھ کو اب قضیہ مدح صحابہ کے ... کی فکر لاحق ہوئی ہے اور آپنے یہ بھی پڑھا ہو گا کہ جناب موصوف نے اس سلسلہ میں اسمبلی کے اراکین مسلم لیگ سے بھی گفت و شنید کی ہے۔ یہی نہیں بلکہ آپ نے ان سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ اس قضیہ کا کوئی حل نکالیں۔ چنانچہ ... قائدین بھی کی ہیں جو قانون شکنی کی علت میں گرفتار ہو کر جیل گئے۔ آج صبح سے شہر میں یہ خبر بہت زوروں سے گشت کر رہی ہے کہ حکومت نے صوبہ کی ... جیلوں سے ... مولوی ظفر الملک اور عبد السلام فاروقی کو بھی لکھنؤ جیل میں بلوا لیا ہے ... اخبار حق کا بیان ہے کہ حکومت نے میرٹھ جیل میں مولانا عبد الشکور صاحب سے کچھ اس قسم کے سوالات کئے جن سے مترشح ہوتا تھا کہ حکومت مصالحت پر آمادہ ہے۔

۲۱ر مارچ کو لفٹننٹ نواب سلطان علی خاں صاحب قائدِ اعظم سپاہ عباسیہ تنظیم المومنین جو بعد کو تبرّا ایجی ٹیشن میں سب سے پہلے مجاہد بنے۔ سیّد شبیر حسن صاحب قتیل، حکیم سید عابد رضا عُرف جناب ابو صاحب اسسٹنٹ سکریٹری انجمن تنظیم المومنین حافظ محمد ابراہیم صاحب سے دوبارہ ملے اور تیسرے پہر کو وزیرِ اعظم کے بنگلہ پر بھی گئے لیکن ان سے ملاقات نہ ہوسکی۔

۲۲ر مارچ کو امام باڑہ داروغہ واجد علی صاحب مرحوم واقع گولہ گنج میں انجمن کی طرف سے ایک عظیم الشان جلسۂ عام منعقد کیا گیا اور نہایت زور دار تقریریں ہوئیں۔ جلسہائے ماقبل کی طرح اس جلسہ میں بھی میں نے [illegible] جنرل سکریٹری کے تمام مومنین لکھنؤ کو صلائے عام دیا کہ انجمن کا کوئی رکن رہنمائی اور لیڈری کے خدمات سے متاثر نہیں۔ ہمارے لئے یہی فخر بہت کافی ہے کہ ہم قوم کے خادم ہیں اور اپنی فہم و استعداد کے مطابق قومی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اگر کوئی صاحب یہ بار اپنے شانوں پر لینا چاہیں تو بسم اللہ میدان میں آئیں اور ہم کو سبکدوش کریں۔ ہم اپنے حتی المقدور اُن کے ساتھ ہیں تعاون عمل کرنے کو تیار ہیں تنظیم کسی مخصوص پارٹی یا [illegible] انجمن [illegible] پوری قوم کے جذبات و محسوسات کی ترجمان ہے اور ہر فردِ قوم کو یہ حق حاصل ہے کہ قومی مفاد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس جہاز کو جس طرح چاہے چلائیں

سرد مہر اور گجر

واضح رہے کہ انجمن کی طرف سے اس قسم کے اعلانات ہزارہا مومنین کے مجمع میں ہوتے رہے اور ابتدا سے کار سے آخر وقت تک ہوتے رہے لیکن سروں پر دفعہ ۱۰۷ کی تلوار لٹک رہی تھی جیل کا پھاٹک ایک دیو مہیب کی طرح منہ کھولے نگاہوں کے سامنے پھر رہا تھا اس آواز پر لبیک کہنے والا کون تھا نہ کوئی شخصیت سامنے آئی نہ کسی ادارہ نے قدم بڑھایا

کیخدمتمیں پیش کی تھی۔ لیکن اسکا جواب ہمکو ... امیز خاموشی سے دیا گیا۔ ہمارے وہ لیڈر جو اطمینان وسکون کے اوقات میں قوم کی نمایندگی کا ڈھنڈورا پیٹتے پھرتے ہیں اس نازک وقتمیں اپنے اپنے گھروں میں روپوش ہیں۔

ہمکو کیا کرنا چاہیئے؟

اب سوال یہ ہے کہ ہم کو کیا کرنا چاہیئے۔ کیا ہم امن ... احترام ... صحابہ سننا گوارا کریں؟ کیا ... اپنے آپ کو شیعہ کہنے کے مستحق ہوں گے؟ کیا ہمارے ہزارہا سال کے مسلمہ حقوق پر صریحاً ڈاکہ نہیں ... ہے؟ تو کیا ہم اس زبردستی اور استبداد کو ایک بزدل اور بیغیرت قوم کی طرح برداشت کریں؟ ... کا جواب شیعہ قوم کو فوراً دینا ہے ان کو حمیّت دینی اُن کی غیرت قومی ان کی شرافت تاریخی کے امتحان کا وقت بالکل قریب آگیا۔

مرکز ثقل پر جمع ہو جاؤ

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے ... مہینے پہلے ہمارا ایک مرکز ثقل قائم ہو چکا ہے جس کا نام انجمن تنظیم المومنین۔ طبعی طور پر اس فتنہ وفساد میں ... المومنین کی طرف اُٹھ رہی ہیں۔ چنانچہ یہ دیکھکر ہمکو اطمینان ہوتا ہے کہ شہر کے ہر محلے سے صدہا مومنین کے دستخطوں سے ایسے پمفلٹ شائع ہو رہے ہیں۔ انجمن اور اسکے کارکنان پر پوری قوت کیساتھ ... گیا ہے اور اسکو وضع کر دیا گیا ہے کہ ہم انجمن کے سوا کسی اور کی قیادت قبول کرنے پر تیار نہیں۔

اٹھو اور اپنی ہستی کا ثبوت دو!

حسین مظلوم کے جاں نثارو تم کو یہ خوب معلوم ہے کہ مدح صحابہ کا فتنہ صرف شہید کربلا کی تعزیہ داری کو ... ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہو کہ یا لیتنی کنت معکم فافوز فوزاً عظیماً۔ لہذا اٹھو اور اپنی ہستی کا ثبوت دو

دو، ہماری مالی کمزوریاں ہمکو سیدھا نہیں ہونے دیتیں۔ میری یہ خواہش تھی کہ
چند یوم کے اندر کسی نہ کسی طرح پشاور سے کلکتہ تک اور دیرہ ... کماری
تک صرف ایکمرتبہ آپ پر جو مظالم کئے ... ہیں ان کی اطلاع صدائے
صور و ناقوس کی طرح زمین پر، فضا میں، گلیوں میں، بازاروں میں غرض چپہ
چپہ پر پہنچا دی جائے اور تمام شیعیان ہند کو طبل جنگ کی آواز سنا دی جائے۔
میں چاہتا تھا کہ میں خود اس اہم کام کا پروپیگنڈا تفصیلی طور پر انجام دوں مگر
جب ہمت کی، میرے ہمدردوں نے خاص کر نواب چھن صاحب نے یہ کہکر میری
ٹانگ پکڑ لی کہ ایسے نازک موقع پر اگر تم لکھنؤ چھوڑ کر ہٹے تو لوگ تم کو بزدل کہیں گے۔ یہ
سوچتا ہوں مگر دل مسل کر رہ جاتا ہے۔ کاش اسوقت ہماری قوم کے سرمایہ دار افراد
ہماری پشت پناہی کرتے، کہاں ہیں وہ جو محلوں میں اور منزلوں ... انسری
بجا بجا کر لیڈری کی باتیں لگایا کرتے ہیں۔ کہاں ہیں وہ جو موٹروں پر اڑ اڑ کر صبح و
شام حکام کے دروازوں کی جبیں سائی کرتے پھرتے ہیں، آئیں ذرا اپنی قوم اور
غریب قوم کے بے دست و پا افراد کا جوش قربانی دیکھیں۔ ان کی رہنمائی کریں۔
وقت غنیمت ہے اگر آج بھی بزدلی سے کام لیکر موقع کا استعمال نہ کیا تو پھر قوم کم از کم
نصف صدی تک اغیار کے مظالم کا نشانہ بنی رہے گی۔

میرے بہادر تنظیمی سپاہیو!! میں تو ڈرتا ہوں مگر آج پھر اپنے بوڑھے صدر اور
بہادر قائد اعظم کی جانب سے ایک بار اس کھلے مجمع میں کہتا ہوں اور بہ آواز بلند
کہتا ہوں کہ ہم کو تنظیم میں عہدوں کی ضرورت نہیں، ہم نااہل ہیں ہم میں رہنمائی
کی ... نہیں، ہم ناتجربہ کار ہیں اور پھر سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ غریب ہیں ...

اٹھتی ہوئی آگ میں بھاندنا اور چیز ہے اور بند کمروں میں بیٹھ کر کاغذی رزولیوشنوں کے بل بوتے پر قوم کی لیڈری کا دم بھرنا اور چیز ہے۔

اس جلسہ میں سیسہ ی طرف سے یہ بھی اعلان ہو گیا کہ ۲۴ رکوا ما بہاڑہ آصفی میں انجمن کیطرف سے شیعیان لکھنو کا جلسہ عام ہوگا۔ دشمنوں کے مقابلہ پر محاذ قائم ... گا اور عملی کارروائی شروع کردی جائے گی۔

" میری اس جلسہ کی تقریر کا خلاصہ اخبار ... میں اس لیئے شائع ہوا۔ کہ قوم دیکھ لے کہ تنظیم المومنین کسی مخصوص جنگ کے لیئے تیار ہے "

خلاصہ ... تقریر

جناب صدر و بہادران ملت " سلام علیکم "

آج ماشاء اللہ جلسہ میں ۵ یا ۶ ہزار کا مجمع ... نظر اٹھا کر دیکھتا ہوں سوائے میرے غریب بھائیوں کے اور کوئی نظر نہیں آتا۔ گلی گلی مدح صحابہ ہو رہی ہے ، شاہ راہوں پر قانون شکنی کے بہانے سے جتھے دل آزاد مدح گاتے پھرتے ہیں ، ایک گھونسہ پڑتا ہے مگر کسکے دل پر صرف غریب شیعہ کے دل پر ، اسی سلسلہ میں اجتماع آپکے خلوص و جوش ایمانی کا ثبوت دیتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ مذہب و ایمان پر جان و مال صدقہ کرنے پر آمادہ ہی نہیں بلکہ بیچین ہیں اور آپکو تنظیم المومنین کے حکم کا ... ہوگا ... اراکین تنظیم صرف یہ چاہتے ہیں کہ اس نو ایجاد مدح صحابہ کا جواب شیعوں کی جانب سے کسی ایسی ٹھوس اور مضبوط بنیاد پر قائم کیا جائے جو قوم کے لیئے مستقلاً مفید ہو تنظیم المومنین کا لائحہ عمل تیار ہے اس پر عمل پیرا ہونے والے بہادر سپاہیو ! اتنے بڑے اہم کام کی ذمہ داری اگر لینا ہے تو " مولا " کا نام لیکر اسکے لیئے پوری تیاری ہونی ...

دیکھی اور وہ یہ کہ جب تک کسی مخصوص لائحہ عمل [illegible] امن وصلح کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے (جواب ملاحظہ) آہاہا!! آج میں مسرور ہوں میرا دل ہاتھوں بڑھ گیا، کہاں جاتے ہو پوچھا حسین احمد گھبراؤ نہیں تمہاری سیاسی چالیں شیعوں کے بچہ بچہ کی سمجھ میں آگئیں تم خوب اپنی زہرا فشانیوں اپنی خونچکاں تقریروں سے ملک معظم کی رعایا میں تفریق کی بنا، قائم کئے جاؤ آزاد ہو حافظ ابراہیم صاحب اور وزیراعظم کی چھتیں تمکو پناہ دئے ہیں، اگرچہ تم مذہبی نفاق کی تخم ریزی کرتے پھرتے ہو جو کانگریس کے مسلک [illegible] تعاون کے ایما اور [illegible] بالکل [illegible] مگر پھر بھی تم آزاد ہو تم سے کوئی باز پرس نہیں، کیوں باز پرس ہو اگر تم ہی پر شکنجہ چڑھا دیا گیا تو احرار اور جمیعۃ العلما کے چلتے ہوئے دو چھیار کنڈل ہو جائیں گے، نفاق بین المسلمین کیونکر مضبوط ہو سکے گا مسلم لیگ کی کمر کیونکہ [illegible] مسلمانوں کو کانگریس کیطرف کونسا مقناطیس کھینچ سکے گا (مسلم ماس کنٹیکٹ) کی سکیم کیونکر کامیاب ہو سکے گی، شیعہ اقلیت [illegible] ہو جائے بلا سے، کانگریسی وزارت کی پاپوش سے، مگر سنی اکثریت خوش رہے۔ مولانا کانگریس کے پجاریوں میں اضافہ صرف تمہاری بدولت ہو سکتا ہے، مدح صحابہ کا ڈھونگ اچھا ہے غیر تعلیمیافتہ سنی یوں ہی تمہارے ہاتھ چڑھتے ہیں، موقع سے فائدہ اٹھاؤ۔ مسلم لیگ [illegible] کو پچھاڑ کر کانگریس کا پایہ مضبوط بناؤ۔

بھا دران ملت، مدح صحابہ، [illegible] مدح صحابہ، مذہب نہیں سیاست ہے اسکے پس پردہ کانگریس اور مسلم لیگ کی جنگ ہے افسوس کہ [illegible] ایسوں کی آنکھوں پر بھی [illegible] گئے ہیں، وہ اس سیاسی چال کے سمجھنے میں

ہیں، قوم کی رہنمائی ہمارا کام نہیں " آئیے آگے بڑھیے وقت کی نزاکت دیکھ کر ہمارے عہدوں کو قبول فرمائیے۔ ہم بخوشی اپنے عہدوں سے دست بردار ہوتے ہیں آپ کے ادنیٰ سپاہی بنیں گے آپ کی خدمت کریں گے۔

خاموشی! افسوس! کوئی جواب نہیں، کیا قوم میں لیڈروں کا دعویٰ کرنے والے اس خطرہ کے موقع پر اپنی جانیں بچا رہے ہیں، اچھا ان کا خدا بھلا کرے۔ ہم تو مدح صحابہ کا مقابلہ کرنے کیلئے خلق ہی کئے گئے ہیں۔ بھائیو! ہماری آواز پر لبیک کہنے والا کوئی نظر نہیں آتا، آپ کیا کہتے ہیں؟ اس دل شکن خاموشی کے بعد پھر اجازت دیجئے کہ ہم لوگ ہی اس بار عظیم کو کاندھے پر اٹھائیں! کیا رائے ہے (مجمع کا جواب ضرور ضرور) "اچھا ہمت ہے (جواب ہاں) تو یوں نہیں، میں چاہتا ہوں کہ مورچہ کے مقابلہ پر مورچہ لگایا جائے، دشمن کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے اسکے روبرو پہنچا جائے، آئندہ جلسہ شاہ پیر محمد کے ٹیلے کے پہلو بہ پہلو امام باڑہ آصفی میں منعقد کیا جائے، وہ جلسہ ہوگا مقابلہ کا بگل ہوگا، تقریریں نہوں گی بلکہ مدح صحابہ کے تیروں کا جواب (مجمع نے کہا تیر!) ہاں تیر ... اگو لوں سے دیا جائیگا مجمع سے ایک صاحب نے سوال کیا، امام باڑہ آصفی میں اجازت بھی ملجائیگی؟ جواباً عرض کرتے ہوئے میں نے کہا۔ انقلاب پسند تنظیمی شیرو، تم مذہب و شیعیت کی حفاظت کا بیڑا اٹھا کر چلے ہو، تم تو باغی ہو باغی، باغی کے لئے شہر کا گوشہ گوشہ اسکی ملکیت ہے اجازت کیسی، امام باڑہ ہمارا ہے ہم جلسہ وہیں کریں گے اور وہیں کرینگے۔ مرنا ایک ہی دن ہے ہمارے مصالح کے خلاف اگر ہماری قوم کے افراد مقابلہ پر آگئے تو پھر مجبوراً کانٹے صاف کرنا ہی ہوں گے، مگر ہاں، امام باڑہ کے جلسہ میں ابھی ایک شرط

جذبات پر قابو رکھنے سے قاصر ہیں

میں واقعی شیعی دنیا کو دگرگوں پاتا ہوں آج اک عجیب ہلچل ہے، جیوں جیوں مدح صحابہ کے سیاہ بادل بڑھتے نظر آتے ہیں اتنے ہی شیعہ غیض و غضب کی بجلیاں دشمنوں کی امیدوں کو خاکستر بنانے میں تیز رو نظر آتے ہیں، میں تو بڑا بزدل ہوں کمزور ہوں، نہ مرنا چاہتا ہوں، نہ جیل جانا [illegible] عافیت کا گوشہ تلاش کرتا مگر آج میں بڑا بہادر ہوں اپنے میں غیر معمولی قوت محسوس کر رہا ہوں۔ ایک چھوٹا سا واقعہ اور اسی پر مدح صحابہ کا خاتمہ۔

آج جب میں دفتر سے واپس ہوا دل ویران، صحابی جتھوں کی یورش اپنی قوم کی بے بسی، اور لاچاری کا طوفان، طبیعت میں ایک ہیجان، مکان کے سامنے سڑک پر کھڑا ہو گیا کہ پھر [illegible] ہنگام، وہی مجمع دل آزار، مدح صحابہ کا نا ہوا نمودار ہوا، میرے مکان کے نیچے سڑک پر رکا کیونکہ وہاں تنظیم المومنین واڑ دکیٹی رکاب گنج کا بورڈ اور جھنڈا نصب ہے۔ تنظیم المومنین ہی کا اصرار اور ناموس صحابہ سے [illegible] آپ تو خوب واقف ہیں، حسب دستور تنظیمی شیعوں کو چھیڑنے کے لئے یہ شرارت پسند مجمع رکا، میں نے اپنی آنکھیں بند کرلیں، منہ پر ہاتھ رکھ لئے، دل دھڑکنے لگا پنکھے لگ گئے ایک ہیجان [illegible] ہو گئی تنظیم المومنین کا جنرل سکریٹری ایسی بہادر جماعت کا نمائندہ، ایسے عملی ادارہ کا ذمہ دار رکن اور ایسا بزدل۔ کانوں میں آواز آئی مدح صحابہ زندہ باد!۔ فوراً کسی [illegible] بے چین ہو کر [illegible] سامنے دیکھا کہ میرے کمرہ کا دروازہ جو سڑک کی جانب تھا کھلا اور میری منجھلی بچی جس کا [illegible] سلمہ بانو ہے ایکبارگی اپنا نصف جسم

قاصر ہیں، مگر میں مسلمانوں کی تسکین کے لئے حسین احمد صاحب سے پوچھتا ہوں اور چیلنج
دیتے ہوئے پوچھتا ہوں کہ کیا وہ کوئی ایسا اسلامی ملک بتا سکتے ہیں [illegible]
پر مدح صحابہ ہوتی ہو۔ مصر، شام، ترکی، فلسطین، عراق، افغانستان اور کیا عرض کروں
وہ جگہ جہاں مولانا آپ خو[illegible] تک مقیم رہ چکے ہیں یعنی مدینہ، حجاز۔ ان میں سے
کوئی ایسی جگہ ذرا [illegible] آپکے فتوے کے مطابق مدح صحابہ ہوتی ہو [illegible]
کہ اس کا جواب آپکے پاس کچھ نہ ہوگا۔ پھر ہندو[illegible] ہندوستان لاچار ہندوستان
میں آپ اس فتنہ کو کس بنا پر بیدار فرماتے ہیں، کیا پنتھی وزارت آپکو ایمان فروشی
کی تلقین کر رہی ہے؟ پھر آخر آپ اس درجہ کھلم کھلا شیعہ سنی فسادات کی خلیج کو کیوں
کشادہ فرماتے ہیں اور مدح صحابہ نواسجا دمدح صحابہ کے حصول پر کیوں اصرار فرماتے
ہیں۔ کیا یہ آپ کی سیاست نہیں، ہاں ٹانڈہ میں فائرنگ ہوئی بندوق چلی خدا جانے
کتنے [illegible] گریس وزارت کی گولیوں کا نشانہ بنے [illegible]
نہ تقریریں فرمائیں، کیوں تقریریں فرماتے، کانگریس آپ کی چہیتی، ہندو راج آپکا
ایمان، مسلمانوں کا خون ہو جائے مگر آپ کی سیاست ہاتھ سے نہ جائے، لکھنؤ میں آپکو
اسلامی دنیا بھنور میں دکھلائی دی آپ بچانے دوڑے کیوں اسلئے کہ اس کا بیڑا پار
ہو جائے نہ ،،استغفر اللہ،، اسلئے کہ یہ غرق ہو جائے تاکہ کانگریسی تیغ جو ابتک اسکی
تلوار سے پوری قوت حاصل نہ کر سکا تھا مستقل طریقہ پر دریائے ہند کا جز بنجائے
جناب صدر! میں یہ دعوی سے کہہ سکتا ہوں کہ غریب سنیوں کو مغالطہ دیا جا رہا ہے
مدح صحابہ کو مذہبی اہمیت دیکر اسلام کے ٹکڑے اڑائے جا رہے ہیں۔ کاش عام
مسلمان اس نازک مسئلہ کو سمجھتے، مگر افسوس وہ نہیں سمجھتے، اچھا تو پھر ہم بھی اپنے

منزہوا ہے۔ آخر میں میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ لائحہ عمل ہمارے پیش نظر اس میں پیسے کی ضرورت ہے، پروپیگنڈا کی ضرورت ہے خدا کیلئے دلچسپی لیجئے کو مضبوط بنائیے اپنے "اخبار سپاہی" کی مدد فرمائیے، دلچسپی بھی ضروری ہے آپکی انجمن آرگن "سپاہی" کی زندگی بھی ضروری ہے اگر آپ صحابہ کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں تو یہ دو امر قابل لحاظ ہیں، خدا کے لئے، خدا کے لئے میری اس مخلصانہ اپیل کو پیش نظر رکھئے

نعرۂ حیدری " یا علی "

وزیر اعظم کو چیلنج!

۲۳ کو سید مظفر حسن صاحب [illegible] صدر [illegible] بحیثیت جنرل سکریٹری نواب مجمل حسین خاں صاحب [illegible] مجمن صاحب مرزا ضامن حسین صاحب نے وزیر اعظم سے ملاقات کی اور طولانی گفتگو کے بعد جب انکی طرف سے دادرسی کی کوئی امید باقی نہ رہی تو انہیں چیلنج دیدیا کہ اگر آپ [illegible] حقوق کی حفاظت سے گریز کرتے ہیں تو مجبوراً اب ہم اپنی حفاظت آپ کرینگے [illegible] بعد حسب اعلان سابق ۲۴ کو امام باڑہ آصفی میں جلسہ عام جمع ہوا لیکن چونکہ اس درمیان میں یہ امید پھر قائم ہوگئی تھی کہ حکومت شیعوں کے ساتھ انصاف کرنے کا ارادہ کر رہی ہے اسلئے اس دن کوئی کارروائی شروع نہیں کی گئی۔ لیکن قوم کو آمادہ رکھنے کے لئے جلسوں کا سلسلہ برابر جاری رہا۔

چنانچہ ۲۶ مارچ کو ایک عظیم الشان جلسہ امام باڑہ غفرانمآب میں ہوا جس کے جوش و خروش کو دیکھ کر انجمن کی بڑی ہمت افزائی ہوئی۔ اور ۲۹ مارچ کو جبکہ خارجی ذرائع سے یہ معلوم ہوگیا کہ حکومت ثلاثہ پرستوں کو شارع عام پر مدح ثلاثہ پڑھنے کی اجازت دینے پر بالکل

دروازہ سے نکال کر اپنی ٹوٹی پھوٹی توتلی زبان میں چار پانچ مرتبہ ... ہاتھ بڑھا کر کہا مدح صحابہ مردہ باد، مدح صحابہ مردہ باد، مدح صحابہ مردہ باد" صحابی جھنڈا کر ... کا تکتا ہی رہا، بچی نے مُردہ باد کے نعرے لگا کر دروازہ بند کر لیا مگر دیکھنے والوں میں اور سننے ... سپاہیانہ جذبہ پیدا کر دیا، میں بھی اب ... ، مجھکو بڑی شرم آتی ہے ... ہوں، میری بچی میں ایسا جذبۂ ایمانی اور میں ایسا بزدل کہ جیل سے ڈروں، ایمان پر جب قربان ہونے کا موقع آئے تو پیچھے ہٹوں،

میرے بہادر سپاہیو!! یہ دیکھنے کے بعد کہ شیعہ قوم کا بچہ بچہ مدح صحابہ کے مقابلہ کے لئے تیار ...!! میں کسی طرح پیچھے ہٹ سکتا ہوں، لعنت ہے مجھ پر اگر کوتاہی کروں بولئے! میرا ساتھ دیجئے گا (جواب ہاں)

اب میں اپنی تقریر کو طول دینا مناسب نہیں سمجھتا، ایک مرتبہ رہا جا ... کہ مولانا حسین احمد بڑے دعوے سے مدح صحابہ کو سنیوں کا شہری حق فرماتے ہیں، میں انشاء تفصیل سے اس امر پر روشنی ڈالوں گا کہ شہری حق کے معنی کیا ہیں اور آیا مدح صحابہ شہری حق ہے یا بنایا جائیگا، اگر بنایا جائے گا تو وہ بن بھی سکتا ہے، اسوقت مجھکو صرف ایک دھن ہے وہ کیا مقابلہ، بھئی میرا بہادر قائد اعظم بھی کہہ ... جیل رہا ہے کہتا ہے کہ جیل چلو! اچھا بھیا ... تم موجود ہو ذرا ان سب سے پوچھو یہ تمہارا ساتھ دینگے اچھا ٹھہرو میں پوچھتا ہوں کیوں بہادر کیا للہ ہے قائد اعظم کا ... میری رائے مانتے ہو حلوے مانڈے کے ساتھ عافیت کے گوشہ میں بیٹھو گے؟ (یہ آواز بلند جواب ... ساتھ دینگے، مجھکو ڈفیٹ ہوئی۔ میں ہارا بھیا سلطان، تم جیتے (ایک قہقہہ لگا) اچھا تمہارے ہی

مجلس عاملہ نے اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کیلئے جو شہر میں مدح ثلاثہ کی بدولت پیدا ہوگئی ہے نہایت اہم اور نتیجہ خیز فیصلے کئے ہیں. جن کا اعلان انجمن اپنے آئندہ جلسہ عام میں کرے گی ۔

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا ۔

قول و عمل کا فرق !!

یہاں اسکے بتانے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کہ ۳۰ مارچ جمعرات کے دن وہ دن جو تاریخ شیعیت میں تا ابدالآباد یادگار رہے گا جس بہادر نے جناب غفرانمآب کے امام باڑہ میں جلسہ عام کے بعد حسب الحکم تنظیم المومنین سب سے پہلا قدم قربان گاہ حریت کی طرف بڑھایا۔ وہ سیاہ عبا سیہ کا قائد اعظم، تاج شیعیت کا جواہر درخشاں، الفت سید الشہدا اور حمیت قوم کا متوالا، لفٹنٹ نواب سلطان علی خاں تھا۔ کہئے سلطان علی خاں زندہ باد۔ اسی شب میں تنظیم المومنین کی مجلس عاملہ کے تمام رکن باستثنائے چند دفعہ ۱۰۷ کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے۔

دوسرے دن جمعہ تھا اور صبح سویرے ... گورنمنٹ کا وہ شیطانی کمیونک شائع ہو چکا جسمیں اس نا اہل اور نا انصاف حکومت نے شیعہ اقلیت کے جذبات کو کچلتے ہوئے ثلاثہ پرستوں کا باڑہ و فات ... شارع عام پر مدح ثلاثہ کا جلوس نکالنے کی اجازت دیدی تھی !! اسی ... کے بعد ... بحق تنظیم المومنین کی طرف سے امام باڑہ آصفی میں شیعیان لکھنؤ ... جلسہ عام منعقد ہوا اور چند تقریروں کے بعد تبرا خوانی کے سلسلے میں گرفتاریاں شروع ہوئیں۔ لیکن کیا آپ کو یقین آئے گا کہ جس ادارہ نے بقول خود جمعہ سے سول نافرمانی کا خود اعلان کیا تھا جمعہ کی شب سے زائد گرفتاریوں میں مستثنیٰ

تیار ہے تو اسکی مجلس عاملہ نے آخری طور پر طے کر دیا کہ کل سے تبرا ایجی ٹیشن شروع کر دیا جائے اسی ۲۹ مارچ کی شب میں ضیغم اسلام سید بشیر احمد صاحب رضوی وکیل نے امام باڑہ آغا باقر میں ایک معرکۃ الآرا مجلس پڑھی جس میں جناب ممدوح نے اپنی [illegible] آتشیں تقریر سے قوم کو بڑی سے بڑی قربانیاں پیش کرنے کیلئے مکمل طور پر آمادہ کر دیا اور ایک ایک فرد کی رگوں میں بجلی کی لہر دوڑا دی۔

اب چونکے اور وہ بھی کس طرح ۔ سید بشیر احمد صاحب اپنی تقریر ختم کرنیوالے ہی تھے کہ مجلس میں مسٹر شہنشاہ حسین عرف اغن صاحب کھڑے ہو گئے اور آپ نے سید بشیر احمد صاحب پر کچھ اعتراض [illegible] کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ "شیعہ پولیٹیکل کانفرنس" نے یہ طے کر دیا ہے کہ آئندہ جمعہ سے سول نافرمانی شروع کی جائے جس پر حاضرین نے بیٹھ جاؤ بیٹھ جاؤ کی آوازیں بلند کرنا شروع کیں اور مجبوراً آپ کو بیٹھ جانا پڑا۔ اسکے بعد قائد اعظم نے ایک ہنگامہ خیز تقریر کی جس سے جلسہ پر منکشف ہو گیا کہ اب جبکہ تنظیم المومنین [illegible] نے ایک زبردست اجتماعی اقدام کا پورا پروگرام مرتب کر لیا ہے تو اب مدت کے خفتہ اور بے عمل ادارے بھی اپنے آپ کو رسوائی سے بچانے کیلئے میدان عمل میں آنے کیلئے تیار ہو رہے ہیں لیکن وہ بھی کس طرح ڈرے اور سہمے ہوئے۔ اسلئے کہ ہینڈ بل نہایت خفیہ طور پر شام کو اس اعلان کے ساتھ شائع کیا گیا تھا کہ جمعہ سے سول نافرمانی شروع ہو جائے گی اسکے تحت میں نہ کسی لیڈر کا نام تھا نہ کسی ادارہ کا بلکہ عمداً "**شیعیان لکھنؤ**" کے مبہم الفاظ لکھ دئے گئے تھے تاکہ پولیس کو کسی شخص یا ادارہ [illegible] کارروائی کرنے کا موقع نہ ملے۔

اس کے مقابلہ میں تنظیم المومنین کا وہ اعلان دیکھئے۔ جو ۳۰ کی صبح کو تمام انگریزی اور اردو اخبارات میں شائع ہو گیا تھا اور جس میں صاف صاف ظاہر کر دیا گیا تھا کہ انجمن کی

مظالم کئے گئے اور بھوک ہڑتال کے سلسلے میں آپ کو اتنی اذیت دی گئی کہ منہ سے سیروں خون نکل گیا۔

یہاں تک ۲۶ را پریل کو جب ڈسٹرکٹ جیل میں "ناخدایان قوم" کا نزول اجلال ہوا ہے تنظیم المومنین کے صرف تین ارکان وہاں رہ گئے تھے۔ سید شبیر حسن قتیل بحیثیت جنرل سکریٹری اور مولوی مرزا یوسف حسین صاحب تنظیم پنجاب۔ لیکن دو ہی دن کے اندر ایسا انتظام کیا گیا کہ ہم تینوں صاحبان بھی سنٹرل جیل میں بند کر دیئے گئے اور اب قوم کی لیڈری کا پرچم اڑانے کے لئے میدان صاف ہو گیا۔ لیکن خیر یاد زندہ صحبت باقی۔

"ان مع الیوم غدًا وسیعلموا الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون"

ان تمام تیاریوں کے علاوہ ۹ را پریل سے ۲۹ مارچ کے درمیانی دنوں میں حفظ ماتقدم کے طور پر پہلی مرتبہ ۴ تار منجانب تنظیم۔ وزیر اعظم یو پی۔ گورنر۔ گاندھی جی۔ جواہر لال صاحب کو دئے گئے جس میں یہ مضمون تھا۔

وہابی سنی مدح صحابہ کا فتنہ محض شیعوں کی دل آزاری کے لئے جگا رہے ہیں، شیعہ اقلیت کے مذہبی و شہری حقوق خطرہ میں ہیں، مہربانی فرما کر جلد دخل دیجئے۔

دوبارہ پھر ۵ تار دئے گئے۔ گورنر۔ گاندھی جی۔ جواہر لال۔ مولانا آزاد اور مسٹر بوس جن کا مضمون ایک ہی تھا جو درج ذیل ہے۔

"حسین احمد نواز گورنمنٹ سے انصاف کی امید نہیں، شیعہ اقلیت خطرہ میں ہے۔ جلد مدد کیجئے۔"

شیعہ اقلیت کی حفاظت کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی رو سے اپنے اختیارات خصوصی استعمال فرمایئے۔

شہر وتیین صاحب نئیں کے سوا، جو کہا جاتا ہے کہ شیعہ پولیٹیکل کانفرنس کی [illegible] ی
شاخ کے سکریٹری ہیں کانفرنس مذکور کی کوئی ایک فرد بھی نہ تھی۔ اور یہ دانن کشی اسوقت تک قائم
رہی جب تک کہ اسیران تبرا کی تعداد ہزاروں تک نہ پہونچ گئی۔ اور ہندوستان کے ہر گوشہ سے
یہ آوازیں نہیں آنے لگیں کہ شیعوں کا بچہ بچہ تبرا، پڑھ کر جیل [illegible] تیار ہے۔ اب
صورت حال بہت نازک تھی ایک طرف تو یہ اندیشہ تھا کہ اگر اب بھی ہم نے اس ایجی ٹیشن میں حصہ
نہ لیا تو کل قوم کو کیا منہ دکھائیں گے اور فلاں، فلاں، زندہ باد کے نعرے کس منہ سے لگائیں
گے اور دوسری طرف اس ریلیف کمیٹی کا پیٹ بھرنا تھا جو تنظیم المومنین کے کام میں روڑے
اٹکانے کے لئے ایک قالب مردہ میں روح پھونک کر ایجی ٹیشن شروع ہونے کے بعد از سر نو کھڑی
کر دی گئی تھی۔ اسلئے ۱۴ یا ۱۵ دن گذرنے کے بعد گولہ گنج و وزیر گنج کے نیاز مندان خاص
میں سے کچھ آدمی جیل بھیجے گئے تاکہ یہ اقدام سند رہے۔ اور عندالحاجت کام آوے
لیکن اسکے باوجود یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ۲۰ اپریل تک تنظیم المومنین کے سوا
کسی مقامی شیعہ ادارہ کا کوئی خاص آدمی جیل نہیں آیا اور اس بہانہ سے کہ حکومت سے
تصفیہ کی گفت و شنید کر رہے ہیں تمام "زعمائے قوم" اپنی جانیں بچاتے رہے۔

آخری حملہ

تنظیم المومنین کے ارکان، ابتدا ہی سے جیل کے باہر اور جیل کے
اندر مجاہدین تبرا کی جو بینظیر خدمت [illegible] تھے اگر [illegible]
انشاء اللہ اس ہنگامہ کے فرو ہونے پر مومنین پیر ونجا [illegible] لیکن ہمارے مہربانوں سے
یہ بھی نہ دیکھا گیا۔ حکومت سے ساز باز کر کے تنظیم المومنین کے تمام ذمہ دار [illegible] کو
لکھنؤ جیل سے منتقل کرا کے یوپی کی متفرق جیلوں میں بھجوا دیا اور ہمارے مجاہد اعظم سید
بشیر احمد کو دفعتاً ڈسٹرکٹ جیل سے سنٹرل جیل میں پہنچا دیا جہاں آپ پر طرح طرح کے

ہمارے عہدہ دار اپنے عہدوں سے دست بردار ہوکر تمام ذمہ داریاں آپکے
[illegible] درحلقہ انکے [illegible] کر دو [illegible] آپکے ادنیٰ خادم ہوکر دست بستہ
آپ [illegible] کی پابندی کرینگے، خدا کے لئے ہماری آواز پر لبیک کہئے۔ ہماری
[illegible] فرمائیے، ایمان خطرہ میں ہے، سیاست شیعہ کا [illegible] ہے
آپ کے اشتراک عمل کی ضرورت ہے۔

اس عجز و انکسار کے باوجود کسی نے دست شفقت نہ بڑھایا، ہمارے سروں پر ہاتھ نہ رکھا۔ ہر طرف کی سرد مہری نے ہمارا کلیجہ خون کر دیا، ہماری کمر توڑ دی۔ مگر چونکہ تنظیم المومنین تنہا محاذ ثلاثہ کا مقابلہ کرنے کا بیڑہ [illegible] چکی تھی اہم [illegible] نے اپنی قربانیوں کا تہیہ کرلیا اور نام حضرت عباس علیہ السلام کے ساتھ ۳۰ مارچ کو اپنی کشتی تموج میں ڈالدی۔ یہ سمجھ لیا تھا کہ اگر ہم حق پر ہیں تو ہندوستان کے ہر گوشہ سے ہماری اعانت ہوگی۔ الحمدللہ وہی ہوا

علمائے اعلام کی ہمت افزائی

میں اس سلسلہ میں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ علمائے کرام کی پشت پناہی ہمارے لئے کافی تھی انھوں نے ہماری بڑھتی ہوئی ہمتوں کو آفرین کہکر بڑھا دیا، یہ صرف انھیں کی ذوات مقدسہ کی برکت ہے کہ ہم ستی ہجر تنظیمیوں کا شروع کیا ہوا [illegible] آج ہندوستان کے گوشہ گوشہ [illegible] ہزاروں سپاہیوں سے مملو ہے، خدا ان بزرگ ہستیوں کو ہمارے سروں پر صحیح و سالم رکھے۔

علمائے کرام زندہ باد۔ تنظیم زندہ باد ،،

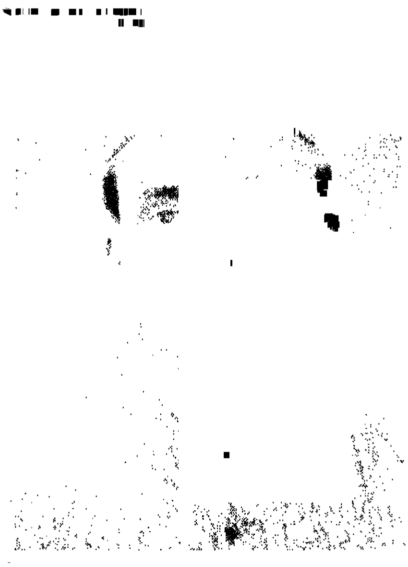
معاملات کو پختہ کرنے اور اتمام حجت کے لئے پھر دو تار دئے گئے۔ ایک گاندھی کو دہلی میں اور دوسرا گورنر یوپی کو جس میں صرف یہ اجازت چاہی تھی کہ تنظیم ڈیپوٹیشن کو اجازت دیجئے کہ موجودہ مدح ثلاثہ کے متعلق تبادلہ خیال کرے اور آپ کی خدمت میں کچھ عرض کرے۔

اس کے بعد ۲۱ مارچ سے صدر و سکریٹری شیعہ کانفرنس صوبہ سرحد پشاور۔ صدر و سکریٹری صوبہ شیعہ کانفرنس لاہور، و پولیٹکل کانفرنس لاہور، جنرل سکریٹری شیعہ کانفرنس صوبہ بہار کے نام خطوط بھیجے گئے جسمیں اپنا لائحہ عمل شیعوں پر لکھنؤ میں مصائب کی داستان اور مدح ثلاثہ کے خلاف جنگ کرنے کا ذکر کرتے ہوئے امداد چاہی۔ جناب کلب عباس صاحب جنرل سکریٹری آل انڈیا شیعہ کانفرنس کو تار دیا گیا کہ آئیے مدد کیجئے، مگر تار کا جواب صرف اسقدر بذریعہ تار آیا کہ تمہارے مطالبات میں نے بذریعہ تار وزیر اعظم یوپی کی خدمت میں بھیج دئے ہیں۔

۷ بار التجا استرد کی گئی "

مین نے ۶ بار جلسہ ہائے عام میں، اور ایکبار تنظیمی مجلس میں ۲۷ فروری کو اور ۴ مارچ ۹ مارچ، ۱۸ مارچ ۱۹، و ۲۲ مارچ کو اپنے شہر کے رو ساء عظام، زعماء، قائدین کے علاوہ اپنے محبوب آل انڈیا اداروں کے ذمہ دار اراکین سے یوں التجا کی۔

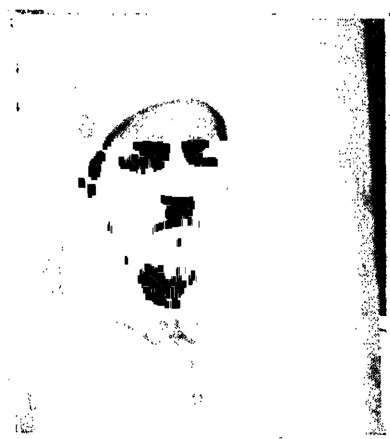
"تنظیم المومنین کے اراکین اپنی نا اہلیت کا اقرار کرتے ہیں، وقت نازک ہے قوم کو عالی دماغ لیکن پرخلوص رہنماؤں کی ضرورت ہے، آئیے، بڑھئے! ہماری اعانت فرمائیے، یا ہماری رہبری فرمائیے، ہمارا پلیٹ فارم اب آپ کیلئے خالی ہے اگر یوں آپ کسر شان سمجھتے ہوں تو ہم یقین دلاتے ہیں کہ



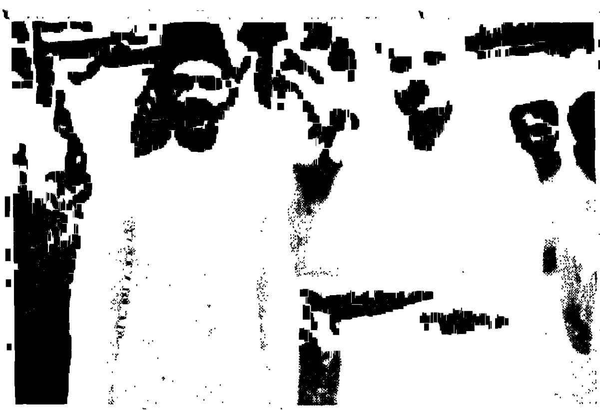
نواب قاسم رضا خان
صاحب بہادر رئیس
کوارٹر ماسٹر جنرل
سپاہ عباسیہ تنظیم



نواب حسن عباس
علي خاں صاحب
بہادر رئیس ممبر
ورکنگ کمیٹي
تنظیم



نواب زوار علي خاں صاحب بہادر رئیس جانسٹھہ - ممبر ورکنگ کمیٹي تنظیم
جانسٹھہ - اعزاز ۲ ماہ قید محض ۲۵ روپیہ جرمانہ



نواب آغا نواب صاحب مہتمم مہمان خانہ و نواب اچھن صاحب جنہوں نے اسیروں
کي ۲۴ ہزار روپیہ کي امانت واپس کی

قانونی کمیٹی

شروع ماہ مارچ ۱۹۳۹ء میں جبکہ [illegible] یہی ایجی ٹیشن لکھنو کی سرزمین پر جو سلاطین اودھ کا پایۂ تخت [illegible] لکھنؤ [illegible] کو تباہ [illegible] شور سے جاری تھا۔ اور انجمن تنظیم المو[منین] [illegible] کے لئے اودھیڑپن میں [illegible] تھے [illegible] محسوس ہوا کہ ان کا کوئی اقدام [illegible] ہوگا اس لئے کہ [illegible] کا نشیبا [illegible] و نات کا کرسی نشین [illegible] نیچہ شروع ہفتہ ہی میں ریلیف کمیٹی کی تشکیل [illegible] مارچ ۱۹۳۹ء کے دوسرے ہفتہ میں ایک قانونی کمیٹی تنظیم [illegible] مرتب ہوگئی جو کہ [illegible] کا قانونی تدارک کر سکے۔

قانونی کمیٹی [illegible] یا سکریٹری مسٹر احمد حسین شاہ وکیل منتخب ہوئے۔ قانونی کمیٹی میں حسب ذیل ممبران تنظیم [illegible] ہوئے۔

1. مسٹر سید مصطفیٰ رضا صاحب (بیرسٹر)
2. سید اولاد حسین صاحب (رضوی)
3. سید حامد حسین مرزا صاحب
4. مرزا محمد اکبر [illegible]
5. مسٹر احمد حسین شاہ (سکریٹری)

۳۰ مارچ ۱۹۳۹ء کو تنظیم المومنین نے تحریک [illegible] کیا۔ اور ۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء سے

قانونی کمیٹی



جناب مرزا حامد حسین صاحب وکیل - جناب سید آل رضا صاحب ایڈووکیٹ ۔
جناب احمد حسین شاہ صاحب وکیل - جناب اوصاف حسین صاحب وکیل ۔
منے میاں صاحب و شبیر حسن صاحب عرف للن صاحب
منشی

اب تحریک تبرا شیعیان لکھنؤ ہی تک محدود نہ رہی بلکہ تمام ہندوستان سے جتھے آنا شروع ہو گئے اور تعداد گرفتاریوں میں روزانہ اضافہ ہوتا رہا۔

اسی دوران میں حکومت کی نظر عنایت شیعہ ا[illegible] [illegible] [illegible]ف مبذول ہوئی [illegible] ایک اخبار پر تین [illegible] [illegible] [illegible] ہونا شروع ہوئے۔ اور بالآخر شیعوں کے جو دو بڑے چھاپے خانے لکھنؤ میں تھے ان سے ضمانت طلب کرکے انکو قریب قریب فنا کر دیا۔

تنظیم المومنین نے بحیثیت تمامی ش[illegible] [illegible] نمائندگی کے [illegible] قانونی امداد اپنے ذمہ لے لی اور گو کہ بعض [illegible] تنظیم المومنین [illegible] [illegible] تھے تو گو تنظیم المومنین [illegible] [illegible] کو امداد بھی اسی قدر پہنچائی جتنی خاص تنظیم [illegible] کی گئی۔ چنانچہ اخبارات کے جملہ مقدمات پیروی سید آل رضا صاحب ایڈوکیٹ اور سید حامد حسین مرزا صاحب کے سپرد کی گئی۔ راسے عامہ کو مد نظر رکھتے ہوئے خاص خاص مقدمات دفعہ [illegible] جملہ مقدمات دفعہ [illegible] ابھی سید آل [illegible] و [illegible] حسین صاحب دفعہ [illegible] [illegible] دیگر

سٹی مجسٹریٹ صاحب کے اجلاس کے جملہ امور اور شہر کی دیگر عدالتوں کا کام مسٹر احمد حسین شاہ کے سپردگی میں رہا۔

عدم ادائگی جرمانہ میں ملزمان کے مکانات پر قرقیاں آئیں اور علاوہ ماخوذین کے مال کے اگر کسی شخص دیگر کا مال قرق ہوا تو عدالت میں عذرداری داخل کرا دی گئی۔ اور عذرداریاں مسٹر م[illegible] [illegible] کی گئیں۔ کم و بیش ۲۵۰ کے قریب [illegible]داریاں داخل ہو چکی ہیں اور ہنوز سلسلہ جاری ہے۔

حکام بالا سے وقتاً فوقتاً ملنا۔ سنی اخبارات کا [illegible] دہی کی طرف ان کی توجہ مبذول کرانا۔ اپیلوں کی بحث کرنا مسٹر سید مصطفی رضا صاحب بیرسٹر کے سپرد ہوا۔ تنظیم المومنین کی پالیسی

شیعیان لکھنو نے سیکڑوں کی تعداد میں قربانیاں پیش کیں ... شیعوں کی گرفتاری دفعہ ۱۴۴ ضابطۂ
فوجداری کے احکامات کی خلاف ورزی میں ہونے لگی۔ کہ خلفائے ثلاثہ پر شارع عام پر تبرّا ...

۳؍اپریل کو بار اول شیعوں ... یر دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ... کی سماعت سنٹرل جیل لکھنو میں شروع ہوئی۔ جناب بی این گرگ صاحب بہادر ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ لکھنو خاص طور سے شیعوں کے مقدمات کرنے کو مامور کئے گئے۔ ۳؍اپریل کو جناب سید مصطفیٰ رضا صاحب بیرسٹر ... ماخوذین کی طرف سے پیروی فرمائی۔

حکومت کو کچھ غلط فہمی تنظیم کی طرف سے تھی کہ اگر ادارۂ تنظیم المومنین کے اراکین گرفتار ... تو تحریک تبرّا فنا ہو جاوے گی۔ چنانچہ اسی غلط فہم ... کو ... مجلس عاملۂ تنظیم المومنین کے ایک ایک ممبر کے خلاف وارنٹ جاری کر دئے اور بیشتر تعداد میں ممبران مجلس عاملہ گرفتار ہوئے۔

یہ تمام گرفتاریاں حسب دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری عمل میں آئیں۔ جب مجلس عاملہ کی گرفتاری سے بھی کام نہ چلا تو مختلف تھانوں کے انچارج سب انسپکٹروں ... اپنے ... تھانوں کے دیگر افراد کو بھی گرفتار کرنا شروع کر دیا۔ ترانوے ۹۳ شیعوں کی گرفتاریاں حسب دفعہ ۱۰۷ عمل میں آئیں

۳؍اپریل کے بعد چونکہ قانونی کام کی فراوانی ہونے لگی دو وکیل محض جیل ... کی پیروی کے لئے مامور کئے گئے۔ چونکہ عموماً ماخوذین اقبال جرم کرتے تھے اسلئے وکلاء کو مقدمہ لڑنے کا کام زیادہ تو نہ تھا مگر اور دیگر امور کی نگہداشت کرنی پڑتی تھی۔ مثلاً معزز قیدیوں کا بی کلاس میں رکھا جانا وغیرہ۔

تنظیم المومنین کی قانونی کمیٹی نے شروع ہی میں اپنی پالیسی کا اظہار کر دیا تھا کہ اقبال جرم کے مقدمات میں صرف بالائی امور میں ماخوذین کی اعانت کی جائے اور ۱۰۷ کے جملہ مقدمات ... کو ... ماخوذین بالکل بیگناہ تھے۔

[illegible] لدا حمد شاہ صاحب [illegible] غلام [illegible] کے روز محمد تقی ساکن نوبستہ وکٹوریہ اسٹریٹ سے گرفتار کئے گئے۔ غلام [illegible] چوک کے قریب گرفتار ہوئے۔ سبط علی عرف صفات علی باشندہ [illegible] پیچ [illegible] پارک سے نمبر ۱۴۴ کے الزام میں ہنگامہ کے مقدمہ میں ماخوذ [illegible] ہنوز چل رہا ہے۔ اور بھی دیگر [illegible] سہ تیسرا میں گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

شروع میں ۱۰۷ کے کل پانچ [illegible] ہر مقدمہ میں بیس بیس پچیس پچیس ملزمان تھے مگر چونکہ شہر کی فضا بد سے بدتر [illegible] اور اکثر نوبت معمولی حملوں تک پہونچی اسوقت کم و بیش ۲۰ مقدمات شیعوں کے خلاف حسب ذیل [illegible] ہماری خواہ زیر سماعت خواہ زیر تجویز ہیں ان سب کی پیروی قانونی کمیٹی تنظیم المومنین کر رہی ہے۔ ۱۳ [illegible] ممالک متحدہ کی جیل میں مقید ہیں [illegible] وقت تنظیم المومنین کا کوئی نہ کوئی وکیل ضرور موجود رہا۔

دفعہ ۱۰۷ کے ماتحت جس قدر [illegible] ہو رہے ہیں ان کا فیصل نہیں ہوا [illegible] ایک مقدمہ تھانہ وزیر گنج کا سرکار بنام محبوب حسین وغیرہ [illegible] تعزیرات ہند میں منتقل کیا گیا [illegible] عدالت سے بری ہو گئے۔

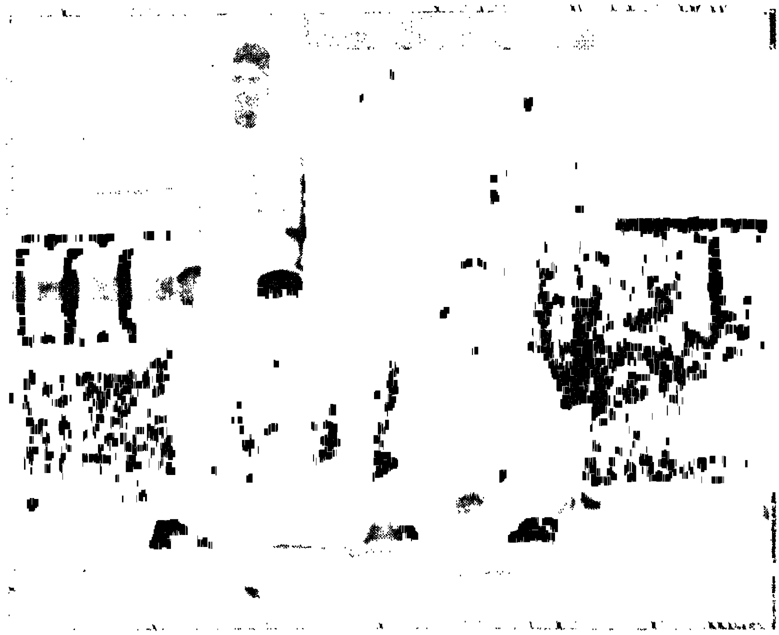
نابالغوں اور بچوں [illegible] بسا اوقات [illegible] میں ہوئی۔ وہاں بھی تنظیم المومنین کے وکلاء صاحبان پیروی کے لئے مستعد رہے۔ ۱۳ ر جون ۱۹۳۹ء کو میڈیکل کالج [illegible] منڈ کینگ اسٹریٹ پر اہل سنت نے تین شیعہ حضرات پر جو بعد ختم جلسہ تقریباً ۲ بجے شب کو واپس جا رہے تھے قاتلانہ حملہ کیا ایک شیعہ زائر [illegible] پر شہید ہو گئے دو [illegible] سید مصطفیٰ صاحب میڈیکل کالج پہونچنے کے بعد راہی جنت ہوئے اور ایک صاحب بحمد اللہ اب تندرست [illegible] اس قتل کے سلسلے میں مسٹر احمد حسین شاہ (سکریٹری) نے کافی جد و جہد کی اور [illegible] کو کافی مدد دی۔ [illegible] ہیں۔

شروع سے یہی رہی کہ شیعہ ... ... سے کام لیا جائے۔ بدرجہ ... ... حضرات کی خدمات حاصل کی جاویں ... ... صاحبان کو قلیل رقم بطور آنریریم بھی ... ... پچھ مبلغ معقول روپیہ ماہوار آنریریم ... ... کا مقرر کیا گیا۔ سید آل رضا صاحب چونکہ ممبر تھے لہذا ایک قلیل رقم بطور خرچ ... ... باوجود ان کے انکار کے ... ... ایثار قابل قدر ہے انھوں نے قوم ... ... میں اپنا تمام قیمتی وقت صرف کیا۔ جو بیش بہا خدمات سید آل رضا صاحب نے انجام ... ... نہیں رہ سکتی۔ جب ڈیڑھ ماہ کے بعد دفعہ ... ... ات شروع ہوئے تو سید آل رضا صاحب کی ... ... اخبارات کے مقدمات میں سید شہنشاہ حسین صاحب رضوی ایڈوکیٹ اوری کی خدمات بلا معاوضہ حاصل کی گئیں۔ موصوف نے تھوڑے عرصہ قیام فرماکر نہایت تندھی اور جانفشانی سے کام کیا مگر بالآخر وطن کی ضرورات ... ... وطن کھینچ بلایا۔

ادھر ۱۲۶ حضرات پنجابی نے سول نافرمانی (تبرّہ) کہکر نہیں بلکہ مختلف ایسے جملے کہکر مثلاً جس نے فاطمہ کا گھر جلایا اس پر لعنت جس نے حق ... ... اس پر لعنت کہکر شروع ... ... کے مقدمات لڑے گئے اور عدالت اس نتیجہ پر پہنچی کہ شیعہ اور سنی کتب ... ... یہی واضح ہوتا ہے کہ یہ جملے انھیں تینوں خلیفوں پر صادق آتے ہیں۔ لہذا ان کو سزا دی گئی۔ حقیقتاً اس قسم کے تبرّہ کا یہ پہلا ہی واقعہ نہیں تھا ... ... حضرات اسی قسم کا تبرّہ کہکر پیشتر بھی سزایاب ہوچکے تھے۔ مثلاً مسٹر سید محمد رفیع زیدی وکیل لکھنؤ وغیرہ۔

تبرّہ کا محاذ اول دن امام باڑہ غفرانمآب قرار پایا مگر دوسرے ہی دن سے امام باڑہ آصفی منتقل ہوگیا اور آجتک امام باڑہ آصفی کے محاذ سے شیعہ قربانیاں پیش کررہے ہیں گو کہ تبرّا زیادہ محاذ سے ہی ہوتا رہا مگر اکثر اوقات شہر کے ... ... بھی گرفتاریاں ہوئی ہیں مثلاً عین باڑہ وفات

مالیاتی (فائنانس) کمیٹی



نواب لاڈلے مرزا صاحب - جناب حکیم عابد رضا صاحب عرف ابو صاحب
جوائنٹ سکریٹری - نواب کاظم علی خاں صاحب - ایس ایم
رضا حسین صاحب - سید اصغر حسن صاحب



مرزا ضامن حسین صاحب



نواب محمد علی خاں صاحب رئیس
فارن تنظیم

اب جبکہ یہ طے ہو گیا کہ ملزمان جن کی ضمانت ہو سکتی ہو ضمانت پر رہا کرا لئے جاویں۔ ۱۰۰ کے جتنے قیدی تھے قریب قریب سب [illegible] ہو گئے صرف کچھ پنجابی حضرات ہنوز مقید ہیں [illegible] کی ضمانت مہیا کی جا رہی ہے۔ ضمانتوں کے سلسلہ میں شیعہ قوم [illegible] کاظم علی خاں صاحب دُرّانی، خان بہادر سید سجاد حسین صاحب، جناب یوسف علیخاں صاحب [illegible] کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی کہ ان حضرات نے جس ایثار اور [illegible] کی اس [illegible] کے وقت ساتھ دیا ہے۔

قانونی کمیٹی بعض [illegible] اہلسنت کی فتنہ پردازیوں کی بھی نگرانی کرتی رہی جو کہ عدالت میں درخواستوں کی صورت میں رونما ہوئیں۔ کئی درخواستیں [illegible] تنظیم المومنین [illegible] الہ ستی مجسٹریٹ صاحب بہادر میں چند پنجابیوں کی طرف [illegible] گذری ہیں جن کو لکھنؤ کے اخبارات نے بڑی بڑی سُرخیاں لکھکر خوب سراہا ہے [illegible] کے متعلق قانونی کمیٹی [illegible] تنظیم المومنین تحقیقات کر رہی ہے اور انشاء اللہ بہت جلد [illegible] ہو جاوے گی۔ ایک درخواست پر فضل داد خاں ولد غلام حسین ساکن چکوال ضلع جہلم پنجاب کا حلف پر بیان ہوا ہے جو سر سے پیر تک جھوٹ کا ایک گٹھر ثابت ہو رہا ہے۔

تنظیم المومنین کی قانونی کمیٹی پر کام پڑ گیا کہ بالآخر بدرجہ مجبوری اخبارات کے مقدمات کیلئے پیروی ناممکن ہو گئی اور ملزمان کو قبل از وقت اطلاع دیدی گئی کہ وہ [illegible] کا بندوبست کریں۔ اس سلسلہ میں پبلک کی آگاہی کے لئے یہ بھی بے موقع نہ ہوگا کہ ان کو اطلاع دیجاوے کہ حامد علی سنی سب انسپکٹر تھانہ وزیر گنج نے ایک شخص مسمی رشید احمد جو کہ سنی سے شیعہ ہو گیا تھا بلا وجہ ایک ماہ ۲۳ روز جیل میں مقید رکھا جس کا استغاثہ حسب دفعہ ۳۴۲ تعزیرات ہند حامد علی کے خلاف دائر ہو گیا۔ اور ہنوز چل رہا ہے۔

منشی توسیف اللہ سب انسپکٹر تھانہ چوک نے بھی اسی طرح سے ایک بیگناہ شیعہ مسمی مظہر حسین کو

بھی عرصہ تک جیل میں مقید رکھا اس کا استغاثہ بھی دائر ہو چکا ہے اور مقدمہ ہنوز زیر تحقیقات ہے

تنظیم المومنین قانونی کمیٹی کے جتقدر وکلاء و بیرسٹر صاحبان ہیں انہوں نے انتہائی

جانفشانی سے قومی ... ہیں اور ہنوز انجام دے رہے ہیں۔

چونکہ تمام مقدمات عدالت ... سے تعلق رکھتے تنظیم المومنین

کیٹی میں محض وکلاء کو جیداری کو منتخب کیا اور بحمد اللہ قانونی پیروی سے تمام شیعہ قوم بالکل مطمئن ہے

معاونین تنظیم جنہوں نے ماخوذین کی ضمانتیں کیں

(۱) نواب کاظم علیخاں صاحب بہادر رئیس نانپارہ .... تقریباً ایک لاکھ تیس ہزار کی ضمانتیں داخل کیں

(۲) نواب یوسف علیخاں صاحب بہادر رئیس لکھنؤ .... تقریباً ایک لاکھ دس ہزار روپیہ کی ضمانتیں کیں

(۳) خان بہادر سید سجاد حسین صاحب بہادر ... ، ڈسٹرکٹ جج گونڈہ ... تقریباً ... لاکھ کی ضمانتیں کیں

زندہ باد اے محسنین قوم !!!

نقشہ مقدمات جو ۱۵ جولائی ... تک تنظیم المومنین لٹیگیشن کمیٹی نے اپنی نگرانی میں طے کئے یا جو ہنوز زیر تجویز ہیں

نمبر شمار	ملزمان	دفعہ قانونی	تعداد ملزمان	وکلاء
۱	... کرتے ہوئے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی میں گرفتار ہوئے	۱۸۸ تعزیرات ہند	۱۱۶۰۳	... جناب ... ایڈوکیٹ وجناب اوصاف حسین صاحب رضوی
۲	جو شہر کے ... قتل ہونے کے ملزم قرار پائے۔	۳۰۲ ...	۱۴۳	ضمانتیں مسٹر احمد حسین شاہ، مقدمات سید آل رضا صاحب و ...
۳	نابالغان جو تلاوت تبرہ میں گرفتار ہوئے	۱۸۸ تعزیرات ہند	... ۲۰ ... ۴۶ سزائے جرمانہ ۴۳۳ رہا ۱۵۰	... رضوی مسٹر محمود ... مسٹر احمد حسین شاہ
۴	شیعہ اخبار ... "سپاہی" ...	۱۸۸ تعزیرات ہند "	تعداد مقدمات ۸ ۳	سید آل رضا صاحب، ومسٹر ... حسین مرزا "

ضامن



نواب کاظم علیخان صاحب بہادر رئیس



نواب یوسف علیخان صاحب بہادر رئیس



خان بہادر سجاد حسین صاحب
رئیس و رٹائر و اسسٹنٹ ایجنٹ گوالیار

کانگریسی وزارت کی خاموشی

شیعیانِ ہند

اور

قومی حکومت

مغلوں کی عالیشان حکومت ۔ ۔ کر ۔ ۔ ۔ افروز ترانے فضا میں خاموش ہوئے ۔ اکبری نورتن کی ضوفشانیاں ماند، جہانگیری عدل کا شہرہ ختم ہوا، بجنور گول کنڈہ کی صدائے احتجاج پر اورنگ زیب کی شمع ایمانی بے نور ہوئی تاریخ ہند نے چولا بدلا، مادر وطن کی سرزمین سے امن وامان اٹھ گیا، طائف الملوکی کا دور دورہ ہوا بیچارے ہندوستانی ایک بلائے ناگہانی میں مبتلا ہوئے۔ اور احمد شاہ کے درّوں سے ابھی پیٹھ کے آگے زخم بھرنے نہ پائے تھے کہ گوشہ گوشہ سے ۔ ۔ ۔ یہ ہنگام بلند ہونا شروع ہوئی، ملک کیا تھا سونے کی چڑیا تھی ایک ایک ۔ اپنے دام میں لینا چاہتا، بعضوں کو اس دار و گیر میں کچھ نہیں تو ٹوٹے ہوئے چند بازوؤں کے پر ہاتھ آ گئے وہی دبا بیٹھا ۔ حصے بخرے شروع ہو گئے، غریب ہندوستانیوں میں چین کی نیند اڑ گئی۔ زندگی کے لالے ہوئے۔ اٹھارہویں صدی سے

نمبر شمار	ملزمان	دفعہ قانونی	تعداد مقدمات	وکلاء
	"حکمراں"	۱۰۰ تعزیرات ہند	۳	سید آل رضا صاحب ایڈوکیٹ [illegible]
	"مغرب"	"	۳	"
	"گہن"	"	۲	"
	"مختار"	"	۲	"
	"صلح"	"	۲	"
۵	بخلاف مرزا [illegible] صاحب	تعزیرات ہند ۱۱۴/۲۹۸ ۱۱۴/۲۹۸ ۲۹۸ ۱۱۴/۲۹۸ ۱۱۴/۲۹۸		سید آل رضا صاحب [illegible]
	مولانا مرزا احسن حسین صاحب	۱۱۴/۲۹۸		"
	سید قیصر حسین صاحب	۱۱۴/۲۹۸		"
۶	چاقو نکلنے کے مقدمات	۱۸۸	۲۷	مسٹر محمد حسین شاہ
۷	کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی	۱۱۳	تقریباً ۳۰۰	" و مسٹر اوصاف حسین
۸	عذرداریاں بابت ترقی ال[illegible]		تقریباً ۳۰۰	مسٹر محمد اکبر و مسٹر اوصاف حسین
۹	ہنگامہ	۱۴۰ تعزیرات ہند		مسٹر احمد حسین شاہ
۱۰	استغاثہ [illegible]	دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند	یک مقدمہ	"
		۲۹۸ "	یک مقدمہ ملزمان ۲۰	"
		۳۴۲ "	دو [illegible]	"
			[illegible] سب انسپکٹران	
		۳۵۲/۱۴۷ "	یک مقدمہ ملزمان ۷	"
		۳۲۳ "	" " "	"
۱۱	ہتک [illegible] کچہری پولس و رپورٹ پولس			"
۱۲	کارروائی خصوصی شخص خاص مواقع پر معطلی کرانا			مسٹر سید مصطفٰے رضا صاحب بیرسٹر
۱۳	پیر جلیل پر بلوہ [illegible]	۱۴۷/۱۴۹ تعزیرات ہند	یک مقدمہ ملزمان ۴۰	
۱۴	بلوہ متعلق فائرنگ	" ۱۴۷	" ملزمان ۵۵	"

کل مقدمات تخمیناً تیرہ ہزار (۱۳۰۰۰)

زندہ باد اے وکلائے قوم

زندہ باد عزیز قوم آل رضا زندہ باد

...یت کا فخر بھی کانگریس کمیٹی کو حاصل ہے اسکے علاوہ بھی سینکڑوں ایسی مثالیں ہیں جن سے ثابت ہو سکتا ہے کہ کانگریس پر جب کوئی وقت پڑا تو شیعہ ہی آڑے آئے۔ ہندوستان کا دستور اساسی مرتب ہوا تو مرحوم مہاراجہ صاحب محمود آباد کی چھت کے نیچے موتی لال مرحوم اور اُنکے ساتھیوں نے پناہ لی، مہاراجہ نے اپنا وقت اور روپیہ صرف کیا کانگریسی لیڈر... کی۔ کانگریس کے پروپیگنڈہ کا وقت آیا تو سید حسین بلگرامی کی خدمات حاصل کی گئیں دانڈیپنڈنٹ اخبار کے ذریعہ سے اس جانباز اور شیدائے حریت نے اپنا تن من دھن سب کچھ وار دیا۔ نمک بنانے کے حکم کی خلاف ورزی شروع کی گئی ستیہ گرہ کا آغاز ہوا تو سب سے پہلا مجاہد عباس طیب جی بنا جس نے دھرسالے پر حملہ کرکے شیعوں کی ملکی و قومی وفاداری کا ثبوت دیدیا جس کے صلہ میں کانگریس ورکنگ کمیٹی ... منعقدہ ۱۲ - ۱۵ زیر صدارت موتی لال نہرو بمقام انند بھون الہ آباد میں بذریعہ تجویز نمبر ۶ یوں ایک طولانی شکریہ ادا کیا گیا۔

"کرادی کیمپ کے بہادر ستیا گراہیوں کی خدمت میں بذریعہ مسز سروجنی نیڈو ہدیہ تہنیت پیش کیا جاتا ہے۔ اراکین کانگریس ... مجاہد عباس طیب جی کی قربانیوں کو منظر تحسین دیکھتے ہیں!!"

اس موقع پر نا خدائے ملت مہاتما گاندھی سے یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ ڈانڈی مارچ ۱۲ مارچ ۱۹۳۰ء جو مفاہمت مجموعی کی پہلی منزل تھی عباس طیب جی کی ممنون احسان ہے۔

شیعیان ہند کی ہمدردیوں اور ایسی ایسی قیمتی ... باوجود جب اقوام ہند کی ... ارادی لکھی گئی تو جس صفحہ سے ... نامہ پر لفظ شیعہ ... تحریر تھا وہ سادہ ہی رہا۔ گویا تیس لاکھ سکھ بھائیوں سے بھی ... کروڑ شیعوں کی اہمیت کہیں زیادہ کم تھی۔

بدیسیوں کا رنگ جما، انیسویں صدی کا نصف حصہ گذرا تو غدر ہوا مگر آن کی آن میں طوفان کی لہر دوڑ گئی، افسوس کہ اب بھی ہندوستانیوں کو سوجھان لوح رہا آنکھ کھلی تو غلامی کی صبح کا منظر آیا برطانیہ کی حکومت اور اسکی شہنشاہیت کا پھریرا اُڑتے پایا

غرض صدیاں گذر گئیں مگر ہندوستان کو سکون نہ ہوا، خدا بھلا کرے مسٹر ہیوم "کا کہ جنھوں نے ۱۸۸۵ء کے زمانہ بہار یعنی مارچ میں اطلاع دیکر دسمبر میں مرہٹوں کے مرکز پونا پر انڈین نیشنل یونین کے پردہ میں ہندوستانیوں کی آزادی کا ڈرامہ شروع کیا جو بڑھتے بڑھتے آل انڈیا کانگریس کی صورت میں تبدیل ہوا۔ یہی حریت کی علمبردار آزادی کی حامی کانگریس ہے جس کے عہد ترقی میں آج دو کروڑ شیعوں کے حقوق بیدردی سے پامال کئے جا رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہی قابل فخر ادارہ ہے جس کی تاریخ کے پہلے صفحہ پر یہ لکھا ہے۔

"تاریخ کانگریس ہندوستان کی آزادی کی تاریخ ہے۔ صدیوں ہندوستانی قوم کے گلے میں بدیسی حکومت کا طوق غلامی رہا اور کانگریس [illegible] کرنے کی جدوجہد کی۔ (تاریخ کانگریس [illegible])

مگر کیا شیعہ اس دیباچہ سے خوش ہیں۔ تاریخ کانگریس کی اس تمہید سے مسرور ہیں۔ اسکا جواب شیعوں کی موجودہ بے چینی دے گی۔ شیعوں نے کانگریس کی ہر موقعہ پر ہمت افزائی کی مگر افسوس کہ اس قومی ادارہ نے شیعوں کی صرف اس لئے پرواہ نہ کی کہ وہ اقلیت میں تھے! لیکن کانگریس اور اسکے ارباب حل وعقد کے نزدیک ہندوستان میں شیعوں کی کوئی سیاسی ہستی رہی نہ تھی صرف اسلئے کہ انھوں نے ظاہر بظاہر کسی جارحانہ مظاہرہ میں حصہ لیکر اپنے کو نمایاں نہیں کیا نہ ظالم باغیوں کی فہرست میں اپنا اضافہ کیا مگر کانگریس کے اکثر دوربین جانتے تھے کہ ادارہ کی بنیادیں مضبوط کرنے والوں میں صرف شیعہ ہیں جن امام مرحوم کی مثال ہی اس دلیل کی کافی شہادت

فراموش [illegible] یہی تو [illegible] آج بھی [illegible] ہند میں وہی ہوتا ہے جیلوں میں بند ۱۳ ہزار اسیر شیعوں کی صدا [illegible] طرف سری [illegible] خوشی ایک جانب۔ اسکے علاوہ کیا کوئی شیعہ کانگریس کمیٹی الہ آباد منعقدہ [illegible] ۳۰ء کو فراموش کرسکتا ہے۔ جب ہندوستان کی واحد قومی نمائندہ جماعت نے جمیعۃ العلماء کی خدمات کا اعتراف [illegible] بذریعہ تجویز نمبر ۹ اس جماعت کی یوں حدی خوانی فرمائی تھی۔ کہ

"یہ کمیٹی جمیعۃ العلماء [illegible] سالانہ اجلاس منعقدہ امروہہ کی اس تجویز کو بنظر تحسین [illegible] جسمیں [illegible] ہندوستان میں مکمل [illegible] حاصل کرنے کے لئے مفاہمت مجہول [illegible] کانگریس کا ساتھ دینا منظور کیا [illegible] جسمیں اُس نے عام مسلمانوں سے کانگریس میں شامل ہوکر ہندوستان [illegible] مکمل [illegible] حاصل کرنے کی جد وجہد میں حصہ لینے کی اپیل کی ہے اور کانگریس جمیعۃ العلماء کو [illegible] ہر کر کانگریس"

یہی تھی وہ تجویز جس [illegible] کے ذریعہ سے عام مسلمانوں کو کانگریس کی جانب [illegible] کرنے کا تجربہ کیا تھا۔ یہی تھی وہ اسکیم جس [illegible] کو مستقبل قریب میں کانگریس کا شیدائی بنانا تھا۔ جمیعۃ العلماء ناخدایان اہلسنت کی مرکز ثقل جہاں عام سنیوں کی نظریں گڑی رہتی تھیں۔ اسکی تعریف اسکی حدی خوانی۔ دستار [illegible] پر جمیعۃ کی مہر [illegible] کے ثبت ہونیکا منشاء ہی یہ تھا کہ اگر عوام جس کو مذہب کا متوالا و شیدا بلکہ دیوانہ کہنا چاہیے دہابی مولویوں کے ذریعہ اپنی طرف رجوع کرنا [illegible] کے سروں پر دستار فضیلت باندھ دو۔ چنانچہ مذکورہ بالا تاج جمیعۃ کے سر پر رکھدیا گیا [illegible] شہنشاہان مذہب اپنی رعایا کو دام سیاست میں پھنسا کر کانگریس کی اطاعت قبول کرالیں گے۔ اور کانگریس عمائد کے ہاتھوں پر جاہل مسلمانوں سے بیعت لے لیں گے۔

ہم کو رنج ضرور تھا۔ شکوہ کرتے رہے لیکن ... میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔ ان سرد مہریوں کے بعد ۳۰ء سے اسوقت تک پورن سوراج ملبوس ہندوستان میں شیعوں کے ساتھ برتی گئیں ۳۹ء کے ... ہندو پر کانگریس اور کانگریسی وزارت یوپی کی بے اعتنائی کی یاد تازہ کرتے رہیں گے۔

خدا نے وہ دن دکھایا کہ قومی حکومت آئی اگرچہ طرز حکومت دفعہ ... کرفیو آرڈر پر مبنی تھا۔ مگر پھر بھی عنان برادران ہند کے ہاتھ میں تھی۔ قومی حکومت تھی۔ مگر اخلاص و محبت کی نہیں جبر و تشدد کی۔ دلوں پر حکومت کرنا کچھ اور ہے قانون کے ہتھیاروں سے حکومت کرنا کچھ اور ہے یوپی کے ۴۲ ضلعوں میں ... بڑے ایسے ہیں جو دور کانگریس ... سے آجتک ہندو مسلم فسادات و خون ریزی کا نشانہ ہیں۔ جہاں انصاف و رواداری سے نہیں بلکہ وہی دفعہ ۱۴۴ کے زور پر حکومت کی جارہی ہے۔ پھر بھی ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ صدیوں کے بعد تمنا بر آئی بدیسی دور دورہ ختم برٹش راج جس نے ہندوستان کو لوٹ کر ننگا کر دیا اپنی آخری منزلیں طے کر رہا ہے برکت خدا ہے۔ اپنے دیسی بھائیوں کے ہاتھ میں راج ہے اگرچہ اس راج کے مہاراج بنئے ہیں پھر بھی دیسی ہیں ملکی ہیں اپنے ہیں۔ بظاہر شیعوں کیلئے فضا روشن و امید افزا ہیں۔ لیکن افسوس کہ کانگریس اور کانگریسی وزارت نے ان کے خدمات نظر انداز کرتے ہوئے ... قلیت سے فائدہ اٹھایا سنی اکثریت کی جانب مائل ہوگئی اور کیوں نہ مائل ہوتی دنیا کانگریس کی سنیوں کی طرفداری اور جنبہ داری کو اسوقت تک فراموش نہیں کرسکتی ... ائی اجلاس آل انڈیا کانگریس کیمیٹی ہرچند رائے نگر منعقدہ ۲۷ و ۲۸ مارچ صفحہ تاریخ پر باقی ہے۔

ظفر الملک بلکہ سر پیت ظفر الملک بانی فتنہ مدح صحابہ کا نپور کمیونل اسٹرائف کی تحقیقاتی کیمیٹی میں ممتاز ممبر بنائے گئے۔ ان کی خدمات کانگریسی کھاتوں پر درج ہیں۔ بھلا وہ کہاں

قدم آگے نہ بڑھنے دیا۔ جمیعۃ اور کانگریس کا اتحاد اپنی جگہ پر تڑپ تڑپ کر رہا لیکن بنائے نہ بنی۔ ... شیعہ ... سلسلہ میں ۱۴ نومبر ۳۶ء کو گورنر یو پی نے سنیوں کے وفد کو باریابی عطا فرمائی۔ ۱۹ دسمبر ۳۶ء شیعوں نے ... کیا۔ کوئی حل نہ نکلنے پر گورنر نے فیصلہ کے لئے السپ کمیٹی ... ہوا یہ طے پایا کہ شاہ راہوں پر تبرا نہ ہونا چاہیئے لیکن اگر سنی عام راستوں پر صرف اسلئے مدح تلاثہ گائیں کہ خلفائے ثلاثہ کے متعلق ان کے اعتقادات کا مظاہرہ ہو تو شیعہ بھی عام راہوں پر تبرا پڑھنے میں حق بجانب ہوں گے تاکہ وہ بھی اپنے عوام کو یہ سمجھا سکیں کہ خلفائے ثلاثہ قابل برات ہیں۔

(السپ رپورٹ)

عرصہ دراز تک یہ راز ... ا۔ السپ رپورٹ تجوریوں میں بند رہی، حکومت کا دور پلٹا چھتاری وزارت برسراقتدار آئی۔ نواب صاحب نے اور اُن کے ہمراہی وزرا نے دوربینی سے کام لیا۔ وزارت کی تبدیلی کی ہر لمحہ امید کی جا رہی تھی۔ ... کہ یہ بلا کیوں اپنے سر لیجائے۔ معاملات کو ... کہا۔ کانگریسی ... کہنا چاہیئے کہ پنڈت نہرو کی حکومت کا دور شروع ہوا۔ پھر کیا تھا ... وعدہ ... سر یپت ظفر الملک و رحسین احمد دوڑنے لگے۔ لیڈری کی سیاست کا آغاز ہوا مسلم لیگ کے مقابلہ پر احرار کو مضبوط بنانے کا سودا شروع ہوا۔ محمد علی جناح۔ سر سکندر حیات اور فضل حق ... پر عبدالشکور کو ہندوستانی مسلمانوں کا رہنما بنانے کی تدبیریں ہونے لگیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد کانگریس کے حامی مع اپنے اثرات کے ... ہمت افزائی کو موجود۔ کھچڑیاں پکنا شروع ہوگئیں کہ کس طرح جمہور اسلام سے کانگریس کا حلف وفاداری لیا جائے۔ السپ رپورٹ راہ میں کانٹا۔ آخرش رپورٹ مذکور پر ایک رزولیوشن تیار ہوا۔ مولانا ابو... اسکی قطع برید کی۔ ڈپوٹیشن کے موقع پر مولانا

۸ سال مسلسل کانگریسی ارباب حل وعقد نے مسلمانوں کو اس تجویز کے [illegible]
مگر مسلمان اس سے زیادہ ٹھوس اور سخت [illegible] کے خواہاں تھے۔ جو اس تجویز میں ناپید تھی۔
پھر کوشش یہ ہوئی کہ مسلم ماس کنٹکٹ کا ڈھونگ رچایا جائے۔ یہ بھی ہوا۔ اسمیں بھی ناکامی
ہوئی۔ تب معلوم ہوتا ہے کہ مولانا حسین احمد مدنی نے جو شید لائے کانگریس [illegible] اکیں سے یوں
عرض کیا ہو تو تعجب نہ ہوگا [illegible] ں سے مسلمانوں کی اکثریت کا وجود ہے اگر ان کو راضی
کر سکتے ہیں تو عام مسلمان کانگریس میں شریک ہو سکتے ہیں۔ لیکن [illegible] جاہل ہیں۔
مذہب کے نام پر مٹنے والے ہیں۔ اسلئے اگر مذہب کی آڑ [illegible] کھیلا جائے تو خوشی خوشی
چلے آئینگے اسلئے عرصہ کا چھیڑا ہوا ذکر پھر تازہ کیا جائے اور ایک مرتبہ اسکے [illegible]
میں کانگریس کے شمول کی کوشش کیجائے وہ کیا ؟ مدح ثلاثہ

کانگریس کے کرتا دھرتا سمجھ گئے، تاڑ گئے اور ان کی سمجھ میں آگیا، فوراً تجویز مذکور کو قبول
فرمالیا اور پھر۔

قضیہ مدح ثلاثہ "

چھڑ گیا، جمعیۃ العلماء کے ناخدا حسین احمد کو بھولا ہوا سبق یاد دلایا گیا۔ تجویز نمبر ۹ جس کا
اوپر ذکر ہو چکا ہے عوام کو سنائی گئی، پھر عما [illegible] کے ایس لائی گئی۔ بعد [illegible]
وزراء کو دکھلائی گئی جنہوں نے مرعوب ہو کر نومبر ۱۹۳۸ء میں [illegible] کرتے ہوئے سنیوں کی
مذہبی آزادی [illegible] کر دیا، اس سے جب آسودگی نہ ہوئی تو ۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء مزید مراعات کا
ڈنکا بجاتے ہوئے جمعیۃ کے ذریعہ سے تحفظ مذہب و حفاظت [illegible] آگ لگا یا گیا
۲۴ مئی ۱۹۳۵ء [illegible] میں خاموشی رہی، مدح ثلاثہ کا فیصلہ اٹھا، اپریل ۱۹۳۶ء
میں پھر طوفان برپا کیا گیا۔ لیکن اقلیت کی حامی اور [illegible] برٹش گورنمنٹ نے ایک

ہوشیار ہوں۔ مگر کون سنتا تھا وہاں نہ انصاف سے کام تھا نہ دیانت سے صرف خود غرضی تھی مسلمانوں کو آپس میں لڑانا تھا۔ احرار اور جمعیۃ العلماء کی دلجوئی کرنی تھی۔ نومبر کے کمیونک پر شیعوں کی خاموشی سے حکومت نے فائدہ اٹھایا، رفتہ رفتہ پھر ساز باز شروع ہوئی وہابی لیڈروں کو مسلمانوں کا نمائندہ تسلیم کرلینے کی فکریں ہونے لگیں۔ آنریبل قدوائی و آنریبل حافظ ابراہیم کے ذریعہ سے ہانڈی پکائی گئی اور تمام موثر ... ۲۱ فروری کو منظم طریقہ پر سول نافرمانی شروع کی گئی اور صرف ۲ افراد معمولی غریب باکرایہ سنیوں کے جیل میں جاتے ہی گورنمنٹ بے چین ہوگئی۔ ۳۱ مارچ ۳۹ء کو فوراً اپنے رفقار کا اعتماد قائم ... ایک حکم صادر فرما دیا جس میں سنیوں کو شاہ راہوں پر مدح خلافہ گانے کی اجازت دے دیگئی۔ اور ۱۲ وفات کے دن جلوس بھی نکالنے کی اجازت دیدی۔

شیعوں کا مدافعانہ رویّہ

اس آخری حکم ... روز قبل تنظیمی شیعوں نے گورنمنٹ ... کی پیش بندی کرتے ہوئے تبرا ایجی ٹیشن شروع کردیا اور ایک ہفتہ میں ۴ ہزار مجاہد جیل بھیج دیئے تنظیمیوں کی یہ اخلاقی جنگ ناکامیاب بنانے کے لئے کانگریس ... وجہ شروع کردی وہ تمام ناروا کارروائیاں عمل میں آنے لگیں جن کی کانگریس اور اسکے ناخداؤں کو دور برطانیہ میں انگریزوں سے شکایت تھی دفعہ ۱۰۷ کے وار ہونا شروع ہوئے خاموش اور پرامن شیعوں پر استبدادیت کی بجلیاں گرانا جائز قرار دیدیا گیا۔

کہاں ہیں قوم کی خدمت اور مادر وطن کی گود کے پالے ہوئے چہیتوں کا درد ... اور کانگریسی لیڈر۔ یاد دلاؤں جب ... کا صور پھونکا اور برطانیہ کے خلاف اخلاقی جنگ کا بگل بجا کر میدان آراستہ کیا تو برطانیہ نے تمہاری ہمت پست کرنے کیلئے جیل، لاٹھی چارج اور

نے مجھ سے خود فرمایا کہ "

وہ رزولیوشن میرا ہی تیار کیا ہوا ہے جو اپ پورٹ کے بعد گورنمنٹ یو پی نے شائع کیا۔"

اس کا بھی مولانا نے اقرار فرمایا کہ "

اسکی اشاعت میں عجلت کا [illegible] مدنی اور سری پت ظفر [illegible] "

رزولیوشن میں مدح ثلاثہ کا حق تسلیم کیا گیا اور وہابی سنیوں کو [illegible] " گیا کہ اگر امان قائم رہا تو اس حق کی تکمیل کیجائے گی

پھر جمعیہ نے موقع تلاش کرنا شروع کیا جمیعت احمد نے ساز باز کی اور غالباً لیڈران کانگریس سے مشورہ کے بعد سول نافرمانی شروع کی [illegible] تھی ۱۱ر نومبر ۳۸ء کو کانگریسی وزارت نے ایک حکم صادر فرمایا جس میں اہلسنت کو مسجدوں، گھروں اور میدانوں میں مدح ثلاثہ کی اجازت دے دی۔

واضح ہو کہ سب واقعات لکھنو کی سرزمین پر وقوع میں آئے [illegible] جو شیعوں کا مرکز ہے اگر نفاق بین المسلمین کانگریسیوں کی نظر میں شروع ہو سکتا تھا تو صرف یہیں [illegible] کانگریسی وزارت کی پالیسی (لڑواؤ اور حکومت کرو) کامیاب ہو سکتی تھی تو لکھنو ہی سے۔

بیچارے شیعہ، لاچار شیعہ، رواداد شیعہ نومبر ۳۸ء کا بے جا حکم یعنی گھروں مسجدوں میں مدح صحابہ کی اجازت۔ صادر ہونے کے بعد بھی خاموش تھے اور اس انتظار میں تھے کہ شاید اب بھی انصاف سے کام لیا جائے

کانگریس ستیاویں اجلاس کی جو کراچی مورخہ ۲۹ - ۳۱ مارچ [illegible] زیر صدارت ولبھ بھائی پٹیل منعقد ہوا، اس تجویز پر یاد دہانی کی گئی جس میں [illegible] کی حفاظت کا حلف اٹھایا ہے اور اراکین و عمائدین کانگریس پر نہایت شدومد کے ساتھ جتایا گیا کہ شیعہ اقلیت کے حقوق خطرہ میں ہیں۔ آنریبل ممبران کیبنٹ جو کانگریس کے وقار کے ذمہ دار ہیں

موافقت میں اپنے بیانات شائع کرکے اپنی گورنمنٹ کو پاک و صاف اور بلا الزام ثابت کرنے کی کوشش کی ہے تو پھر کیوں نہ تنظیم المومنین حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اور کانگریسی وزارت کی اس جارحانہ رویہ کو نفرت کی نگا [illegible] شدہ [illegible] وزری کی استدعا کرے اور بالخصوص تنظیم اپنی پرامن [illegible] کی کیوں نہ ہدایت کرے۔ جب خاموش اور پرامن ستیہ گراہیوں پر تشدد [illegible] اپنی گذشتہ تاریخ کو بھول کر کانگریسی [illegible] ستم ڈھا رہی ہے۔ مادر وطن کا درد رکھنے والے دل پہلو میں رکھتے ہوئے قومیت اور وطنیت کے [illegible] جا رہے ہیں جو برطانیہ نے کانگریسی مظلوموں پر ڈھائے تھے۔ پریس آرڈیننس اسی طرح جاری ہے اسکی صفائی اور اسکی حمایت میں بجنسہ اسی طرح گورنمنٹ [illegible] بیانات شائع [illegible] تو کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ شیعہ بھی کانگریس [illegible] بالا رزولیوشن کی ترجمانی کرتے ہوئے اسی کی زبان میں کانگریسی وزارت کے خلاف ملامت کا ووٹ نہ لائیں۔

اے قومی حکومت جو تو [illegible] اپنی [illegible] کبھی زیادہ سمجھا اسکو دوسروں کے [illegible] سمجھتی ہے۔ خدارا بیدار ہو ورنہ کہیں مظلوموں کی آہیں رسائی نہ کرجائیں اور صدیوں کا باندھا ہوا "راج" کا منصوبہ ہوا نہ ہوجائے۔

کانگریسی وزراء کے مظالم

[illegible] قابل عفو نہیں۔ تمہارے قول و فعل کا ٹھیک نہیں۔ تم نے کراچی کے "فنڈامنٹل رائٹس آف پیپل" [illegible] تقریریں [illegible] مگر غلط سراسر غلط صرف دل خوش کرنے کے لئے کاغذ پر چند سیاہ حروف تھے۔ جب عمل کا وقت آیا تو [illegible]

دفعہ ۱۰۷۔ گولی۔ زبان بندی وغیرہ کے ہتھیار استعمال کئے تھے۔ تو قوم نے اپنی ورکنگ کمیٹی الہ آباد منعقدہ ۴۔ ۷۔ ۱۹۴۰ء میں حکومت برطانیہ پر مندرجۂ ذیل الفاظ میں یوں (بذریعہ تجویز نمبر۲) لعنت ملامت کی تھی۔

" چونکہ گورنمنٹ نے ستیہ گرہ کو دبانے کے لئے انتہائی تشدد اور بیجا جور وستم سے کام لے کر اپنے دور حکومت کو دور مظالم بنا دیا ہے۔ تمام ملک میں انھیں افسران کے ہاتھوں جو امن وامان کے نگراں اور قانون کے پابند تھے رعایا خلاف قانون مصائب کا نشانہ بنی ہے

ان ہی افسران نے اپنے طرز وحشیانہ سے تمام ملک میں [illegible] بپا کر رکھا ہے؟

اور چونکہ مندرجہ ذیل غیر آئینی افعال ظہور پذیر ہوئے ہیں یعنی..........(۵)

جھوٹے الزامات پر گرفتاریاں..........(۶) دفعہ ۱۴۴ کا غلط اور ناروا استعمال.......

اور چونکہ گورنر جنرل نے اپنے بیانات پریس آرڈیننس کی [illegible] شائع کر کے اپنی گورنمنٹ کو پاک وصاف اور بلا الزام ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس لئے کمیٹی حالات حاضرہ پر تبصرہ کرنے کے بعد اور [illegible] برطانیہ کے اس جابرانہ رویہ کو نفرت کی نظر سے دیکھتے [illegible] کی استدعا کرتی ہوئے بالخصوص کمیٹی پر امن جنگوں کو مزید قوت کے ساتھ جاری رکھنے کی ہدایت کرتی ہے"

آج جب خاموش شیعہ اور پر امن شیعوں پر مظالم کئے جا رہے ہیں۔ گورنمنٹ [illegible] ستیہ گرہ کو دبانا چاہتی ہے، امن وامان کے نگراں افسران کے ہاتھوں شیعہ رعایا خلاف قانون مصائب کا نشانہ بنی ہے۔ اور انھیں افسران نے شیعی ہندوستان میں ایک ہیجان برپا کر رکھا ہے اور چونکہ جھوٹے الزامات پر گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔ دفعہ ۱۴۴ کا غلط اور ناروا استعمال ہو رہا ہے اور دیگر غیر آئینی افعال ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ اور چونکہ گورنمنٹ نے پریس آرڈیننس شیعہ پریسوں پر نافذ کیا اور پھر اسکی

ہیں پہلے یہ کہ۔

"تبرّا، گالی ہے۔ اس کا حق ملنا امر محال ہے"

دوسرے یہ کہ۔ وہابی سنیوں سے صلح کیجئے"

جواب الجواب میں عرض کیا جاتا ہے کہ بھائی تبرّا، گالی نہیں۔ تمکو غلط سمجھایا گیا ہے دیگر یہ کہ وہابی سنیوں سے مصالحت کون کرے۔ جنگ کس نے چھیڑی؟ لڑائی کا کون ذمہ دار ہے؟ کیا منشا ہے کیا شیعہ اپنے کو باوجود اپنی قومی حیثیات و قوت کے اپنے کو سنی بھائیوں کے فیاضانہ رحم کے سپرد کردیں یا اپنے حق کی ... بھیک مانگیں۔ آخر کیا کریں؟ ان مدلل جوابات پر خاموشی اختیار کی جاتی ہے اور پھر یہی جملہ دُھرا دیا جاتا ہے کہ کسی طرح آپس میں مصالحت ہوجائے تو بہت بہتر۔

افسوس ہے کہ ہر دو خیالات اغیار کے ذہن نشین کرنے والے ہمارے ہی بعض افراد تھے جنھوں نے سربرآوردہ کانگریسی حضرات کے روبرو تبرّا کو گالی تسلیم کرتے ہوئے نہایت آزادانہ طریقہ پر اعلان فرمادیا کہ "... جماعت تبرّا کی نہ خود حامی ہوسکتی ہے نہ کوئی تہذیب یافتہ جماعت اسکی کبھی اجازت دے سکتی ہے۔

شاید ہماری قوم کے مذکورہ کانگریسی نظریہ کے حضرات تبرّا کے مذہبی پہلو کو جانتے نہ تھے یا ان کا یہ تجاہل عارفانہ تھا کہ کانگریسی بھائی ناراض نہ ہونے پائیں۔ آخر الذکر مسئلہ صلح کے متعلق صرف اتنا عرض کردینا ضرور ہے کہ صرف کانگریسی وزارت کی ... اور احرار سے پاسداری کا بیّن ثبوت ہے کہ وہ معاملات میں دخل دینا نہیں چاہتی۔ اپنے اور اپنی برادری کے وہابی مسلمانوں کے وقار کو قائم رکھتے ہوئے بجائے خود جھکنے کے شیعوں کو جھکانا چاہتی ہے۔

سر سلطان احمد کی سعیٔ بلیغ

اوائل ایجی ٹیشن میں تقریباً دس یا بارہ روز تک حکومت بالکل خاموش رہی کہ

قفل چڑھائے گئے۔ تقریروں سے محروم کرتے گئے۔ رہے سہے جنا ... ...
یاد دلاؤں کہ تم نے اخباروں کی آزادی کا بڑے شدومد سے اعلان کیا
اطمینان دلایا تھا کہ پریس کی آزادی تمہاری حکومت میں ضرب المثل رہے گی۔ مگر ... ...
شروع ہونے سے قبل ہی تنظیم المومنین کے ارگن " روزنامہ ... ... پر ...
شکنجہ چڑھا دیا۔ چند روز ... اور سرفراز پر قانونی احکام صادر کرتے۔ اور پھر تمہاری توجہ اس قدر
زیادہ ... مبذول ہوئی ... ... ایک وقت بارہ بارہ معتدمات ... شیعہ قوم کے
دو پریس ان پر ... پریس آرڈیننس ... ... گی۔

عذرِ گناہ بدتر از گناہ

اس پر صفائی کے لئے تم نے آنکھیں بند کر لیں اور مثل سابق گورنر جنرل ... ... پریس آرڈیننس
۱۰۹۱ ... اور اسباب وعلل ... مصنوعات برطانیہ سے بڑا جرم ثابت کر دکھایا

بے پناہ خاموشی

غرض شیعوں کا ایجی ٹیشن ... متذکرہ بالا بہیمانہ برتاؤ اور غیر منصفانہ رویہ ... ... برپا
کیا تھا آج ۲۰ جولائی ۳۹ء تک بحمد اللہ چلتا رہا۔ اور ... قوی کا خیال ... ... ان شاء اللہ
آئندہ بھی ایسی ہی امید ہے۔
واضح ہو کہ ادھر صرف ۲ ہزار وہابی سنیوں کے جیل ... ... حکومت میں زلزلہ پیدا ہو گیا تھا
یہاں تین ماہ ۲۰ روز میں ۱۴ ہزار سے زیادہ مجاہدوں کے ... پر بھی کان پر جوں نہیں رینگی قبر
ہی سے کیمپ جیل ... ... درست ... گویا اراکین حکومت ... طے کر لیا تھا کہ ... کروڑ
کے ڈھائی کروڑ شیعہ جیل چلے جائیں گے ... ... ری پر سیل بھی نہ آئے گا
اللہ ری خاموشی اللہ ری سرد مہری معلوم ہوتا ہے صوبہ یو پی میں کوئی حکومت ہی نہیں یا اگر
تو شیعیان ہند سے اس درجہ بے نیاز ہے کہ ... ... قومی جلسے کے سلسلے میں انکا بے پناہ
مظاہرہ کوئی ... نہیں رکھتا۔ حکومت ... کہ ہر خوشامد رکن کے پاس ان سوالات پر صرف خود جواب

ہو گئے ۔ اور پھر دوسرے روز ٹیلیفون کیا ” افسوس سنی حضرات راضی نہیں ہوتے ۔

غرض دوسرا دن ہوا ، اور کمیونک پر دستخط کا وقت آیا تو موصوف نے ایک ٹھنڈی سانس بھر کر سر سلطان احمد صاحب سے فرمایا ۔

”سنی [illegible] راضی نہیں ہوتے میں مجبور ہوں [illegible] دستخط سے انکار کر دیا “

بیچارے [illegible] صاحب بھی انتہائی رنجیدہ ہوئے ۔ مگر ان کو رنج کرنا ہی نہ تھا جب وہ خود جانتے تھے کہ یو پی کی کانگریس وزارت [illegible] منزل سے کوسوں دور ہے [illegible] بھی معلوم تھا کہ وزارت وہاں سنیوں سے مرعوب ہے اور وہ شیعوں [illegible] ہمیشہ اپنی کمزوریوں کا اظہار کرتی رہی ۔

قدوائی صاحب اور دیگر معزز ممبران وزارت کے اس غیر مستقل ارادہ پر سر سلطان نے جو ان کو خط لکھا تھا وہ انہیں اوراق کے ہمراہ انگریزی کے حصہ میں درج ہے جس کی تفصیل سے ناظرین خود نتیجہ نکال سکتے ہیں ، یہ خط [illegible] رکھتا ہے ۔

غرض اس ایجیٹیشن میں وزراء کے متعلق شیعوں کا کافی تجربہ ہوا ۔ وزیر اعظم کا دامن بھی ان لغزشوں سے پاک نہیں ۔ انھوں نے شیعہ لیڈروں سے خدا جانے کتنے اور کیسے کیسے وعدے کئے لیکن عین عمل کا وقت آیا نا قابل قبول عذر فرما کر ہمیشہ اپنی جان چھڑانا چاہی ۔ آخر سر سلطان ایسی عظیم الشان ہستی ان نا منصف کانگریسی وزراء کے سامنے اپنی شکست تسلیم کرتے ہوئے بے نیل مرام واپس [illegible]

جواہر لال نہرو

یہ کہا جاتا ہے کہ بعض [illegible] کانگریس پروپیگنڈا بھی روسہ تھا ۔ جواہر لال نہرو سے [illegible] گئے ۔ پنڈت جی کو رجوع کرنے والوں میں سے ایک جناب حیدر مہدی صاحب الہ آبادی

شیعوں میں اس ہیجان کی خبر سُن کر سر سیّد سلطان احمد باقاعدہ بے چین ہو کر لکھنو آگئے اور اپنے اثرات سے کام لینا شروع کیا۔ وزیر اعظم [illegible] پنڈت گووند ولبھ پنت [illegible] ابراہیم صاحب سے خصوصیت کے ساتھ [illegible] گفتگو ہوئی وہ قابل توجہ ہے موصوف نے حافظ صاحب سے فرمایا۔

"حافظ صاحب آپ کو [illegible] کرسی پر بیٹھے ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ وزارت کی کرسی پر نہیں بلکہ یزید کی کرسی پر جلوہ افروز ہیں"

غرض موصوف جس سے ملے سب طرح [illegible] بھی [illegible] آپس میں مصالحت ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ گورنمنٹ چند خطروں کے ماتحت از خود کوئی مداخلت [illegible] سنی سربرآوردہ حضرات سے بحث و مباحثہ کیا گیا [illegible] یہاں تک کہا گیا کہ جب ۱۲ ربیع کے کمیونک کے ذریعہ سے آپ کو ۱۲ ربیع الاول کو جلوس نکالنے کا حق مل گیا تو آپ کو حفاظت اسلام اور [illegible] نہ کرنا چاہیئے اور اس حق سے آپ کو دست بردار ہو کر اپنی اسلامی رواداری کا ثبوت دینا چاہیئے۔ لیکن بھلا وہابی اہلسنت میں یہ جذبہ کہاں انھوں نے صاف انکار کر دیا اور چند ہی دنوں میں یہ راہ بھی مسدود ہو گئی۔

جلوس نکلنے کے چند روز قبل قدوائی صاحب نے [illegible] یہ وعدہ فرمایا کہ وہ کسی نہ کسی طرح سنی لیڈروں کو راضی [illegible] کو طے کر دیں [illegible] ماننے لگے اگر آ[illegible] کے جلوس میں مداخلت نہ کریں تو ۱۳ ربیع الاول کو یعنی جلوس کے دوسرے روز میں آپ کو بھی اجازت دلوا دوں گا اور آپ کا بھی ایک جلوس نکلوا دوں گا

سر سلطان احمد صاحب نے اپنی رواداری کا ثبوت دیتے ہوئے [illegible]س زبانی وعدہ کا بھی یقین کر لیا ۱۱ ربیع الاول کی شب میں قدوائی صاحب نے انتہائی امید افزا لہجہ میں [illegible] ہوئے [illegible]ایا۔

"بس میں نے بالکل طے کر لیا ہے سنی لیڈران راضی ہیں کل صبح کمیونک پر دستخط ہو جائیں گے اور شیعوں کا جھگڑا ابھی طے ہو جائے گا۔"

میرے سامنے مولانا ابوالکلام آزاد نے بھی ڈیپوٹیشن کے موقع پر اقرار کیا اور قدوائی صاحب نے ۱۱ ربیع الاول کی شب کو کلکتہ میں ان کو یہ ٹیلیفون کیا تھا کہ سنی حضرات راضی ہیں مسائل طے

در ... بڑی بڑی کوششیں ہوئیں مگر جمعیۃ العلماء اور احرار کا دم بھرنے والے متوالے کہاں کی سنتے ہیں آخرش بڑی رد و کد کے بعد ... ایک کمیونک شائع کرنے کا وعدہ کیا گیا جو ذیل میں درج ہے

کمیونک

جو گورنمنٹ یوپی نے شیعوں کے ... تجویز کیا تھا جس کو

... شیعوں نے نامنظور کیا۔

حکومت کو نہایت درجہ افسوس ہے کہ شیعوں اور سنیوں میں لکھنؤ کے اندر آپس کی نااتفاقی کا نتیجہ قانون شکنی اور کثیر التعداد لوگوں کی گرفتاری اور سزا تک پہنچا ہے۔ حکومت نے یہ محسوس کر کے کہ صرف آپس کا وہ فیصلہ جس کے پیرو ... متعلقہ کی رواداری ہو قابل اطمینان ہو سکتا ہے اس امر کی کوشش کی ہے کہ ان کے درمیان کوئی باہمی تصفیہ ہو جائے لیکن ... یہ کوشش کامیاب نہیں ہوئی۔ مگر حکومت کو اب ... باہمی طمانیت بخش انتظام ہو سکتا ہے اور اسی مقصد کے لئے وہ آیندہ کوشش جاری رکھے گی۔

وہ اس امر کا اعلان کرنا چاہتی ہے کہ اُن کا کمیونک مورخہ ۳۱ مارچ قائم اور نافذ ہے مگر انکو اعتماد ہے کہ وہ حقوق جو اس طرح سے تسلیم کئے گئے ہیں مثل دیگر حقوق کے اس طرح سے استعمال میں لائے جائیں گے کہ جہاں تک ممکن ہو دل آزاری کا انسداد ہو اور رواداری کی فضا میں ان کو استعمال کیا جائے۔

اس امر کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ کچھ غلط فہمیاں شیعوں کے ذہن ... حقوق کے متعلق پیدا ہوگئیں ہیں۔ حکومت اس امر کا اعلان کرنا چاہتی ہے کہ شیعوں کو اپنے عقائد کے ...

یہاں جن کو دعوی ہے کہ وہ جواہر لال نہرو پر اپنا پورا اثر رکھتے ہیں ظاہر بھی ایسا ہی ہوا کیونکہ مسائل پر گفت گو اور مراحل کا تصفیہ جب جواہر لال نہرو کو تفویض کیا گیا تو پیغامبری کا کام حیدر مہدی صاحب کے سپرد کیا گیا جنھوں نے اپنے رویہ سے ثابت کیا کہ وہ بلا مشورہ اراکین شیعہ پولیٹکل کانفرنس ایک قدم آگے بڑھنا نہیں چاہتے ۔

شیعہ پولیٹکل کانفرنس اور کانگریس

عرصہ سے شیعہ پولیٹکل کانفرنس کا سیاسی نظریہ ہے کہ بلا شرط کانگریس میں شیعوں کو شریک ہونا چاہیئے. شاید اسکے دولتمند اراکین [illegible] کے بعد بھی کہ کانگریس جانتی ہے کہ اس نظریہ کے شیعہ " بننے کے ساتھی ہیں " مصیبت اٹھانے کا جب وقت تھا تو یہ دور دور رہے ۔

جب وزارت حاصل کرنے کا زمانہ آیا تو بلا شرط ہماری غلامی [illegible] کر دیا کانگریس کے اراکین اور [illegible] کا دم [illegible] کہ اب زمانہ اس کا ہے ۔حکومت اسکی ہے ایسا رویہ اختیار کیا جائے کہ حکومت میں حصہ مل جائے ۔ مگر افسوس ان کو معلوم نہ تھا کہ پولیٹکل کانفرنس کے تنگ نظر شیعوں کی کھلی ہوئی سیاسی چال کانگریس رہنماؤں کی جتی ہوئی بازی اور پامال کی ہوئی راہ تھی ۔

خدا کی قسم برسوں ہمارے متبرک ادارے نے کانگریس کی ہم آہنگی کی مگر قومیت کا راگ گانے والے ہندو سانگیت کے پجاریوں سے کبھی اتنا بھی نہ ہو سکا کہ "شیعہ" شبد بھی اپنی زبان پر لاتے ۔ انھوں نے منہ نہ لگایا ۔ مگر کانگریسی خیال شیعہ اُن ہی کی [illegible] افسوس کہ اتنے مظالم کے بعد بھی [illegible] رکھ بھائیوں کی پیشانی اسی مندر کی جانب جھکی ہے جس کا دیوتا ہزاروں شیعوں کو اپنی قربان گاہ پر بر چھی سے ذبح ہوتے ہوئے دیکھ کر اپنے سنگدل پجاریوں کو مشیہباد دیتا ہے

مختصر یہ کہ شیعوں کی کانگریس پرست جماعت جواہر لال پر اعتبار کرکے اُن ہی کے

استعمال کے لئے سہولت دینے کے لئے تیار ہے۔ کل کی گفتگو کے دوران میں ہم نے آپ سے پوچھا تھا کہ آیا اس کیونک کے شرائط کے تحت میں شیعوں کو تاریخ اسلام کی شخصیتوں پر جائز اور بجا تنقید کرنے کا حق حاصل ہوگا یا نہیں؟ تو آپ نے کہا تھا کہ ہاں ایسا ہوگا۔

[illegible] کہ آیا ہمارا یہ تاثر صحیح تھا؟ اگر یہ مسئلہ صاف کر دیا جائے اور شیعوں کے بجا اور جائز تنقید کا حق تسلیم کر لیا جائے تو شیعوں کو آپ کے کیونک کے قبول کرنے میں اعتراض نہ ہوگا ہم یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس صورت میں شیعہ بطور ثبوت رواداری کے اپنے۔ اس حق کو اس وقت تک جب تک کسی پر امن تصفیہ کی توقع باقی رہے استعمال نہ کرینگے۔ مگر کوئی تصفیہ ہونے کی صورت میں اور سنیوں کے سال آئندہ اپنے مدح صحابہ کے جلوس نکالنے یا جلسہ عام کرنے پر آمادہ ہونے کی حالت میں شیعہ اپنے ہم شل حق کا ضرور استعمال کرینگے۔

▪ ▪ ▪ ▪ ▪

مائی ڈیر علی ظہیر و سید صغیر حسن [illegible]

آپکا آج کا خط [illegible] ملا۔ ہمیں آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کے اس خواہش کی قدر کرتا ہوں۔ کہ وہ باہمی تصفیہ کرانے میں ہر قسم کی امداد دینے پر تیار ہیں

ہم سب کو ایسا تصفیہ کرنے میں حتی الامکان کوشش کرنی چاہئے۔ آپ کا تاثر میری کل کی گفتگو کے متعلق بالکل صحیح ہے۔ بجا اور جائز تنقید کے لئے ہمیشہ اجازت ہے اور کیونک کے شرائط کے ماتحت شیعوں [illegible] یہ حق حاصل ہے۔ مجھے اس میں کچھ شک نہیں ہے جیسا کہ میں نے کل کہا بھی تھا کہ یہ سوال بیشک پیدا ہو سکتا ہے کہ بجا اور جائز تنقید کیا ہے ایسا سوال جب کبھی اس کا موقع آئے حکام ضلع طے کرینگے۔

جو کچھ بھی پڑھا جائے یا بیانات جلوس کے ساتھ کئے جائیں وہ پہلے سے حکام

اور استعمال کا اتنا ہی حق حاصل ہے [illegible] فرقہ کو۔ اور اسی [illegible] حکومت عام طور پر تبرّا اور ماتم [illegible] پڑھنے [illegible] سے [illegible] استثنا کے تابع جو کہ قانون نے عائد کی ہے یعنی [illegible] ان حقوق کو شارع عام پر یا نجی طور پر وہی آزادی ہے جیسے کہ دوسرے فرقوں کو حاصل ہے۔ آئندہ اتحاد پیدا کرنے اور باہمی لڑائی اور نزاع کو [illegible] حکومت ایک کمیٹی مقرر کرے گی جو ان حقوق کا لحاظ [illegible] لئے ضابطہ معین کرے یہ کمیٹی دونوں فرقوں کو گورنمنٹ کے [illegible] مطابق [illegible] استعمال کا ان کو موقع دیگی اور اس غرض [illegible] باہمی رواداری پیدا کرنا اور نقض امن کا انسداد کرنا۔ اسکے پیش نظر رہے گا۔

مجوزہ مراسلہ

مائی ڈیر پنڈت جی!

دو دن کے مباحثہ کے بعد کل آپ نے مجھکو اس [illegible] کا مسودہ دکھایا تھا جسکے اجرا کا حکومت ارادہ رکھتی ہے اس مسودہ میں ایک ایسے مختتم تصفیہ کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے جو ہر فریق متعلق کے لئے قابل قبول ہو اور جو اس منحوس نزاع کو ختم کر دے جس نے ہم کو اتنے روز سے پریشان کر رکھا ہے۔ اس میں شیعوں کا حق اپنے امتیازی عقائد مذہبی کے اظہار کا حکومت نے تسلیم کر لیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ حکومت شیعوں کو وہی سہولتیں دینے کے لئے تیار ہے۔ جو کہ سنیوں کو اسی کے ہم قسم اور ہم پلہ حق کے استعمال کرنے کے متعلق دی گئیں ہیں۔ ہم آپ سے بالکل آپ کی اس خواہش میں اتفاق کرتے ہیں کہ باہمی طور پر کوئی ایسا فیصلہ ہو جائے جو جانبین کو قبول ہو اور ہم اس مقصد کے لئے ہر امکانی کوشش کرنے پر آمادہ ہیں ہم اس کو بھی بنظر استحسان دیکھتے ہیں کہ حکومت ہمکو اپنے امتیازی عقائد مذہبی ہیں اظہار کے لئے سنیوں کے ہم پلہ حقوق کے

[illegible] that the rights thus [illegible] rights, [illegible] a view [illegible] feelings as far as possible and [illegible] of good will.

In view of the fact that [illegible] have [illegible] of the [illegible] as to their religious rights, the [illegible] wish to [illegible] the Shias have [illegible] right to [illegible] their [illegible] faith as any other [illegible] and may exercise [illegible] in a like manner.

But [illegible] are unable to [illegible] the [illegible] recitation of tabarra or [illegible] Subject to this [illegible], which is en[illegible] by Law, the Shias [illegible] freedo[illegible] their [illegible], in public or [illegible] as [illegible] com[illegible] have. With a view to ensure harmony in future and [illegible] conflict [illegible] The G[illegible] are [illegible] a committee of [illegible] with [illegible] man to con[illegible] re[illegible] the exercise of these rights. The [illegible]ttee [illegible]

طے کرینگے۔ یہی وہ طریقہ عمل [illegible] ہے جس کو ہم نے صحیح [illegible] کہ جلوس و جلسہ میں نافذ کیا ہے۔ میں آپ کے اس اطمینان دہی کو جو [illegible] ثبوت [illegible] کی گئی ہے بہت استحسان کی نظر سے دیکھتا ہوں

(آپ کا مخلص)

انگریزی میں کمیونک درج ذیل ہے

The [illegible] have deeply [illegible] the [illegible] of [illegible] and [illegible] the [illegible] and [illegible] of [illegible] of [illegible]

The [illegible] have [illegible] to bring [illegible] that on [illegible] sett[illegible] [illegible]fact [illegible] the parties con[illegible] That [illegible] has so far not succee[illegible] the [illegible] hope that a mutually [illegible]factory [illegible] might be [illegible]at and [illegible] end [illegible] to [illegible]

[illegible] that their [illegible] March holds good [illegible] acted upon. They trust

basis.

With this end in [illegible] order to promote harmonious relatio[illegible] The two [illegible] Government propose to set up a [illegible] ttee at an early date. The object of this [illegible] will be to endeavour to arrive at a settlement with the consent of the parties co[illegible]

[illegible] d. Any such mutually agreed settlement will be welcomed by Government and will be [illegible] ct to.

Government wish to [illegible]. That the decisions embodied in their [illegible] of [illegible] 1939 remain unaltered. They trust, however, that [illegible] thus recognised, like all rights, will be exercised with a view to avoide ill feeling as far [illegible] and in an atmosphere of freendliness and good will.

Government understand that certain misapprihensions [illegible] in the [illegible] of the Shias in regard to the execise of their religious rights. Gover[illegible] [illegible] take this opportunity of affirming that the Shais have the same right to declare the articles of

[illegible] to both for [illegible] for [illegible] [illegible] with the statement [illegible] of the [illegible] and with a view to [illegible] good will and [illegible] any [illegible] of the peace.

The [illegible] trust that this will lead to a final [illegible] of this [illegible] satisfactory and [illegible] to all concerned.

[illegible]

Draft [illegible]

[illegible] deeply regret the [illegible] of discord [illegible] and [illegible], wich has resulted in [illegible] of the [illegible] ment of a large number of [illegible]. They have [illegible] about [illegible] The good will of the parties [illegible] can be an [illegible] one. That endeaver has so [illegible] succeeded. But [illegible] that the two [illegible] able to come to gather and to reach an understanding on a mutually satisfactory

گورنمنٹ کو سخت افسوس ہے کہ لکھنؤ میں شیعوں اور سنیوں کے درمیان وہ کشمکش جاری ہے جسکی وجہ سے قانونی نافرمانی اور کثیر اشخاص کی گرفتاری اور سزائیں ہو رہی ہیں۔ گورنمنٹ نے باہمی مصالحت کرانے کی کوشش کی اس احساس کے ساتھ کہ ایسی ہی مصالحت مستقل کی حامل ہو سکتی ہے جسمیں فریقین [illegible] شامل ہوں۔ اس کوشش میں ابتک کامیابی نہیں ہو سکی لیکن گورنمنٹ کو اب بھی یقین [illegible] فریقین یکجا ہونے اور باہمی اطمینان کی بنا پر سمجھوتا کرنیکے قابل ہو جائینگے اس مدعا کو حاصل کرنے اور دونوں فرقوں کے درمیان خوشگوار تعلقات کو ترقی دینے کے لیے گورنمنٹ جلد ایک کمیٹی مقرر کرنا چاہتی ہے۔ اس کمیٹی کا مقصد یہ ہوگا کہ فریقین کی رضامندی سے کوئی سمجھوتے کی صورت نکالے، گورنمنٹ ہر ایسے باہمی سمجھوتے کا خیر مقدم کرے گی اور اسکو نافذ بھی کرے گی۔

گورنمنٹ سمجھتی ہے کہ شیعوں کے دل میں اپنے مذہبی حقوق کے استعمال کے متعلق کچھ غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں گورنمنٹ اس موقع پر اس کا استقرار کرتی ہے کہ شیعوں کو اپنے امتیازی معتقدات کے [illegible] ہی حق حاصل ہے جسطرح کسی اور فرقے کو حاصل ہے اور اسیطرح اُن پر عمل کر سکتے ہیں لیکن گورنمنٹ تبرا پڑھنے یا کسی ایسے بیان کی اجازت نہیں دے سکتی جسکی قانوناً اجازت نہیں ہے۔ اسے چھوڑ کر تمام [illegible] ہی حاصل ہے کہ اپنے مذہب کے مطابق نجی طور [illegible] پر عمل کریں۔ گورنمنٹ شیعوں کے لیے بھی ویسے ہی حق کے استعمال [illegible] کرنے کے لیے تیار ہے جیسی کہ سنیوں کو ۱۳ مارچ کے [illegible] حاصل ہیں۔ گورنمنٹ کو یقین ہے کہ یہ تشریح اور مسئلہ کا حل نکالنے کی مزید مختتم اور اطمینان بخش سمجھوتے کی صورت پیدا کر دیگی تاکہ باہمی تعلقات شگفتہ رہیں اور امن و آشتی قائم ہو جائے۔ گورنمنٹ تمام اشخاص متعلقہ کو اس کشمکش کو ختم کرنے کے لیے اشتراک عمل کی دعوت دیتی ہے جو نہ صرف دونوں فرقوں کے لیے بلکہ تمام قوم کے حق میں مضر ہے۔

ہمارے بھولے بھالے شیعہ اسی پر راضی ہو گئے۔ ذی اثر حضرات کے ذریعے سے ابھی مشورہ کے لیے طلب ہوئے لکھنؤ ڈسٹرکٹ جیل میں مجاہدوں کا اجتماع ہوا۔ کمیونک پر بحث و مباحثہ ہوا تنظیمی سپاہیوں نے کانگریسی وزارت کی چال کو سمجھا اور دیے جانے والے کمیونک کو بے معنی سمجھ کر اس سے اظہار بیزاری کیا۔ شیر دلان پنجاب نے لبیک کہی اور تنظیمیوں کا ساتھ دیتے ہوئے اس کو جو کسی صورت سے حق کہنے کے قابل نہ تھا تسلیم کرنے سے دلیرانہ انداز میں انکار کر دیا۔ پھر کیا تھا۔

Their f[illegible] any other [illegible] [illegible] like [illegible], But Govern[illegible] to permit the public recitation of Tabarra or any [illegible] re not permited by law.

Subject to [illegible], all [illegible] have an [illegible] to [illegible] in public or private. G[illegible] are prepeard to give [illegible] to the Shias [illegible] to those given to the [illegible]nie for the exercise of an [illegible] right.

Government trust that this [illegible]fication and the fresh attempt [illegible] to a final [illegible] of [illegible] so that good will [illegible] prevail and public peace and [illegible] be [illegible] the cooperation of all [illegible] in this [illegible] to end a conflict [illegible] injurious [illegible] to the two commu[illegible] but to the [illegible] at large.

دوسرا کمیونک

مندرجہ ذیل دوسرے کمیونک کا مسودہ ہے جو گورنمنٹ نے شیعوں کے حقوق
کے سلسلے میں صادر کرنا چاہا تھا لیکن شیعوں نے اسکو بھی منظور نہیں کیا۔

اسیر دل ''.. بیان فرما کر سرکار کو رجوع فرمایا تو انھوں نے صرف یہ جواب دیکر خاموشی اختیار فرمائی
"کہ آپ سے جیل جانے کو کس نے کہا تھا۔ آپ نے وقت سے بہت پہلے قدم اٹھایا"
زندہ باد ناصر الملۃ " اس واقعہ کے پہلے بھی قبلہ و کعبہ کے استقلال کی ایک عدیم المثال
نظیر وجود میں آچکی تھی۔ جو بالتفصیل محاذ حسینی تنظیم المومنین کے باب میں درج ہے۔

زندہ باد اے رہبر قوم، زندہ باد ناصر الملۃ

مکرّر خموشی

اسکے بعد پھر فضا میں ایک خاموشی طاری ہوئی۔ وزراء اور کارکنان وزارت نے ایجیٹیشن
کی طرف سے منہ پھیر کر زبان اور قلم دونوں معطل کر دیے کیسی حکومت اور کیا انصاف۔

جیل سے ہماری آمد

وقت گذرتا گیا یہاں تک کہ تنظیمی شیر جیل سے باہر آنے لگے۔ پہلے لکھنو سنٹرل جیل سے
آفتاب صحافت سید شبیر حسن صاحب قتیل ۳۸ روز کے بعد آئے۔ پھر میں اور ضیغم پنجاب جناب لالا
مرزا یوسف حسین صاحب ۴۲ دن جیل کی ہوا کھا کر باہر آئے۔ یہاں آکر دیکھا تو دنیا ہی پلٹی دیکھی۔ انجمن
نوجوانوں کے ہاتھ میں تھی جن کو خلوص تھا مگر افسوس کہ اداروں کے چلانے کا تجربہ نہ تھا۔ پروپگنڈا
جس پر ایسے ایسے اہم کاموں کا دار و مدار ہے بالکل مفقود تھا۔ مولانا نے فوراً پروپگنڈا کمیٹی
تیار کی جناب قتیل صاحب اور نیز مولانا موصوف اسکے نگراں بنائے گئے۔ کام چلا میں نے بھی
اپنی عادت کے موافق قتیل کے اس دوہے پر عمل شروع کر دیا ؎

اگیمن کو گنونت کے گن کب جائینگی جب ڈھول بجا کرنا چوگے تب دنیا جھکو جائینگی

کانگریس پرست شیعوں نے ہنگامہ شروع کر دیا بعض مقتدر اور صاحب دل اسیروں نے جو پولیٹیکل
کانفرنس کے حامی تھے یہاں تک جرأت فرمائی کہ اعلان کر دیا کہ

"علما (خدا نخواستہ) شیعوں کو جیل میں سڑا دیں گے۔ جو کچھ اسوقت مل رہا ہے
اس سے زیادہ کانگریس وزارت ہرگز نہ دے گی"

ان کو معلوم نہ تھا کہ تنظیم کا حل صرف علماء کے ہاتھ میں ہے۔ جناب ناصر الملۃ کی خدمت میں
پیرول پر حاضر ہوئے بہت کچھ کہا کہ سرکار

"تبرا کا حق تو ہرگز نہ ملے گا طے ہو چکا ہے کہ تبرا گالی ہے اب جو کچھ ملتا ہے قبول فرما لیجئے"

میں خود بھی اس مشورہ میں شریک تھا میرے سامنے کلب عباس صاحب جنرل سکریٹری آل انڈیا
شیعہ کانفرنس نے سرکار سے عرض کی کہ میں نے اپنی آنکھوں سے وہ دیکھا ہے جو گورنر نے وزیر اعظم کو
لکھا ہے۔ اسمیں لکھا ہے کہ

کمیونک ہرگز ہرگز واپس نہیں ہو سکتا۔ وہ خیال بھی سرکار چھوڑ دیں اور اس موقع کو ہاتھ
سے نہ جانے دیں۔

دوسرے شرکاء مشورہ نے یہاں تک کہا کہ حضور قوم کے مستقبل پر نظر رکھیں۔ اسکے مصائب بڑھ
رہے ہیں۔ اس منزل پر اگر قضیوں کو تمام کر دیا جائے تو مناسب ہے۔ اندیشہ ہے کہ اب شیعہ معافی مانگ مانگ کر
چلے آئیں گے۔ مگر واہ ری مضبوطی اور واہ رے استقلال سرکار ناصر الملۃ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔

"معافی مانگ کر آنیوالے چلے آئیں" میں سمجھ لوں گا لیکن اگر تنظیم نے تبرا کو
شروع کیا ہے تو فیصلہ بھی تبرا کی اجازت ہی پر ہوگا" اور اگر اسمیں کچھ تبدیلی ہو سکتی ہے
تو صرف اسقدر کہ گورنمنٹ اپنے دونوں کمیونک ایس لیلے"

عمدۃ العلماء جناب مولوی کلب حسین صاحب نے بھی کانگریسی جماعت کی حمایت کرتے ہوئے شیعہ

پہونچا تھا۔ انھیں کی چالیں بھی اس جنگ میں ان پر استعمال کرنا ضروری تھیں۔ کانگریس کی تاریخ ہمارے سامنے ہے ۱۹۲۱ء میں مفاہمت مجہول شروع کرنے کی تجویز احمد آباد کے اجلاس میں پاس ہوئی۔ تیاریاں شروع ہوئیں خلافت کا خواب پریشاں دیکھنے والے مسلمان بھی قائدین کانگریس کے ہمنوا تھے۔ لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند کا اشارہ پاکر مہاتما نے گفت و شنید اور صلح کی گفتگو کی چھیڑ چھاڑ شروع کردی۔ پروپگنڈا میں انگلستان کے اکثر ایسے اخبار تھے جنکے ذریعہ سے کانگریس کی فریاد پارلیمنٹ کے ممبروں تک پہنچائی گئی۔ ملک کے ذمہ دار حکام ان تک شکایت ہی کے طور پر سہی لیکن کسی نہ کسی طرح ادارہ کے مسلک کو پہنچایا گیا۔ ان اسباب و علل کو پیش نظر رکھ کر کیا کوئی ایسا کانگریسی ہے جو ہمارے اس فعل پر اعتراض کرسکتا ہے کہ ہم نے ایجیٹیشن سے پہلے اور دوران ایجیٹیشن میں اپنے طریقہ کار کو اسکے ہمشرب تک پہنچانے کی کیوں خواہش کی یا درحقیقت اسکو تقریر یا تحریر سے کیوں ظاہر کیا۔

بہرحال جیل سے باہر آکر میں نے پہلا کام یہ ہی کیا کہ پروپگنڈے میں جہاں سربرآوردہ نمایندگان مسلم لیگ کو تار سے اختلافات کی اطلاع دی۔ وہاں مہاتما گاندھی کو بھی ایک تار دیا اور جس کے جواب کی نقل انگریزی بیانات میں شامل ہے جواب آنے پر تنظیم کے ارباب حل و عقد نے یہ بھی طے کیا کہ مصالحت کے لئے نہیں بلکہ معاملات کو سمجھانے کے لئے گاندھی جی پاس ضرور جایا جائے۔ تاکہ پھر یہ کہنے کو نہ ہو کہ "ہم کیا جانتے تھے "ہمکو کچھ معلوم نہ تھا۔

مولانا یوسف حسین صاحب نے نجم العلماء سے اجازت حاصل کی اور میں جناب صفدر حسین صاحب و مولانا مرزا یوسف حسین صاحب ۲۲ مئی کو راجکوٹ روانہ ہوئے ۲۴ مئی کی صبح کو پہونچے اور اسٹیشن کے ویٹنگ روم میں چند لمحے ٹھہرنے کے بعد مہاتما کے جائے قیام پہ ملاقات کے لئے پہونچے۔ اسوقت ہمارے پاس "تبرا" ایک انگریزی پمفلٹ۔ انگریزی اخباروں کی تحریریں۔ اور ان کے خیالات

انجمن اور اسکے مقدس مقاصد دنیا کو منوا نے ایجی ٹیشن اور اسکی وجہ شیعوں کے مطالبات اور اُن کے حقوق ہندوستان کے گوشہ گوشہ تک پہنچانا تھے۔ فوراً عملی کام شروع کر دیا۔ خط و کتابت شکایات ... ۔ ڈاکٹ روانہ کرنا شروع کر دیے۔

گاندھی جی سے ملاقات

اس کتاب کے آغاز میں کہیں پر یہ ذکر کیا گیا ہے کہ یہ سلسلہ تیاری ایجی ٹیشن مارچ کے درمیانی و آخری ہفتہ میں متعدد عمائد کانگریس کو خطوط اور تار بھیجے گئے جس میں مدح صحابہ کی جنبہ داری اور اس سے یوپی ... کی ناجائز ہمدردی ... یت کیگئی اور ہر ایک کو آگاہ کیا گیا کہ اگر اسلامی اکثریت کو خوش کرنیکے لیے شیعہ اقلیت کو مدح صحابہ کے زہر آلود خنجر سے ذبح کیا گیا تو سرزمین ہند پر کانگریس کا دعوی قومیت باطل ... "

اسی سلسلہ مراسلات میں مہاتما کو بھی خطوط کے علاوہ دلی کے قیام میں دو تار دیے جس میں واضح کر دیا کہ ... یں جلد دخل دیجئے ورنہ راجکوٹ کی طرح لکھنؤ کے واسطے بھی آپ کو "مرن برت" کی پرتگیا کرنا پڑے گی۔

ان تاروں اور خطوط سے تنظیم المومنین کا یہ مقصد نہ تھا کہ وہ کسی فرد خاص سے اس جنگ میں امداد کی بھیک مانگے۔ چونکہ واقعہ ... ل ہر دوست و دشمن تک پہنچا کر اتمام حجت کیا اور یہ بتا دینا تھا کہ حق پر ... ہر دروازہ کھٹکھٹایا گیا لیکن نشہ حکومت سے مخمور اکثریت کا ہر فرد اپنے اپنے زعم میں تھا یا تو کہیں سے جواب ہی نہ ملا اور اگر کچھ ملا بھی تو ایسا ہی جیسا کبھی برطانیہ کی جانب سے کانگریس کو اہم مسائل میں ملا کرتا تھا

ستیہ گرہ اور سول ڈس اوبیڈینس کا سبق تو درحقیقت ہندوں سے ہم تک

آپ یہ بتائیے کہ مجھکو کیا کرنا چاہئے۔

جج صاحب۔ آپ صرف اس مسئلہ پر اپنے خیال کا اظہار فرمائیے۔

میں۔ مہاتما ہمارے جج صاحب بوڑھے ہیں اور آپ بھی ضعیف ہیں۔ انھوں نے آپ کیلئے بالکل سہل اور آسان نسخہ تجویز کر دیا۔ میں ہوں جوان میں ایسے موقعہ پر جب شیعوں پر حکومت کیجانب سے [illegible] " ٹوٹ رہے ہیں ہرگز یہ گوارا نہیں کرسکتا کہ آپ راجکوٹ ایسے مسئلہ پر "مرن برت" رکھیں یہاں خود [illegible] " [illegible] " کو سلجھائیں دلچسپی لیں۔ اور گیارہ ہزار شیعہ جیل میں ہوں ۲ کروڑ بے چین ہوں اور آپ اتنے سستے چھوٹ جائیں کہ صرف اپنی رائے کا اظہار فرما دیں۔ مہاتما " واضح ہو کہ میں اکی خود آؤں گا اور اپنے ہمراہ نوجوانوں کو لاؤں گا کہ وہ آپ سے ہندوستان کی سیاست کے چھڑے ہوئے شیعی مسئلہ کے متعلق لکھنؤ ہی میں غور کرنے پر مجبور کریں۔

گاندھی جی۔ پھر تو آپ میں "نان وائیلنس" نہ رہے گا۔ کیا آپ ہاتھ میں ہتھکڑی ڈال کر لے جائیے گا۔

میں۔ بالکل اسی طرح جس طرح ایک بگڑا ہوا بیٹا اپنے باپ کا دامن پکڑ کر کسی مطلوبہ شئے کے لئے ضد کرتا ہے۔ اور اپنی ہٹ پوری کر دکھاتا ہے۔

گاندھی جی۔ میں لکھنؤ بہت پہلے آچکا ہوتا مگر مجھ کو مدح صحابہ کی نسبت کچھ معلوم نہ تھا اگر میں معاملات کو تشریح کے ساتھ سمجھ چکا ہوتا تو فضا پر قابو پا سکتا تھا۔ آپ لوگ اپنے مذہب اور حقوق پر جو شائع شدہ خبریں ہوں میرے پاس چھوڑ جائیے اور چند اہلسنت علماء کے نام بتائیے جن سے [illegible] عقائد یا اور خاص طور پر مدح ثلاثہ پر لکھی ہوئی کتب منگا سکوں۔ میرا مطلب اور دلی منشا یہ ہوگا کہ میں مسئلہ کو سمجھنے کی خاص طور سے کوشش کرسکوں۔

اسکے بعد مولانا مرزا یوسف حسین صاحب نے "مدح ثلاثہ" اور "تبرا" پر مذہبی نقطہ

۳۰ ... کی ترجمانی ،، مدح ثلاثہ اور تبرا میں فرق " پر چند مدلل شائع شدہ ہینڈبل تحفۃً نمایندے راجکوٹ کے سٹیشن سے ہمزاد کی طرح ہمراہ ہوئے اور شام کو روانگی تک سایہ کی طرح ساتھ ساتھ رہے۔ گاندھی " ... " کیا تھی گویا ملاقات معظم سے ملنا تھا۔ ہماری آمد گفتگو۔ روانگی اور خبریں متعلق تنظیم براڈکاسٹ ہوئیں۔ اخبارات میں شائع ہوئیں۔

گفتگو!!

مختصر یہ کہ ہم لوگ جب صبح پہونچے تو معلوم ہوا کہ مہاتما آرام فرما رہے ہیں۔ ۴ بجے کا وقت معین کیا گیا۔ سٹیشن ویٹنگ روم واپس ہوئے۔ ۱۴ سو میل کا بی بی سی آئی آر چھوٹی لائن سے مسلسل سفر۔ ۵ مقاموں پر صرف گاڑیاں بدلنا پڑیں۔ ہم سب بہت تھکے تھے۔ ویٹنگ روم میں آکر ۴ بجے تک آرام کیا۔ وعدہ شدہ وقت پر پہونچے۔ بلائے گئے۔ اندر پہونچے۔ مہاتما کے ایک پہلو میں ان کی اہلیہ محترمہ۔ دوسرے میں ایک نوجوان دوشیزہ جس کے متعلق معلوم ہوا کہ مہاتما نے اسے اپنی لڑکی بنایا ہے۔ مردوں میں راجکوٹ ستیہ گرہ چلانے والے مہاتشے۔

گفتگو کا آغاز ہوا۔ پہلے مہاتما نے فرمایا۔ اتنی دور لکھنؤ چھوڑ کر کہاں آئے۔ کیسے تکلیف کی؟ جناب ضغیر حسین صاحب نے مختصراً لیکن انتہائی وضاحت سے مدح صحابہ ... کی تاریخ ۱۹۰۶ء سے بیان کی اور حسین احمد مدنی کی ریشہ دوانیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے وزراء کی ساز باز۔ اور کانگریس عمائد کی خاموشی کا گلہ کیا۔

مہاتما نے جواب دیا "میں شیعہ سنی جھگڑے سن رہا ہوں۔ مگر مجھکو کوئی تفصیل معلوم نہ تھی اب کچھ کچھ باتیں معلوم ہوئیں۔ اسکے بعد دریافت فرمایا۔ کہ

"میں کیا کر سکتا ہوں۔ اور خاص کر ایسی حالت میں جبکہ میں کانگریس کا چار آنے کا ممبر بھی نہیں ہوں

اس کا رد جیسا ہونا چاہئے تھا نہ ہو سکا۔

صرف ۲ ہزار سماجی حیدر آباد میں اسیر ہوئے۔ انگلستان کی پارلیمنٹ میں چرچے ہونے لگے لیکن افسوس کہ ۱۴ ہزار شیعہ جیل کی سختیاں اٹھائے ہے ہیں مگر پارلیمنٹ تو کیا اپنے ہی صوبہ کی کونسل میں ایک سوال بھی نہیں ہوتا۔ میں چاہتا تھا کہ چاہے ہزاروں صرف ہو جائیں لیکن اس موقعہ پر جبکہ لوہا گرم ہے اور ایک چوٹ اسکو سیدھا کر سکتی ہے شیعیت کا خوب پروپگنڈا کر لیا جائے۔ اہل ہنود تک شیعی عقائد کے مشکل مسائل آسان کر دئے جائیں۔ مگر افسوس کہ میرے ہمراہیوں نے کبھی اسکی اہمیت کو نہ سمجھا۔

کیا گاندھی جی سے ملاقات کوئی جرم تھا؟

اگر ادارہ کی ذمہ داری لیتے ہوئے اسکے مفاد کو پیش نظر رکھ کر اسکے اراکین دوسرے اداروں کے ذمہ دار اراکین سے تبادلۂ خیال کریں تو جرم نہیں۔ ہم لوگوں کا گاندھی کے یہاں جانا کیا تھا ایک مصیبت تھی۔ لکھنو کے گوشہ گوشہ سے آوازیں آنے لگیں "کیوں گئے" کوئی کہتا ہے "کس سے پوچھ کر گئے" کوئی اعتراضاً کوئی طنزاً دوسروں سے مذاق اڑاتا اور کہتا دیکھئے "گئے تھے گاندھی کے یہاں نہ کسی سے مشورہ نہ کسی سے صلاح" افسوس ہمارے نفوس پر اور ہماری کوتاہ بینی پر چاہے معاملات کی تہ تک نہ پہونچیں۔ اداروں کے ضوابط اور اسکے اختیارات خصوصی سے آشنا نہوں مگر اعتراضات کی بوچھار۔ اگر کہا جائے کہ اس ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں کیوں گئے تو میں اول یوں جواب دوں گا کہ اس ایجی ٹیشن سے پہلے مہاتما سے خط و کتابت کا سلسلہ تنظیم المومنین سے ہو رہا تھا یہ ملاقات اس کا نتیجہ تھی کسی سے کچھ مانگنا نہ تھا۔ گذارش کرنی نہ تھی۔ واقعات پر تبادلۂ خیال کرنا تھا۔ ہندوستان کی سیاست اور اسکے نیتاؤں کی ذہنیت پر روشنی ڈالنی تھی۔ اسکے علاوہ

نظر سے کافی روشنی ڈالی یہاں تک کہ ان دونوں کی حقیقت اُن پر واضح ہوگئی۔

آزاد کا تذکرہ

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد مہاتما نے فرمایا کہ

"کلکتہ کے مقام میں میرے پاس شیعہ عورتوں کے کچھ تار پہونچے جن میں ستیہ گرہ کی دھمکی تھی میں نے آزاد صاحب سے کہا کہ وہ اس معاملہ کو ختم کرا دیں آج پھر آپ کے سامنے ان کو لکھتا ہوں کہ وہ جہاں تک جلد ہو سکے آپس میں مصالحت کی کوشش کرا دیں تو اچھا ہو۔

آپس کی مصالحت کا جملہ خدا جانے وبا کی طرح ان سب تک کیونکر پہونچ گیا تھا۔ جس کو دیکھو اسی پر اسرار کرتے نظر آتا ہے۔

غرض ۲ گھنٹے ... صرف دو ہی نتیجے نکل سکے۔ اول یہ کہ تبرّا کی کافی تشریح ہوگئی ظاہر بظاہر قضیہ مذکور کا حل مولانا ابو الکلام آزاد کے سپرد کر دیا گیا۔ اور اس پر تعجیل کا حکم صادر کر دیا گیا۔

میں نے دوران گفتگو میں شیعوں کے اس عظیم الشان ایجی ٹیشن پر سوالات کئے۔ مہاتما نے اسکی اہمیت۔ خوبیاں اور اسکی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ میں نے بہت سے ایجیٹیشن لڑے ہیں تمہارا ایجی ٹیشن اپنے رنگ میں نرالا اور انتہائی کامیاب ہے۔

غرض اس گفتگو کے بعد اسٹیشن واپس گئے اور اسی روز ۹ بجے رات کو رخصت ہوگئے۔ راستہ بھر یہی سوچتے رہے کہ افسوس اتنا بڑا ایجی ٹیشن اور ایسا ناکامیاب پروپگنڈا۔ جس ہندو کو دیکھیے تبرّا کو گالی کہتا ہے۔ مخالفین نے کچھ اسطرح ان سب کو یہ سبق پڑھا دیا ہے کہ یہ اسکو بھلانے کے لئے تیار ہی نہیں۔ ہماری جانب سے نشر و اشاعت کی کمی کا یہ نتیجہ ہے کہ آجتک

مولانا سعید صاحب کی کلکتہ کو روانگی

ان جلہائے معترضہ کے بعد گاندھی جی کی ملاقات اور نتیجہ کے سلسلہ ہی میں یہ یاد دلا دینا ضروری ہے کہ مہاتما نے ہم لوگوں سے وعدہ ہی نہیں فرمایا تھا بلکہ ہمارے رسامنے تار دلوایا تھا کہ وہ جہاں تک جلد ہو سکے مدح صحابہ اور تبرّا کے قضیہ میں دخل دیں۔ یہ خبر پوشیدہ نہ تھی۔ لکھنو میں بھی پہونچی۔ ساتھ ہی ساتھ ہم لوگ بھی راجکوٹ سے واپس آئے اور لکھنو پہونچے۔ دو روز کے بعد اکبارگی .. کہ سعید الملۃ آزاد صاحب سے ملنے کلکتہ تشریف لے گئے۔ تعجب ہوا سوچا کہ یہ کیوں تشریف لے گئے۔ بہر حال چونکہ اس پر زیادہ غور و خوض ضروری نہ تھا۔ ہم لوگ خاموش ہو گئے۔

دو یا تین روز کے بعد ایک دعوت نامہ پہنچا جس میں . سعید الملۃ قبلہ کے یہاں ایک مشاورتی کمیٹی ہے میں بھی .. کہ قبلہ موصوف کلکتہ سے کچھ پیغام لائے ہیں جس کے ہمراہ سر سلطان کا ایک خط بھی ہے اور مولانا ابو الکلام آزاد کا ایک بیان بھی (ہر دو تحریروں کی نقول اسی باب کے تتمہ میں درج ہیں) بحث و مباحثہ کا بازار گرم ہے بحث صرف اسقدر ہے کہ آیا التوا کیا جائے یا نہیں؟

غور سے سُنا تو معلوم کر سکا کہ مولانا ابو الکلام آزاد نے جناب سعید الملۃ سے علاوہ مزید اعلان کے تحریراً یقین دلایا ہے کہ شیعوں کے معاملات ان کے حسب دلخواہ طے ہو جائیں گے۔ مولانا آزاد ایک مجلس شورہ طلب کریں گے جس میں سنی اور شیعہ عمائد کو طلب فرما کر قضیہ مدح ثلاثہ و تبرّا طے فرما دیں گے مگر اس میں شرط صرف یہ ہے کہ شیعہ تبرّا ایجی ٹیشن اتنے عرصہ تک بند کر دیں جتنے عرصہ تک کانفرنس ہوتی رہے۔ اور اس کا کوئی نتیجہ نہ نکل آئے۔ اس شورہ میں علاوہ اراکین تنظیم کے مرزا محمد صادق صاحب

ایجی ٹیشن کے بناؤ اور ٹھاٹھ۔ اور اسکے تیوروں کو تو آغاز ہی میں ٹھیس ... دوسرے ... ہماری قوم کے ... دوڑ شروع کر دی۔ ہم نے سپاہیانہ تیوروں سے اسکو شروع کیا اگر وہی تیور قائم رکھے جاتے تو کہیں کے نہ جانے کی ضرورت ہی نہ محسوس ہوتی۔

سنئے! جب داخل ایجی ٹیشن ... لیڈروں نے منہ کے بھل گر کر اپنی قوم کی دلیرانہ اسپرٹ میں ٹھیس لگا دی تو پھر اسکے اسی ... رش کے متعلق اعتراض کی گنجائش نہیں۔

(۱) سید علی ظہیر صاحب بیرسٹر کی پیتھو جی سے خط و کتابت ان کا قدوائی صاحب ... پر چکر لگانا۔

(۲) روٹری کلب لکھنؤ میں سنیوں کے لیڈروں سے ... دوسرے شیعوں کی گفتگو اور شیعہ علماء کی یہ التجا کہ سنی شیعوں پر رحم کرتے ہوئے اپنے حق سے دست بردار ہو جائیں۔

(۳) کانگریسی شیعوں کا جواہر لال نہرو کی آستانہ بوسی کرنا اور خوشامد ... ان کو لکھنؤ لانا اور ... میں مسلسل اُن سے درخواست ... کیلئے ... کرم کی بھیک مانگنا۔

(۴) سر رضا علی صدر شیعہ کانفرنس کا معیار سے گرا ہوا بیان۔ سنیوں سے دست بستہ اپیل کہ وہ ۱۲ ربیع الاول کا جلوس اٹھائیں لیکن اسکو جلوس محمدی میں تبدیل کر دیں۔

(۵) مہر سلطان کا مولانا ابو الکلام آزاد سے کلکتہ جا کر ملاقات کرنا جس کا اقبال موصوف نے اپنے اس خط میں فرمایا ہے ... کا جلوس نکلنے کے بعد جب وہ اپنی سعی میں ناکامیاب ہوئے تب قدوائی کو تحریر فرمایا ہے ... غلطی نہ تھی بلکہ انتہائی خلوص تھا)

(نوٹ) واضح ہو کہ یہ تمام واقعات اسوقت رونما ہوئے تھے جب تمام کارکنان تنظیم المومنین جیل میں تھے ایک غریب صدر تھا جس کو خود غرض لیڈران منہ لگانا اپنی توہین سمجھتے تھے اور مسلسل چاہ رہے تھے کہ ... مصالحت ہو جائے تاکہ کامیابی کا سہرا ابھی ہمارے ہی سر بندھ جائے۔ وہ تو خدا کی قدرت کہئے اسکو ... منظور تھا ... ہمارے تمام منصوبے ناکامیاب ہوئے

(۲) نہ کسی کا عہدہ کام آیا نہ کسی کا خطاب نہ دولت سیاست کو متاثر کر سکی نہ بہار کی دوستی۔

ہوجائے تو اچھا ہے۔

میں نے فوراً مجلس انتظامیہ بلائی۔ اور یہ تجویز پیش کی کہ آزاد کی اپیل نے شیعوں میں ایک ہیجان پیدا کر رکھا ہے اسلئے اسکو کسی طرح ختم کرنا چاہیئے اور فی الحال التواء اور عدم التواء کے سوال اور اسکے مباحثہ نے شیعوں کے سکون کو فنا کر دیا ہے۔ [illegible] کرنے کا صرف ایک ہی [illegible] اور وہ یہ کہ تنظیم کے مختلف الخیال حضرات کو کلکتہ لیجا کر آزاد سے بالمواجہہ گفتگو کی جائے اور تبادلۂ خیال کرا دیا جائے اگر آزاد ان میں سے سبکو التواء کے متعلق مطمئن کر دیں تو پھر انجمن اس مسئلہ خاص میں کوئی رائے ظاہر کر سکے۔

مجلس [illegible] آزاد سے گفتگو کی اجازت دی۔ پھر جناب قتیل صاحب جناب نجم العلماء کی خدمت میں بھیجے گئے [illegible] میں جناب ناصر الملت کی خدمت میں کہ ان دو ذوات مقدسہ سے بھی اس امر میں مشورہ کر لیا جائے۔ جو انجمن کا فرض اولین ہے۔ جناب نجم العلماء نے قتیل صاحب کو مشورہ دیا اور یہاں تک فرمایا کہ اگر کلکتہ جاتے ہو تو کچھ نہ کچھ فیصلہ کر ہی کے آنا۔ جناب سرکار ناصر الملت نے مجھکو مشورہ مرحمت فرماتے ہوئے فرمایا کہ اگر مسلم لیگیروں [illegible] پر بھی تبادلۂ خیال ہو جائے تو نامناسب نہیں گا۔ اب حالات مذکورہ کی تفصیل کے ہمراہ۔

(۱) جناب سعید الملت کی آزاد سے گفتگو۔

(۲) مولانا ابو الکلام آزاد کی اپیل۔

(۳) التواء کا نازک مسئلہ اور عوام میں بے چینی۔

(۴) علمائے اعلام کے مشورہ کے بعد پھر کوئی سبب نہ تھا کہ تنظیمی اراکین اُس کے اور چنے ہوئے ممبران مجلس انتظامیہ کلکتہ جا کر اس نازک مسئلہ کا آخری فیصلہ کریں۔

(۵) جناب ناصر الملت کا اعلان کہ التواء کے فیصلہ کا صرف تنظیم المومنین کو حق ہے کیونکہ اسی نے

حاجی غلام حسین صاحب۔ جناب تبو صاحب۔ آل رضا صاحب ایڈوکیٹ ... حسین صاحب بیرسٹر نواب احسان علی خاں آف مالیر کوٹلہ وغیرہم تشریف فرما تھے۔

چند اراکین تنظیم کے علاوہ باقی ... کے حامی تھے۔ اور ہر وہ شخص جو التوار کا حامی تھا اپنا ایک مخصوص نظریہ رکھتا تھا اسکے پاس ایک دلیل تھی۔ سب کی رائے لی گئی ... صدر صاحب ... کی حمایت کے باوجود اعلان کردیا کہ ہماری وہی ... صر اللہ قبلہ کا حکم ہے۔ مولانا مرزا یوسف حسین صاحب قبلہ اور نواب احسان علی خاں صاحب نے التوار کے خلاف رائے دی اور طے یہ ہوا کہ پنجاب کے سربرآوردہ اسیروں سے بھی مشورہ کرلیا جائے جو اسی روز لکھنو جیل سے تبدیل ہوکر سیتاپور کیمپ جیل جارہے تھے

دوسرے روز نواب صاحب موصوف ایک تحریر لائے جس میں التوار مگر صرف ۳ روز کے التوار کی رضامندی تھی۔ یہ چیز تو اپنی جگہ ختم ہوگئی۔ ... سلہ اور آزاد کے وعدوں کا چرچہ شروع ہوگیا لوگوں کے لئے ایک مصیبت ہوگئی شہر بھر میں سرگوشیاں ہونے لگیں۔ ایک آتا ہے سوال کرتا ہے کیوں صاحب التوار ہوگا۔ دوسرا کہتا ... ہرگز نہو۔ تیسرا کہتا ہے کہ آزاد کو بھی اتمام حجت کے لئے ایک موقعہ دیا جائے ممکن ہے کوئی اچھا نتیجہ نکل سکے۔ چند یوم التوار میں کوئی نقصان نہیں جتھے آتے رہیں جلسے بدستور ہوتے رہیں صرف گرفتاریاں بند ہوجائیں۔ غرض لکھنو کے ذر... ... ر اور عدم التوار کی مختلف آوازیں بلند ہونا شروع ہوئیں اور ایجی ٹیشن کی ر... ... میں ایک ہیجان پیدا ہوگیا۔ عوام میں انتشار ہوا اور پھر اس انتشار کا کوئی حل تھا ... اسکے انتظام کا کوئی ذریعہ اور اسکے ساتھ قیامت یہ ہوئی کہ آزاد صاحب کی اپیل کا خلاصہ اخباروں میں بھی شائع ہوگیا۔

اراکین تنظیم نے یہ سوچا کہ اگر چند دن اور آزاد کی اپیل پر چہ میگوئیاں ہوتی رہیں تو انتشار بڑھتا جائے گا اور اس کا اثر ایجی ٹیشن پر برا پڑے گا اس لئے اس کا معقول اور قطعی فیصلہ ہی

The following Statement has been [illegible] by Shamsul Ulama Moulana Nasir H [illegible] Sahab Mujtahid :—

I am surprised at the [illegible] made about me in the English and Urdu Papers as they are very misleading. It has [illegible] been my heart's desire that all Muslims Should live in Unity and peacefulness so as not to allow the Enimies of Islam the oppertunity to benefit by their disunity. The best way to end the present controversy between the two communities is to remove the [illegible] of it, to revert to the original state of [illegible] and to maintain it.

The question of suspension or otherwise of the agitation which the Anjuman-e-Tanzimul Momeneen has been compelled to start must depend upon the [illegible] of the responsible persons of the Anjuman. Any honourable agreement between the parties' God willing' have

ایجیٹیشن شروع کیا وہی اس نازک مسئلہ کا فیصلہ بھی کر سکتا ہے، تحریر و اجازہ درج ذیل ہے۔

باسمہ سبحانہ

جناب اڈیٹر صاحب اخبار سپاہی زاد لطفکم

بعد سلام باکرام واضح رائے شریف ہو کہ آجکل بعض انگریزی اخبار اور اردو اخبار میں اس نحیف کے متعلق ایسی خبریں نہایہ [illegible] شائع [illegible] میں جن کو سنکر میں نہایت متعجب ہوتا ہوں، ایسی [illegible] خبریں نہایت گمراہ کن ہیں، میں ہر [illegible] اس امر کی رکھتا ہوں کہ اہل اسلام باہم [illegible] صلح و آشتی کے ساتھ زندگی بسر کرتے رہیں اور دشمنان [illegible] کو اس [illegible] یں کہ وہ تفریق بین المسلمین سے فائدہ اٹھائیں جو کشمکش اس وقت بین الفریقین موجود ہے اسکے رفع کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دونوں فریق متنازعات موجودہ کو ترک کر کے حالت سابقہ کی طرف عود کریں اور اس پر باقی رہیں۔

انجمن تنظیم المومنین کی طرف سے یہ تحریک بھیجی [illegible] گئی ہے اسکے التوا یا عدم التوا کا اختیار انجمن تنظیم المومنین کے ذمہ دار اشخاص کو ہے۔ فریقین کے درمیان جو باعزت صلح ہو جائے گی اس کو میں انشاء اللہ پسند کرونگا

(شمس العلماء ناصر الملۃ آقا مولانا مولوی)

ناصر حسین (عفی عنہ بقلمہ)

نوٹ اس اجازت کے بعد اراکین تنظیم محض گفت و شنید کے لیے اگر آقا [illegible] کے پاس گئے اور سعید الملۃ کے لائے ہوئے مسئلہ التوا کو سلجھانے اور ہمیشہ کیلیے اسکو ختم کرنیکی کوشش کی تو کیا کوئی مومن اس اقدام پر معترض ہوگا؟

چارہ نہ تھا کہ وہ اپنے نمائندوں کو کلکتہ بھیجے اور آزاد سے تبادلہ خیال کے بعد کسی نتیجے پر پہونچے چنانچہ حضرات مندرجہ بالا نے آزاد سے ملاقات کی اور صرف اسی مسئلہ پر مباحثہ کیا اور اپنا اطمینان کہ وہ التوا پر کیوں زور دے رہے ہیں۔

صفدر حسن صا[illegible] نے گفتگو میں فرمایا بھی کہ جب کانگریسی وزارت نے وہابی سُنیوں کو شاہراہوں پر مدح ثلاثہ کا حق ۳۱ مارچ کے کمیونک کے ذریعے سے دیا تو اُس حق کے تفویض کرنے سے پہلے اُنکی سول نافرمانی کے التوا کی خواہش، دھمکی یا درخواست نہیں کی گئی بلکہ مدح ثلاثہ کی اجازت کے ہمراہ التوا کی دھمکی دی گئی۔ شیعوں کے ساتھ کیوں یہ ظلم ہے کہ پہلے ایجیٹیشن ملتوی کریں اسکے بعد اُنکے مطالبات پر غور کریں۔

پھر مولانا ضامن حسین صاحب قبلہ نے یہانتک فرمایا کہ اگر "التوا" کا لفظ کسی شیعہ مقرر کی زبان پر آجائے تو لکھنؤ کے جلسے میں حاضرین اسکی جان لے لیں۔ اسلیے التوا پر اصرار ہمارے لیے سمّ قاتل سے کم نہیں۔ ان تمام باتوں کا جواب صرف اتنا ہی ملا کہ " میں موقعہ کی نزاکت کو سمجھتا ہوں مجکو ظفر الملک کے اُس بیان کے بعد بھی جو اُنھوں نے تعزیہ داری پر حملہ کرتے ہوئے شیعوں کے مطالبات کے خلاف شائع کیا ہے یہ توقع ہے کہ میں اس قضیہ کا کوئی حل ضرور نکال سکونگا۔

سوال۔ آپ التوا پر کیوں زور دے رہے ہیں

جواب۔ اسلیے کہ فیصلہ کے وقت سُنیوں کو پُرسکون فضا ملسکے۔

س اگر آپکی بُلائی ہوئی کانفرنس سے قابلِ اطمینان نتیجہ نہ نکلا۔

ج تو میں اپنے اختیارات خصوصی سے کام لونگا جو بحیثیت کانگریس ہائی کمانڈ گورنمنٹ یوپی میں مجکو حاصل ہیں

س۔ اس قضیہ کے متعلق آپکے نزدیک کیا فیصلہ ہونا چاہیے۔

my approval and blessing.

Sd. Hasan,

Retd. Dist. and Sessions
Judge,
P. . . .
A. . . . . Momeneen
Lucknow.

Dated:- 8/6/1939.

کلکتہ کی روانگی

آخر جناب صغیر حسین صاحب صدر، [illegible] مرزا احسن حسین صاحب نائب صدر، نواب سلطان علی خاں صاحب قائد اعظم، میں، نواب جعفر رضا خاں صاحب، نواب محمد علی خاں صاحب، نواب لاڈلے مرزا صاحب، سید شبیر حسن صاحب قتیل اور غلام حسنین صاحب نقوی کلکتہ روانہ ہوئے یہ کوئی وفد نہ تھا، افسوس کہ اس مجمع کو اخباروں نے وفد کا نام دے کر بات کا بتنگڑ بنا دیا، کسی سے التجا مقصود نہ تھی، حقوق کی بھیک مانگنا نہ تھی، درخواست کرنے جانا نہ تھا، جو وفد تیار کر کے پہلے سے باریابی کی درخواست دی جاتی، اجازت حاصل [illegible] وغیرہ۔

ان حضرات کے کلکتہ جانے [illegible] یہی تھا کہ "التوا" اور "عدم التوا" کا جھگڑا جو ... میں کافی مخل ہو رہا ہے کسی طرح ختم ہو جائے۔ جناب ناصر الملۃ قبلہ [illegible] کا ... وہاں تنظیم کو تفویض فرما کر اُن کے فرائض کی اہمیت میں اضافہ فرما دیا تھا؛ تو اب تنظیم کے لیے اسکے سوا کوئی

جواب بھی دوں۔

"اگر تم نے التوانہ کیا اور جلد کسی فیصلے تک نہ پہونچے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ مہینہ یا مشکل سے دو مہینے اور یہ ایجیٹیشن زندہ رہ سکے گا، ادھر پنجاب نے کمی کی اس میں انحطاطی کیفیت پیدا ہوگی اور آخر ش فیل ہوجائے گا۔

س ۔ آپ چاہتے ہیں کہ سنیوں کے لیے پرسکون فضا تیار کی جائے تاکہ صلح کی گفت وشنید میں وہ اطمینان سے حصہ لے سکیں؟

ج ۔ ہاں۔

س ۔ پھر آپ شیعوں کے لیے بھی ویسی ہی پرسکون فضا تیار فرمائیے تاکہ شیعہ بھی اطمینان قلب سے کانفرنس میں حصہ لے سکیں؟

ج ۔ جس طرح آپ فرمائیے۔

س ۔ ہم لوگوں نے کہا کہ جب تک لکھنؤ کی گلیوں، سڑکوں، کھلی ہوئی مسجدوں میں جہاں آج تک بالاعلان مدح ثلاثہ ہو رہی ہے مدح ثلاثہ نہ روکی جائیگی ہرگز شیعوں کو چین نہیں آسکتا اسکے علاوہ جس وقت تک شیعوں پر سے ۷۰ اکے مقدمات ہٹا نہ لیے جائیں اُن کے پریس اور اخباروں سے جو ضمانتیں طلب کی گئی ہیں وہ واپس نہ لی جائیں، طلبا کو ۸ رجولائی تک رہا نہ کیا جائے، اسیروں پر سے سختیاں نہ ہٹائی جائیں، جیل میں ہمارے وزیٹروں کو اسیروں سے ملنے کی اجازت نہ دیجائے، توصیف اللہ انچارج کوتوالی چوک و حامد علی انچارج تھانہ وزیر گنج کا فوراً تبادلہ نہ کیا جائے گا اُس وقت تک شیعوں کو ہرگز اطمینان نہیں ہوسکتا اور سکون قلب حاصل نہیں ہوسکتا۔

ج ۔ آزاد صاحب نے فرمایا کہ جب آپ میری استدعا قبول فرماکر التوا کا اعلان فرمادینگے تمام

ج ۔ جو فضا شہر کی ۵ ۱۹ء سے پہلے تھی جب لکھنؤ میں شیعہ و سنی اپنے مذہبی رسوم بلا جھگڑے اور فساد ادا کرتے اور پُرسکون زندگی [illegible] تھے، وہی فضا پھر بننا چاہیے۔

س ۔ کم از کم کتنے [illegible] ہونا چاہیے۔؟

ج ۔ میں جلد فیصلے کی کوشش کرونگا، مشکل سے [illegible] ہو گی۔ دو یا تین دن فیصلے میں اور گورنمنٹ کے احکام نافذ ہونے میں [illegible] ہونگے۔

س ۔ التوا کے نقصانات اور اُسکے نتائج آپ جانتے ہیں ؟

ج ۔ آپنے اس ایجیٹیشن سے جس غیر معمولی تنظیم کا مظاہرہ فرمایا ہے اُسکے بعد میں بالکل نا اُمید نہیں ہوسکتا کہ چند یوم ملتوی ہونیکے بعد آپ کا ایجیٹیشن اور دوبارہ قوت سے شروع نہ ہوگا، پھر اگر شیعہ اپنے مطالبات پر مضبوطی سے اڑے ہیں تو جس طرح آج باقاعدہ منظم ہو کر گورنمنٹ سے لڑ رہے ہیں کل بھی اُسی مضبوطی سے مقابلہ کے لیے تیار ہوسکتے ہیں، اسکے بعد آپکو [illegible] اور اُسکے مستقبل پر ضرور غور کرنا چاہیے۔ ہر جنگ میں صلح کی گفت و شنید وقتی التوا اور اسی قسم کے بہت سے معاملات درپیش آتے رہتے ہیں۔

میرا سوال ۔ ہندوستان کی کوئی ایسی اخلاقی جنگ بتلایئے جس میں التوا، صلح کی گفت و شنید کا موقع آیا ہو۔

ج ۔ یہ قصہ طولانی ہے۔

س ۔ اگر ہم نے آپکے التوا کو منظور نہ کیا تو آپکے نزدیک ہمارے ایجیٹیشن کا کیا حشر ہوگا، یہ سوال میں آپسے ایک تجربہ کار مسلمان سیاست داں ہونے کی وجہ سے پوچھتا ہوں، چاہتا ہوں کہ آپکے ذاتی تجربہ سے سبق حاصل کروں۔

ج ۔ تم نے بڑی ایمانداری سے یہ سوال کیا میرا فرض ہے کہ اُتنی ہی ایمانداری سے اس کا

توصیف اللہ وحامد علی ... سے شدائد کا برطرف کیا ... یت کے ساتھ فوراً عمل میں آسکتے تھے برخلاف اسکے بنارس کے قیدیوں کو شدائد کی وجہ سے بھوک ہڑتال کرنا پڑی، دو شیعوں کا قتل اور ایک پر قاتلانہ حملہ جو وقوع میں آیا ہے اُسکے متعلق ممبرانِ انجمن کو یقین کرنے کی وجوہ ہیں کہ پولس مجرمان کو محفوظ رکھنا چاہتی ہے، نیز مولانا آزاد لپنے ارادے اور وعدے کے سچے ہونے کی حالت میں بھی انجمن کو اس کا اطمینان نہیں دلا سکے کہ وہ اپنا فیصلہ کا نفاذ یوپی گورنمنٹ سے کرا سکیں گے، نیز دیگر وجوہ سے انجمن کی رائے میں شیعوں کے لیے ایسی فضا پیدا نہیں کی گئی جس میں وہ تحریک التوا کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھ سکتی اسلیے طے ہوا کہ ایجیٹیشن کا التوا نہ کیا جائے۔"

علمائے کرام کا فیصلہ

پہلے علما کا فیصلہ یہ ہوا کہ چونکہ پنجابی و سرحدی حضرات سے محاذ کو تقویت پہونچ رہی ہے اسلیے انکا شوری ضروری ہے، چند یوم کے بعد قطعی فیصلہ صادر ہوگیا کہ التوا ناممکن ہے۔

اس موقع پر چاہتا ہوں کہ التوا کے مسئلے پر جو مختلف خیالات مجھ تک پہونچے ان کے متعلق چند سطور حاضر خدمت کروں۔

عارضی التوا

التوا کی خبر آتے ہی شیعوں میں دو حصے ہوگئے، ایک وہ حصہ جو اس کا حامی تھا دوسرا جو اسکے خلاف رائے رکھتا تھا، حمایت کرنے والے کہتے تھے کہ قوم انتہائی پریشان ہے

مطالبات ... دیے جائیں گے۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جنکے متعلق اگرچہ التواء ہو تب بھی ... ضرورت ہے کہ اُنکے متعلق کوشش کروں۔

الغرض دو گھنٹے مسلسل گفتگو رہی اور تبادلۂ خیال ہوتا رہا لیکن نتیجہ یہی نکلا کہ اگر التوا ہو تو اُن سے مزید گفتگو کیجائے ورنہ فضول ہے۔ ... صفدر حسن صاحب کو مدعو کیا، بہرحال کوئی خاص نتیجہ نہ نکل سکا۔

تین روز کے قیام کے بعد ہم لوگ لکھنؤ واپس آئے۔ علماء کرام مدظلہم سے تمام و کمال گفتگو عرض کردی، ... عذر کے متعلق جو خیال ... کردیا، پھر ... کے معزز ممبران کے روبرو کلکتہ کا تمام سفر ... دیا۔

مجلس انتظامیہ کا فیصلہ

... ہرگز منظور نہ کیا ... آزاد سے ملاقات ... کئی روز گزر گئے اور کوئی شرط ایسی منظور نہیں کی گئی جس کی مدد سے شیعہ ... سکون فضا پیدا کی جاسکتی

تجویز مجلس انتظامیہ تنظیم المومنین لکھنؤ

بحوالہ ارشاد جناب سرکار ناصر الملۃ مدظلہم العالی جس میں جناب موصوف نے تنظیم المومنین کی رائے پر تحریک التوا کو محول کیا ہے۔

"چونکہ منجملہ آٹھ مطالبات کے جو مولانا ابوالکلام آزاد کے سامنے پیش کئے گئے تھے اور جن میں کے بیشتر ایسے تھے جنکی نسبت مولانا موصوف نے فرمایا تھا کہ بلالحاظ گفتگو مصالحت کے وہ پورے کئے جائینگے اور اُن میں بھی تبادلۂ سب انسپکٹران

ہمارے لیے ضروری ہے، اسکے علاوہ شیعوں کو اپنے روایات قدیم کے ماتحت ہر قوم پر کا اظہار کرنا چاہیے، اگر آزاد نے ہاتھ بڑھایا ہے تو ضرور لبیک کہنا چاہیے تاکہ حجت تمام ہو جائے اور ہم کو دنیا کو یہ بتا دینے کا موقع ملے کہ ہم نے خود کبھی فساد کی خو نہ رکھی، اول تو یہ اندیشہ ہی عبث ہے کہ عارضی التوا سے ایجیٹیشن ختم ہو جائیگا اگر آزاد کے اتنے وعدوں کے بعد بھی کامیابی نہ ہو اور التوا اختتام ایجیٹیشن میں تبدیل ہو جائے تو کہنے کو ہوگا کہ ہمکو دھوکا دیا گیا، بات بن جائیگی عزت باقی رہ جائیگی قوم پر جو مصیبت نازل ہو گئی ہے اُس کا خاتمہ ہو جائیگا۔

اس طبقے کو یہ یقین کامل تھا کہ ۳۱ مارچ ۳۹ء کا کمیونک جس میں مدح ثلاثہ کے جلوس کی اجازت دی گئی ہے ضرور منسوخ ہوگا۔

دوسرا طبقہ

برخلاف اسکے سپاہیوں کا دوسرا طبقہ عدم التوا کی حمایت میں کہتا تھا کہ شیعوں کا یہ پہلا قدم ہے ایک مرتبہ اگر التوا کی خبر ہندوستان میں پہونچی تو لوگوں کو سہارا مل جائیگا اور پھر جتھوں کی آمد بند، شیعوں کا جوش ختم، اور ایجیٹیشن کی گرم بازاریاں ٹھنڈی ہو جائینگی، دوسرے آزاد صاحب کے وعدوں پر اعتماد کیونکر ہو سکتا ہے جبکہ وہ سنیوں کے لیے پُرسکون فضا چاہتے ہیں لیکن شیعوں کے لیے کسی ایسی رعایت کے لیے تیار نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ اُن کو اُن سے کچھ بھی ہمدردی ہے، وہ کہتے تھے کہ مولانا موصوف وہی تو ہیں جنھوں نے السپ رپورٹ کے بعد رزولیوشن بنا کر سُنیوں کی بند راہیں وا کر دیں، اُسکے بعد بھی تین سال مسلسل کسی نہ کسی صورت میں مدح ثلاثہ جنگ رو نما ہوتی رہی لیکن مولانا نے کبھی ایک بیان بھی اسکے خلاف شایع نہ فرمایا، نہ اتحاد بین المسلمین کا علم بلند کیا، کیا اُمید ہو سکتی ہے کہ فیصلہ ہمارے ہی حق میں ہو، پھر مطلوبہ

اُس کی مالی حالت تباہ ہو چکی ہے، اُس کا مستقبل تاریک ہوتا جا رہا ہے، جیل میں اگرچہ بہادر مجاہد انتہائی استقلال سے اپنے حق کے لیے جنگ جاری رکھے ہیں، مگر اندیشہ ہے کہ کہیں زیادہ تعداد جرمانہ ادا کر کے جیل سے باہر نہ آجائے اس سے گورنمنٹ [illegible] ثابت ہو سے ہوجائیں گے قوم کو خسارہ اور ایجیٹیشن کا مقصد [illegible] ۱۵ر جولائی تک کم از کم ۵ ہزار اسیر رہا ہوجائینگے جیلیں خالی ہوجائینگی آئندہ تعداد میں اتنی نہ ہوگی، جو [illegible] کمی پوری ہو سکے، گورنمنٹ بہت سی ذمہ داریوں سے سبکدوش [illegible] گی اُسیر سے ایجیٹیشن کا حقیقی معنوں میں دباؤ کم ہوتا جائے گا۔

علاوہ بریں گرمی کے ایام میں پہلا سابقہ ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ پریشان ہو کر نازک مزاج شیعہ خدانخواستہ معافی مانگ لیں تو بنا بنایا کھیل بگڑ جائیگا۔ قیدخانوں میں بیماروں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے، شہر کی فضا برابر مکدر ہو رہی ہے، ہندوستان کے دیگر صوبوں میں سُنی شیعہ کشمکش بڑھ رہی ہے جسکے اثرات و نتائج خود شیعوں کے حق میں بہتر نہ ہونگے، کاروبار معطل ہے شیعوں میں تجارت کا یوں ہی فقدان ہے، اس جنگ نے بیکاروں میں اضافہ کر دیا ہے، مالی حالت بد سے بد تر ہوتی [illegible] یوپی گورنمنٹ سُنیوں کے اثرات اور اُنکے خوف سے بالکل خاموش ہے، گھروں میں تعزیے رکھے ہیں، عورتیں محرم سے ابتک سوگوار ہیں، رواسم دُنیا بند ہیں، دلوں کا سکون رخصت ہے ہر طبقے کے افراد پریشان خاطر ہیں، مقدمات کی وبا ہے [illegible] ملازموں کی ملازمتیں اور شرفا کی عزت و جان اور مال سب خطرے میں ہے، پریشانیوں میں اضافہ ہوتا جاتا ہے، لہذا اپنی تنظیم، قوم کی حمیت، شیعیان ہند کی قوت اور علمبردار حسینیؑ کے اعجاز پر بھروسہ کرتے ہوئے چند یوم کا عارضی التوا منظور کر کے آزاد صاحب کو بھی فیصلہ کا موقع دیا جائے، ممکن ہے کوئی اچھا نتیجہ نکل آئے، آزاد کانگریسی مسلمانوں میں ایک بڑی ہستی ہیں اُن سے دروغ کی کم اُمید رکھنا چاہیے اُن کی ذمہ داریاں عوام [illegible] ہیں اُن پر تھوڑا سا اعتماد

ہمارا ... لیے ضروری ہے، اسکے علاوہ شیعوں کو اپنے روایات قدیم کے ماتحت ہر قوم پر
کا اظہار کرنا چاہیے، اگر آزاد نے ہاتھ بڑھایا ہے تو ضرور لبیک کہنا چاہیے تاکہ حجت تمام ہوجائے
اور ہم کو دُنیا کو یہ بتادینے کا موقع ملے کہ ہم نے خود کبھی فساد کی خو نہ رکھی، اول تو یہ اندیشہ ہی عبث
ہے کہ عارضی ... ایجیٹیشن ختم ہوجائیگا اگر آزاد کے اتنے وعدوں کے بعد بھی کامیابی نہ ہو
اور التوا اختتام ایجیٹیشن میں تبدیل ہوجائے تو کہنے کو ہوگا کہ ہمکو دھوکا دیا گیا، بات بن جائیگی
عزت باقی رہ جائیگی قوم پر جو مصیبت نازل ہوگئی ہے اُس کا خاتمہ ہوجائیگا۔

اس طبقے کو یہ یقین کامل تھا کہ ۳۱ مارچ ۳۹ء کا کمیونک جس میں مدح ثلاثہ کے جلوس
کی اجازت دی گئی ہے ضرور منسوخ ہوگا۔

دوسرا طبقہ

برخلاف اسکے سپاہیوں کا دوسرا طبقہ عدم التوا کی حمایت میں کہتا تھا کہ شیعوں کا یہ
پہلا قدم ہے ایک ... مرتبہ اگر التوا کی خبر ہندوستان میں پہونچی تو لوگوں کو سہارا مل جائیگا اور پھر
جتھوں کی آمد بند، شیعوں کا جوش ختم، اور ایجیٹیشن کی گرم بازاریاں ٹھنڈی ہوجائینگی، دوسرے
آزاد صاحب کے ... وعدوں پر اعتماد کیونکر ہوسکتا ہے جبکہ وہ سنیوں کے لیے پُرسکون فضا چاہتے
ہیں لیکن شیعوں کے لیے کسی ایسی رعایت کے لیے تیار نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ اُن کو اُن سے
کچھ بھی ہمدردی ہے، ... کہنے کو تو مولانا موصوف ہی تو ہیں جنھوں نے السپ رپورٹ کے بعد
رزولیوشن بنا کر سُنیوں کی بند راہیں وا کردیں، اُسکے بعد بھی تین سال مسلسل کسی نہ کسی صورت میں
مدح ثلاثہ جنگ کے نما ہوتی رہی لیکن مولانا نے کبھی ایک بیان بھی اسکے خلاف شایع نہ فرمایا،
نہ اتحاد بین المسلمین کا علم بلند کیا، کیا اُمید ہوسکتی ہے کہ فیصلہ ہمارے ہی حق میں ہو، پھر مطلوبہ

اُس کی مالی حالت تباہ ہو چکی ہے، اُس کا مستقبل تاریک ہوتا جا رہا ہے، جیل میں اگرچہ بہادر مجاہد انتہائی استقلال سے اپنے حق کی یہ جنگ جاری رکھے ہیں، مگر اندیشہ ہے کہ کہیں زیادہ تعداد جرمانہ ادا کر کے جیل سے باہر نہ آجائے اس سے گورنمنٹ کو تمام نقصانات پورے ہو جائیں گے قوم کو خسارہ اور ایجیٹیشن کا مقصد فنا ہو جائیگا۔ ۱۵ر جولائی تک کم از کم ۵ ہزار اسیر رہا ہو جائینگے جیلیں خالی ہو جائینگی آئندہ تعداد اسیران اتنی نہ ہوگی، جس سے یہ کمی پوری ہو سکے، گورنمنٹ بہت سی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو جائے گی اُسیر سے ایجیٹیشن کا حقیقی معنوں میں دباؤ کم ہوتا جائے گا۔ علاوہ بریں گرمی کے ایام میں پہلا سابقہ ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ پریشان ہو کر نازک مزاج شیعہ خدانخواستہ معافی مانگ لیں تو بنا بنایا کھیل بگڑ جائیگا، قیدخانوں میں بیماروں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے، شہر کی فضا برابر مکدر ہو رہی ہے، ہندوستان کے دیگر صوبوں میں سُنی شیعہ کشمکش بڑھ رہی ہے جسکے اثرات و نتائج خود شیعوں کے حق میں بہتر نہ ہونگے، کاروبار معطل ہے شیعوں میں تجارت کا یوں ہی فقدان ہے، اس جنگ نے بیکاروں میں اضافہ کر دیا ہے، مالی حالت بد سے بدتر ہوتی [illegible] ۔ یو پی گورنمنٹ سُنیوں کے اثرات اور اُنکے خوف سے بالکل خاموش ہے، [illegible] تعزیے رکھے ہیں، عورتیں محرم سے ابتک سوگوار ہیں، رواسم دُنیا بند ہیں، دلوں کا سکون رخصت ہے، ہر طبقے کے افراد پریشان خاطر ہیں، مقدمات کی دبا میں اضافہ ہے، ملازموں کی ملازمتیں اور شرفا کی عزت و جان اور مال سب خطرے میں ہے، پریشانیوں میں اضافہ ہوتا جاتا ہے، لہذا اپنی تنظیم، قوم کی جمعیت، شیعیان ہند کی قوت اور علمبردار حسینیؑ کے اعجاز پر بھروسہ کرتے ہوئے چند یوم کا عارضی التوا منظور کر کے آزاد صاحب کو بھی فیصلہ کا موقع دیا جائے، ممکن ہے کوئی اچھا نتیجہ نکل آئے، آزاد کانگریسی مسلمانوں میں ایک بڑی ہستی ہیں اُنسے ورع کی کم اُمید رکھنا چاہیے اُن کی ذمہ داریاں عوام سے زیادہ ہیں اُن پر تھوڑا سا اعتماد

مکتوب مولانا ابوالکلام آزاد

بجواب مراسلہ ہدیہ تشکر منجانب تنظیم المومنین کھجوا

۲۷ جون کو انجمن تنظیم المومنین کھجوا ضلع سارن نے حسب ذیل تجویز ہدیہ تشکر پاس کرکے مولانا ابوالکلام آزاد کے پاس روانہ کی :-

"نقل تجویز ۶ : انجمن تنظیم المومنین کھجوا کا یہ جلسہ منعقدہ ۲۳ جون ۱۹۳۹ء باتفاق رائے تجویز کرتا ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد کا شکریہ ادا کیا جائے چونکہ انھوں نے اس قضیہ شیعہ و سنی کو طے کرانے کا ارادہ کیا ہے اور امید ہے کہ ممدوح جلد از جلد اسے طے کرا سکیں گے۔"

اس رزولیوشن کے جواب میں مولانا آزاد حسب ذیل مکتوب روانہ فرمایا :-

جواب مولانا ابوالکلام آزاد صاحب

آل انڈیا کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی

ممبران — ۱۹ اے بالی گنج

ولبھ بھائی پٹیل — سرکلر روڈ ۱۰۳۰

ابوالکلام آزاد — کلکتہ

راجندر پرشاد — مورخہ جولائی ۱۹۳۹ء

"جناب من تسلیم! آپ نے انجمن تنظیم المومنین کھجوا کی تجویز کی نقل جو حضرت مولانا کو بھیجی ہے وہ وصول ہوئی، مولانا نے اگر اس افسوسناک قضیہ کو طے کرانے کی کوشش کی تھی تو وہ محسوس کرتے ہیں کہ بحیثیت مسلمان ہونے کے

کانفرنس میں ظفر الملک اور عبد الشکور ضرور مدعو کئے جائینگے، ان کے خیالات، اُنکے بیانات و عملی اقدامات ظاہر ہیں، ایسی کانفرنس جس میں ایسے لوگ ہوں کس صحیح، اُمید افزا فیصلے کی کیا اُمید ہوسکتی ہے، پہلی اور آخری مرتبہ ٹوٹ کر لڑ لیا جائے جہاں [illegible] ہوئے وہاں کچھ اور سہی۔

اس طبقے کے نزدیک عارضی التوا کے معنی ہی ختم ہو [illegible] کے ہیں۔ اور آزاد کہ شیعوں کا جائز و صحیح حق کے واسطے شروع کیا ہوا کامیاب اور ہندوستان کا غیر معمولی ایجیٹیشن ناکامیاب ہو جائے۔

اس بہادر طبقے کا خیال تھا بلکہ یوں کہوں کہ کامل الیقین تھا کہ وہ چونکہ جائز حق کے لیے جنگ کر رہے ہیں اگر آج نہیں تو کل ضرور فتح ہوگی، اُن [illegible] یہ توقع ہرگز صحیح نہیں ورنہ اگر سلسلۂ جنگ ختم ہوا تو پھر قوم ایسی تھکن محسوس کریگی کہ کم از کم چوتھائی صدی تک سیدھی نہ ہوسکیگی اسلیے ایجیٹیشن جاری ہی رہے تو بہتر ہے۔

تنظیم المومنین کھجوا ضلع سارن اور

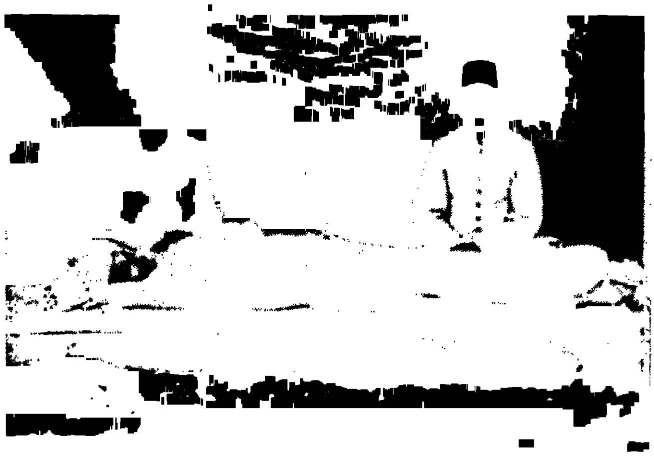
مولانا ابو الکلام آزاد

مولانا ابو الکلام آزاد سے گفتگو اور مسئلہ التوا کے متعلق تنظیم المومنین کھجوا ضلع سارن کی ایک تجویز اور مولانا موصوف کا جواب ذیل میں درج کرتا ہوں

مولانا کے جواب میں لکھنو کے شیعہ اور شیعہ اداروں کی صحیح تصویر درج ہے جو قابل ملاحظہ ہے

———

شهيد ملت بنّے حسين ساكن بريلي جنهون نے بنارس سنٹرل جيل مين ١٢ مئي
سنه ١٩٣٩ ء كو وفات پائی





مجاهد تبرّا سيد ولايت حسين صاحب مرحوم بي - ايس - سي ايڈوكيٹ
جنهون نے دوران اسيري ميں اورئي جيل كے اندر ٣ جون سنه ١٩٣٩ ع كو رحلت فرمائي

اُن کا یہ فرض تھا، اسکے لیے ہرگز وہ کسی شکر گزاری کے مستحق نہیں ہیں البتہ اُنھیں یہ صورت حال دیکھ کر نہایت افسوس ہوا کہ لکھنؤ میں جن حضرات کے ہاتھوں میں اس وقت تحریک کی باگ ہے وہ ان کی اس سعی کا بروقت جواب نہ دیسکے اور صلاح حال کی سعی ضایع ہوگئی۔ لیکن اطمینان بخش نتیجے تک پہونچنے کی یہی ایک راہ تھی جو مولانا نے پیش کی تھی اسکے سوا کوئی راہ نہیں نکل سکتی، مگر افسوس ہے کہ کوئی معاملہ فہم اور حقیقت شناس لیڈر وہاں موجود نہیں جو ذمہ داری کے ساتھ قدم اُٹھا سکے، علاوہ بریں شخصی رقابتیں اور [illegible] کہ متصادم دعوے باہمدگر چل رہے ہیں۔ ایک سے زیادہ حلقے ایک دو [illegible] کے خلاف برسرکار ہیں، ہر حلقہ دوسرے پر ذمہ داری ڈالنا چاہتا ہے۔ ساتھ ہی اُسے گرانا بھی چاہتا ہے، مجتہد صاحبان خود کوئی رائے نہیں رکھتے، مقلدین سے استصواب کرتے رہتے ہیں، اس صورت حال میں کیا اُمید کی جاسکتی ہے کہ کوئی سعی و صلاح سود مند ہوگی، بہرحال مولانا آپ کی انجمن کے شکر گزار ہیں۔

نیازمند

محمد اجمل خاں

سکریٹری حضرت مولانا ابوالکلام آزاد مدظلہ

جیل میں اموات

تین ماہ میں پانچ شیعہ مجاہد مختلف جیلوں میں جیل کی بدانتظامیوں کا نشانہ بن کر

راہی اجل ہوئے۔

مرحوم مجاہدین کی فہرست

نمبر شمار	اسماء گرامی	عمر	جیل جہاں انتقال ہوا
۱	احسن رضا صاحب	۲۴ سال	بنارس
۲	بنے صاحب	۱۷	"
۳	باقر حسین صاحب	۳۵	سیتاپور
۴	ولایت حسین صاحب بی اے ال ال بی ایڈوکیٹ	۳۵	اورئی
۵	علی حسین صاحب	ضعیف	لکھنؤ

دو قتل

کانگریس گورنمنٹ کی سُنّیوں سے رواداری کا نتیجہ یہ ہوا کہ انھوں نے غریب شیعوں اور بے ضرر ہستیوں پر قاتلانہ حملے شروع کر دیئے، شروع ہفتہ میں مئی کے دو جگہ حملے ہوئے ایک بلوچپورہ میں، دوسرا غلام حسین کے پل پر، جون کے دوسرے ہفتہ میں سلطان المدارس کے قریب جناب ناصر حسین صاحب لکھنوی و جناب لڈن صاحب پر بیرحم وہابیوں نے قاتلانہ حملہ کیا اور انکو جان سے مار ڈالا۔

اس سانحہ کے بعد بھی گورنمنٹ خاموش رہی۔





شهيد ياور حسين کي نماز جنازه

کے لب بند۔

مسلم لیگروں کی شملہ سے اپیل

سرسکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب، مسٹر فضل حق وزیر اعظم بنگال، ڈاکٹر ضیاء الدین سر محمد یعقوب، وغیرہ ... اپیل شایع ہوئی۔ جس نے گورنمنٹ یوپی کے رویہ پر روشنی ڈالتے ہ ... حضرات نے شاہراہوں پر مدح ثلاثہ کا گانا یا تبرا پڑھنا دونوں کو بند کرنے کی خواہش کی، اور صاف لفظوں میں ظاہر کر دیا کہ ایک دوسرے کی اس سلسلے میں دلآزاری نہ ہونا چاہیے، ہر دو فرقے حسب دستور قدیم اپنے رد رسم مذہبی ادا کریں، کوئی ایجاد نہ ہونی چاہیے۔

اگرچہ ایسی ایسی جید اور مقتدر ہستیوں نے مدح ثلاثہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا مگر ذمہ داران گورنمنٹ نے ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالا۔

چودھری نعمت اللہ سابق جج ہائیکورٹ الہ آباد

چودھری نعمت اللہ صاحب سابق جج ہائی کورٹ نے ایک پبلک میٹنگ میں اعلان فرمایا۔

"میں اپنی ذات سے صحابہ کا ذکر جلوس کے ساتھ صحیح نہیں سمجھتا، میرے نزدیک یہ رسم بالکل غیر ضروری ہے۔ اور سنیوں کو اس پر اصرار بھی نہ کرنا چاہیئے ...."

اس پر بھی جواب ندارد۔

بربریت کا مظاہرہ

اسی دوسرے ہفتہ میں جون کے وہابیوں نے شاہ پیر محمد کے ٹیلے پر مجمع کیا اور امام باڑہ آصفی میں جمع ہونے والے شیعوں پر حملہ کیا، گیارہ مومنین زخمی ہوے، پھر بھی کانگریسی وزارت کے لبوں پر مہر خاموشی لگی رہی۔

ہندوستان کے بہترین ماہر سیاست مدبر، اہلسنت کے حامل

سنی عمائد کے اعلانات

ڈاکٹر سر شفاعت احمد خاں صاحب، و سر محمد یعقوب کے بیانات شائع ہوے، جن میں انھوں نے کھلی ہوئی لفظوں میں اسکا اعلان فرمایا ہے کہ شاہراہوں پر مدح صحابہ نہ سنیوں کا مذہب، نہ شہری حق۔ یہ صرف احرار، جمعیۃ العلما اور دیگر کوتاہ اندیش وہابی سنیوں کا پروپگنڈا ہے، اسی کے ہمراہ انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ نہ شیعوں کو تبرا پڑھنا چاہیے، نہ سنیوں کو مدح ثلاثہ اور ساتھ ہی ساتھ ۳۱ مارچ کے کیونک کو گورنمنٹ کی سب سے بڑی غلطی بتایا ہے مگر پھر بھی یکطرفہ فیصلہ کر ... موش۔

یو، پی، ایم، ال سیز کا بیان

یو، پی کے سات سنی و شیعہ ایم، ال سیز نے متحدہ طور پر وزیر اعظم یو پی کو خط لکھا جس میں انھوں نے صاف صاف تحریر فرمادیا ہے کہ راستوں پر مدح ثلاثہ اور تبرا دونوں رہنے جائیں تاکہ شیعہ و سنی کے درمیان جو منحوس کشمکش پیدا ہوگئی ہے وہ ختم ہو مگر ذمہ داران کانگریس حکومت

قوم پرست ہا . . کے یوپی کانگریس سے اُمید نہ تھی۔ اُس نے شیعوں کے ساتھ جبر و تشدد کر کے اپنے
. . . . . تی مساکر . . کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

کیا شیعہ عمر میں کبھی جواہر لال نہرو کے اعلان کو فراموش کر سکتے ہیں جو انھوں نے اس ممبئی کے
سفر میں شایع کیا جس میں انھوں نے دلپر تہور رکھ کر مادر وطن کے پیارے شیعوں کے خلاف یہ ظاہر
فرمایا ہے:۔

"سنیوں نے اپنا مذہبی حق . . . . مانگا، گورنمنٹ یوپی نے اُن کو عطا
کر دیا، اب کچھ تھوڑے شیعہ گالی بکنے کا حق مانگتے ہیں بھلا کونسی ایسی مہذب
گورنمنٹ . . . اس حق کو تسلیم کر سکتی ہے"

. . . . گجراتی اخبار کے نمائندے کو بیان دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

"جیل شیعوں . . . کے لیے تفریح گاہ ہے، وہ جیل آتے ہیں اور سیر و تماشا کر کے
واپس جاتے ہیں"

میں عرض کرونگا . . . . . . نے . وطن کی خدمت کے لیے جو "اے کلاس" میں گلچھرے اُڑائے تو
وہ آپ کے لیے تفریح نہ تھی مصیبت تھی کیونکہ آپ کو اُسی کے بل بوتے پر سیاسی ہندوستان کا "مائی
باپ" بننا تھا۔

چودہ ہزار شیعوں کے مصائب اُٹھانے پر بھی یہ ہے رویہ یوپی کانگریس . . . . کہیں
کانگریس کا، میں نے ۲۶ مارچ ۱۹۳۹ء کو چار تفصیلی تار مسٹر سوبھاش بوس، فریان، محمد علی،
اور راجندر بابو صدر کانگریس کو ممبئی میں دیا جیکم ذیل . . . . . کے مطالبات اُنکے مصائب
. . . . تنگ کی اس اُمید پر اطلاع دی کہ شاید اب کسی اجلاس میں لکھنو کے عظیم الشان
واقعہ کا تذکرہ ہو مگر جیسے سوکھے سامان ویسے ہرے بھادوں۔ کسی نے پلیٹ کے کروٹ بھی نہ لی

انگریزی اخبارات کے اعلانات

کلکتہ کے "سٹیٹسمین" خاصکر "امرت بازار پترکا" ۔ اور یوپی کے "پائنیر" نے اپنے افتتاحیہ مقالوں میں مدح ثلاثہ کی نوعیت پر خوب خوب روشنی ڈالی، اور اسکے دلآزار ہونے پر دلائل پیش کیے۔ گورنمنٹ یوپی کے تمام اعلانات جو متعلق مدح ثلاثہ شائع ہو کر جاری ہوئے وضاحت سے اعتراضات کئے علی الخصوص ۳۱ر مارچ کے کمیونک کو گورنمنٹ کی فاش غلطی بتائی ہے۔ اسپے پورٹ پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ بتایا کہ سنیوں کا مدح صحابہ پڑھنا شیعوں کی دل آزاری کرنا ہے۔

ایسے بڑے بڑے مشہور عالم جرائد کے خیالات اور بیانات شایع ہوئے مگر گورنمنٹ نے اُن کو ایسا نظر انداز کیا گویا ان جرائد کی آواز کوئی حقیقت ہی نہ رکھتی تھی۔

نوٹ:۔ ان بیانات اور اخبارات کے مقالے انگریزی کی خبریں موجود ہیں ملاحظہ ہوں۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی ممبئی

۲۴ر جون سے ممبئی میں کانگریس کا ایک اہم اجلاس شروع ہوا ہندوستان کے تمام نمائندے موجود، ملک کے چھوٹے چھوٹے واقعات پر طولانی بحث و مباحثے ہوئے، رنگون کی جھڑپ ممبئی کے معمولی تصادم پر دل کھول کر گفتگو ہوئی لیکن ۱۴ ہزار شیعہ جیلوں میں بند، اور یہ مسئلہ جو ملک میں مخصوص اہمیت رکھتا ہے اُس کا کہیں نام کو بھی ذکر نہیں، سب نے ایسا پس پشت پھینکا گویا اس حق طلبی کی کوئی حقیقت ہی نہ تھی۔ پناہ بذات خدا! ایسی بیرحمی اور ناانصافی کی

کیمپ جیلوں کا اجرا

اپریل کے آخری ہفتے میں معتبر ذرائع سے معلوم ہوگیا تھا کہ گورنمنٹ یو۔پی خاموشی ختم نہیں کرنے والی ہے اور وہ یہاں تک تیار ہے کہ تین جیلیں نئی بنا دی جائیں، مگر شیعوں کی فریاد نہ سُنی جائے۔

مئی کے پہلے ہفتے میں اطلاع ملی کہ لکھنؤ، بنارس اور سیتاپور میں کیمپ جیلیں بنا دی گئیں تاکہ دس ہزار شیعہ تبرائی اسیر اُس میں قید کئے جائیں۔

ہر ذی ہوش گورنمنٹ کے [illegible] سے آگاہ ہوگیا، اور سمجھ گیا کہ اب وہ کسی طرح انصاف کے لیے تیار نہیں۔

واہ ری قومی حکومت

در گزرے ہم دیسی قومی حکومت سے جب پالنے ہی میں پیر نظر آگئے، جس کا آغاز جور و تشدد سے ہو اُس کے انجام کا خدا حافظ۔

التجا کا جواب استبدادیت سے

۲ر جون کو خبر ملی کہ وزیر اعظم یو پی لکھنؤ تشریف لا رہے ہیں، چند دل جلے شیعہ اسٹیشن پر پہنچے اور اس [illegible] سمجھ کر قومی حکومت کا [illegible] نمائندہ آ [illegible] دل کہا جائیگا التجا کی جائیگی، [illegible] کام لیا جائے گا، حاکم اعلیٰ سے رعایا کے چند افراد اُلفت پدری کی آرزو تلاش کرینگے، گاڑی آئی، وزیر اعظم حکامان ضلع کے جھرمٹ میں چلے، درخواست کرنے والے آگے بڑھے، دو بہادر سنبھلے مچل گئے، بڑے آنند سے موٹر کے سامنے لیٹ گئے اس اُمید پر کہ

اللہ ری مدہوشی، ابھی پورن سوراج کا صرف خواب ہی ... لیکن نشۂ حکومت کا کیا بے پناہ خمار ہے، برطانیہ اور اُسکے مظالم کو مات کر دیا۔

بھوک ہڑتال

متعدد جیلوں میں شیعہ اسیروں نے احتجاجاً بھوک ہڑتال کی لیکن کون سنتا ہے اگر مسٹر گاندھی صرف فاقے کا اعلان کر دیتے تو دنیا ٹوٹ پڑتی، مگر شیعۂ غریب شیعہ، لاچار شیعوں سے ملک کے نیتاؤں کو کیا درد ہو سکتا تھا۔ بنارس جیل، بریلی جیل، سیتا پور کیمپ جیل، اور دوسری جیلوں کے اسیروں نے کئی بار بھوک ہڑتال کی لیکن بیرحم گورنمنٹ کا دل نہ پسیجا۔

دھوپ ہڑتال

مولوی قائم رضا نسیم امروہوی کا اختراع

مئی جون کی لو اور دھوپ جب یوپی میں دوپہر کے وقت لوگ گھروں سے باہر آتے ڈرتے ہیں، مولوی قائم رضا صاحب نسیم امروہوی کی قیادت میں تقریباً ۴۰ اسیروں نے بنارس کیمپ جیل میں دھوپ ہڑتال کی، یہ اسیر صبح سورج نکلنے سے پہلے باہر میدانوں میں آ بیٹھتے تھے اور سورج غروب ہونے تک برابر لو اور دھوپ میں بیٹھے تلاوت کلام پاک کیا کرتے شام کو اپنی بیرکوں میں چلے جاتے تھے۔ یہ احتجاج بھی گورنمنٹ یوپی کا دل نہ ہلا سکا، کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہندوستان کے کسی دیرینے قوم و مذہب کے لیے اپنے اوپر ایسی زبردست مصیبت اُٹھانیکا بیڑا اُٹھایا ہو کیا مقابلہ ہو سکتا ہے اس ہڑتال سے دوسروں کی بھوک ہڑتال کا۔

کو گلے لگا کر سر پر ہاتھ رکھتا، اُن کا درد دل معلوم کرتا، اور شاید موٹر پر بٹھا کر اپنے ہمراہ لے جاتا اور کافی وقت صرف کرکے اُن کا عرض حال سُنتا اور اُن کو تسکین دیکر لکھنؤ کے شیعوں کو اپنا گرویدہ بنالیتا مگر کہ وہ ضمیر رکھنے والے۔ انصاف کے پردہ پوش دیس دیس پکارتے ہیں لیکن دل میں گھات اور سر میں حکومت کا سودا ہے۔ ایسی حکومت کر[illegible] والوں سے انصاف کی اُمید ہو سکتی ہے۔

مسلم لیگ سے شکوہ

یہاں تک ہندو بھائیوں کا قصہ اور کانگریسی سلوک کا ذکر تھا، اب اپنے برادران یوسف اور مسلم لیگروں سے مخاطب ہو کر کہتا ہوں کہ کیا اتحاد اسلام کو باقی رکھنے اور مسلمانوں کی مرکزیت کو بچانے کا فرض تمہارے ذمہ نہ تھا، تم احراریوں اور جمیعۃ العلما کے ہاتھوں اسلامی شیر[illegible] بکھرتا دیکھا کیے اور لبوں پر مہر خاموشی رہی، مدح ثلاثہ کا فتنہ اُٹھا، کئی بار اس سلسلہ میں قانون شکنی ہوئی، گورنمنٹ کی جانب سے ہمت افزائی ہوتی رہی، کیمونک نکلتے رہے، تفریق کی تخم ریزی جاری رہی، نتیجے تمہارے ارباب حل و عقد کے پیش نظر تھے، مستقبل [illegible] تمہارے دوربینوں کے روبرو منڈلاتے رہے مگر تم خاموش رہے، تمہارے ہی فنا کی تدبیریں ہوں اور تم مُنہ سے نہ بولو، کیسی سیاست تھی، کیا مصلحت تھی، تم کو یاد ہے کہ تنظیم المومنین نے ۲۶ اگست سنہ [illegible] کے جلوس میں شرکت کرکے تمہاری آواز پر نہیں کیونکہ تم کو تو ہمیشہ بے عمل سمجھا گیا، بلکہ اتحاد اسلام کی آواز پر لبیک کہی، پھر بھی تم ہمارا اپنا غلط سمجھے، تنظیم کے مسلک کے خلاف تم یہ سمجھے کہ شیعہ سیاسی چالوں میں پھنس کر مسلم لیگ میں شامل ہو جائیںگے، وہ بھی ہوشیار تھے، اپنے اقدام سے اپنے خلوص کی جھلک دکھا کر پردے پردے میں اپنا اپنا ظاہر کرتے رہے لیکن کہیں سے یہ نہیں بتایا کہ وہ کیا چاہتے ہیں، کاش تم نے خود سمجھا ہوتا، اور اُن کے مطالبات پر نظر دوڑائی ہوتی۔

انصاف پسند، رعایا پرور، بھارت کے سپوتوں کا ہمدرد، انسانیت کا مجسمہ، اخلاق کا حامی، محبت قوم کا متوالا، رحم کا حامل، فریادیوں کا دادرس، درد دل کہنے والوں کو بڑے پریم سے اُٹھا کر چھاتی سے لگا کر پوچھے گا " اُٹھو! بھارت نواسیو اُٹھو! میں دیش کا داس تمھاری فریاد سنونگا، بتاؤ تم پر کیا گزرتی ہے، اتنا کیوں بیاکل ہو، تم کو کس نے ستایا ہے، آ گیا دو میں تمھاری کیا سیوا کر سکتا ہوں "۔ مصیبت کے مارے اُٹھتے، ایسے پیار و اخلاص کرنے والے سچے پریمی سے پتا پریم رس بوندیں ٹپکتے دیکھکر فریادی نینوں سے نیر بہا کر کہتے " اے دیش بندھو تمھاری چھپنے شیوں کو سچین کر رکھا ہے، بولو نیائے کا پالن کرنے والے بھارتی نیتا کچھ تو کہہ سے بولو، چو ... بان جیل کی کٹھناؤں سے بدھر کر کے اپنے جیون کی گھڑیاں اس آشا پہ گزار رہے ہیں کہ کانگریسی دیش بندھوؤں ہردے اوش پسیجے گا، اُنکی دکھ بھری آواز تمھارے محلوں کے دروازے پہ ٹکرا کر چلی آتی ہے لیکن تم ایسے روٹھے ہو کہ منانے کا کوئی بندھ سمجھ میں نہیں آتا، کیا ہمارا اُسی طرح گنگا جی کے پوتر جل اور جمنا جی کے لہلہاتے میدانوں سے اُگے ہو ... ... پالن نہیں ہوا، جس طرح تم جیسے برہمنوں کا، کیا بھارت پر ہمارا حق ویسا ہی نہیں جیسا احراریوں کا "۔

لیکن افسوس اور کانگریسی وزارت کی استبدادیت پسند ذہنیت پہ ہزار افسوس کہ ایسا نہیں ہوا، مظلوم نہ گلے لگائے گئے، نہ اُن کی بات پوچھی گئی، دادرسی کے بجائے اُن کو پولس کے حوالے کر دیا گیا، اور صرف اسی خطا پر کہ انھوں نے اتنے وسیع ... کام لیا ایک ایک مہینے کے لیے قید خانے کی سختیوں ... کر دیے گئے۔

کیا نیائے کیسا انصاف، دُنیا کی بدترین حکومت اور اُس کا بدترین سرکش حاکم بھی ایسے بے ضرر، بے زبان فریادیوں کو مصیبتوں کا شکار ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا، واہ ری تہذیب اور واہ ری مہذب حکومت، دیکھنے والا کہتا ہے کہ اگر میں وزیر اعظم ہوتا تو ضرور ایسے فریادیوں کو

گورنمنٹ کی جانب سے ایک اور کاری ضرب

اراکین تنظیم المومنین کی دوبارہ گرفتاریاں

گورنمنٹ کا قفل خاموشی یوں ٹوٹا کہ ۱۴ر جون کو جب امباڑہ آصفی میں بغرض شرکت جلسہ میں گیا تو معلوم ہوا کہ کوتوال شہر مسٹر انجنی ہمیشاد وسٹی مجسٹریٹ مجکو بلاتے ہیں، جلسہ چھوڑ کر جب اُنکے پاس گیا تو اُنھوں نے فرمایا "تم کو ڈپٹی کمشنر صاحب نے بلایا ہے" میں نے جواب دیا "میں تنہا نہیں جا سکتا" دونوں صاحب بولے "سلطان صاحب ضامن صاحب کو ہمراہ لے لیجئے آپ جنرل سکریٹری ہیں اگر آپ ہی تنہا چلیں تو کار برآری ہو سکتی ہے"

میں نے کہا "تنظیم المومنین جمہوری ادارہ ہے اُسکی پالسی ایک فرد کے ذمہ نہیں"

مولانا ضامن صاحب و سلطان صاحب کی تلاش ہوئی معلوم ہوا کہ وہ جلسے میں نہیں آئے۔

ڈپٹی صاحب سٹی مجسٹریٹ صاحب مجکو اپنے ہمراہ دفتر تنظیم لے گئے۔ وہاں سے سلطان صاحب و جعفر رضا صاحب اڈیشنل جنرل سکریٹری ساتھ لئے گئے اور ہم لوگ صاحب ڈپٹی کمشنر کے بنگلے پر پہونچے۔ وہاں نواب احسان علی خاں صاحب نواب صفدر حسین صاحب وغیرہم بھی تشریف فرما تھے صاحب ڈپٹی کمشنر نے فرمایا:۔

"شاہ پیر محمد ٹیلہ پر ۵ر جون کو عرس ہے اور اُس میں رسم ایسے ہیں جو آپکے جلسے اور گرفتاریوں سے رکے، لہذا یا تو آپ وقت جلسہ تبدیل کیجئے یا طریقۂ گرفتاری، اور جیسا ہم تجویز کریں اسپر عمل کیجئے"

مجلس انتظامیہ تنظیم المومنین نے ایک روز قبل تبدیلی اوقات جلسہ و گرفتاری کے متعلق قرارداد

کا اثر صرف مسٹر ہارپر صاحب کمشنر لکھنؤ ڈویژن پر تھا ۔۔۔۔ بہر حال ہند تھا کہ کسی طرح شیعہ اس ابتلائے عظیم سے آزاد ہو جائیں ۔ انھوں نے خان بہادر ۔۔۔ جناب راجہ صاحب سلیم پور، جناب سید اصغر حسن صاحب پریسیڈنٹ تنظیم سے ایک جانب، اور چودھری نعمت اللہ صاحب اور شاہ محمد حسین صاحب عثمانی سے دوسری جانب مصالحت کی گفت و شنید کی ۔ اول الذکر حضرات نے یہ فرمایا کہ :۔

"جب تک شیعوں کو اہل تسنن کی جانب سے یہ یقین نہ دلایا جائے کہ وہ رواداری سے کام لے کر کسی باعزت سمجھوتے کے لیے تیار ہیں شیعہ ہرگز اپنے ایسے ایجیٹیشن کو جسکو انھوں نے اپنی جان و مال و آبرو سے سینچکر بار آور کیا ہے نہ بند کرینگے نہ ملتوی ۔"

بات چونکہ معقول تھی اور کمشنر صاحب منصف مزاج تھے لہذا انھوں نے اس تجویز پر صاد کیا ، چودھری نعمت اللہ صاحب و شاہ صاحب کو سے خط و کتابت کی ، محمد حسین نے طولانی خطوط لکھے لیکن کسی میں کوئی لائحہ عمل تحریر نہیں فرمایا ، بلکہ اپنے خیالات کی ترجمانی فرمائی :۔

"سُنّی ۳۱ مارچ کے کمیونک سے حاصل کئے ہوئے حقوق سے ہرگز دست بردار نہیں ہو سکتے ۔"

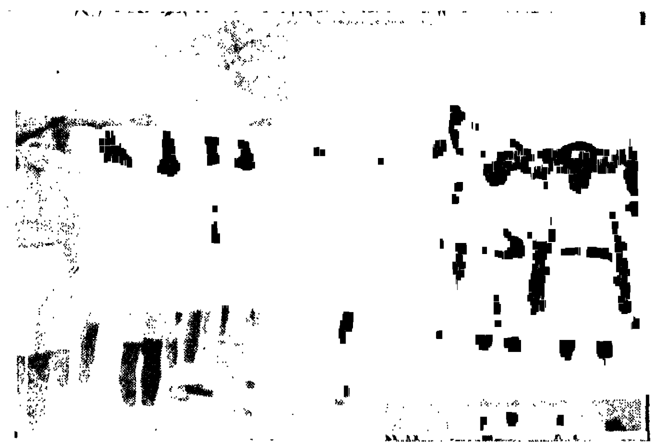
کمشنر صاحب نے گورنمنٹ سے بھی گفت و شنید کی لیکن وہ سب بے سود ثابت ہوئی ، کیونکہ اہلسنت کسی شرط صلح پر راضی ہی نہ ہوتے تھے ۔ بعد ازاں ۳۱ مارچ کے کمیونک کی واپسی پر جب نوبت آئی تو معلوم ہوا کہ ہمارے برادران یوسف گورنمنٹ کی جانب سے اسکی منسوخی پر تیار نہیں ہاں اگر آپس کا سمجھوتا ہو جائے تو وہ خود اسکو واپس لینگے ، پھر کمیونک کو ترمیم ہوئی اور یہ گفتگو ہوئی کہ ۱۲ ربیع الاول کو جلوس بند کر دیا جائے لیکن مدح صحابہ کا جلسہ عام اپنی جگہ باقی رہے ، شیعہ اس فیصلہ پر تیار نہ تھے ۔



صدرالشعرا جناب قائم رضا صاحب نسیم
امروہوی موجد دھوپ ھڑتال



نورچشمی سجاد اسلمہ بانو



سپاہ عباسیہ تنظیم - مجاھدین تنظیم کا خیر مقدم
کر رھی ھے

کرلی تھی کہ انجمن نہ تبدیلِ وقت ... کیا ... ہے، نہ گرفتاریوں کے طریقے میں تبدیلی کے لیے اس قرارداد کے متعلق علماءِ اعلام سے شورہ بھی کرلیا گیا تھا، اسلیے صاحب ڈپٹی کمشنر سے قرارداد مذکور کا حوالہ دے کر ہم لوگوں نے صاف انکار کردیا، اسپر ڈپٹی کمشنر صاحب بہت ناراض ہوئے ہم لوگ دفتر واپس آئے اور نتیجے کے لیے تیاریاں شروع کردیں۔

صرف شیعوں کیلیے ۳۶ گھنٹے کا کرفیو آرڈر

۵ رجولائی کی صبح تک ہنوز سر نہ اٹھایا تھا کہ خبر معلوم ہوئی کہ صرف شیعوں کے لیے دن بھر اور رات بھر کے لیے کرفیو آرڈر کا نفاذ کردیا گیا ہے میں نے دل میں سوچا :-

"کیسی استبدادیت، کیسا ظلم صرف شیعوں کے دبانے کے لیے اور اُنکے پُرامن ایجیٹیشن فیل کرنے کے لیے کیسا سخت اقدام!"

دیر تک غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا کہ ایسے عالم میں گھر کا گوشہ میری بزدلی میں معین ہوگا اور انجمن کے وقار پر ایک تازیانے کا کام کریگا، تانگہ کیا اور رجان پر کھیلکر نواب چھبدن صاحب کے مکان پر پہونچا وہاں عزیزی صلاح الدین سے ملاقات ہوئی، پروگرام یہ بنا کہ آج ایک جتھا درگاہ حضرت عباسؑ اور دوسرا کشمیری محلہ سے نکلنا چاہیے تاکہ گورنمنٹ کو تنظیم کی قوت کا اندازہ ہوجائے اور اسکو یہ معلوم ہوجائے کہ تنظیمی شیعہ کسی سختی و پابندی سے دب کر ایجیٹیشن بند نہیں کرسکتے، اس انتظام کے بعد جب واپس ہورہا تھا تو سُنا نواب احسان علیخاں صاحب گرفتار ہوگئے، آگے بڑھا معلوم ہوا کہ نواب سلطان علیخاں صاحب سالارِ اعظم معہ چالیس سپاہیان سپاہ عباسیہ گرفتار ہوگئے، اُفتاں و خیزاں (۱۰) بجے کے قریب مکان پہونچا، چند منٹ ہی بیٹھنے پایا تھا کہ معلوم ہوا پولس میری تلاش میں سرگرم ہے، سامنے سڑک پر ایک لاری بھی جاتے معلوم ہوئی جس میں کافی شور ہورہا تھا،

سپاہ قاسمیہ کی گرفتاری

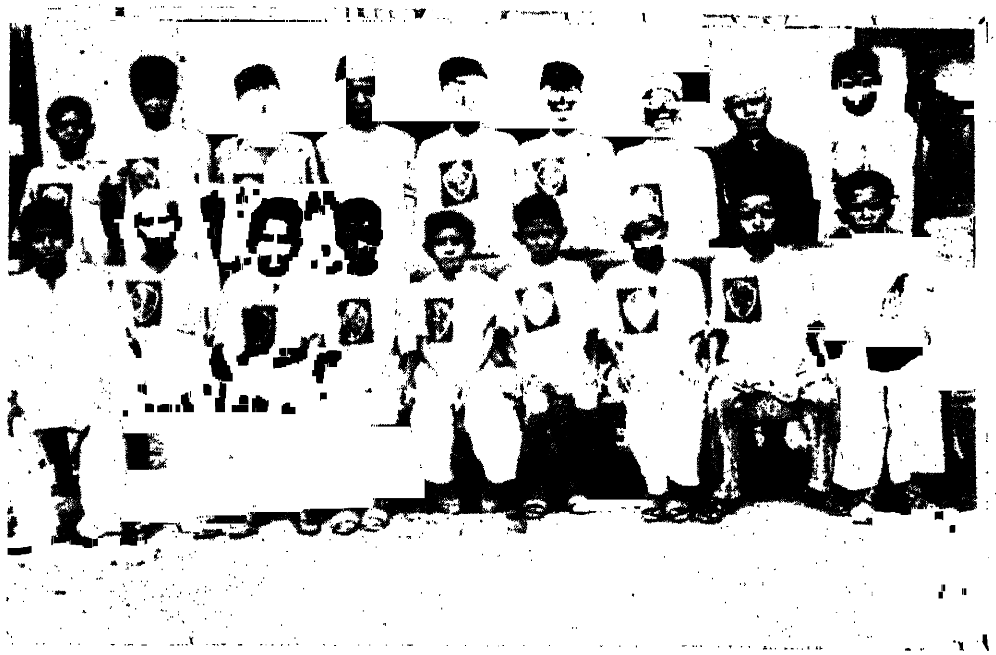
نظر اُٹھائی تو دیکھا کہ سپاہی قاسمیہ کے دس د[illegible] نیچے گرفتار لاری میں بیٹھے نہایت زور و شور میں تبرّے کی تلاوت کر رہے ہیں، ایک جوش پیدا ہوا، دل بھر آیا، سوچا کہ اب گھر میں بیٹھنا میرے واسطے حرام ہے۔

جنرل سکریٹری تنظیم کا ڈولہ

گھر سے کیونکر نکلتا، دفتر تک جانا امر محال تھا، کرفیو آرڈر اُسکے ہمراہ پولس کو مری تلاش فوراً ڈولی منگائی پردہ ڈالا، کہاروں کو پتہ سمجھایا اور روانہ ہوا، اس وقت تنظیم کا سپاہی ایک ڈولی نشین تھا، کسی نہ کسی طرح دفتر پہونچا، کہاروں کو کرایہ دیکر رخصت کیا، دفتر میں سناٹا تھا حکیم عابد رضا اور نواب چھندن صاحب موجود، دیکھتا ہوں کہ حامد حسین صاحب جوہری رکن اعظم تنظیم بپھرے ہوئے شیر کی طرح برآمدے میں گشت لگا رہے ہیں، مجھکو ڈولی میں آتے دیکھکر تنظیمی سپاہی ہنسے مگر میرا منشا سمجھ گئے، میں نے آتے ہی لوکل اتھارٹیز کے مظالم کے متعلق گورنر، وائسرائے اور پریمیر کو تار دیے، ایک تار سکریٹری آ[illegible] سٹ[illegible] انڈیا کو بھی لکھا مگر وہ بھیجا نہ جاسکا، پھر بذریعہ ٹیلیفون، پائنیر اخبار، نیشنل ہیرلڈ، ایسوشیئٹڈ پریس۔ لندن میں [illegible] تفصیلی حالات سے مطلع کیا

دفعہ ۱[illegible] کا بے پناہ خنجر

اور بتایا کہ دفعہ ۱[illegible] کے ماتحت ۷ پنجابی گرفتار ہوئے، جب یہ تمام کام انجام دے رہا تھا تو میرے ایک خاص دوست نے آکر کہا:-



سپاہ قاسمیہ — وہ بچے جو تلاوت تبرّا کرکے گرفتار ہوئے



ہیں؟ باہر آئیے میں یہاں موجود ہوں" میں گرفتار کرکے کوتوالی بھیجدیا گیا، میری گرفتاری سے قبل نواب لاڈلے مرزا صاحب عرف نواب پھندن صاحب خازن دفتر چھتر منزل سے واپسی میں تنظیم کر [illegible] گرفتار ہوئے، میرے بعد حکیم عابد رضا صاحب عرف راتو صاحب جوائنٹ سکریٹری ا [illegible] حب جنرل رکن اعظم تنظیم بھی دفعہ ۱۰۷ میں گرفتار کرلیے گئے، آج پھر حکامان ضلع نے وہی رویہ اختیار کیا جو ۳۰ر مارچ ۱۹۳۹ء کو ایجیٹیشن شروع ہوتے ہی اختیار کیا تھا منشا یہ تھا کہ تنظیمی اراکین کو دوبارہ جیل بھیجدینے سے ایجیٹیشن کی سرگرمیاں کم ہوجائیں گی۔ اور شاید اس کا خاتمہ ہوجائیگا۔ مگر واقعات اسکے برعکس ظہور پذیر ہوئے، ان کی گرفتاریوں نے شہر میں ہنگامہ برپا کردیا۔

پُرامن شیعوں پر دوبارہ لاٹھی چارج

۷ر جون ۱۹۳۹ء حسب دستور امام باڑہ آصفی میں پھر مومنین کا اجتماع ہوا جلسہ کے بعد معلوم ہوا کہ آج سعید الملۃ مولانا محمد سعید قبلہ پسر ناصر الملۃ مدظلہ العالی کے لیئے گرفتاری کے لیے تشریف لیے جارہے ہیں۔ لوگوں میں بےچینی بڑھی، مجمع امام باڑے سے باہر چلا، پولس نے مجمع کو منتشر کرنا چاہا، لاٹھی چارج ہوا، اور دوبارہ غریب صلح و امن کے حامی رواداد شیعہ جانوروں کی طرح پولس کی لاٹھیوں سے مارے گئے، ہٹائے گئے۔ لیکن حق کے متلاشی ارادوں کے مضبوط اپنی جگہ قائم رہے آخرش بیمانہ فطرت کے مظاہرے کا موقع ملا اور پولس نے بےگناہوں پر

گولیاں چلائیں

پچاس مجاہد زخمی ہوئے، چاہا تھا کہ پہلے دن کرفیو آرڈر کے زور اور دوسرے روز لاٹھی چارج

"تمھارے دفتر کی ... لی ہے، حکام کے نزدیک تمھاری گرفتاری

ضروری ہے، تم یہاں سے ہٹ جاؤ۔"

اراکین کے اسرار پر میں نواب لفٹننٹ سلطان علیخاں صاحب کے مکان میں جا بیٹھا کہ چند لمحے معاملات

کا معائنہ کریں۔

شہر کی گلی کوچے میں تبرا

تھوڑے ہی عرصے بعد وکٹوریہ اسٹریٹ پر تبرا ... ہوتے ہوئے جتھے نکلے اور گرفتار ہوئے،

نواب چھندن صاحب ... ن" ین حیدر کے زیر اہتمام ... کرتے ہوئے ... جتھے کشمیری محلہ اور

درگاہ حضرت عباس سے نکلکر گرفتار ہوئے،

دفتر کے سامنے ایک ضعیفہ کی گرفتاری

ایک پرجوش برقعہ پوش ضعیفہ کو تبرہ پڑھتے دیکھا جو فوراً گرفتار ہو گئی۔

"آفرین زندہ باد اے عورات شیعہ"

اب وکٹوریا اسٹریٹ پر پولس کے تما ... دا ... ع تھا، میری تلاش بہت زیادہ

تھی، کیونکہ ... برابر یہی کہہ رہے تھے کہ میری گرفتاری ضروری ہے ورنہ شرارتوں میں اضافہ ہوگا

میری اور دیگر اراکین تنظیم کی گرفتاری

کیا دیکھتا ہوں کہ پولس کے حکام افضل محل کی ڈیوڑھی میں آرہے ہیں، شاید میری تلاش

تھی، میں فوراً گوٹھ سے اترا اور کوتوال صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا "کیا آپ مجھے چاہتے

جانب سے ان کی [illegible] اور مدد کا وعدہ فرمایا۔

اس پر حضرت نے مسکرا کر فرمایا "بھتیا میں نے تو اپنے دل کے ٹکڑے" یاور" کو اپنے پیارے حسینؑ پر قربان کر دیا ہے، بس اس سے بڑھ کر مجھے اللہ کونسی بہتر دولت مل سکتی ہے، بھتیا محنت کرونگی، مشقت کرونگی، کشیدہ کاڑھونگی اور جو کچھ میسر ہوگا اس میں سے وہ حصہ جو میں اپنے لخت جگر پر صرف کرتی تھی اب قوم [illegible] کو دونگی تاکہ عزاداری مظلوم کربلا سید الشہداءؑ اغیار کے ہاتھوں سے محفوظ رہے"

تحقیقاتی کمیٹی

خود ہی ذبح بھی کرے ہے خود ہی لے ثواب اُلٹا

جب گولیاں [illegible] ہوا، لیجسلیٹو میں دھواندار سوال ہوئے تو وزیر اعظم نے پولس کو [illegible] تو موجہ تجویز فرمایا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ [illegible] میں ایک تحقیقاتی کمیٹی بٹھائی جائے جو یہ دریافت کرے کہ آیا پولس گولی چلانے میں حق بجانب تھی یا نہیں، یہ امر بھی واضح رہے کہ اس حادثے کی صبح کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پولس کی صفائی میں ایک کمیونک شایع کیا جس کا یہ مفہوم تھا کہ مجمع قابو سے باہر ہو چکا تھا اُسکے غیظ و غضب کو دیکھکر پولس کو بجز گولی چلانے کے کوئی چارہ نہ تھا۔

ایک طرف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا یہ فیصلہ دوسری طرف انصاف بھی اُنھیں کے سپرد اس ستم ظریفی کی کیا پناہ ہو سکتی ہے، شیعوں نے اس کھلی ہوئی پاسداری کو دیکھ کر تحقیقاتی کمیٹی کے اشتراک سے انکار کر دیا اور یہ تجویز کی کہ غیر جانبدار لوگوں کے سپرد اسکی تحقیقات

کے دباؤ اور فائرنگ کی دھمکی سے شیعوں کی بڑھتی ہوئی تنظیم کو ختم کر دیا جائے، لیکن [illegible] کی تاریخ یاد تھی، خاموش [illegible] برداشت کرو، اور جو جنگ حق کے لیے جاری کی گئی تھی، وہ اسی خلوص سے جاری رہے۔

یہ ہیں قومی حکومت کی برکتیں۔

شہید باور حسین

پولس کی گولیاں چلیں اور نہتے شیعوں پر خوب چلیں، اس ظلم کا نتیجہ یہ ہوا کہ بے گناہ کمسن سپاہ عباسیہ کا ایک بہادر والنٹیر شہید ہوا، وہ تو راہی عدم ہوا مگر شیعوں کے دل میں حضرت علی اکبر کا غم تازہ کر گیا۔

ماں نے اپنے لخت جگر کو حسین کے نام پر قربان کر دیا

محلہ رکاب گنج دال منڈی میں ایک غریب شیعہ بیوہ رہتی ہے، اس نے اپنے دو فرزندوں کو چکی پیس پیس کر پالا لیکن جب لکھنؤ میں منحوس کمیونک کی وجہ [illegible] مظلوم کربلا خطرے میں آگئی، بیوہ مومنہ کا دل بےچین ہو گیا، اس جذبۂ ایمانی کے ماتحت مومنہ نے اپنے بڑے بچے کو حکم دیا کہ جا جیل جا، حکم مادری سنتے ہی لڑکا اٹھا اور تلاوت تبرا کرتا ہوا جیل گیا، لیکن نابالغ تھا اسلیے دو تین دن کے بعد رہا کر دیا گیا، پھر ماں نے حکم دیا وہ پھر گیا لیکن پھر واپس آیا

یہ کون لڑکا تھا؟ یہ وہی کمسن لڑکا تھا جو پولس فائرنگ کا نشانہ بنا اور شہید ہو گیا جب اسکی تعزیت کیلیے جناب خورشید مرزا عرف مجن صاحب باور حسین کے مکان پر پہونچے اور یہ سمجھکر کہ مرحوم کی ماں بیوہ اور مفلوک الحال ہیں معظمہ کو تسلی اور تشفی دینے لگے اور انجمن تنظیم المومنین کی

تائید کریگی، سید علی ظہیر صاحب کی اس تحریک کی تائید کرتے ہوئے میں یہ واضح کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ جہاں تک تبرا ایجیٹیشن کا تعلق ہے ہم اس [illegible] اپنا کو متحد نہیں کرتے اور اسے ایک ایسا ناپسندیدہ طریقۂ احتجاج سمجھتے ہیں جس [illegible] میں اور بھی تلخی بڑھ جائیگی، قاضی جلیل عباسی کانگریسی مسلم ممبر نے بلا استدلال یہ کہہ ڈالا کہ سارا الزام شیعوں پر ہے، سُنیوں کو مدح صحابہ بہت [illegible] ہے اور اُن کا کوئی قصور نہیں۔

مسٹر سیتارام کانگریسی ممبر نے کہا کہ اس میں سیاسی اہمیت ہے اسلیے پنجاب سے لوگ آرہے ہیں۔

حافظ محمد ابراہیم صاحب کانگریسی رکن نے یہ فراموش کر [illegible] سردار وزیر ہیں فائرنگ کی پوری حمایت کی اور شیعوں پر بہت سے غلط الزامات عائد کر ڈالے۔ اُنھوں نے کہا کہ ۲۰ جولائی کو شیعوں کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا کہ بچے اور عورتیں نہ جائیں۔

حافظ صاحب کے اس بیان پر فوراً راجہ صاحب سلیم پور نے جواب دیا کہ یہ اعلان روز جلسے اعلان کے ساتھ ہوتا رہتا تھا، اُس روز کوئی نئی بات نہ تھی میں اسے ثابت کر سکتا ہوں۔

آخر میں وزیر اعظم صوبہ پنڈت گووند بلبھ پنتھ نے طویل تقریر کی آپنے اپنا نقطہ نظر سے مدح [illegible] بیان کرتے ہوئے یہ واضح کرنا چاہا کہ اُنھوں نے اس سلسلے میں جو حکم دیے وہ سابقہ حکومتوں کی پالیسی [illegible] نہیں ہیں، آپنے فائرنگ کے متعلق کہا کہ تحقیقات ہو رہی [illegible] تحقیقات ختم نہ ہو جائے [illegible] کے متعلق آخری رائے نہیں ظاہر کی جا سکتی، آپنے اس اعلان کے باوجود پولس کی دقتوں کا ذکر [illegible] پولس کی خدمات کو قابل لحاظ قرار دیا۔

وزیر اعظم نے شیعہ سُنی قضیہ میں ظاہر کیا کہ ہمارے پنجابی بھائی بڑی مستعدی سے اس ایجیٹیشن [illegible] جبکہ ہم یوپی والے اس سے تھک چکے ہیں، آپنے اہل پنجاب پر بلاوجہ الزام عائد

کی جائے جو قریب قریب منجانب گورنمنٹ نامنظور ہوئی۔ اللہ ری دلیری !

پنڈت جی کی پربھوتائی

یو، پی اسمبلی میں شیعوں پر فائرنگ کے خلاف احتجاج
ممبران مسلم لیگ نے بھی آزاد تحقیقات کے مطالبہ کی تائید کی
شیعہ سُنّی قضیہ طے کرنے کیلیے وزیر اعظم کی ایک نئی تجویز

۱۳ر جولائی کل یو پی اسمبلی (ایوان زیریں) میں سیّد علی ظہیر ایم، ال، اے نے امام بارہ آصفی میں شیعوں پر گولی چلانے کے سوال پر تحریک التوا پیش کی، آپ نے بتایا کہ یہ سوال وقت کا اہم ترین سوال ہے لہٰذا اس پر بحث ہونا ضرور چاہیئے، ارکان حکومت نے خیال ظاہر کیا کہ یہ سوال اسمبلی میں دوبارہ اُٹھانا بیکار ہے اس لیے کہ کونسل میں اس پر بحث ہو چکی، لیکن ۳۸ ممبران سے زائد نے سید علی ظہیر صاحب کی تائید کی اور تحریک التوا پیش ہو کر رہی، سید علی ظہیر صاحب نے شروع میں مدح صحابہ کی تاریخ بتائی اور ثابت کیا کہ حکومت کا کمیونک بے محل تھا اور اسی سے سارا جھگڑا بڑھا حکومت نے سابقہ حکومت کی پالسی اور طرز عمل [illegible] کیا، ۸ر جولائی کی فائرنگ کا حوالہ دیتے ہوئے، آپ نے کہا کہ ٹیلہ مسجد پر حملہ کرنے کا کوئی خیال نہ تھا اور لاٹھی چارج اور فائرنگ قطعاً حق بجانب تھی۔

چودھری خلیق الزماں صاحب لیڈر مسلم لیگ پارٹی نے کہا کہ اس حکومت کے دور میں پولس فائرنگ اس قدر زیادہ ہونی لگی ہے کہ ہماری پارٹی آزاد تحقیقات کے مطالبے کی ضرور

ممبران کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ مہربانی کر کے کل ۳ بجے شام کو اس مسئلہ پر گفتگو کرنے کے لیے مجھ سے ملیں جب تک کوئی حل نہیں نکلتا ہم کو یہ دیکھتے رہنا لازمی ہے کہ حالات بدتر نہ ہونے پائیں۔

سید علی ظہیر صاحب نے اپنی تحریک پر اختتامی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے غیر جانبدار اور قابل اعتماد اشخاص نے یقین دا[illegible] محمد ابراہیم صاحب وزیر رسل و رسائل کو جو بیانات مہیا کئے گئے ہیں اُن میں سے بہت سے صحیح نہیں ہیں، آپ نے کہا کہ یہ بہت لازمی ہے کہ حکومت واقعۂ فائرنگ کی غیر جانبدارانہ و آزادانہ پبلک تحقیقات کرائے، تحقیقات کسی ایسے مجسٹریٹ کو نہ کرنا چاہیے کہ جو اس واقعہ سے کوئی ربط رکھتا ہو، آپ نے مسلم لیگ کے ممبران کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے تحریک التوا کے پیش ہونے کی تائید کی، آپ نے تحریک پر رائے شماری کئے جانے پر زور نہیں دیا اور ہاؤس [illegible] سے اُسے مباحثہ کے بعد واپس لے لیا۔

"علی ظہیر زندہ باد"

اپر چیمبر میں تحریک التواء

قوم کبھی اپنے محسنوں کو فراموش نہیں کر سکتی، جناب آغا حیدر صاحب ایم ال سی نے جس جرأت اور جواں مردی سے اپر چیمبر میں گولیاں چلنے کے بعد تحریک التوا پیش کی وہ یادگار رہے گی، ان کے ہمراہ جناب سید کلب عباس صاحب و جناب راجہ اکبر علیخاں صاحب کی تقاریر جو اس سلسلے میں ہوئیں، کونسل کی تاریخ میں اپنی مخصوص اہمیت رکھتی ہیں۔

زندہ باد راجہ اکبر علی خاں ، زندہ باد کلب عباس

زندہ باد آغا حیدر

زندہ باد

کیا کہ ان کی وجہ سے ہنگامہ و فساد رہتا ہے، آپ نے حکومت کی بیگناہی ثابت کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے
ایک دن مدح صحابہ کی اجازت اسلیے دی تاکہ شیعہ روز روز [illegible] ہیں، محرم کے
پہلے فیصلہ اسلیے نہیں کیا کہ محرم بخیریت گزر جائے، ہم یہ نہیں چاہتے کہ شیعوں کی اہم مذہبی
تقریبات میں خلل واقع ہو، ہم نے شیعہ سُنی سب سے بار بار مشورہ کرلیا جب کوئی سمجھوتا نہیں ہوا
تو تھک کر ایسا کیا، ہم نے بعد میں شیعوں کو بھی ایک ایسے ہی جلوس کا حق دینا چاہا تاکہ انھیں
کوئی ذلّت اور خجالت محسوس نہ ہو، ہم نے ایک فارمولا تقریباً تیار کرلیا تھا لیکن وہ بھی نہ مانا
جاسکا، ہم جو کچھ طے کرچکے ہیں اس پر اب بھی تیار ہیں، میں شیعوں کے ایجیٹیشن کے خلاف کچھ نیاؤ
کہہ کر اُن کے جذبات مجروح نہیں کرنا چاہتا، مجھے اُن کے جذبات کا [illegible] اور میں بے چین
ہوں کہ اُنکے زخم پر ایسا پھاہا رکھ دوں جس سے یہ زخم مندمل ہوجائے، اگر شیعہ ایجیٹیشن رفتہ رفتہ
ختم بھی ہوجائے جب بھی میری یہ خواہش نہیں ہے کہ اسکے [illegible] بدلالوں،
میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ غلط فہمیاں قائم رہیں اور کوئی چھپا ہوا ناسور باقی [illegible] اس سے
قضیہ طے نہیں ہوگا بلکہ زہریلا مادّہ اندر اندر کام کرتا [illegible] س سے اور [illegible] شیعہ
سُنّی کے درمیان پیدا ہوتی رہے گی، مرض ساری کی طرح یہ چیز ہمارے صوبے سے نکل کر دوسرے
صوبوں میں بھی پھیل رہی ہے، اسلیے گورنمنٹ کا ہر رکن خواہ وہ سُنّی ہو یا ہندو اسکے اس طرح طے
ہوجانے کا خواہشمند و کوشاں ہے کہ پھر ہر ایک پارٹی مطمئن ہوجائے، میں ایک بار پھر شیعہ اور
سُنّی سے مخلصانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ آپس میں مل کر غور کریں ہمارے خدمات ہر وقت [illegible]
موجود ہیں وہ ہر وقت ہمارا جو مصرف چاہیں لے سکتے ہیں۔ یوپی اسمبلی اور یوپی کونسل کے
دو تہائی سُنّی اور دو تہائی شیعہ ممبران آپس میں متحدہ رضامندی سے اس قضیہ میں جو کچھ طے
کرلیں گے ہم اُس کو پوری اہمیت دینے کا وعدہ کرتے ہیں، میں شیعہ و سُنی دونوں فرقوں کے

مسلح پولس تعینات ہے وہاں بھی صبح سے گرفتاریاں ہو رہی ہیں، پولس ہر چوراہے پر آیندورونڈ کی جامہ تلاشی لیتی ہے جن کے پاس چاقو برآمد ہوتا ہے اُن کو گرفتار کرکے حوالات بھیجدیا جاتا ہے، بہت سے ناواقف پردیسی بھی گرفتار ہوئے ہیں۔

شیعوں نے ایجیٹیشن کے اوقات بدلنے سے انکار کردیا

حکام نے شیعوں پہ بندشیں عائد کردیں

امام باڑہ صفیہ کے بتیرہ ایجیٹیشن کے ذمہ داران کو حکام کی طرف [illegible] دی گئی تھی کہ چونکہ آج ٹیلہ شاہ پیر محمد پر شاہ وارث حسین کا عُرس ہے اسلیئے انھیں چاہیے کہ وہ اپنے ایجیٹیشن کے اوقات بدل دیں اسکے جواب میں ذمہ داروں نے حکام سے بتایا کہ حکومت کے پاس ہماری حفاظت کا کافی سامان موجود ہے اسلیئے اسکو ہمارا [illegible] نا چاہیے کیونکہ ان کو ان کا حق حکومت کی طرف سے ملچکا ہے اور شیعہ لڑنا [illegible] نہیں چاہتے کیونکہ وہ اپنا حق مانگ رہے ہیں لہذا کوئی وجہ نہیں کہ ایجیٹیشن کے وقت میں تبدیلی کیجائے، اسلیئے اب اس کے سوا [illegible] نہیں کہ اگر حکومت شیعوں [illegible] ہے تو وہ اُن کو گرفتار کرلے۔

تنظیمی شیعہ ذمہ داروں کے اس انکار پر حکام نے حفظ ماتقدم کے خیال سے شیعوں پر بندشیں عائد کردیں اور صبح سے وکٹوریا اسٹریٹ میڈیکل کالج اور دو [illegible] شیعوں [illegible] بڑے کو گرفتا [illegible]، شیعوں کو شکایت ہے کہ اگر اس قسم کی بندشیں عائد کرنا تھیں تو کم ازکم ایک روز قبل باقاعدہ شہر میں منادی کرادی جاتی تاکہ شیعوں کو اس کی اطلاع ہوجاتی اور وہ گھر سے نہ نکلتے، مگر شہر کے کسی ایک گوشے [illegible] ادھر تمام شیعہ راہ گیروں کو گرفتار کرلینا

نوٹ مزید واقعات کے لیے اخبار "حقیقت" سے اردو میں اور اخبار "پائنیر" سے انگریزی میں اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔

لفٹنٹ سلطان علیخاں اور اُن کے ۴۰ آدمیوں نے گرفتار کرا دیا

انجمن تنظیم المومنین کے دفتر سے تبرّا کا جتھا

معلوم ہوا ہے کہ آج لفٹننٹ نواب سلطان علی خاں کو گرفتار کرلیا گیا، اُن کے ساتھ ان کے ۴۰، ۵۰ ماتحت رضا کار جن میں سے بعض کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ وہ اپنے یونیفارم میں تھے وکٹوریہ اسٹریٹ پر تبرّہ کہتے ہوئے نکلے اور اُنھوں نے اپنے آپ کو گرفتار کرادیا، گرفتارشدگان کو پولس نے فوراً کوتوالی بھیجدیا۔

لکھنؤ کی گلی کوچوں میں تبرّا

ابتک ۸۰ سی گرفتاریاں ہوچکی ہیں

لکھنؤ ۵ رجولائی، آج صبح سے لکھنؤ کے وسطی اور مغربی حصوں میں جابجا شیعوں کی طرف سے تبرّہ کہکر اپنے کو گرفتار کرایا جارہا ہے اسی سلسلے میں بہت کم عمر لڑکے بھی گرفتار کئے گئے ہیں، جن کو عالم باغ کے تھانہ میں لے جاکر بند کردیا گیا ہے۔

کوتوالی میں شہر کے تمام ذمہ دار حکام موجود ہیں اور مسجد صفی کے سامنے بکثرت

سواد اعظم اسلام کی روح پرور روداری

جب شیعوں نے شکایت کی حکام صوبہ مدح ثلاثہ کے متعلق یہی کہتے رہے کہ ایک سُنی بھی اس حق کے خلاف آواز بلند نہیں کرتا، ہم کس طرح سمجھیں کہ یہ مخصوص شورش صرف ہا بی الخیال سُنیوں کی جانب سے ہے۔

۴ ماہ کے اندر روشن ضمیر تعلیم یافتہ برادران اہلسنت نے مدح ثلاثہ کے جلوس عام کے خلاف جو آوازیں بلند کیں وہ انگریزی و اُردو اخبارات میں تقریباً روزانہ شایع ہوتی رہیں اور اہل بصیرت اسکو قدر کی نگاہ سے دیکھتے رہے۔ اُن کے دہرانے کی ضرورت نہیں، فی الحال جمعیتہ العلماء ہند کانپور کے فراخ نظر، عالم و فاضل، اتحاد اسلام کا درد رکھنے والے اراکین کا فیصلہ ہدیہ ناظرین ہے، اسکے ہمراہ تنظیم کا جواب ... کہ شیعوں کی سرد مہری کا غلط اعلان کرنے والوں کی زبانیں بند ہو جائیں۔

اس گراں بہا فیصلے اور اسکے جواب کے بعد حنفی سُنیان بمبئی کی اہم تجاویز بھی درج کی جاتی ہیں تاکہ مدح ثلاثہ پر اصرار کرنے والے عبرت حاصل کریں۔ اور اسلام کو خطرے سے بچائیں۔

جمعیت علماء ہند اور دیوبندی فاضل کا اہم فیصلہ

اہلسنت حضرات کو حق مدح صحابہ سے باز آنا چاہیئے

لکھنؤ میں مدح صحابہ اور تبرا ایجیٹیشن کا جو قضیہ در پیش ہے وہ اس نازک حد تک آگے بڑھ چکا ہے کہ اس وقت جبکہ غیر مسلموں کے مقابلے میں اسلام کے ان دو فرقوں میں اتحاد و اتفاق کی اشد ضرورت ہے

مناسب نہیں ہے، یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اکثر معززین جن کو اس کا علم نہیں تھا انھیں بھی گرفتار کرلیا گیا (رپورٹر)

کیا تبرہ ایجیٹیشن کو پکیٹنگ کی صورت میں تبدیل کردیا جائیگا

محلہ وار جلسہ کر کے گرفتاریاں کرائی جائیں گی

انڈیپینڈنٹ نیوز سروس کو معلوم ہوا ہے کہ تبرہ ایجیٹیشن نے اب دوسری صورت اختیار کی ہے، اور معمولاً روزانہ جتنی گرفتاریاں ہوتی تھیں ان کی تعداد میں کمی کردی گئی ہے، لیکن انجمن تنظیم المومنین اس بات پر غور کر رہی ہے کہ اس چیز کو پکیٹنگ کی صورت میں تبدیل کردیا جائے اور امام باڑہ ... سے جو تبرہ کا مستقل محاذ ہے، وہاں سے صرف پندرہ بیس گرفتاریاں ہوں گی لیکن اس سلسلے میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ طے کیا گیا ہے کہ چونکہ شہر کے لوگ اب تبرا ایجیٹیشن میں نہیں جارہے ہیں اس لیے بیرونجات کے لوگوں کو بھی اب اتنی دلچسپی نہیں رہی ... چنانچہ اسکے واسطے یہ طے کیا گیا ہے کہ اب روزانہ شہر کے ہر محلے میں جلسے ... کئے جائیں اور ہر محلے سے کم از کم بیس افراد روزانہ اس ایجیٹیشن کے سلسلے میں رہا کرنے کی کوشش ... خواہ گرفتاری کے بعد جیل جانے والے معافی مانگ کر واپس آجائیں اس کا منشا صرف یہ ہے کہ شہر ... جیل نہ جانے سے بیرونجات کے لوگوں پر جو خراب اثر پڑ رہا ہے وہ دور ہو جائے اور تحریک بھی جاری رہے گی، لیکن ابھی صحیح طور سے یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ پکیٹنگ کے متعلق کیا صورت اختیار کی جائے گی۔ (ا،ن،س)

باہمی رضامندی کے ذریعہ سے ہمیشہ کے لیے فیصلہ کر دیں۔

ہماری رائے میں ناموس اسلام اور قومی خودداری کو اس سے زیادہ صدمہ پہونچانے والی اور حمیت اسلامی کے منافی بات کوئی نہیں ہے کہ بھائی بھائی ... کا تصفیہ غیر مسلم گورنمنٹ یا غیر مسلم پنچوں سے کرایا جائے۔

(حضرت مولانا شاہ) غلام محی الدین نقشبندی غزنوی (صدر جمعیت علماء ہند کانپور)

(حضرت مولانا) عبدالواحد العثمانی بدایونی (قائم مقام ورکنگ سکریٹری جمعیت علماء ہند کانپور)

سید عبدالحمید شملوی (قائم مقام آفس سکریٹری)

(مولانا) سید حبیب الرحمن غزنوی (ممبر ورکنگ کمیٹی)

(مولانا) شبیر حسن عثمانی دیوبندی (فاضل دارالعلوم دیوبند)

جواب منجانب "تنظیم"

حامیان اسلام حضرت مولانا الحاج شاہ غلام محی الدین نقشبندی غزنوی و

حضرت مولانا عبدالواحد العثمانی بدایونی قائم مقام ورکنگ سکریٹری جمعیت علماء ہند کانپور زید فیضکم

السلام علیکم!

مدح ثلاثہ قضیہ کے متعلق ... اپیل جو آپ ... لکھنؤ مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۳۹ء میں شایع ہوئی نظر سے گزری اتحاد اسلام ... تنظیم نے کافی عرصہ اس موضوع پر آپ نے جس جذبے کے ماتحت روشنی ڈالی ہے اسکی ادارہ تنظیم قدر کرتا ہے، نو ایجاد ... شیعوں کی دل آزار مدح ثلاثہ کے آغاز پر تنظیم نے ہندوستان کے مسلمانوں پر اسکے سیاسی

افتراق و انشقاق کی خلیج روز بروز وسیع ہوتی جارہی ہے اور غیر مسلم دونوں فرقوں پر ہنستے ہیں، صرف یہی نہیں بلکہ مدح صحابہ بآواز پڑھنے اور جلوس نکالنے کے حق کو قائم رکھنے کی غرض [illegible] اہلسنت و الجماعت نے جنھوں نے اس تحریک کو شروع کیا تھا اور ان اہل تشیع نے جو تحریک تبرا میں علانیہ حصہ لے رہے ہیں [illegible] گاندھی کے پاس وفد بھیج کر ان سے اس مسئلہ کو رجوع کیا اور ان کو اس تصفیہ میں جس کا تعلق اسلام کے دو فرقوں سے ہے حکم بنانا چاہتے ہیں۔

ان اختلافات کے قائم رہنے سے مسلمانوں کی مذہبی، اقتصادی، سیاسی اور معاشرتی حیثیت سخت معرض خطر میں مبتلا ہوتی جاتی ہے، اور غیر مسلموں کو جن کا مقابلہ اس وقت مسلمانوں کا فرض ہے یہ موقع مل رہا ہے مسلمانوں کو سبز باغ دکھا کر ہم نوا اور ہم آہنگ بنالیں۔

خالص اسلامی نکتہ نظر کے لحاظ سے دونوں فریقوں کے درمیان برضامندی باہمی تصفیہ ہونا نہایت [illegible] اہم ہے، ناموس اسلام کا لحاظ رکھتے ہوئے ہمارے نزدیک مناسب ہے کہ حضرات اہلسنت و الجماعت اپنے اس قانونی حق کو جو مدح صحابہ کے متعلق ان کو حاصل ہوگیا ہے برضا و رغبت بلا اجبار و اکراہ خود ترک کردیں، اور دوسری طرف شیعیان لکھنؤ موجودہ تحریک تبرا سے باز آئیں، جس نے نہ صرف لکھنؤ بلکہ ہندوستان کی فضا مکدر بنا رکھی ہے اور جسکی [illegible] سیاسیات اسلامی پر شدید اثرات پڑ رہے ہیں، لکھنؤ کی مصالحت سے بہت بڑا اسلامی فائدہ یہ بھی ہے کہ جن جن مقامات پر ان تحریکوں کے اثرات پائے جاتے ہیں وہ لکھنؤ میں با[illegible] [illegible] پر زائل ہوجائیں گے اور باری تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلمانوں میں پھر وہی باہمی ہمدردی اتحاد و اتفاق پیدا [illegible] گا، جو ملت اسلامیہ میں [illegible] قضیہ [illegible] موجود تھا، شملہ سے زعماء ملت نے شروع جون میں جو مشترکہ بیان جاری کیا اُس سے ہم کو اتفاق ہے اور ہمارے نزدیک مسلمانوں کا اس وقت سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ جلد سے جلد لکھنؤ کے قضیہ کا

حنفی سُنیان بمبئی کا زبردست جلسہ

حکومت یو، پی کی وہابی نواز پالیسی کی مذمت

شیعہ ہمارے بھائی ہیں ہم اُنکی دلآزاری کرنا نہیں چاہتے!

۲۹ رجولائی ۱۹۳۹ء بمقام ربن روڈ زیر اہتمام محفل غوث اعظم بمبئی بصدارت جناب اے، ام بخاری، بی اے ال ال بی ایڈ وکیٹ صاحب ایک جلسہ منعقد ہوا، اور حسب ذیل تجاویز پاس ہوئیں:۔

(۱) سُنیان حنفی المذہب کا یہ جلسۂ عام لکھنؤ میں مدح صحابہ کے کیونکہ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء پر اپنے کمال غم وغصہ کا اور رنج والم کا اظہار کرتا ہے اور حکومت کی فتنہ پرور پالیسی جس کی وجہ سے مسلمانوں کا جانی ومالی نقصان ہورہا ہے اپنی دلی بیزاری کا اظہار کرتا ہے، اور اسے حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔"

(۲) اور یہ جلسۂ عام کانگریس پارٹی یوپی سے اپیل کرتا ہے کہ وزارت سے جلد از جلد دست بردار ہوجائے، اسلئے کہ وہ قطعی نااہل ہے اس کی روش اسلام کو نیست ونابود کرنا چاہتی ہے اور چند بے دین وہابیوں کو ٹکڑا ڈال کر تمام مسلمانوں کو لڑانا چاہتی ہے، ہم حکومت یوپی کو بتادینا چاہتے

خطرات کا اظہار کرتے ہوئے اتحاد بین المسلمین کا واسطہ دے کر جس جرأ[illegible] ۔۔ احتجاج کیا اس سے اسلامی ہند کا کوئی طبقہ انکار نہیں کر سکتا، ہم نے شملہ اپیل پر بھی لبیک [illegible] کہ [illegible] دل سے لبیک کہی آج بھی اگر آپکی اپیل کسی باعزت نتیجہ تک پہونچا سکتی ہے تو شید[illegible] ۔ ۔۔ ہما آپ سے اشتراک عمل کرینگے مگر ہاں تحریری اپیل کے ہمراہ آپکے پرخلوص عمل کی [illegible] ہے ۔

اب اصل متنازعہ فیہ میں اسقدر طول ہو چکا ہے کہ تحریر و تقریر کا وقت باقی نہیں رہ گیا، صرف عملی اقدام ہی اثر پذیر ہو سکتا ہے، لیکن ایسا اقدام خطرے سے خالی نہیں، اگر آپ حضرات خطرات کا مقابلہ کرنے پر تیار ہوں تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ کامیابی آپکے قدموں کو بوسہ دینے پر مجبور رہے ۔

خادم

(مرزا [illegible] ل بیکڑی)

[illegible]

"چین نہ لینے دیا" اور یہ جلسہ [illegible] مندرجہ بالا سے سخت بیزار ہے
اور دعا کرتا ہے کہ خدایا جلد از جلد ان کی ہدایت کر، اور ملک کے سُنی و شیعہ
میں جلد از جلد اتفاق و اتحاد پیدا کر، اور وہابی پاجی ملحدوں کافروں کی
ریشہ دوانیوں کو نیست و نابود کر"

محرک - ڈاکٹر سیف اللہ امؔ آزاد، ام، ڈی، لنڈن

موئد - پروفیسر حشمت علے الہ آبادی ایم، اے
بی، ایس، سی

تائید مزید - کرنل، آئی، ٹی، سیمن علاؔ ابوبکر لاہودی

[illegible]

ایس عثمان خاں بدایونی
سکریٹری محفل ہذا
ربن روڈ، بمبئی

ہیں کہ جلد از جلد جیسا کہ لکھنؤ میں شیعہ ... قائم کرے یعنی اس اپنے ... کو بہت جلد واپس لے تاکہ مسلمانان لکھنؤ آرام کی زندگی بسر کریں شیعہ ہمارے بھائی ہیں ہم انکی ہرگز دل آزاری ... نہیں چاہتے، ہم صحابہ کو ضرور مانتے ہیں لیکن اس طرح نہیں کہ گلی کوچے میں مدح کرتے پھریں اور خونریزی کرائیں، اور جبکہ ہم ایسا کرینگے شیعہ بھی ضرور تبرا کہیں گے اسلیئے کہ شہری حق میں وہ بھی برابر ہیں بلکہ ہر مذہب کے لوگ اپنا اپنا حق رکھتے ہیں، اگر یہ کیونک واپس ہو جائیگا تو شیعہ ضرور تبرا بند کر دینگے، لہذا جلد از جلد اندر میعاد ۸ یوم کے حکومت یوپی کو لازم و مناسب ہے کہ اس کا معقول انتظام کرے اور اپنے فتنہ پرداز سیاہ کیونک کو واپس لے ورنہ سمجھ لے کہ تمام مسلمانان ہند حکومت سے ... بنیا ایجیٹیشن قائم کریں گے جس سے حکومت کو سخت از سخت نقصان ہوگا"

(۳) یہ جلسۂ عام مولوی حسین احمد مدنی نام نہاد، و مولوی عبدالشکور نام نہاد، و مولوی ظفر الملک نام نہاد کی روش پر اپنے کمال غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور ان تمام حضرات کے افعال کو خارج از اسلام سمجھتا ہے اسلیئے کہ انھیں حضرات کی ذاتِ شریفین ہیں کہ جنھوں نے اسلام میں رخنہ اندازی کا سامان مہیا کیا ہے، یہ حضرات اسلامی لباس میں ظاہر ہو کر اسلام کشی کے درپے ہیں، ہم ان حضرات کی خدمت میں بھی عرض کرتے ہیں کہ آپ حضرات سچے مسلمان ہو کر دنیا کو بتا دیں کہ بانیان مدح صحابہ سے صحابۂ کرام کی ارواح کس قدر بیزار ہونگی اور ان لوگوں کے لیے دعائے بد کرتی ہونگی کہ خدایا جلد تو ان لوگوں کو ستیاناس کر اور نیست و نابود کر کہ جنھوں نے ہماری روحوں پر تیرہ سو برس کے بعد اسقدر تبرا کرایا کہ ہم کو قبروں میں

کفن بردوش تنظیمی

مئی ۱۹۳۰ء سے شمع امامت کے پروانے مظلوم کربلا کے دیوانے مذہبی اکھاڑے اور سیاسی میدانوں کو اپنی زندگی کا سرمایہ بنا کر تنظیمی مرکز پر مجتمع ہوتے رہے کہ اقوام ہند سے سودا کریں اور اپنے گمشدہ انمول اقتدار کو جان و آبرو کی قیمت سے واپس لیں، ایسی مشکل مہم ایسا عظیم الشان ارادہ، اور گنتی کے چند نفر جنکے دل میں شیعی دنیا کا تختہ الٹ کر اس کی نئی تاریخ مرتب کرنے کا جذبہ، بساط امید پہ دو مہرے ایک استقلال دوسرے سعی بلیغ، مگر ان کو شہ دینے والی مفلسی اور سرمائے کی کمی اکثر مواقع پر خاطر شکنی میں معین ہوتی رہی، مگر تنظیمی سروں سے کفن باندھ چکے تھے اور اس کا مستقلاً ارادہ کر چکے تھے کہ اپنی سوئی ہوئی قوم کو بیدار کر کے رہیں گے، ہندوستان میں دوسری اقوام کی بیداری انکے پیش نظر، اسلامی اداروں کی روزافزوں ترقی انکے ذہن نشین، کانگریس۔ مہاسبھا۔ مزدور سبھا۔ کسان سبھائی بیدار ہو رہی ہیں، وہ دیکھ رہے تھے کہ اقوام عالم کی تاسی میں ہندوستان کیسی سرعت کے ساتھ شاہراہ ترقی پر گامزن ہے مگر قوم شیعہ باوجود اپنے مرکزی اداروں کے ابتک خواب غفلت میں محو ہے، انکی خواہش رہی کہ پارہ چنار کورم ایجنسی سے لے کر بنگال کی ترائی آسام کی پہاڑیوں تک ایک جانب اور برفستان کوہ ہمالیہ کی چوٹیوں سے راس [illegible] دوسری جانب شیعہ کسی ایک آواز پر لبیک کہیں اور میدان عمل میں صف آرا ہو جائیں تاکہ اس زمانہ جدوجہد میں جبکہ حیات قومی کے لیے تمامی ہندوستان

کبھی نہیں" کا زریں مقولہ پیش نظر تھا بول اٹھے کہ

جاں دے دینگے یا دے ڈالینگے ہم سر اپنا
آج قصہ ہی چکا لیتے ہیں جیل کر اپنا

قدوائی صاحب وزیر جیل کا تیار کیا ہوا شیعوں کے لیے کیپونک ایک کھلونا سمجھکر تین دن کھیلا، اور "عطائے تو بہ لقائے تو" کہکر واپس کیا، اور عرض کی

"سرکار یہ دھوکے کی ٹٹی آپ کو مبارک ہو، تنظیم اسی وقت دم لے گی
جب وہابی سنیوں کی طرح انکو بھی تبرے کا حق مل جائیگا"

جواب ملا :-

"تبرا گالی ہے اس کا حق ملنا دشوار ہے"

نومبر اور مارچ کے کیپونک کی واپسی کا پہلو دکھایا گیا تو نفی میں جواب ملا، خوش قسمتی سے علماء اعلام کی ہمدردیاں نگرانی کے لیے حاصل، اُن کا اس کیپونک سے انکار باعث ہمت افزائی ہوا، جیل کی آمد ورفت جاری رہی، اسیری کا دور دورہ رہا، ایمانی جوش میں تموج اور قربانیوں کا جذبہ بلند رہا، یہانتک کہ مولانا ابوالکلام آزاد کا مرحمت فرمایا ہوا "التوا" سامنے آیا یہ

دوسرا واقعہ

تھا جس کو اکثر و بیشتر شیعوں نے غنیمت سمجھکر "خوش آمدید" کہا، تنظیمیوں کو قوم کی حالت معلوم، اُسکے مستقبل سے آگاہی، یہ سمجھکر کہ یہ آخری موقع ہے، افراد قوم کی مالی حالت نازک ہو چکی ہے جیل جانے سے لوگ تھک چکے ہیں، اس وقت کا استعمال کیا جائے، مگر کس برتے پر آزاد صاحب کے وعدوں میں سراسر کیفیت، نتیجے کی دھندلی روشنی فضائے اُمید پر دُور جھلکتی اور خاموش ہوتی،

میں عظیم الشان جنگ جاری ہے، شیعہ بھی اپنی بقا کے لیے اسی موثر طریقے پر جنگ آزما ہوں گے ہمسایہ اُنکی حقیقی قوت سے آگاہ ہو کر اُنکے حقوق کی فہرست مرتب کرنے میں کمی نہ کرے۔

ان تنظیموں نے سب سے پہلا عوام شیعہ کو یکجا کرنے کی جدوجہد شروع کی، کاروبار، تجارت اور مختلف اقسام کے پیشوں کو تنظیمی [illegible] ابلیس قرار دیا، صرف لکھنؤ میں جہانتک اُن کی کوشش محدود تھی شیعوں کو پیشے اختیار کرنے اور اقتصادیات کی طرف رجوع ہونے کی ترغیب دی، چھوٹی چھوٹی رقمیں بطور قرض دے کر شیعوں کو کسب معاش کی طرف رجوع کیا، پھر مذہب کے تحفظ کے لیے مدح صحابہ کا مقابلہ کیا، اس مقابلے میں جان کا اندیشہ، آبرو کا خطرہ، ایک طرف لکڑی چھری کٹاری، دوسری طرف پولس کی حراست، اُنکی قانونی کارروائیوں سے سامنا، اگر تنظیم کے دلدادہ ہر موقع پر [illegible] تیار،

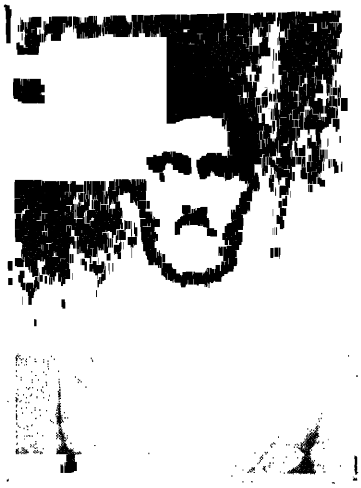
رفتہ رفتہ وقت گزرتا گیا، کوششیں وسیع ہوتی گئیں یہانتک کہ ۳۰ر مارچ کا مبارک دن آگیا، میدان آراستہ ہوا، جنگ کے لیے تنظیمی سپاہی [illegible]، قربانیاں پیش کر دیں جہاں جان و مال سے گریز نہ تھا وہاں عزت و آبرو قربان گاہ مذہب پر چڑھا دی، جیل جانا فخر سمجھا، چکی، کولھو اور دیگر قید کی سختیاں روایات مقدسہ کی حمایت تصور کیں، غرض نہایت دلیری سے مورچہ روکے رہے، یہانتک کہ وہ وقت آیا کہ جب گورنمنٹ سے گفت و [illegible] شروع ہوئی۔

پہلا واقعہ

یہ پہلا موقع تھا جس کا استعمال اہل الرائے کے نزدیک ضروری تھا، لیکن کفن بردوش تنظیمی گورنمنٹ کی پالسی سے بہرہ اندوز نہ تھے، نہ تک پہونچ گئے، جان دیکر مقصد حقیقی کے حصول پر اڑ گئے، "آج یا



ن اعظم سپاہ عباسیہ تنظیم - شہید یاور حسین کي یادگار منارهے هین



ضیغم ملت پیو میان جنکي دلیری تاریخ شیعه میں یادگار رهیگي



مجاهد علی حسین صاحب مرحوم کي نماز جنازه

کسی منزل پر اُسکے قیام کی اُمید نہیں، مجبوراً تعلیم یافتہ طبقے کی استدعا رد کی گئی۔

"ہر چہ آید بر سر اولادِ آدم"

کا نعرہ لگایا، پھر کفن سے سر باندھا۔

پہلا حملہ

دفعہ ۱۰۷ کے ماتحت ۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء کو برداشت کیا جیل گئے، ہنسی خوشی وقت گزرا، قانون کی سختیاں برداشت کیں، شکر کیا۔

دوسرا حملہ

۵ جولائی ۱۹۳۹ء کو دفعہ ۱۰۷/۱۱۷ و دفعہ ۱۱۷/۱۸۸/۲۹۹ کا دوسرا حملہ روکا، گولیاں کھائیں، شہید یاور حسین و النشیر سپاہ عباسیہ کا کوہِ الم اُٹھایا، لاٹھی چارج کا بار سر لیا، پھر جیل آ گئے، باہر رہنے والے گولیوں پر سینے تانے رہے، یہ جانتے تھے کہ اُن کی دلیری اُنکی جانبازی کا نتیجہ نہ نکل سکے گا، مگر اس سے بھی خوب واقف تھے کہ محنت رائگاں نہیں ہوتی، اگر کچھ نہ ہوا تو کم از کم اس ابتلا کے بعد قوم بیدار ضرور ہو جائے گی، آج کی جنگ اگر ناکامیاب ہوئی تو کل پھر تیاری کے بعد جنگ چھڑ جائیگی، وہ ضرور کامیابی کی منزل تک پہنچے گی، آج کی اخلاقی جنگ اگر ناکامیاب ہوئی تو کوئی مضائقہ نہیں۔

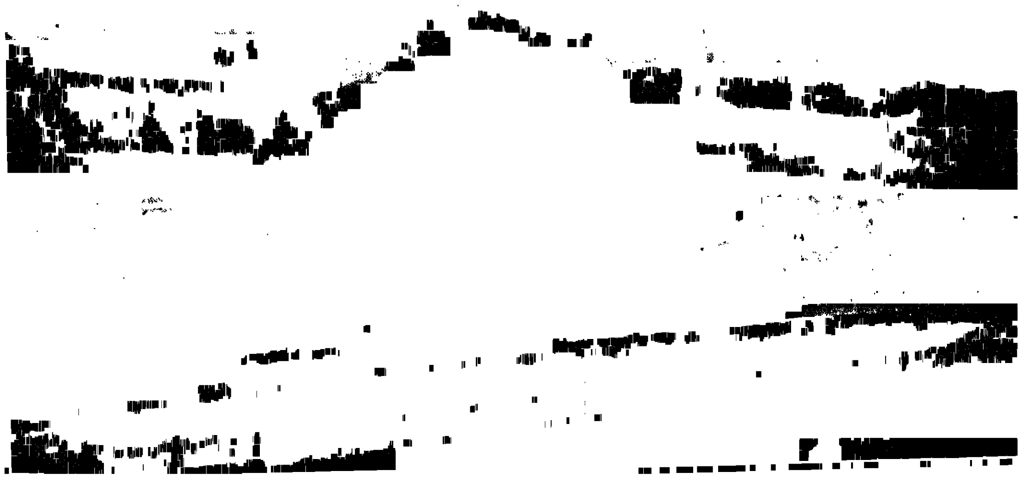
ایجیٹیشن کی ناکامیابی

زمین ہندوستان پر کوئی نئی بات نہ ہوگی، کانگریس کی لڑائیوں میں، دھرسانا کا حملہ

بردولی مارچ، ڈانڈی کی جنگ سب ناکامیاب ہیں، مگر اُنکی ناکامیابی سے ۳۲ کروڑ ہندوستانیوں نے ایسا فائدہ اُٹھایا، کہ آج بجام حکومت ہاتھ میں ہے، جس طرح وہ تمام ناکامیابیاں ملکی ترقی کے واسطے تازیانہ نہیں، اسیطرح تبرا ایجیٹیشن بھی اگر خدانخواستہ ناکامیاب ہوا تو اسکی ناکامیابی شیعوں کیلیے سبب عبرت ہوگی، یہ ایسا سبق ہوگا جسکو یاد کرکے تمام قوم آئندہ تجربے میں آئی ہوئی کمزوریوں کو دور کرکے کامیاب ۔۔۔ سر کرلے گی، سنیوں کو کربلا کا ایجیٹیشن یاد تھا، وہ نعوذ باللہ انگفتہ کہ مختصر وقت میں فیل ہوا، حکومت شام اور اُسکے عمال کے نزدیک حسینی مشن میدان نینوا میں ناکامیاب ہوا میں بھی یہی کہونگا کہ ناکامیاب ہوا اور ضرور ناکامیاب ہوا، لیکن اُس وقتی ناکامیابی میں مستقل کامیابی پوشیدہ، اُس گھنٹوں کے فیلیور میں صدیوں کی اسلامی فتح مضمر، حکومت شام نے ہاشمی ایجیٹیشن تلوار کے گھاٹ اُتارا مگر اُسکو معلوم نہ تھا کہ "اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد" حق حق ہوکر چمکا۔ اور کربلا میں دشمن میں نے والا ستارہ عالم کی تاریکی کو روشن کرگیا، کیا گورنمنٹ یوپی کو دمشق کی تاریخ یاد نہیں، شیعوں کا تبرا ایجیٹیشن ناکامیاب ہوگا۔ اور خدا کرے کربلا کی سی کامیابی کے ساتھ ناکامیاب ہو، اور مستقل کامیابی کا گوشہ لیے ہو ناکامیاب ہو، لیکن اس میں شیعوں کی ہزاروں کامیابیاں سربستہ ہونگی، مرنے والے کربلا میں مرگئے، قتل ہونے والے قتل ہوگئے، لیکن اسلام کی حقانیت کو ہمیشہ کے لیے زندہ کرگئے، یوپی کی جیلوں میں شہید ہونے والے شہید ہوگئے، گولیاں کھاکر رہی ملک عدم ہوئے مگر اپنے بعد ایسا نقش چھوڑ گئے کہ ہندوستان کے شیعہ اسی کو مستقبل قریب میں شمع حیات بناکر سچائی کی راہ ڈھونڈھ لینگے، جیل جانے والے جیل گئے، کیا اُنکا یہ عمل کالعدم ہوجائیگا، مہاتما گاندھی جیل گئے موتی لال قید میں رہے جواہر لال قیدخانے کی سختیوں کا نشانہ بنے، پنڈت نہرو نے بیڑیاں پہنیں کیا یہ سب تاریخ ہندوستان نے فراموش کیا۔ نہیں ہرگز نہیں! جس طرح کانگریس کے سیروز کی قربانیاں ظاہر ناکامیابی



۶ جولائي سنه ۱۹۳۹ ع کي فائرنگ کا ايک منظر



میں جب جذبۂ مذہبی موجزن ہوگا وہ فوراً اپنے حملوں سے گورنمنٹ آف انڈیا کو دھمکی دیکر اُس سے یہ کہیں گے

"شیعہ سُنی جھگڑا چکاؤ ورنہ ہم پھر سرحدی ضلعوں پر قتل و غارت شروع کردینگے"

اس دھمکی سے گورنمنٹ آف انڈیا ضرور لکھنؤ کے تبرا ایجیٹیشن میں دخل دیکر اس کا فیصلہ کرادیگی لیکن اب یہ اُمید بھی باقی نہ رہی، سرحدی سنیوں اور سرحدی حکومت نے دوسرا رُخ اختیار کیا، لیکن کیا یہ سب منصوبے اور اُن کی ناکامیابی تنظیموں کو بد دل کرسکتی تھی، ناممکن!

دوسرا خطرہ

پھر ایک عجیب و غریب سیاسی نظریہ چلا، وہ یہ کہ پنجاب پر ایجیٹیشن کا دار و مدار ہے، پنجاب مسلم لیگ وزارت اور یوپی کانگریسی وزارت میں کشمکش ہے، اول یہ کہ مسلم لیگ وزارت پنجاب نے یوپی کانگریسی وزارت کے اُس حکم کو ٹھکرادیا جس میں پنجابی شیعہ تبرا اسیروں کے جرمانے کے وصولیابی کا ذکر تھا۔ دوم یہ کہ ایک عرصے سے ہر دو حکومتوں میں پنجاب کے سیاسی قیدیوں کو باوجود کانگریس اور کانگریسی حکومت کی سفارشات کے رہا کرنے سے انکار کردیا۔

چونکہ پنڈت پنتھ جی کو معلوم ہوچکا ہے کہ علماء کرام نے پنجابی شیعوں کو ایجیٹیشن کا رہنما اور مختار کل قرار دے دیا ہے اسلیے اب اس ایجیٹیشن کا فیصلہ ناممکن ہے اور بہت مشکل ہے۔

عقل کام نہیں کرتی کہ پنجاب اور یوپی حکومت کی کشیدگی کس صورت سے تبرا ایجیٹیشن کے فیصلہ میں سدراہ ہوگی، اور اگر ہو بھی تو تنظیم ہرگز اس سے خوفزدہ نہیں ہوسکتی، اُس نے ائمہ طاہرین کے بھروسہ پر اس جنگ کا آغاز کیا ہے اور اس کا ہر ممبر ان تمام دور کے اندیشوں کو خطرے میں لانے کو تیار نہیں،

کے بعد بھی رائگاں نہیں گئیں، اسی طرح شمس الملۃ، نصیر الملۃ، سعید الملۃ، سلطان علیخاں وغیرہ کا جیل جانا بیکار نہ ہوگا، دیر آید درست آید، عابد بیمار شامی قید خانے کو الوداع کہہ کر مدینے گئے موسیٰ کاظم علیہ السلام جیل ... سے رہا ہو کر باہر تشریف لائے، لیکن کیا بنی امیہ اور بنی عباس کی قدرت ... نے فوراً بدلا لیا، نہیں! ہرگز نہیں! وقت آتے ہی ہاشمی جد و جہد کا نتیجہ نکلا جس کی گواہی تاریخ عالم دے رہی ہے، شیعوں کا جیل جانا بھی کام آئے گا، پھل لے گا مگر وقت آنے پر، نتیجے کے لیے تعجیل نہیں صبر کی ضرورت ہے، صبر تلخ است ولیکن بر شیریں دارد" آج ناکامیاں ہو رہی ہوں گی، لیکن صبر سے عنقریب اچھا پھل ملے گا۔

پہلا خطرہ

ایجیٹیشن کی ناکامیابی کا ڈراؤنا خواب دیکھنے والے یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ گورنمنٹ پنجاب نے سختی شروع کر دی، میانوالی کے ڈپٹی کمشنر نے شیعوں کو دھمکانا شروع کر دیا، اب پنجابی نہ آئینگے صوبہ سرحد پر طرح طرح کی کوششیں ہیں کہ وہاں کے شیعہ لیڈر ... آئیں، کورم ایجنسی کے حکام بالا وہاں کے شیعوں کو یہ کہہ کر ڈرا رہے ہیں کہ

"سرحد کے سنی جرگے عنقریب تم پر حملہ کر کے تمہارے گھروں کو پھونک دینگے تمہارے بچوں کو قتل کر دینگے تم لکھنؤ نہ جاؤ۔"

لیکن پھر بھی تنظیمی شیعہ ایسے ... رہیں گے ... اپنے خیال میں مضبوط ہیں وہ اپنے سروں سے کفن باندھ چکے، جہاں تک جان میں جان ہے اُن کی جنگ اُس وقت ختم ہو گی جب اُن سے زیادہ کوئی قوت اور استبدادیت سے خود ایجیٹیشن بند کر دے

بعض یہ کہہ رہے ہیں کہ سرحدی شیعوں کو اشتعال ... یہ تھا کہ وہاں کے سنیوں

جب سل بات کسوٹی ہے

ایسی وسیع اور ٹھوس تیاریوں کے دوران میں عجیب کشمکش میں رہتا، ادھر مدح ثلاثہ کے جتھو خلاف قانون شاہ راہوں پر نکل کر . ش . ہیں ہیجان پیدا کرتے، اُدھر انتہا پسند اراکین تنظیم المومنین اور ان کے ہمخیال افراد تصادم کو کامیابی کی منزل ٹھراتے اور مسلسل یہی کہتے کہ ایک مقابلہ اور ایک محاذ اس جنگ کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ کردیگا۔ مگر میں انکو یہی کہکر سمجھا دیتا کہ لکھنو کے تمام بلوے جو مدح ثلاثہ کے سلسلہ میں ہوئے مقامی ہوکر ختم ہوگئے اس لئے جھگڑا یا لڑائی بالکل بے سود ہوگی۔ واقعہ بھی یوں تھا کہ جب تصادم یا بلوے کا سوال آتا میری روح لرزجاتی فوراً خیال ہوتا کہ بیسوں بندگان خدا کا خون ناحق ہوگا۔ سینکڑوں عورتیں بیوہ اور ہزاروں بچے یتیم ہوجائیں گے۔

مسلمانوں کی حالت یوں ہی زبوں ہے تصادم کے بعد چاہے شیعہ ہوں یا سنی بیسوں خاندان کے خاندان سوگوار اور گھر ماتمکدہ رہیں گے۔ پھر مقدمات کی تکالیف اُنکے اخراجات اُن کے روح فرسا نتائج نان شبینہ کو محتاج کردینگے اسلام کی کشتی ہندوستان کے سیاسی تموج میں یوں ہی ڈگمگا رہی ہے صرف ایک تھپیڑے کی ضرورت ہے سبکساران ساحل کی اُمیدیں برآئیں گی مگر افسوس تنگ نظر وہابیوں اور حسین احمد کے سے تنگ نظر کانگریس پرستوں کو کیا درد تھا ہمارے شیعہ "نفاق بین المسلمین" کے خطرے سے آگاہ کرتے "اسلام زندہ باد" کے نعرے لگاتے مگر مدح ثلاثہ کے مخمور گوش برآواز ہونا بھی گوارا نہ کرتے

یہ ہیجان پیش نظر تھا اپنے باعمل غیور اور ایمان والے اراکین کی تجاویز سامنے تھیں اُنکے ارادے بے نقاب تھے ان کا مقابلہ کے لئے خیال اور پختہ خیال پہاڑوں کی چٹانوں سے

جیسا عرض کیا جا چکا کہ یہ ایجیٹیشن کسی دباؤ کے ماتحت بند ہو سکتا ہے یا اُس وقت جبکہ تمام تنظیمی تیسری مرتبہ پھر کافی مدت کے لیے جیل میں نہ بند کر دیے جائیں،
لیکن یہ بتا دینا ضروری ہے کہ جیل ہر تنظیمی کے لیے مذہب اور حق کی جنگ میں ایک کھیل ہوگی، وہ ہمراہ اسکے یہ بھی سمجھتا ہے کہ

"جیل ہر مومن کے لیے ایک کسوٹی ہے"

شیعوں کی بیداری

دوسرا حصّہ

جس میں اسیران تبرّا کے کارنامے اور جیلوں کے تفصیلی واقعات درج ہیں

زیر طبع ہے

جھنکار سے چھانٹ دیا۔ جہاں کی خاموشی میں امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام پر آنیوالی ہنگامہ آرائیوں کو اپنی قید کی سختیوں سے ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا۔

جیل سرزمین عرب پر بنی عباس کے ظالم ہاتھوں سے تعمیر کی ہوئی وہ تاریک عمارت ہے جہاں سے شمع امامت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنی پرامن اسیری سے جادہ بقا روشن کیا۔ جہاں کی سختیاں اپنی ذات پر انگیز یں مگر ایمان والوں کی زندگیاں آسان کر دیں۔ جہاں امام رضا غریب نے فلسفہ سیاست کا عقدہ حل کیا۔ دنیا اور آخرت میں امتیاز کی تلقین کی۔ حق کوشی کے سبق دئے۔ دولت و ثروت پر عجز و انکسار کی فتح کو ایک کارنامہ عظیم بنا دیا۔ قید و بند کی راہوں سے آزادی کامل کی منزلیں دکھائیں۔ راہ خدا میں مقید ہو کر یہ ثابت کر دیا کہ جب دین حق خطرے میں ہو تو محبس کی چہار دیواری اور طوق خاردار کے خاموش تجربے پناہ ہتھیار باطل پرستوں کی سپاہ پر غالب ہونے میں معین ہوں گے۔ اور ایمان خطرہ سے بچ جائیگا۔

یہ تھا جیلخانہ اور جیل کا فلسفہ جس کو ہندوستان والوں نے کبھی سمجھا۔ یہ تھا وہ سبق جو گاندھی کی ستیہ گرہ میں ہندوستان کی جنگ آزادی میں صف آرا ہونے والے دیروں تک پہنچا یہ کوئی رامائن کے اوراق کی تحریر نہ تھی۔ مہابھارت کی عظیم الشان یدھ کی منطق نہ تھی بھگوت گیتا کا اشلوک نہ تھا۔ ویدوں کی تلقین نہ تھی۔ منوسمرتی کا فلسفہ نہ تھا۔ یہ صرف سیرۃ ائمہ تھی جس نے ہندوستان کے روشن اور آزاد فکر غیر متعصب نیتاؤں نے اپنا لائحہ عمل بنایا شمشیر ہماری تھی مگر استعمال کی ہندو بھائیوں نے۔ کام اپنوں کا تھا مگر حاصل کیا اغیار نے۔ چلن ہمارا تھا مگر اختیار کیا دوسروں نے۔

کیا نتیجہ ہوا ظاہر ہے کہ اہل ہنود کی خاموش جنگ اور قید خانوں کی سختیوں نے اسیروں کو آزاد محکوموں کو حاکم، ترمل کو بیر، بزدل کو سپاہی بنا دیا۔ سونیوالے بیدار، غافل ہوشیار

زیادہ مضبوط تھا مگر یہی استقلال و مضبوطی سے ایسے نظریہ کا قائل رہا کہ اگر کانگریس صرف احرار اور جمعیۃ العلماء کی آڑ میں اپنا پایہ مضبوط کرنا چاہتی ہے، حسین احمد اور عبد الشکور مع ثلاثہ کے آگے مسلم لیگ کو فنا کرنا، اور کانگریس کو مسلمانوں کے لئے مقناطیس بنانا چاہتے ہیں تو پھر عرصہ کی سوئی ہوئی قوم شیعہ اس موقع سے مستقل فائدہ اٹھا کر اپنے مذہب اپنے سیاسی حقوق، معاشرت اور اقتصادیات کی محافظ کیوں نہ بن جائے۔ مجھے آئمہ معصومین علمائے اعلام، ز[illegible]ان، اور جانباز رہبران قوم کے اسباق یاد تھے۔ ہندوستان کی جنگ آزادی اور اسکے کامیابی کے طریقے میرے حافظہ میں تھے میں ان کا کما حقہ عامل نہ تھا اسکی گہرائیوں تک پہنچنے کی سمجھ میں اہلیت نہ تھی مگر انکے نتائج سے بہرہ اندوز ضرور تھا مقابلہ کی تیاری کے ہیجانی ایام میں بھی مستقلاً میرے ذہن میں یہ بات نقش ہو چکی تھی کہ جیل کی منزل ہی منزل مقصود ہو سکتی ہے مگر یہ بھی خیال تھا کہ باوجود متعدد تند مخالف جھونکوں کے ۱۹۰۸ء سے آجتک شیعوں نے جیل کی سنگلاخ وادی میں قدم نہ رکھا تو اب کیا امید ہو سکتی ہے اس میدان کیجانب میں بھی ہم نے یہ طے کر لیا تھا کہ کچھ بھی ہو کوئی فرد چاہے لبیک کہے مگر میں، میرے اراکین تنظیم کے سرپرست عملاً ہی موقع پر یہ ضرور ثابت کرینگے کہ جیل بھی ایک کسوٹی ہے اگر قوم شیعہ اس کسوٹی پر ایک بار کسلی گئی تو پھر نکھر کر یہ کندن انمول اور بازار ہند میں دوسری قوموں کے مقابلہ میں سب سے زیادہ بیش بہا ہوگی۔

جیل کیا ہے؟

بنی امیہ کی تیار کی ہوئی وہ بوسیدہ عمارت جہاں حق و باطل کی امتیازی حد نمایاں کی گئی، جہاں ایمان کے ناقابل فتح قلعوں کے نقشے تیار کئے گئے، جہاں اسیر کربلا سید سجاد نے کفر کے گرجتے ہوئے تاریک بادلوں کو پاؤں کی بیڑیوں اور ہاتھ کی ہتھکڑیوں کی نور افروز

جیل کی اصطلاحات

اسیروں کے واقعات سنانے سے پہلے چاہتا ہوں کہ جیل کی اصطلاحات عرض کروں تاکہ ناظرین کو انشاءاللہ تعالیٰ اگر جیل آنے کا موقع ملے جیسا کہ اب شیعی سیاست نے سبق سکھلا دیا ہے تو ابتدا سے نوگرفتار کو زیادہ زحمت نہو۔

ہیڈ جمعدار۔ جیل کے ملازم جمعداروں کا افسر، جو اپنے سامنے جیل شام کو روز بند کراتا اور صبح کو بیرکیں کھلواتا ہے قیدیوں کی دیکھ بھال اور انکی مشقت وغیرہ کا ذمہ دار ہے

جمعدار۔ خاکی وردی والے ملازم جو ہیڈ جمعدار کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں۔

پکّا۔ قیدیوں میں جو ۵ برس سے زائد نیک چلن قیدی رہا ہے اور جس کی دیانت پر حکامان جیل کو کافی اعتبار ہے وہ پکّا بنا دیا جاتا ہے، پکّا نمبرداروں کا حاکم ہے۔ اُس کی وردی زرد ہے۔ ٹوپی لال، سنٹرل جیل لکھنؤ میں صرف چھ پکّے ہیں۔

نمبردار۔ جو قیدی ۳ برس سے زائد اپنی قید کے درمیان خوش چلن رہا ہے اُسکو نمبردار بنا دیا جاتا ہے اُسکی وردی بھی زرد اور ٹوپی لال ہوتی ہے، ٹوپی پر پیتل کے دو حرف ہوتے ہیں C.O (سی-او) یعنی کنوکٹ اوورسیر اور W.C (سی، ڈبلو) یعنی کنوکٹ وارڈر۔ نمبرداروں پر جیل والوں کو اتنا اعتبار ہے کہ اگر ہم بی کلاس کے قیدی بھی باہر جائیں تو وہ ہماری نگرانی کے لئے بھیجے جائیں گے، ان کے لئے مشقت معاف ہے

بسترِ راحت پر کروٹیں بدلنے والے منزلوں راہ طے کرنے کے عادی ہو گئے۔ غرض جیل نے شروع صدی ہجری میں دنیائے اسلام کی تاریخ بدل دی اور جیل ہی نے بیسویں صدی میں ہندوستان کی سیاست میں کایا پلٹ کر دی۔

کیا پھر بھی کوئی شیعہ کہہ سکتا تھا کہ جیل ایک عملی کسوٹی نہیں؟ جانتے تھے اور سب جانتے تھے۔ مگر منتظر تھے کہ جیل کے رستوں میں بچھے ہوئے کانٹے کوئی صاف کرے۔

میں ہمیشہ یہی کہتا تھا کہ کیقباد کے پیرو محمد شاہی زندگی کے حامل آرام کی نیند سونیوالے شیعہ جیل کے دروازہ تک کیونکر پہنچ سکیں گے، خدا زندہ رکھے میرے معین تنظیم کے جاں نثار صاحبِ عقل و تمیز نواب چھٹن صاحب جو ہمیشہ میری کم ہمتی میں آڑے آئے وہ میرے خیالات کی بڑی بہادری سے تردید فرماتے رہے، آج ثابت ہوا کہ وہ قوم شیعہ جس کو بزدل آرام طلب، عیش پرست سمجھا جاتا تھا وہ بہادر، تکلیف انگیز نے والی مصیبتیں اٹھانے والی قوم ہے جس میں بیداری کے جراثیم ازل ہی سے موجود تھے، زندہ باد اے قوم شیعہ، زندہ باد اے مومنین ہند، آج کی کروٹ کے بعد دنیا کی ترقی پذیر قومیں تمہارے دوش بدوش ہوں گی بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ بروقت ضرورت تمہاری اعانت کی طلبگار ہوں گی۔

۳۔ بید۔ اگر کوئی قیدی سنگین جرم کرے تو جیلر یا سپرنٹنڈنٹ بید کی سزا بھی دیتے ہیں، ہاتھ پاؤں باندھ دئیے جاتے ہیں ایک بہتر جو مخصوص اسی کام کے لئے ہے، بید لگتا ہے۔ بڑی عبرت ناک سزا ہے۔

جیل کے اوقات

شام کو ۶ بجے تمام جیل مقفل کر دیجاتی ہے، شب میں گھڑی جا۔بی والا ہر آدھ گھنٹے کے بعد آتا ہے قیدیوں کو دیکھتا ہے جا۔بی لگاتا ہے، بارک کے اندر شب میں رہنے والے پہرہ دار آواز لگاتے ہیں ۴۸ قیدی جنگلا۔ لالٹین سب ٹھیک ہے نمبر ۲۶
۵ ½ بجے صبح کو جیل کھلتی ہے، قیدیوں کو ناشتہ میں کسی دن اُبلے ہوئے چنے یا بُھنے ہوئے چنے کسی دن دلیا اور گڑ دیا گیا۔ اور کمانیں اپنے اپنے کاروبار پر جہاں وہ تعینات کیگئی ہیں روانہ ہوجاتی ہیں۔ ۱۱ بجے کھانے کی چھٹی۔ ۱۲ بجے سے پھر مشقت و کاروبار شروع ہوجاتا ہے ۴ بجے بالکل چھٹی ہوجاتی ہے، بھنڈاری کھانا دینا شروع کرتے ہیں اور تمام قیدی کھا کر اپنی اپنی بیرکوں میں بند کر دئیے جاتے ہیں۔

جیل کا ریڈیو

شام کے ۶ بجے سے ۱۰ بجے تک لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سے ریڈیو بجتا ہے جو بیرکوں میں بند قیدیوں کو سُنایا جاتا ہے کہ دن بھر کے تھکے ماندے قیدیوں کو فرحت ہو۔ ہم لوگوں کے لئے تو وہ ایک مستقل عذاب تھا۔

کلاس B۔ سنٹرل جیل لکھنؤ کی کلاس میں ہم صاف اور ستھرے کمرے ...

سرخ ٹوپی ۔ بعض قیدی ایسے ہیں جن کی پوشاک سفید، سفید کرتہ اور سفید نیکر مگر ٹوپی سُرخ یہ قیدی ،، پھلا ،، کہلاتے ہیں یعنی پہلی مرتبہ سزا کاٹنے آئے ہیں ۔

کالی ٹوپی ۔ بعض ایسے ہیں کہ جن کی پوشاک سفید اور ٹوپی سیاہ ان کو ،، دوگاڈہ ،، کہتے ہیں یعنی ایک مرتبہ سے زائد کے سزا یافتہ ہیں ۔

بھنڈاری ۔ سرخ پوشاک والے قیدی بھنڈاری کہلاتے ہیں جو جیل کے لئے کھانا پکاتے ہیں ... بھی سرخ پوشاک پہنتے ہیں ۔

نیلی پوشاک ۔ نیلی پوشاک والے وہ ... کو فیل کا مرض تھی ۔ یا انت اترنے کا مرض ہو ۔

پاؤں کا کڑا ۔ جو قیدی پاؤں میں کڑا پہنے ہوں وہ جیل کے باہر مشقت کے لئے بھیجے جاتے ہیں ان کو ،، بھریا ،، کہتے ہیں ۔

پاؤں کی بیڑی ۔ وہ قیدی جو جیل کے اندر کوئی سنگین جرم کرتے ہیں ان کو سزا کے طور پر جیل والے سلاخوں دار بیڑی پہنا دیتے ہیں ۔

صفیا ۔ وہ قیدی جو جیل کی صفائی کرتے ہیں ، ان کو صفیا کے نام سے پکارا جاتا ہے ڈنڈے گھڑی والا آدھا آدھ گھنٹے بعد ایک گھڑی والا ہر بیرک کے سامنے آتا ہے اور گھڑی چابی بھی لگاتا ہے جو ظاہر کرتی ہے کہ پہرا دینے والا ہر بیرک میں راؤنڈ کر آیا ۔

جیل کی سزا

جیل کے اندر شرارت کرنیوالے قیدیوں کے لئے سخت سزائیں ہیں ۔

۱ ۔ بیڑی ۔ جو پاؤں میں ڈالیجاتی ہے ۔

۲ ۔ کوٹھڑی ۔ جسے تنہائی بھی کہتے ہیں ، یہ سزا بہت سخت ہے ۔ میں نے خود کوٹھڑی کا معائنہ کیا ، چاروں طرف سے بند ، چند سوراخ ایک جانب ، چند دوسری جانب ۔

کم ازکم دو ماہ چھوٹ ملتی ہے یعنی اگر کسیکو ۵ سال کی بھگتنا ہے اور اس نے نیک چلنی سے ۴ سال ۲ مہینے گذار دئے ہیں تو وہ رہا کر دیا جاتا ہے ۔

بورڈ

لمبی سزا والوں کے لئے قاعدہ ہے کہ نصف سزا کاٹنے کے بعد ان کی رہائی کی سفارش کیجاتی ہے جسکے لئے ایک بورڈ مقرر کیا جاتا ہے وہ قیدی کی ہسٹری شیٹ وغیرہ دیکھتا ہے اور پھر کلکٹر ضلع سے رپورٹ مانگتا ہے اگر کلکٹر ضلع بھی سفارش کر دیتا ہے تو قیدی نصف سزا کاٹنے کے بعد رہا کر دیا جاتا ہے

کمپونڈ ہے جسمیں طرح طرح کے پھولوں کے پودے، ہر کمرہ چھوٹا، کمرہ میں ایک مسہری ایک نعمتخانہ اور چند ظروف ضروری شب میں یہ کمرے مقفل کردئیے جاتے ہیں اور کمپونڈ کا دروازہ بھی بند کردیا جاتا ہے بی کلاس کا کھانا علیحدہ پکتا ہے، صبح کو دال ترکا ... ٹی، شام کو سالن ترکاری اور روٹی اسی کلاس میں چھلار روٹی دال اور کسی کسی قیدی کو چاول بھی ملتے ہیں۔ بی کلاس میں توار منگل اور جمعہ کو فی قیدی ۲ ر کے پھل دے جاتے ہیں۔

آمدنی

جیل کی آمدنی اسیروں یا حوالتیوں کی درآمد کا نام ہے جیل کا جیلر عموماً یہ سوال کیا کرتا تھا کہ آج آمدنی کیا ہوئی؟ ہم لوگ جواب میں ۲۴ ۵ کہہ دیا کرتے تھے۔

چالان

سزا یافتہ جب بیرونجات کی جیلوں میں بھیجے جاتے ہیں، تو ان کے ہر جتھے کو ایک چالان کہتے ہیں۔

گارڈ

جیل سے باہر جانیوالے ملزمین کے ہمراہی نگہبان سپاہیوں کا ایک دستہ، ایک جیل کا ذمہ دار رکن اور پولیس کا ایک دستہ کو گارڈ کہتے ہیں، ملزمین کو جیل سے حوالات کچہری میں لانے والے پولیس کے دستہ کو بھی گارڈ کہتے ہیں۔

اصلی

جیل کی اصطلاح میں قیدی کی اصل مدت گذرنے کو "اصلی" کہتے ہیں۔ مثلاً کسی نے فیصلہ کے بعد اپنی سزا کے پورے ۵ سال قید میں گذارے تو اس مدت کو اصلی پانچ کاٹنا کہتے ہیں۔

ریمیشن - نیک چلن رہنے والوں اور مشقت میں کامیاب رہنے والے قیدیوں کو سال میں

نظمیں پڑھی گئیں مگر کون سنتا ہے

قائد اعظم نواب سلطان علی خاں نے میری تقریر کی تائید کرتے ہوئے پھر عوام کو یہ بتایا کہ مدح صحابہ ایک سیاسی چال ہے جس کے ذریعہ سے کانگریس اتحاد اسلام کو حسین احمد اور عبد الشکور کے ہاتھوں فنا کرکے مسلم لیگ کو ہمیشہ ٹھکانے لگا دیگی۔ میرے اس بیان کی تائید کے بعد بہادر قائد اعظم نے ایک گھنگھرج تقریر کی اور سامعین کو کافی متاثر کیا۔

پھر مولانا شاہ حسین صاحب نے تقریر فرمائی، بعدہٗ قتیل صاحب نے گاؤکشی کی ایک اہم تجویز پیش کرتے ہوئے اسکے نقصانات پر روشنی ڈالی اور انتہائی وضاحت سے زیر بحث مسئلہ کو صاف کیا۔ تجویز باتفاق آرا پاس ہوئی۔ پھر میں نے تبرائی مجاہدوں کو رخصت کرنے کا کام اپنے ذمہ لیکر شروع کیا پہلے اپنے قائد اعظم کے گلے میں تسبیح بنہانی قومی نشان حوالہ کیا پھر ہاتھ ملاکر خدا حافظ کہا اور رخصت کیا، پھر تو مجاہدوں کا ایک سلسلہ شروع ہوگیا۔

۳۰ مارچ کو تنظیم المومنین پر پولیس کا چھاپہ

مولانا یوسف حسین صاحب کی ملاقات حوالات میں

۱۹ مارچ کو لفٹنٹ نواب سلطان علی خاں صاحب قائد اعظم سیاہ عبا تنظیم المومنین نے مع ۲۰ مجاہدین کے جس شیر دلی کیساتھ تبرا پڑھ کر اپنے آپکو جیل کیلئے پیش کیا ہے وہ تاریخ شیعہ ... جدید کی پہلی مثال ہے۔ اس پرخلوص وروحانیت نما مظاہرہ دیکھکر شہر میں ہلچل پڑ گئی۔ ایکطرف دنیائے شیعیت نے خبر شاری میں ... اس شوق میں کہ جلد صبح ہو تو تبرا پڑھکر اپنے آپ کو گرفتار کرادیں دوسری طرف پولیس کو یہ خطرہ پیدا ہوگیا کہ اب تبرا کا ایجی ٹیشن روکے نہیں رک سکتا لہذا جلد سے جلد فدایان تبرا یعنی کارکنان تنظیم المومنین کو گرفتار کرلیا جائے تاکہ رات ہی رات یہ

پہلا وار

غفرانمآب کے امامباڑہ کا اجلاس: تبرا ایجی ٹیشن کا آغاز

۳۰ مارچ ۱۹۳۹ء

بعد بسیار غور و فکر جب اراکین تنظیم المومنین نے حتی المقدور مکمل طور پر مدح ثلاثہ کے مقابلہ میں تیاری کرلی تو ۳۰ مارچ کی شب کو ڈھنڈورے پر اعلان کر کے شیعیان لکھنو کو دعوت دی کہ آج کے جلسہ میں تنظیم المومنین عملی طور پر اپنا تفصیلی لائحہ عمل بنائے گی۔

لوگ آئے، جلسہ ہوا، بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ لکھنو کی شیعی تاریخ میں اپنی [illegible] جلسہ ہوا۔ مولانا مرزا احمد حسین صاحب نے صدارت کی، ہندو حضرات بھی مدعو تھے۔ وہ بھی بڑے خلوص سے جلسہ میں شریک ہوئے۔ لاؤڈ اسپیکر پر ۱۴۴ کا نوٹس میرے پاس پہنچا، میں نے مختصر تقریر میں [illegible] کہا لاؤڈ اسپیکر کی ضرورت نہیں، جب بھی مومنین کی آوازیں پاٹا نالہ کے حریف کا دل ہلا دیں گی۔ بعض میرے دوستوں نے میری مخالفت کی مگر عوام نے میری رائے کا ساتھ دیا۔ پھر میں نے مختصر الفاظ میں اپنا مدعا بتایا اور ممبران مجلس عاملہ کی تجویز "[illegible]" کو پیش کیا، میں نے [illegible] میں تبرا کمیٹی کا اعلان کیا۔ پبلک نے تبرا کمیٹی کو بے عمل بتا کر مسترد کیا اور تنظیم المومنین کو اس مسئلہ میں مختار کل قرار دے دیا۔ تبرا ایجی ٹیشن کی تجویز تھی ایک چنگاری تھی جس نے ایمان المومنین [illegible] حاضرین مدہوش ہو گئے، گریہ ایسا طاری ہوا کہ ایک کہرام مچ گیا۔

جب ۲ بجے شب کو واپس آیا تو برادر معظم مولانا ضامن حسین صاحب سے شہر کے مختصر حالات معلوم ہوئے جنھیں سنکر میرا دل بھر آیا اور میں نے بیساختہ عرض کیا۔

میں۔ اچھا تو کل میں تبرا پڑھ کر جیل جاؤں گا۔

مولانا ضامن حسین۔ نہیں آپ کا یہاں رہنا ضروری ہے، شعبۂ نشر و اشاعت میں آپ کی ضرورت ہے۔ کل مجھے جیل جانے دیں۔

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ والدۂ معظمہ خواب سے بیدار ہوگئیں اور ہماری گفتگو سنکر حیرت کیساتھ فرمانے لگیں۔

والدۂ معظمہ۔ کیا تم دونوں کا ارادہ ہے کہ جیل چلے جاؤ۔

میں۔ جی ہاں اب اسکے سوا اور کیا چارہ ہے۔

والدۂ معظمہ۔ بیٹا تم دونوں میں سے ایک کا جانا کافی ہے اور ایک کا گھر میں رہنا ضروری ہے، ورنہ یہاں کیا ہوگا

میں۔ جی ہاں، یہ درست ہے مگر ہمارا جیل میں رہنا تو آپکے لئے فخر ہونا چاہیئے اسلئے کہ جناب زینبؑ کے بھی دو بچے تھے اور دونوں قربان ہوگئے، ہمیں جانے دیجئے۔ گھر کا خدا مالک ہے۔

والدۂ معظمہ (جوش میں تھرائی ہوئی آواز سے) جب یہی ہے تو میں بھی جیل جانا چاہتی ہوں

میں۔ نہیں ابھی آپکے جانے کا وقت نہیں آیا ہے، ہاں جب شہر مردوں سے خالی ہو جائے اور علمائے کرام اجازت دیں تو اس وقت آپ اپنی بہو کو بھیجد یجئے گا۔ اور آپ گھر میں رہ کر بچوں کی نگرانی کیجئے گا۔

والدۂ معظمہ (ٹھنڈی سانس لیکر) اچھا بیٹا جو چاہے کرو، اب تو مذہب پر وقت پڑا ہے

ابھرتا ہوا جوش دب جائے اور غیظ و غضب [illegible] کر کچھ [illegible] ہو کر بادل بَرسنے نہ پائیں۔ چنانچہ رات ہی کو پولیس میرے پاس وارنٹ لے کر پہنچی، مگر [illegible] نے طے کر لیا تھا کہ صبح کو گرفتاری کے لئے اپنے آپ کو پیش کروں گا۔ چنانچہ سویرے تنظیم المومنین کے دفتر آیا اور ضروری [illegible] بعد دس بجے کوتوالی پہنچا تو میں نے دیکھا کہ مولانا یوسف حسین صاحب مع ۷ - ۸ مجاہدوں کے حوالات میں بند ہیں جب مجھے بھی کٹہرہ میں بند کر دیا گیا تو میں نے حیرت کیساتھ مولانا کی طرف دیکھ کر کہا

میں ، مولانا آپ تو پنجاب میں تھے آپ کب آئے اور کس قانون سے گرفتار کر لئے گئے

مولانا۔ میں شب کو حاضر ہوا ہوں اور مجھ پر یہ [illegible] نے کل کے جلسہ میں اشتعال انگیز تقریر کی ہے

میں ۔ آپ کُجا اور کل کا جلسہ کُجا ، کل تو آپ موجود ہی نہ تھے ۔

مولانا۔ جی ہاں ، صداقت و دوست بازی ، انسانوں کے کام آتی ہے۔ لکھنؤ کی وحشی اور ظالم پولیس کو [illegible] سے کیا تعلق

میں ۔ آخر بتلائیں تو سہی واقعہ کیا ہے ۔

مولانا۔ میری داستان عجیب و غریب ہے ، مجھے لکھنؤ کے موجودہ حالات کا کوئی علم نہ تھا میں اپنے پروگرام کے مطابق ۷ بجے شب کو چارباغ پر اتر کر مکان پر پہنچا۔ چونکہ اسی شب کو گنگلی تکل کے تالاب پر ایک مجلس پڑھنے کا قبل سے وعدہ تھا اور ان کا آدمی سواری لے کر منتظر بیٹھا تھا۔ اسلئے سامان گھر میں رکھوا کر اسیوقت وہاں روانہ ہو گیا۔ برادر معظم مولانا ضامن حسین صاحب سے صرف چند منٹ ملاقات ہو سکی۔ آپ بھی ایک مجلس پڑھنے جا رہے تھے راہ میں اسقدر معلوم ہو گیا کہ حکومت کا کمیونک ہمارے خلاف نکلنے والا ہے اور آج سے تبرّا کا ایجی ٹیشن شیعوں نے شروع کر دیا ہے اور نواب سلطان علی خاں گرفتار ہو گئے ۔

جب ۲ بجے شب کو واپس آیا تو برادرِ معظم مولانا ضامن حسین صاحب سے شہر کے مختصر حالات معلوم ہوئے جنھیں سنکر میرا دل بھر آیا اور میں نے بیساختہ عرض کیا۔

میں۔ اچھا تو کل میں تبرّا پڑھ کر جیل جاؤں گا۔

مولانا ضامن حسین۔ نہیں آپ کا یہاں رہنا ضروری ہے، شعبۂ نشر و اشاعت میں آپکی ضرورت ہے۔ کل مجھے جیل جانے دیں۔

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ والدۂ معظمہ خواب سے بیدار ہوگئیں اور ہماری گفتگو سنکر حیرت کیساتھ فرمانے لگیں۔

والدۂ معظمہؒ۔ کیا تم دونوں کا ارادہ ہے کہ جیل چلے جاؤ۔

میں۔ جی ہاں اب اسکے سوا اور کیا چارہ ہے۔

والدۂ معظمہؒ۔ بیٹا تم دونوں میں سے ایک کا جانا کافی ہے اور ایک کا گھر میں رہنا ضروری ہے، ورنہ یہاں کیا ہوگا

میں۔ جی ہاں، یہ درست ہے مگر ہمارا جیل میں رہنا تو آپکے لئے فخر ہونا چاہئے اسلئے کہ جناب زینبؑ کے بھی دو بچے تھے اور دونوں قربان ہوگئے، ہمیں جانے دیجئے۔ گھر کا خدا مالک ہے۔

والدۂ معظمہ (جوش میں تھرّائی ہوئی آواز سے) جب یہی ہے تو میں بھی جیل جانا چاہتی ہوں

میں۔ نہیں ابھی آپکے جانے کا وقت نہیں آیا ہے، ہاں جب شہر مردوں سے خالی ہو جائے اور علمائے کرام اجازت دیں تو اس وقت آپ اپنی بہو کو بھیج دیجئے گا۔ اور آپ گھر میں رہ کر بچّوں کی نگرانی کیجئے گا۔

والدۂ معظمہ (ٹھنڈی سانس لیکر) اچھا بیٹا جو چاہے کرو، اب تو مذہب پر وقت پڑا ہے

ابھرتا ہوا جوش دب جائے اور غیظ وغضب کے گھونٹے ہوئے باد ل برسنے نہ پائیں۔ چنانچہ رات ہی کو پولیس میرے پاس وارنٹ لے کر پہنچی، مگر میں نے طے کر لیا تھا کہ صبح کو گرفتاری کے لئے اپنے آپ کو پیش کروں گا۔ چنانچہ سویرے تنظیم المومنین کے دفتر آیا اور ضروری انتظامات کرنے کے بعد دس بجے کوتوالی پہنچا تو میں نے دیکھا کہ مولانا یوسف حسین صاحب معہ ۸ مجاہدوں کے حوالات میں بند ہیں جب مجھے بھی کٹہرہ میں بند کر دیا گیا تو میں نے حیرت کیساتھ مولانا کی طرف دیکھ کر کہا

میں، مولانا آپ تو پنجاب میں تھے آپ کب آئے اور کس قانون سے گرفتار کر لئے گئے

مولانا۔ میں شب کو حاضر ہوا ہوں اور مجھ پر یہ "الزام" ہے کہ میں نے کل کے جلسہ میں اشتعال انگیز تقریر کی ہے

میں۔ آپ کہاں اور کل کا جلسہ کہاں، کل تو آپ موجود ہی نہ تھے۔

مولانا۔ جی ہاں! صداقت اور دوست بازی، انسانوں کے کام آتی ہے۔ لکھنؤ کی وحشی اور ظالم پولیس کو وقعت سے کیا تعلق

میں۔ آخر بتلائیں تو سہی واقعہ کیا ہے۔

مولانا۔ میری داستان عجیب وغریب ہے، مجھے لکھنؤ کے موجودہ حالات کا کوئی علم نہ تھا میں اپنے پروگرام کے مطابق ۷ بجے شب کو چارباغ پر اتر کر مکان پر پہنچا۔ چونکہ اسی شب کو گنگنی تکل کے تالاب پر ایک مجلس پڑھنے کا قبل سے وعدہ تھا اور ان کا آدمی سواری لے کر منتظر بیٹھا تھا۔ اسلئے سامان گھر میں رکھوا کر اسیوقت وہاں روانہ ہو گیا۔ برادر معظم مولانا ضامن حسین صاحب سے صرف چند منٹ ملاقات ہو سکی۔ آپ بھی ایک مجلس پڑھنے جارہے تھے، راہ میں اسقدر معلوم ہو گیا کہ حکومت کا کمیونک ہمارے خلاف نکلنے والا ہے اور آج سے تبرا کا ایجی ٹیشن شیعوں نے شروع کر دیا ہے اور نواب سلطان علی خاں گرفتار ہو گئے۔

وہاں رہیں گے۔

صبح سویرے نماز سے فارغ ہونے تھے کہ پولیس دروازہ پر پہنچ گئی اور کسی سے برادر معظم کا نام دریافت کیا معلوم ہوا کہ وہ نہیں ہیں، اسکے بعد میرا نام دریافت کیا کسی نے کہدیا کہ موجود ہیں اور بلائے دیتے ہیں جب مجھے بلایا گیا گ ر باہر نکلا تو پولیس نے پہلے برادر معظم کو دریافت کیا اسکے بعد میرے نام کا وارنٹ پیش کیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ (ہمیں کل یہ رپورٹ ملی ہے کہ آپ نے ہیجانی تقریر کی ہے اسلئے آپ سے مبلغ دو ہزار کی ضمانت طلب کی جاتی ہے)۔

میں۔ میں تو کل موجود ہی نہ تھا یہ رپورٹ کیسی۔

پولیس۔ یہ تو آپ مجسٹریٹ صاحب سے کہہ سکتے ہیں۔ ہمیں تو صرف یہ حکم ہے کہ آپ کو لے جائیں۔

میں۔ میں بخوشی جانے کو تیار ہوں، تم بیٹھو میں ضروریات سے فارغ ہو کر آتا ہوں یہ کہکر میں اندر چلا گیا، اندر آنے کے بعد چند ضرورتیں میرے پیش نظر تھیں، ضروریات سے فراغت قانونی حضرات سے مشورہ، دفعہ ۱۰۷، اسکے متعلق انجمن کا نظریہ، خاص افراد و احباب سے ملاقات ان مراحل کے طے کرنے میں کئی گھنٹے گذر گئے اور دروازہ پر سپاہیوں کا تانتا لگ گیا ۸ بجے گھر سے باہر نکلا تو ۱۵ - ۲۰ سپاہی گھر گھیرے تھے اور دروازہ سے وکٹوریہ اسٹریٹ تک سینکڑوں حیدریوں کا مجمع حیرت میں کھڑا تھا احباب سے جلدی جلدی آداب تسلیمات کر کے تانگہ پر بیٹھکر کوتوالی روانہ ہو گیا۔ چند احباب و امراء کوتوالی پہنچ گئے ابھی سب سے زیادہ انتشار یہ تھا کہ انجمن کی میٹنگ نہیں ہو سکی تھی۔ ۱۱ بجے کی قرارداد کا علم نہ تھا اسلئے سخت تردد تھا۔ چند اعزا و احباب صرف اس غرض سے آئے تھے کہ ضمانت کریں اتنے میں قاری تقی حسین صاحب کوتوالی پہنچ گئے اور آپ نے وہ خوشخبری سنائی جسے سنکر روح تازہ ہو گئی، یعنی ہمیں ضمانت نہیں دینا چاہئے

دین کے لیئے ہماری جان و مال اور عزت سب قربان ہیں۔ (ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ میرا لڑکا حسن رضا سلمہ جاگ اٹھا اور کہنے لگا)

حسن رضا۔ ابّا جان ابھی تھوڑی دیر ہوئی سپاہی آیا تھا اور چچا ابا کے نام وارنٹ لایا تھا

مولانا ضامن حسین۔ کیا میرے نام وارنٹ تھا؟

حسن رضا۔ جی ہاں !! آپ کے نام

مولانا ضامن حسین (میری طرف رخ کرکے) اب تو کل مجھ ہی کو جانا چاہیئے، آپ ان ارادہ کریں

میں۔ بہت اچھا میں پرسوں چلا جاؤں گا۔

مولانا ضامن حسین۔ کیوں حسن رضا تمہیں کچھ معلوم ہو سکا ہے کہ اور کس کس کے نام وارنٹ ہیں؟

حسن رضا۔ یہ نہیں معلوم۔

مولانا ضامن حسین (مجھ سے) معلوم ہوتا ہے کہ انجمن کے تمام کارکنوں کو کل تک ارسٹ کر لیا جائے گا۔ خیر کچھ پرواہ نہیں خدا مالک ہے۔

حسن رضا۔ ابّا جان میں آپکے ساتھ تبرّا پڑھ کر جیل جاؤں گا۔

میں۔ نہیں بیٹے ہم لوگوں کا جانا کافی ہے، تم گھر میں رہکر بچوں کی خدمت کرنا۔

حسن رضا۔ آپ ہی فرماتے ہیں کہ کربلا میں کمسن بچے بھی دین پر قربان ہو گئے۔ کیا میں حضرت قاسم کی پیروی سے محروم رہوں۔

میں۔ اچھا تم بھی چلے جانا۔ مگر ابھی نہیں، جب ضرورت ہوگی تمکو پیغام بھیجدیا جائے گا۔

حسن رضا۔ بہت اچھا"

اس گفتگو کے بعد ہم نے ارادہ کیا کہ کچھ سو رہیں رات کے تین بج چکے تھے، سنّاٹا چھایا ہوا تھا، یہ یقین تھا کہ گھر میں ہماری یہ آخری رات ہے۔ اس کے بعد جہاں قسمت لے جائے گی

آدمی ۔ (جو بائیسکل پر سوار تھا) ذرا یہاں تشریف لائیے ۔

میں فوراً معاملہ کی تہ پر پہونچ گیا اور بولا " تم ہو کون کہاں سے آگئے ہو ؟

آدمی ۔ مجھکو کوتوال صاحب نے بھیجا ہے ۔ آپ کو بلایا ہے ۔

میں ۔ کیوں ؟

آدمی ۔ کچھ بچے گلیوں میں تبرا پڑھ رہے ہیں ۔ آپ کو اسلئے بلایا ہے کہ انکو سمجھا دیجیے ۔

میں ۔ جاؤ کہہ دینا کہ کل صبح آؤں گا ۔ [illegible] کام کروں گا ۔ کل دیکھا جائیگا ۔ میں اس وقت ہرگز نہ جاؤں گا ۔ صبح سویرے آنکھ کھلی تو گھر گھرا ہوا پایا ۔ سمجھ گیا کہ دل کی دل ہی میں رہ گئی کسی طرح آنکھ بچا کر نکل بھاگنا چاہا ۔

بیوی ۔ چائے پی لیجیے "

میں بس چائے پی چکا ، خدا حافظ ، چھوٹی بچی کو سب کو جان سے زیادہ عزیز رکھتا تھا پیار کیا اور ادھر ادھر دیکھکر آنکھ بچا کر نکل گیا ۔ دفتر پہونچا انتظام کی فہرست بنائی اپنی جگہ جوائنٹ سکریٹری ، جوائنٹ سکریٹری کی جگہ حامد حسن حبیب جوہری ، قائد اعظم کی جگہ نواب چھو صاحب کو تعینات کیا اخبار کا انتظام جعفر حسن صاحب کے سپرد کیا ۔ کیا [illegible] اور تلاش کرتا تو ان سے بہتر ایسے نازک موقع پر کوئی فدائی نظر نہ آتا ۔ خدا حافظ کہکر نیچے اترا تو پھر اپنے کو پولیس سے گھرا ہوا پایا ۔ سمجھ گیا کہ اب جان نہیں بچ سکتی ۔ سوچا تو اس نتیجہ پر پہونچا کہ جاننے لگے کہ بھاگا بھاگا پھر رہا ہوں اور آخر چند قدم آگے چلکر گرفتار ہو جاؤں کوتوالی پہنچ گیا ۔

میں ۔ (کوتوال سے) میں [illegible] ، مجھکو آپ جیل بھیج سکتے ہیں ۔

کوتوال ۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ حراست میں ہیں ۔

میں ۔ بڑی خوشی سے لیکن ایک بات ہے میں حوالات میں بند نہیں ہوں گا ۔

ساتھ ہی یہ خبر بھی سُنا دی کہ انجمن کی جان و روح مرزا سجاد علی خاں صاحب بھی آرہے ہیں، یہ خبر سنکر میں نے اعزا اور احباب کو رخصت کر دیا جیبیں خالی کر کے سامان انکے حوالے کر دیا اور حوالات میں بند ہو گیا۔ یہاں آیا تو [illegible] احب [illegible] آپکے محلہ کے مجاہدوں [illegible] ہوئی ہملوگ ایک گھنٹہ سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔

اسیری کا پہلا دن

لیڈران قوم سے متحد [illegible] کھلا ہو تنظیمی اور شیعیان لکھنو کے جلسہائے عام میں باوجود ہزاروں آدمیوں کے اجتماع میں مسلسل درخواست کرنیکے جب ہر [illegible] وشی کے سوا جواب ملا تو بڑی مایوسی ہوئی، سمجھ میں آگیا محلات میں رہنے والے مدح ثلاثہ کا مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں رکھتے [illegible] کہیں قانونی شکنجے میں نہ آجائیں، مجبور ہو کر [illegible] قبال کرتے ہوئے تنظیمیوں نے حق کے لئے جان دینے کا بار اپنے سر لیا۔

مارچ کی ۳۰ تاریخ تھی، بہار کا زمانہ تھا [illegible] ن ایمانی نے اسیری کا بیڑا اٹھایا سب سے پہلے قوم کے جاں نثار سپاہ عباسیہ کے سپہ سالار قائد اعظم لفٹنٹ نواب محمد [illegible] صاحب نے معہ اپنے ۲۰ رفقا کے اپنے آپ کو غفرانمآب کے امامباڑہ سے گرفتار کرا دیا جلسہ ختم ہوا لوگ گریہ و بکا کرتے ہوئے واپس ہوئے دلوں میں جوش اسیری [illegible] ربانی کا ولولہ جس کو دیکھئے وہ سید سجاد کی تاسی کے لئے ہمہ تن تیار میں بھی دن بھر کی تھکن سے چور، رفقا کی مفارقت دل میں کشاں کشاں گھر پہونچا، یہ طے ہو چکا تھا کہ میں بھی ذمہ دار رکن ہونے کی حیثیت سے دوسرے روز اپنی قربانی پیش کروں گا، مکان پر پہونچتے ہی کسی نے آواز دی۔

میں۔ کون "

بڑے لطف سے اینڈتے ہوئے سنٹرل جیل پہونچے، ڈسٹرکٹ جیل کے فرشتوں نے سنٹرل جیل کے بھوتوں کے حوالہ کردیا جیل صاف اور ستھری ہے، مسٹر لیڈلی نے بڑھکر خوش آمدید کہا اور اپنے ہمراہ لیچلے تھوڑی راہ طے کی تھی کہ ایک جگہ پہونچے۔

بس۔ فرمائیے کیا یہی ہم لوگوں کے لئے جائے قیام ہے۔

لیڈلی۔ "جی ہاں"

یہ بیرک ۱۲ تھی ۱۰ یا ۷ کوٹھریاں اُسکے آگے ایک لمبا برآمدہ، آہنی دروازہ، زرد کپڑے والے پہرے دار مسلط۔

لیڈلی۔ آپ لوگ یہاں قیام کیجئے لیکن بیرک کے اندر رہنا ہوگا۔

بشیر۔ دن کو بھی!

لیڈلی ہمارے یہاں بیس بیس سال کے قیدی رہتے ہیں، یہاں آپ باہر نہیں نکل سکتے۔

ہملوگ بیرک کے اندر داخل ہوگئے دروازہ پر ایک پہرہ دار بٹھا دیا گیا، پانی وغیرہ کی ضرورت ہوتی تو ایک دو بہ اجازت پہرہ دار باہر آتے برآمدہ میں سب نے اپنے اپنے لئے کمبل بچھا لئے یہ برآمدہ تاریک تھا، مچھروں کا گھر۔ اب سمجھ میں آیا کہ جیل اسیکا نام ہے ہمارے قائد اعظم نے اپنا بچھونا ٹھیک دروازہ کے قریب بچھایا، آدمی بڑے ہوشیار ہیں پہلے ہی سے ہوا اور روشنی کے مقام پر قبضہ کیا۔ میں دن بھر بھوکا رہا، بشیر نے سر شام مسٹر لیڈلی سے کہا کہ ہم قیدیوں کو کچھ کھانے کو دیا جائے چنے آئے تقسیم کئے گئے۔ بشیر نے نہایت بے تکلفی سے مسٹر لیڈلی سے کہا، صاحب تھوڑا دہی ملے تو دلوائیے۔ فوراً درخواست قبول فرمائی اور ڈائری سے دہی منگوا دیا گیا۔ سب نے چنے اور دہی کھایا، میں بھوکا ہی رہا۔ بشیر میرے پاس آکر بیٹھ گئے اور کہنے لگے

بشیر۔ دیکھئے خدا کیا دکھاتا ہے۔ سجاد آج وہی لوگ آئیں گے۔

کوتوال (مسکراکر) ٹیلیفون ملاکر سپرنٹنڈنٹ سے۔ سجاد صاحب گرفتار ہوگئے۔ وہ ایک معزز خاندان کے فرد ہیں بند نہ کئے جائیں تو بہتر ہے۔

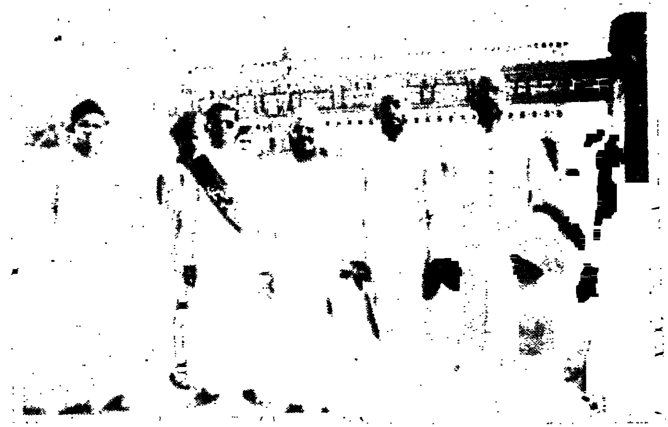
(جواب آنے پر) اچھا آپ دفتر میں بیٹھئے لاری آگئی تو جیل بھیج دیجئے گا۔

میں (شکریہ) دفتر میں آتے وقت دیکھتا ہوں کہ حوالات میں ضعیم پنجاب مولانا یوسف حسین صاحب کمبل پر اور ان کے پاس میرا چھوٹا بھائی جعفر علی خاں اور محلہ کے دو آدمی نور ... انوار حسین بیٹھے ہیں مولانا کو حوالات میں دیکھ کر کلیجہ منہ کو آگیا دلمیں کہا لٹے ہو مجھ پر ایسی بزرگ ہستی سلاخوں کے پیچھے اور تو آزاد ایک ہندوستانی سپاہی سے کہا مجھے بھی حوالات میں بند کیجئے۔ وہ کوتوال کے پاس گئے اور واپس آکر مجھے بھی حوالات میں بند کر دیا شاید حکم لینے گئے تھے

بہر حال ۱۵ یا ۲۰ منٹ میں جیل کی لاری آئی اور ہم لوگ یا علی کے نعرے لگاتے ہوئے حضرت گنج کوتوالی پہنچے تو دیکھا کہ تنظیم کا سنگ بنیاد رکھنے والا شیر بیارا بشیر بھی میرا ہمرکاب ہوگا۔ بہرحال ہم سب ڈسٹرکٹ جیل میں لائے گئے تو گرفتار جیل میں داخل ہوتے ہی معلوم ہوا ایک نئی دنیا میں آگئے ، ایک ایک کمبل اور ایک ایک پٹہ دیا گیا ، ہم لوگوں نے بسر فخر کیا اور دونوں ... میراث سمجھ کر اٹھائیں خندہ پیشانی سے کندھوں پر رکھیں ، جیلر صاحب ہمراہ کہتے جاتے تھے "دیکھئے صاحب جیل ہے یہاں کے اصول کی پابندی کیجئے گا " ایک بیرک میں لائے گئے تو دیکھا کہ ایک روز قبل آنیوالے میرے ۲۱ شیر زمین پر لوٹ رہے ہیں ہم لوگوں کو دیکھتے ہی سب کے سب کھلکھلا کر ہنس پڑے اور گلے ملنے لگے ابھی دس ہی منٹ گذرے تھے جیلر صاحب پھر واپس آگئے اور فرمانے لگے آپ سبکو سنٹرل جیل جانا ہوگا۔

ہم لوگ۔ یا اللہ وہاں تو خونی اور ڈاکو بند ہوتے ہیں ، شاید ہم لوگ اسی سزا کے مستحق ہوں

بشیر۔ ڈرتے کیوں ہو حسینؑ کے نام پر اگر تمام عمر جیل میں رہنا ہو تو بھی منظور ہے۔



مجاهدین تبرّا ۔ اسیری کے لئے



مجاهدین میانوالي و مولانا محمد بشیر صاحب و
مولانا مرزا یوسف حسین صاحب



مجاهدین لدھیانه



حافظ ذوالفقار علي شاه صاحب گجرات ۔ و مجاهدین
بنگش

میں - گھبرائیے نہیں حضرت عباس علیہ السلام ہماری مدد کریں گے۔

بشیر - میں چاہتا ہوں کہ آج صرف دو سو آدمی آجائیں۔

میں - آئینگے ضرور آئینگے، مجھے یقین کامل ہے کہ ہمارا ایجی ٹیشن ضرور کامیاب ہوگا۔

مغرب کا وقت آنے سے پہلے ایک شور ہوا مڑ کر دیکھا تو میرا بیمار بوڑھا شیر سید شبیر حسن قتیل اور میر خطیب اہلبیت مرزا ضامن حسین صاحب نائب صدر تنظیم کے سوا نواب علی احمد خاں [illegible] نواب فریدون مرزا تاجدار اودھ کی اجڑی ہوئی بستی کے اعضا، اپنی قیادت میں ۳۰۰ سے زیادہ آدمی لئے چلے آرہے ہیں۔ یہ دیکھکر دل باغ باغ ہوگیا اگر یہ نہ بھی ہوا کہ بانئ تنظیم کا شیرازہ بکھر گیا۔ بشیر ناچنے لگے ہم لوگوں پر ایک کیف طاری ہوگیا درحقیقت جو آپ سے باہر ہو نکلتے ہیں وہ کیفیت ہوگئی سب آئے

اذان ہوئی، مغرب کی نماز کے لئے سب کے سب صف باندھ کر کھڑے ہوگئے ضیغم پنجاب مولانا مرزا یوسف حسین صاحب نے نماز پڑھائی، لیڈی صاحب جیلر کھڑے تمام منظر دیکھتے رہے نماز کے بعد ہی حکم ہوا کہ جوڑا جوڑا بیٹھ جاؤ۔ ہم [illegible] نے تعمیل حکم کی بیٹھ گئے گنتی ہوئی۔ اور آدھے آدھے بیرک کے دو حصوں میں ۷ بجے شام کو بند کر دیے گئے۔

یہاں سے ہم لوگ گرفتاروں کی اسیری کا دور دورہ شروع ہوتا ہے۔ سب بیٹھے لیکن ہمارے ساتھ سکندر رضا صاحب ایک زندہ دل اور خوش مذاق آدمی تھے انھوں نے لوگوں پر افسردگی چھائی ہوئی دیکھکر اپنا کام شروع کردیا لالٹین اتاری گنتی کی اور زور سے آواز لگائی دو ایک سو چوبیس قیدی جنگلا لالٹین سب ٹھیک " سب کے سب ہنس پڑے شب بھر میں ۱۰ یا ۲۰ مرتبہ سکندر رضا صاحب نے یہی کیا اور سب کو ہنسایا۔ [illegible] میں [illegible] اور بشیر صاحب ایک ہی جگہ لیٹے۔

میں - بھیا بشیر ہم نے دوسری نذر [illegible] یہ مقابلہ مدح خلفائے ثلاثہ کی باقاعدہ جدوجہد شروع

تو کر دی تھی مگر دیکھو کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

بشیر۔ تم بڑے بزدل ہو، تو سہی جو تنظیم کی ایک آواز پر ہندوستان کے شیعہ کھنچ نہ آئیں

سلطان صاحب۔ ہاں بھائی مگر انسان ہونے کی حیثیت سے ناامیدی کی طرف طبیعت زیادہ رجوع ہوتی ہے۔

میں۔ جب لکھنو میں [illegible] یہ حالت ہے کہ موقع کی نزاکت سمجھتے تھے مگر پھر بھی مسلسل اعلان پر ایک کی خبر ایک کو نہ ہوئی جو پلیٹ فارم پر آکر تقریر کرتا، یا اپنے خیالات کا اظہار کرتا۔ اب ایسے کمزور دل والوں سے اور کیا امید ہو سکتی ہے اہم سب جو اپنے سر ہتھیلی پر لئے تھے۔ قید میں بند کر دیے گئے، کون کام سنبھالے گا اور پر پگنڈا کرے گا۔

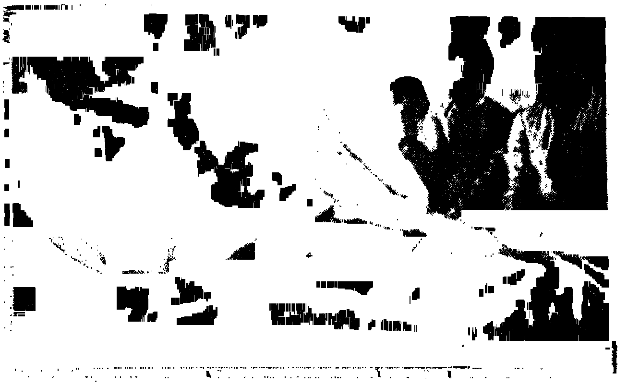
قتیل۔ حضرت عباس علیہ السلام [illegible] کل صبح ایجی ٹیشن شروع ہونے سے پہلے علم پکڑ کر شیعوں کا درد دل بیان فرما آئے ہیں، دیکھئے تو ہوتا کیا ہے۔

میں۔ قتیل صاحب [illegible] قوم کی نباضی کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ شیعہ ابھی مکمل طریقہ پر کسی ایجی ٹیشن کے لئے تیار نہیں، وہ سختیاں برداشت کرنے کے عادی نہیں، مصائب کا مقابلہ انکے لئے انہونی بات ہے تنظیم المومنین نے انکی ذہنیت بدل ضرور دی مگر پھر بھی اعتبار نہیں ہوتا، کاش شیعہ پولیٹکل کانفرنس اور شیعہ کانفرنس نے اتنی کافی مدت میں شیعوں کو مقابلہ کیلئے تیار کر لیا ہوتا۔

مولانا یوسف صاحب۔ خدا پر بھروسہ کیجئے۔

بشیر صاحب [illegible] کہ "چپ کمزور طبیعت والے ابھی سے نتیجہ کی ناکامیابی کا رونا شروع کر دیا، کہکر سکندر صاحب کی طرف رجوع ہوئے اور پکار کر بولے "ہاں سکندر" ذرا گنتی کرو۔ سکندر صاحب نے [illegible] لہجہ میں فرمایا "۱۲۴ قیدی جنگلا لالٹین ست کٹین" شب گذرتی گئی، بھلا نیند کہاں پہلا سابقہ پہلی رات قفس کی تاریکی، قوم کی بیداری کی امید و بیم

بھوک ہڑتال کے بعد مجاہد اعظم سید بشیر احمد رضوی سابق جنرل سکریٹری تنظ







کھائیں گے، بھنڈار کا ملے گا تو کھائیں گے۔ ایک قیامت اور آفت کا آغاز ہوگیا۔ بشیر صاحب نے جو حقیقتاً انتظام کے ماہر ہیں فوراً ایک گھنٹی بجائی جلسہ کیا تقریر میں قومی مقاصد جیل کے قوانین سمجھائے لوگ مطمئن ہوئے، غرض انتظامی زحمتیں بڑھتی گئیں۔

جیل والوں کا اب یہ ورد ہوگیا کہ روزہ ۶ بجے شام کو گنتی کریں اور بیرکوں میں ہلوگوں کو بند کردیں۔ ایک ایک بارک میں جس میں مشکل سے ۵۰ آدمیوں کی گنجائش تھی دو دو سو بھرے گئے شب میں کسی کا سر اور کسی کا پاؤں۔ مگر واہ ری حسینی الفت ہر شخص اپنی اپنی جگہ مطمئن۔

جیل میں قدم رکھتے ہی میرے سر ایک آفت شروع ہوئی اور آخر وقت تک قائم رہی وہ یہ کہ کوئی کہتا ہے "سکریٹری صاحب چنے" "کوئی لفافہ کاغذ" "ایک آیا میں بھوکا ہوں تھوڑے ستو دو سرا تھوڑا گڑ" اس تھوڑے کے چکر میں پڑکر اتنا ضرور ہوا کہ میرے مشاغل میں اضافہ ہوگیا اور میں اپنی اسیری کو بھول گیا۔ خدا اُن افراد کا دلی مدّعا پورا کرے جنھوں نے قوم کے بیدار کرنے میں اپنی عزیز قربانیاں کیں۔

"آقائے نصیر الملۃ کی آمد"

انسان کا دل ہی کتنا اور پھر ایسی حالت میں جب قوم شیعہ کے ہر فرد کے لئے جیل کی پہلی منزل ڈراونی ہیبتناک کا ہے کو کسی نے اس بیباکی سے قید و بند کی مشکلات اپنے سر لی ہونگی اس قوم سے جو ہر آنیوالی مصیبت پر صرف ایک یوم غم منا کر خاموش ہو رہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک مجلس کی بنا کرے اور کیا امید ہو سکتی تھی مگر واہ ری قوت بیداری اور قوت عمل معلوم ہوگیا کہ ہندوستان کی کسی جماعت میں حقوق طلبی کی ایسی مردانہ وار لہیت نہیں جیسی مٹھی بھر افراد پر مشتمل قوم شیعہ میں۔

کا عظیم کے بار گراں کا خیال۔ ذرا آنکھ لگی تو تاروں کی چھاؤں میں نکلو نکلو کی ... ہم لوگ آنکھیں ملتے ہوئے اٹھے، "کیا ہے"، ایک نمبردار قیدی، دوسری بیرک ... کا۔ اپنا اپنا کمبل بٹا اٹھاؤ۔ جمعدار جیل مسٹر ڈیڈلے معہ اپنے رفقاکے بھی آموجود ہوئے۔ آپ کو دوسری بیرک میں چلنا ہوگا۔ سب کے سب تیار ہوگئے بشیر ننگے پاؤں نیکر پہنے بال اجڑے گر چہرے پر ... نمایاں ہنستے کھیلتے ہلوگوں کے ہمراہ قیدی یا یوں کہوں کہ ... بیرک نمبر سوم پر گردہ میں لائے گئے یہاں ... میدان تھا۔ جگہ دیکھ کر سب نے اطمینان کی سانس لی۔

اسیری کی دوسری صبح

تبادلہ کے بعد دن کو کچھ حضرات نے ہم سے بشیر احمد صاحب سے فرمایا کہ ان کو کچھ راشن دیا جائے تو بہتر ہے بشیر صاحب نے انتظام کے لئے چٹ لنگوٹ تو باندھ ہی لیا تھا۔ حکام جیل سے بھی ربط بڑھا لیا۔ اتفاقاً میرا ایک شاگرد سنٹرل جیل کے سٹور کا انچارج نکلا۔ بہرحال کوشش کی گئی آٹا اور دال وغیرہ منگایا گیا۔ کھانا پکانے کا انتظام نواب سکندر مرزا صاحب برادر نواب علی احمد صاحب کے سپرد کیا گیا۔ قید خانہ میں گھر کا سامان کہاں مہیا ہوسکتا تھا برتن وغیرہ آنے میں تھوڑی تاخیر ہوئی۔ دن ڈھلنے لگا، لوگوں نے بھوک بھوک پکارنا شروع کیا۔ نوبت بانیجا رسید کچھ اپنے تسلوں میں کچا آٹا لیکے اور گھول گھول کر پینا شروع کیا، کچھ کچی دال نکال لے گئے علیحدہ چولھا بنایا، انتظام میں تکالیف کا اضافہ ہوگیا۔ خدا خدا کر کے شام کو دال پکی۔ روٹیاں پکنا شروع ہوئیں دو چار توے سے نیچے نہ آنے پائیں کہ ایک صاحب لے اڑے اسی طرح کی بدنظمی برقرار رہی۔ دال پکنے نہ پائی کہ ٹوٹ پڑے دیگ الٹ دی، زمین پر گری لوگ اٹھا اٹھا کر کھانے لگے، ایک گروہ نے بھوک ہڑتال کا اعلان کر دیا۔ سبب پوچھا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ اور ان کے ساتھی یہاں کا پکا ہوا کھانا ہرگز نہیں

میں۔ پھر آپ کیا کرتے ہیں۔

قائدِ اعظم۔ جناب اشرف حسین صاحب وکیل جناب یوسف مین صاحب ...

ایک ہنگامہ سے لوگ ناراض ہو رہے ہیں

اسکے بعد ہم لوگوں نے سُنا کہ ہمارے قائدِ اعظم تقریر فرما رہے ... اگاہ کرتے ہوئے حقوق طلبی میں ثابت قدم رہنے کی تلقین فرما رہے ہیں ... صبح ہوئی تو لوگ شکایت کرتے ہوئے آئے۔ جناب یوسف صاحب ... ورنہ بُرا ہوگا۔

بشیر صاحب نے فوراً جلسہ کی گھنٹی بجائی، لوگ جب ... میں نے ... کی اہمیت اور اسکی ذمہ داریوں کے متعلق تقریر کی اور لوگوں کے شبہات ... ہمارے اسیروں کا مقصد صرف ایک ہے راہیں اگرچہ جدا ہیں مگر منزل ایک ہیں ... ہونا چاہیئے، پھر نصیر الملت نے میری تائید فرمائی آخر میں بشیر صاحب نے ... پرزور ... منتظمین ... سیروں کو منالیا۔

سب کی بے تکلفی اور شور و غوغا نے مجبور کیا کہ ہم لوگ جناب ... فوراً بی کلاس میں ... ہیں چنانچہ جب ہم لوگ ... گئے ... قتیل صاحب بیمار تھے انکو بھی وہیں بھیج دیا گیا

میرے اور بشیر صاحب، قائدِ اعظم نواب سلطان علی خاں ... جناب مرزا ضامن حسین صاحب کے لیئے بھی اگرچہ صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب ... بی کلاس کے لیئے آگیا تھا مگر ہم لوگوں نے بعض مصالح کی بنا پر باوجود ... رکاوٹوں کے اپنے اسیروں ہی میں رہنا مناسب سمجھا۔

مولانا یوسف مرزا صاحب ۔ ہم نے اپنے حق کے لئے ایسی کڑی منزل اختیار کی کہ امید تو ہے کہ کامیابی ہو۔

میں ۔ مولانا، جب تک قوم کی بڑی ہستیاں ہماری آواز پر لبیک کہیں کامیابی مشکل ہو

مولانا ۔ ضرور لبیک کہیں گی آپ مایوس نہوں۔

اسی اثناء میں اسیروں میں نعرہ حیدری بلند ہوا، بیرک سے باہر نکلا تو دیکھا کہ ناصر الملۃ کے چشم و چراغ مولانا سید نصیر صاحب قبلہ تشریف لا رہے ہیں تاریک دنیائے امید روشن ہوگئی ۔ مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی بڑھ کر استقبال کیا اسیر ہاتھوں ہاتھ بیرک میں لائے جس کو دیکھئے کہتا چلا آتا ہے مولانا نصیر صاحب آ گئے ۔

واللہ مجھے بھی یقین ہو گیا کہ ایمان کی دنیا میں جب خطرہ کی گھنٹی بجے گی تو ہمارے مجتہدین کرام سب سے پہلے ہم سپاہیوں کے پشت پناہ بنیں گے۔

رات کا ایک واقعہ

دن گذرا شب آئی قائد اعظم کے بستر کے قریب نصیر الملۃ کا بستر لگایا گیا ۵ ½ بجے شام کو حسب معمول گنتی ہوئی، بیرک مقفل ہوئی، ہم لوگ پہلو کی بیرک میں علیحدہ بند کئے گئے باتیں شروع ہو گئیں ۔ ۱۱ بجے رات کو قائد اعظم کی بارک میں ایک شور ہوا، بشیر صاحب اٹھنے میں اٹھا پوچھا کیا واقعہ ہے کیوں شور ہو رہا ہے۔

قائد اعظم : کچھ نہیں جناب یوسف صاحب جو اپنے کو سوشلسٹ بتلاتے ہیں یہاں لکچر دے رہے ہیں اسیروں سے فرما رہے ہیں کہ تم لوگ ناحق بند ہو گئے، میں یقین دلاتا ہوں کہ ۱۲ ربیع الاول کو مدح ثلاثہ کا جلوس اٹھ جائے گا اور ہم لوگوں کا جیل آنا بیکار ہوگا

جب مقدمات ختم ہوے تو اب قید کی بابت گفت وشنید شروع ہو گئی - "یار سزائے سخت ہے یا سزائے محض " میں اور بشیر صاحب عمداً چند مصالح کی بناء پر جواب دیدیتے۔ سیاسی قیدیوں کو سزائے سخت کیوں دی جائے گی۔ سزائے محض ہے ۔ گھبراؤ نہیں مشقت کرنا نہیں پڑے گی لیکن بھی جیل میں ہو ممکن ہے کوئی ہلکی سی مشقت دیدی جائے تو گھبرانا نہیں " بالکل نہیں گھبرانا کاہے کا " اگر چکی ملے گی تو بھی پیسیں گے ہاں ایک بات تو اور بتائیے - کپڑے ہم اپنے ہی پہنے رہیں گے یا جیل کے ؟ ارے بھئی جیل کے کپڑے جیل کا کھانا جیل کی سختیاں ہی ہماری سوتی ہوئی قوم کو جگا سکتی ہیں ۔ لطف تو اسی میں ہے کہ ہم اصلی قیدی معلوم ہوں " بیشک ٹھیک ہے "

اسیروں کے بستر اٹھے ، سنٹرل جیل سے ڈسٹرکٹ جیل میں تبادلہ ہوا ۔ اسی روز شام کو جناب نواب علی احمد صاحب ، نواب مشرف حسین صاحب ، نواب پپو صاحب کی قیادت میں ایک دستہ سو مجاہدوں کا لکھنو سے میرٹھ جیل منتقل کیا گیا - جانیوالے نہایت خندہ پیشانی سے صعوبتوں کو گلے کا ہار کئے ہر مصیبت برداشت کرنے کے لئے سفر کے لئے تیار ہو گئے ، یہ وہ جتھا تھا جسنے اپنے بعد آنیوالے کے لئے منزل کی تمام مشکلات آسان کر دیں - اب اسیر ڈسٹرکٹ جیل میں رہنے لگے -

بیرونجات کے "مجاہد"

تازہ کر دی کربلا والوں کی یاد   اے اسیران حسینی " زندہ باد "

جیل آکر مجھکو اپنے آقا و مولا حضرت عباس علیہ السلام کے اعجاز کا یقین کامل ہو گیا ضمیر میں کمزوری تھی ، قید خانہ کی کسوٹی پر آتے ہی ایمان میں مضبوطی آگئی اب زیادہ پختگی پاتا ہوں - ۲۹ مارچ یوم پنجشنبہ کو جب میرے اراکین نے تبرا ایجیٹیشن شروع کرنے کا حکم دیا میں اس کا نتیجہ "........" کو سمجھکر حضرت عباسؑ کی درگاہ گیا علم پکڑ کر یہ دعا کی " مولا ہم سب

سنٹرل جیل میں ۳ یا ۴ روز قیام کے بعد معلوم ہوا کہ مع تلاشہ ڈالے رہا کردیئے گئے، ڈسٹرکٹ جیل خالی ہوگئی۔ ہم لوگوں کو بھی واپس جانا ہوگا، ہمارے ڈسٹرکٹ جیل میں منتقل ہونیکے ایک روز قبل جناب علی احمد صاحب نواب فرید دن مرزا صاحب نواب چھو صاحب ا... ز ... رہیوں کے مقدمات ہوئے اور ان سب کو باقاعدہ سزائیں بھی ہوگئیں۔ اس روز جناب نواب چھو صاحب علیل ہوگئے تھے، حرکت قلب کی ... شکا... شروع ہوگئی تھی۔

مقدمات کی پیشی پر جانے سے پہلے گنتی کے سب اسیر ایک بیرک میں جمع ہوئے بشیر احمد صاحب نے بڑی مدلل اور بامعنی تقریر میں اسیروں کی اسیر ... کو ... یا اور ایک بڑی زبردست منطق کے بعد دلائل و براہین پیش کرتے ہوئے اس نتیجہ پر سب کو پہنچا دیا کہ چاہے عمر بھر قید میں رہنا ہو مگر جب تک تبرا کا مذہبی و شہری حق حاصل نہ کرلیں گے جیل سے باہر قدم نہ نکالیں گے اسیروں کو انکی تقریر سے تقویت پہنچی، دل مضبوط ہوگئے۔ پھر مقدمہ کی فہرست کے مطابق ... ایک کو بلایا۔ اور مولوی مرزا یوسف حسین صاحب کے ہاتھ پر قسم لی گئی "میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ قید کی سختیاں اوٹھاؤں گا آفتیں سہوں گا مگر معافی مانگ کر جیل سے باہر نہ جاؤں گا" حلف کے بعد عدالت کی جانب سے سوالات کے جوابات بتائے گئے "(تبرا پڑھا)" ہاں پڑھا! (کہاں پڑھا؟) شاہراہ عام پر" **عدالت**۔ شاہراہ عام پر پھر پڑھو گے؟ ضرور پڑھیں گے"

عدالت۔ قانون کی خلاف ورزی کی۔ "ہاں کی"

اس استقلال اور ولولہ انگیز تیاری کے بعد اسیروں کے مقدمات شروع ہوئے بشیر صاحب بحیثیت وکیل کے پیروی مقدمات کے لئے موجود، سزائیں شروع ہوگئیں جو حکم سن کر آتا ہے ہنستا اور کھیلتا، "کیا ہوا" "۴ مہینے کی سزا اور ۵۰ روپیہ جرمانہ تبرا کی قیمت۔ درصورت نہ ادا کرنے اس قیمت کے ڈیڑھ ماہ قید مزید"



مجاهدین سندهه



سپاہ عباسیه ۔ اسیروں کي خدمت میں مشغول هے



مجاهدین تیره اسمعیل خاں و بنگش متبسم تیرا



سید محمد یوسف شاہ صاحب و سید امیر حسین شاہ صاحب ذاکر کي قیادت میں مجاهدین هزاره و سندهه

اپنے نزدیک نااہل و ناتجربہ کار ہیں ۔ ہماری قوم کے لیڈر اس نازک موقع پر ہمارا عملی ساتھ دینے سے قدرے گریز کرتے ہیں ، مدح ثلاثہ ہمارے سروں پر عذاب کیطرح نازل ہے حکومت اغیار کی جانب دار ہے ۔ ہم اپنے ذہن اور اپنی عقل کے مطابق آج سے دشمن . . . . . شروع کرتے ہیں ۔ ہمارے نزدیک بغیر ہماری قربانیوں کے اس عذاب عظیم کا رد نہیں ہوسکتا . . . . . خطرہ میں ہے وہ راہ حق جو آپ نے اپنی قیمتی قربانی سے پاک وصاف کی تھی مسدود کی جارہی ہے ہماری ہمتیں آپ کے نام کیساتھ بلند ہیں مگر ہمارے منہ بولے مددگار پست خیال و پست ہمت ہیں ہماری امداد سے انکار کرتے ہیں ، ہماری آواز پر خاموش ہیں ہم آپ کا نام لیکر اپنے . . . . . کیساتھ قانون شکنی شروع کرتے ہیں مولا اب . . . . آپ کو سونپے ۔ ہم تو جیل جاتے ہیں آپ جانیں اور آپ کا کام ؛

خدا کی قسم یہ دعا قبول ہو کے رہی چاہے آپ اسکو معتقدات ہی میں ایک عقیدہ کیوں کہیں مگر آج مجھے یقین ہے کہ جب میں دعا کر رہا تھا تو میرے آقا ابو الفضل العباس سُن رہے تھے اور شاید یہ فرمارہے تھے تجھکو اپنی اور اپنی ہمراہیوں کی کمزوری کا احساس ہے مگر اُٹھ اور قدم آگے بڑھا ہم تیرے پشت پناہ ہیں تو جو کام ہماری اعانت طلب کرکے شروع کرے گا اسکو ہم کامیابی کی منزل تک پہنچائیں گے ۔

تجربات بتاتے ہیں کہ دعا قبول ہوئی اور ضرور ہوئی ، ہمارا میدان عمل میں آنا تھا کہ شیعی ہند کے ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ تک تاثرات کی بجلی دوڑ گئی ، معلوم ہوا کہ ہمارے مقید ہونے کا حال کسی غیر معمولی پوشیدہ طاقت نے براڈ کاسٹ کردیا ۔ ہر طرف سے لبیک لبیک کی صدائیں آنے لگیں آپ فرمایئے تو تھوڑا سا فخر کرلوں کہ میں نے اور میرے اراکین نے ۱۲ صوبوں کے دارالسلطنتوں میں قائم کئے ہوئے شیعی اداروں کی ذمہ داروں کو تار اور خط بھیجکر اپنے ارادوں سے

آگاہ کردیا تھا اور ان سب شروع کئے جانیوالے ایجی ٹیشن کے متعلق امداد چاہی تھی مگر توبہ استغفار جن گوشوں سے مجاہدوں کا سیلاب پر سیلاب چلا آرہا ہے وہاں ہمارے پروپگنڈا کی ہوا ابھی نہ پہونچی ہوگی۔ نہ ہمارا کوئی دوسرا ادارہ اس سلسلہ میں فخر کرسکتا ہے اور فخر کیا کرے گا ان میں سے کیکو توجہ ہی نہ تھی وہ تو سب کے سب چین کی بانسری بجارہے تھے۔ بہرحال اس ایجی ٹیشن میں جسکی مثال تاریخ شیعہ میں واحد ہے ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے مجاہدین آنا شروع ہوگئے۔

زندہ باد مجاہدین صوبہ ”سرحد“

اے کرم اور بنگش کے جانباز سپاہیوں تمہاری دلیری کے لئے ہندوستان کی پرانی تاریخ کافی ہے تم نے شیعوں کی اس جنگ میں حصّہ لیکر ان کی زندگی کے معیار کو بلند کردیا۔ تمہاری ہمّت پر آفریں تمہا ... ایک ... فرد نے کم ازکم پچاس پچاس روپیہ صرف کرکے اپنے حسینی جذبہ کو ثابت کردکھایا۔

زندہ باد شیردِلان ”پنجاب“

اے بہل ضلع میانوالی۔ ریاست بہاول پور۔ راولپنڈی۔ ساہیوال ضلع شاہ پور فیروز بلور بٹالہ۔ گرداس پور۔ موگا۔ گجرانوالہ۔ قصور۔ لاہور۔ دوکوہا سادات۔ پرست اور انبالہ کے شیعہ مجاہدو! تمہاری دلیری اور ہمّت جا... گر ... ام پر روشن ہے تم نے ......
تو اغیار کی حمایت میں جانیں نثار کردیں۔ کیسے ہوسکتا تھا کہ اپنوں کے لئے تم سفر کی صعوبات تکالیف برداشت کرکے محاذ حسینی ”تنظیم المومنین“ سے اپنی قیمتی قربانیاں شیعہ مذہبی اور شہری حقوق کے لئے پیش نہ کرتے۔ تمہاری دلیری اور استقلال سے یہی امید تھی۔ تمہاری ان جانفشانیوں



مجاہدین جھنگ



سردار غلام عباس شاہ و مخدوم ریاض حسین صاحب
کی قیادت میں مجاہدین جھنگ



مجاہدین ڈیرہ اسمعیل خاں



بہادران پنجاب کا مقدمۃ تبرّا

اے رؤساء، امراء و باشندگان آگرہ۔ امروہہ۔ بارہا۔ جون پور۔ فیض آباد۔ زید پور۔ سہارنپور مبارک پور۔ اعظم گڈھ۔ اورنگ آباد۔ کان پور۔ ستیاپور۔ فتحپور۔ شنکاپور۔ کراری۔ الہ آباد۔ نوگاواں سرسی۔ تمہارے اشتراک عمل نے شیعہ مفاد کو ایک تازہ زندگی بخشی۔ ہندوستان کی کوئی سیاسی تاریخ تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

نواب زادگان جانسٹھ "زندہ باد"

نواب سید ضیغم علی خاں، نواب سید سجاد علی خاں، نواب سید میر رضا خاں۔ نواب سید خالق حسین صاحبان کی قیمتی اور بیدریغ قربانیاں قوم شیعہ کے لیئے قابل صد افتخار ہیں۔

شیعیان بہار "زندہ باد"

روسائے چھپرا۔ سارن۔ حسین آباد۔ مظفرپور۔ پٹنہ۔ کھجوہ کی بیش بہا قربانیوں پر محاذ حسینی تا ابد الآباد فخر کرے گا۔ مبارک ہیں وہ ہستیاں جنھوں نے تنظیم المومنین کی فریاد سنتے ہی اپنے قدم گھر سے باہر نکالدئے کہ قوم شیعہ کا وقار ہمیشہ کے لیئے قائم و مضبوط ہوجائے۔

آفرین اے شیعیان بنگال،،

تمہارے کارنامے اودھ میں یادگار رہیں گے تم نے لکھنؤ کی گذری ہوئی وقعت کو واپس لیلیا۔ تمہاری قربانیوں میں فرینک حسن اور مرزا بشیر حسین کی قیمتی قربانیاں ہمیشہ یاد رکھی جائنگی

آخری تاجدار "اودھ" کی نشانیاں

مبارک ہو اے شاہزادگان اودھ تم نے جیل آکر اودھ اور خاص کر لکھنؤ کے باشندوں کے دل ہلادئے۔ کیوں نہو۔ شیعوں کی آزادی کے لیئے ۱۸۵۷ء کے ہیرو نے قید و بند کی سختیاں اوٹھائیں آج تم سب نے ۱۹۳۹ء کے ہیرو بن کر نہ صرف اپنی آبائی روایات کو تازہ کیا بلکہ شیعہ تحفظ حقوق کے لیئے جیل کی صعوبات گوارا کیں۔

اور مذہب حقہ کے تحفظ کے لئے قربانیوں کا صلہ حضرت عباس علیہ السلام دینگے۔

نواب زادہ حسین علی خاں "زندہ باد"

کیا ہندوستان کی کوئی سیاسی جنگ تمہاری سی مثال پیش کرسکتی ہے؟ کیا کوئی مادرِ وطن کا بیٹا یہ بتا سکتا ہے کہ ہندوستان کی جنگِ آزادی میں کسی والی ریاست نے ایسا کھلم کھلا حصّہ لیا ہو یہ تمہاری ریاست مالیر کوٹلہ کے لئے مخصوص ہوگیا۔ اور شیعی ہند کی تاریخ میں تمہارا نام علی حرفوں سے لکھا جائے گا۔

آفرین اے دلیران "سندھ"

سید محمد نواز شاہ صاحب پنشنر افسر مال، فرز ... حسن بخش صاحب گردیزی بانی باب العلوم، قوم کا ہدیہ تبریک قبول کرو۔ تمہاری قربانی قابل رشک ہے تمہارا ملتان سے سفر تمہاری اہلبیت سے محبت کا بیّن ثبوت ہے۔

کراچی وحیدر آباد سندھ کے دلیرو تمہاری حسینی مشن پر قربانی شیعوں کی بیداری کی معین ہے مبارک اے گرگا وال پانی پت کرنال کے حسینی سپاہیو! تمہارے آباؤ اجداد نے اپنی دلیری سے تاریخ ہند کو ایکبار سے زیادہ نمایاں کیا تمنے تبرا ایجی ٹیشن میں حصّہ لیکر اپنی تاریخ کو دوہرایا۔ قوم تمہارے احسان سے کبھی سبکدوش نہیں ہوسکتی ہے۔

زندہ باد" سید مطیع احمد صاحب میونسپل کمشنر سونی پت و سید سعید الدین حیدر صاحب رئیس سونی پت۔ لکھنو کی سرزمین آپ کے کارناموں کو ہمیشہ دوہراتی رہے گی۔

ممالک متحدہ کے مجاہدو

لکھنو کی آواز پر لبیک کہکر تمنے حسینی مشن کو کامیابی کی منزل تک پہنچا دیا۔ زندہ باد



" تنظیم کی اُجڑی نگریا "
پر مجاہد اعظم کی تقریر



محاذ حسینی تنظیم پر مجاہد اعظم بشیر
احمد رضوی



ماہ جون میں محاذ
حسینی تنظیم پر والنٹیر
سپاہ عباسیہ کنوئیں سے
پانی بھر رہے ہیں

زندہ باد۔ انظر ناسمہ بنگالہ کی یادگارو

پرنس محمد علی مرزا صاحب پرنس یٰسین علی مرزا صاحب صاحبزادہ نواب سید علی مرزا صاحب صاحبزادہ نواب منور مرزا صاحب۔ صاحبزادہ نواب سید مصطفی علی مرزا صاحب۔ صاحبزادہ ناظم علی مرزا صاحب۔ صاحبزادہ نواب صادق علی مرزا صاحب۔ صاحبزادہ ... بہادر صاحبزادہ نواب شبیب علی مرزا صاحب۔ صاحبزادہ نواب قدرت علی مرزا صاحب بہادر۔ آپ نے جیل میں آکر بنگال اور اودھ کے دیرینہ اتحاد کو تازہ کردیا۔ آپ کی قیمتی قربانیاں تبرا ایجی ٹیشن کے لئے قابل صد افتخار ہیں۔

زندہ باد ... تجار بمبئی

تمہاری قربانیاں ہندوستان کی بیش قیمت قربانیوں کا مقابلہ کرتی ہیں۔ تم نے ... برداشت کئے مگر نام حسینؑ کو بچانے کے لئے کیسی دلیری سے سینہ سپر ہوگئے۔ کون شیعہ تمہارے قیمتی وقت۔ تمہارے کاروبار اور گرفتاریوں کے بعد عظیم نقصانات کو فراموش کرسکتا ہے مظلوم کربلا تمہارے انمول ایثار کا ضرور صلہ دینگے۔

نواب زادگان پنڈراول زندہ باد،،

کنور علی محمد خاں صاحب۔ کنور سبطین محمد صاحب کنور حسین احمد خاں صاحب کی گرفتاریاں اور تحفظ مذہب کے لئے قربانیاں شیعوں کی زندگی کی بے پناہ مثالیں ہیں۔

مجتہدین کرام جیل میں

شمس الملۃ مولانا مولوی سید ابن حسن صاحب قبلہ شمس العلماء مولانا کلب حسین صاحب قبلہ دام اجتہادہ کا خاندان مولانا سید حسین صاحب قبلہ مجتہد فرزند مولانا ہادی ... مرحوم نے جیل میں آکر شیعہ مفاد اور شیعہ

مذہب اور شیعہ سیاست کی کڑیاں مضبوط کردیں۔

واعظین اور مبلغین کا ایثار

تبلیغ اسلام کے درج رواں اور فلسفہ شہادت کی بسم مولانا سید آغا مہدی صاحب قبلہ لکھنوی۔ مولانا حافظ کفایت حسین صاحب قبلہ مبلغ مدرسۃ الواعظین۔ مولانا سید ابن حسن صاحب قبلہ نونہروی۔ مولانا سید جعفر حسین صاحب۔ مولانا ابو محمد صاحب قبلہ امام جمعہ مالیر کوٹلہ۔ مولانا سید تنویر رضا صاحب ... امام جماعت بمبئی۔ مولانا آغا سید زاہد حسین صاحب امام جماعت پہر سرکھیرت پور۔ فاتح ٹکسلا مولانا محمد بشیر صاحب قبلہ۔ مولانا سید ابرار حسین صاحب قبلہ بارونی۔ مولانا سید اظہار حسین صاحب شروانی سارن۔ قاری سید ہادی حسن صاحب رضوی کا ایثار دنیائے تبلیغ و وعظ میں یادگار رہے گا

مداحان اہلبیت کی قربانیاں

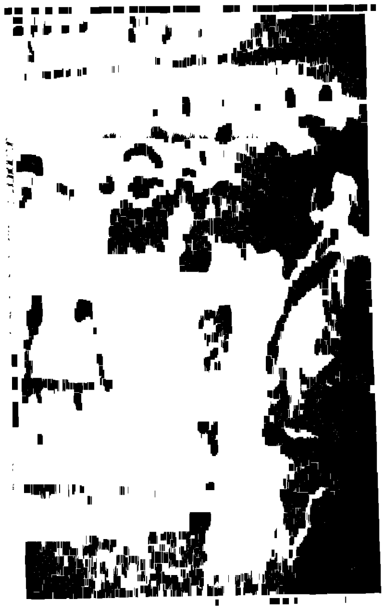
یادگار خاندان میر انیس مرحوم جناب سید ظفر حسن صاحب عرف بابو صاحب فائق و جناب دارحسین صاحب یادگار خاندان دبیر مرحوم۔ جناب سید سجاد حسین صاحب شدید یادگار خاندان میر عشق مرحوم۔ سید محمد صاحب مہذب آپ کی قیمتی قربانیاں قوم شیعہ کے لئے باعث فخر ہیں۔

مدیران و صحیفہ نگاران کا اقدام

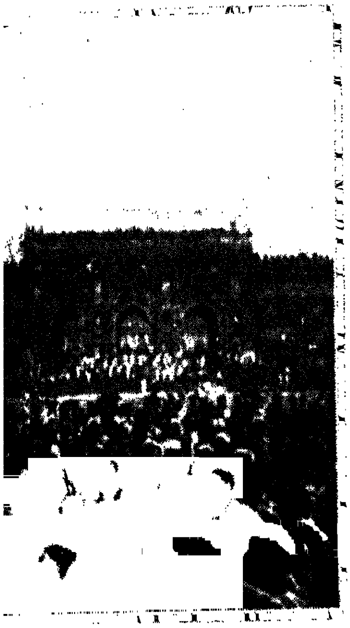
اسی سلسلہ میں جناب ملک صادق علی صاحب مدیر اخبار شیعہ لاہور۔ سید دلبر حسین صاحب مسرور مدیر اخبار رضاکار لاہور۔ محمد عابد صاحب ایڈیٹر تمدیر نفیس آباد۔ جناب سید شہریار مرزا صاحب بی اے اڈیٹر اخبار گلشن لکھنؤ کا تبرّا ایجی ٹیشن میں عملی اقدام اور گرفتاریاں دنیائے صحافت میں تاقیامت ضرب المثل رہیں گی۔

ماہرین قانون کا جوش ایمانی

جناب سید علی ظہیر صاحب بیرسٹر۔ سید لطف حسین صاحب وکیل۔ مرزا جعفر حسین صاحب ایڈوکیٹ



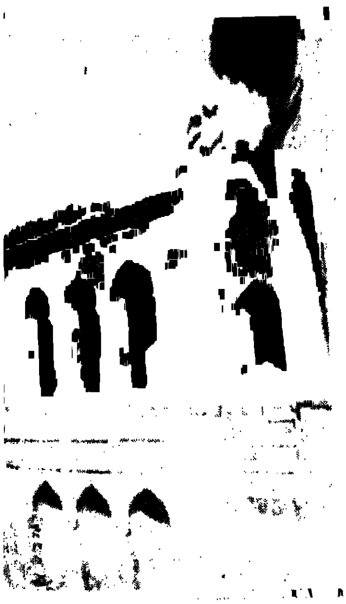
فاتح قادیان مولانا حافظ کفایت
حسین صاحب تلاوت تبرّا فرماکر
جیل جارہے ہیں



شمس العلما مولانا ابن حسن صاحب
قبلہ و نواب نظیرالدین حیدر
صاحب اسیری کے لئے



مولوی ابن حسن صاحب قبلہ و
مولانا سید حسین صاحب قبلہ
تلاوت تبرّا کرکے جیل تشریف لئے
جا رہے ہیں



برادران اہل سنت تلاوت تبرّا
مظاہرہ کا معائنہ فرما رہے ہیں

محمد امیر صاحب تنکار پور بلند شہر۔ نواب اقبال حسین صاحب رئیس کانپور۔ سید حمید الظفر صاحب رئیس گکرولی۔ نواب قیصر علیخاں صاحب رئیس کان پور۔ سید علی حیدر صاحب رئیس بھدرسہ فیض آباد۔ نواب سید مرتضی حسین صاحب و نواب سید فرزند حسین صاحب رئیس کانپور۔ نواب رضا علیخاں صاحب رئیس فیروز پور۔ سید محمد یونس صاحب رئیس بارہ غازی پور۔ سید محمد تقی صاحب رئیس جرگاؤں متولی وقف عماد الدولہ۔ جناب رضی حیدر صاحب پی ایس سی رئیس زید پور کے معرکۃ الآرا اقدام نے یہ ثابت کر دیا کہ قوم شیعہ کا بہتر سے بہتر فرد تحفظ مذہب کے لیئے قید و بند کی سختیاں برداشت کرنے کو تیار ہے۔ (زندہ باد دستار ہند زندہ باد)

طلباء کا اصرار

زندہ باد اے شیعہ طلباء تم نے قوم کی بڑی ہمت افزائی کی۔ عملی قربانیاں اگرچہ تمہارے واسطے ابھی بالکل ناوقت تھیں مگر تم نے مچل مچل کر اپنے والدین سے جیل آنے کی اجازت لی اور گرفتار ہوئے۔ لیکن خدارا سیاست کی چلتی ہوئی آندھیوں سے ابھی دور رہنا تمہارے نازک دل اور نیم پختہ دماغ اس بار گراں کے حامل نہیں ہو سکتے۔ قوم کی جانب سے شیعہ کالج اور یونیورسٹی کے طلاب کو جنھوں نے قربانیاں پیش کیں۔ مبارک باد دو، مذہب کے تحفظ کیلئے

(نوٹ) جیل کے اذکار و حوادث سنہ یاد ہو دیتے اسمائے گرامی زبانی یاد رہ سکے وہ ان صفحات پر درج کرتا ہوں، مگر مجھ کو معلوم ہے کہ اس سے کہیں زائد روساء و زمیندار تعلیم یافتہ حضرات، علماء، شرفا، مجتہدین، مداحان اہلبیت نے اپنی گرانقدر قربانیاں پیش کرکے اور محاذ کو کامیاب بنایا۔ معافی چاہتا ہوں کہ ان مایہ ناز ہستیوں کے اسماء کا موزوں صفحات میں ذکر نہ لاسکا۔ انشاء اللہ جیل سے باہر نکل کر اعزازی فہرست مرتب کرکے ہدیۂ ناظرین کروں گا۔ جس سے اس عظیم الشان جنگ کا صحیح خاکہ ملے گا۔

سید قمر حسین صاحب رضوی وکیل۔ سید اشرف حسین صاحب وکیل۔ سید محمد رفیع صاحب ایڈوکیٹ مرزا محمود حسن صاحب وکیل۔ سید ناصر حسن صاحب وکیل۔ سید ولایت حسین صاحب ایڈوکیٹ الہ آبادی۔ سید منتجب حسین صاحب وکیل اناؤ۔ کی گرفتاریاں ان کے جوش ایمانی کا بین ثبوت ہیں

خطاب یافتہ حضرات کی قربانیاں

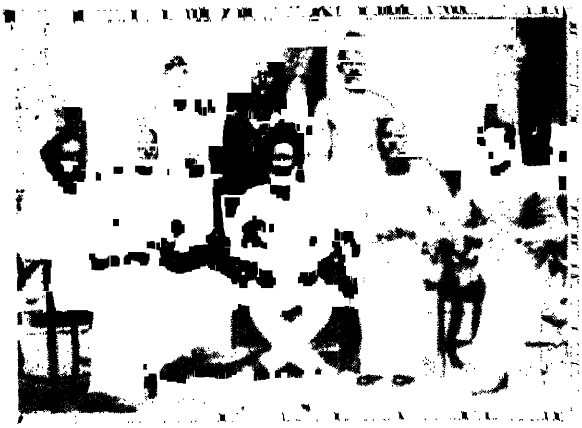
خان بہادر سید اسرار حسین صاحب رئیس بلگرام۔ خان بہادر سید تہذیب الحسن صاحب سابق میر منشی گورنر یوپی۔ کی گرانبہا قربانیوں نے ایجی ٹیشن کے اعزاز میں چار چاند لگا دئے

تعلقداران کی اسیری

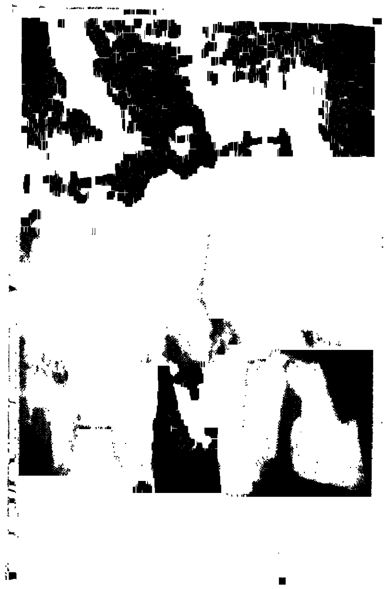
راجہ حسن مہدی صاحب خویش سر مہاراجہ صاحب بہادر مرحوم محمود آباد۔ راجہ جعفر مہدی صاحب بی اے (اکسن) فرزند راجہ ابو جعفر صاحب مرحوم۔ سید ضیاء علی صاحب رئیس عبداللہ پور ضلع میرٹھ۔ سید ذکی حسن صاحب تعلقدار مصطفیٰ آباد۔ سید جعفر مہدی صاحب رئیس۔ راجہ منصف جہاں صاحب نورپور۔ کی اسیری شیعہ سرمایہ داروں کے لئے سبق آموز ہے۔

روسار کی پیش قدمی

سید شہامت علی صاحب رئیس لکھ آباد۔ سید محمد احمد صاحب رئیس مونک پور۔ سید اقبال مہدی صاحب رئیس نہٹور ضلع بجنور و منیجر کورٹ آف وارڈس۔ چودھری کاظم حسین صاحب رئیس ... سید عباد حسین صاحب رئیس جلالی۔ چودھری محمد حسین صاحب۔ چودھری انور علی صاحب۔ سید اختر حسین صاحب رئیس جون پور۔ سید حکمت علی صاحب رئیس جلالی۔ سید آفتاب حسین صاحب رئیس بیجہالی شہر۔ سید محمد اطہر صاحب رئیس کراری۔ مرزا عابد علی صاحب وائس چیرمین مسلم ایجوکیشنل کمیٹی المورہ۔ ناصر علی خاں صاحب رئیس چندیا مئو۔ جعفر علیخاں صاحب رئیس ہرس پور ستیاپور



مجاہدین الہ آباد



ضعیف مجاہد - نواب سید ظفر حسین خاں صاحب عرف نواب چھبن صاحب عمر ۶۵ سال - اعزاز ۲ ماہ قید محض - و جناب پیارے صاحب عمر ۹۰ سال - اعزاز ۳ ماہ قید سخت



صدر وارڈ کمیٹی تنظیم رکاب گنج - اعزاز ۳ ماہ قید سخت ۵۰ روپیہ جرمانہ



حامیٔ تنظیم مولانا سید سکندر حسین صاحب قبلہ اعزاز ۳ ماہ قید سخت ۵۰ روپیہ جرمانہ

محلوں سے زیادہ رکاب گنج کے بہت سے افراد جیل آگئے۔ مگر ۳۰ آدمی جب جیل آگئے تب میں سمجھا کہ میرے محلہ کی فہرست مکمل ہو گئی۔

مولوی صادق حسین صاحب

ایک مولوی سید صادق حسین صاحب عرف مولوی ننّن صاحب جو صدر وارڈ کمیٹی ہیں اور تنظیم المومنین کے حامی سرپرست بلکہ جاں نثار سپاہی۔

مولوی سکندر حسین صاحب

دوسرے مولوی سکندر حسین صاحب عرف مولوی بنّن صاحب جو رکن مجلس ...

ان کی ذات بھی تنظیم المومنین کے ... ہمیشہ مفید ثابت ہوئی۔

نواب ظفر حسن صاحب

تیسرے نواب ظفر حسین خاں صاحب عرف نواب چھبّن صاحب جو میرے مربی بہت ... شفیق اور انجمن کے بڑے معین ہیں۔

مولوی ... جب مولوی بنّن صاحب آگرہ کی جیل میں منتقل کر دیئے گئے اور میں بھی انکے بزرگانہ مشوروں سے محروم کر دیا گیا۔ نواب چھبّن صاحب جس روز جیل آئے ہیں اسی روز میں بدقسمتی سے سنٹرل جیل میں منتقل کر دیا گیا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں ان بزرگ کی کوئی خدمت نہ کر سکا

سید صلاح الدین حیدر

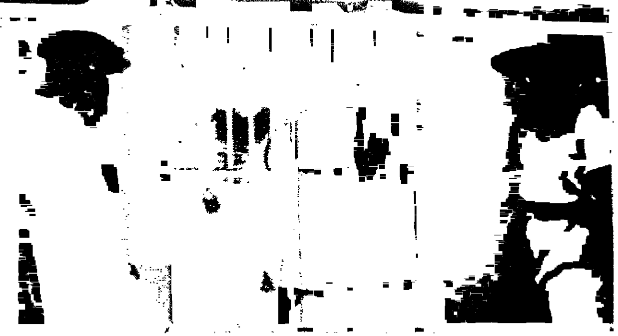
ایک ... جیل میں بیٹھے بیٹھے عزیزی صلاح الدین کو یاد کرتا تھا ۱۵ اپریل کو جب میں ڈسٹرکٹ جیل چھوڑ رہا تھا وہ مع اپنے چند رفقا کے جیل آ ... صرف اتنا ہی پوچھ سکا کہ اب تک کہاں تھے؟ اور جواب بھی صرف اسقدر سن سکا کہ مقدمات میں الجھا ہوا تھا۔ بس ڈپٹی جیلر نے حکم دیا چلئے۔ خاموشی سے اسکے ہمراہ روانہ ہو گیا۔

جیل آنیو ے

۱۴ ہزار کی قربانی اور جذبۂ ایثار سے کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ بیرونجات کے مجاہد جس استقلال اور پامردی سے تبرّا ایجی ٹیشن میں شریک ہوئے اس سے ان پر اور ان کی دیانت پر لمحے بھی شبہہ کرنا غداری کرنا ہے۔ وہ دامے، درمے، سخنے، قدمے شریک ہوئے۔ اور شریک ہو رہے ہیں صعوبات سفر برداشت کئے۔ گھر چھوڑا۔ بار چھوڑا۔ بچوں کو خدا کے سپرد کیا۔ نام حسینؑ پر مجاذ حسینی سے اپنی بیش بہا قربانیاں پیش کیں ایسے مجاہدوں کی شیدائیت کا کیا کہنا۔

گو مقامی مجاہدوں کے متعلق تجربہ نے چند نکات بتائے جو یادداشت آئندہ کے لئے ان اوراق میں درج کر دینا ضروری ہیں۔ یہ ایجی ٹیشن تو شیعوں کے لئے پہلی منزل تھی اسی منزل سے سباق حاصل کر لینا تاکہ آئندہ محاذوں میں کوئی کمزوری نہ آنے پائے ضروری ہے۔ موجودہ جنگ کے نتائج کچھ بھی ہوں لیکن اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا مستقبل کے مسائل کی بنیادوں کو مضبوط بنانا ہے۔

میں نے جیل میں آنیوالے مجاہدوں کے جذبات کو ٹٹولا تو یہ پایا کہ ۵ فیصدی اس خیال میں اسیر ہوئے کہ ممکن ہے کہ انکے جیل جانے کے چند ہی روز کے اندر اس جنگ کا کچھ نہ کچھ فیصلہ ہو جائے۔ چند ذی اثر اور صاحب اقتدار کو قربانیاں پیش کرتے دیکھا اور یہ خیال دامنگیر ہوا کہ چلو تم بھی چلو فلاں صاحب جا رہے ہیں اسکے معنی یہ ہیں کہ اب گورنمنٹ کو جلد کوئی فیصلہ کرنا ہوگا مگر مجھے ایسے آنیوالوں پر افسوس ہوا کہ بیچارے مفت مغالطہ میں آ گئے۔ ان کو یہ نہیں معلوم کہ حکومتیں جلد اور آسانی سے ایسے ایجی ٹیشنوں سے مرعوب نہیں ہوتیں۔ اور



تنظیمی شیر - سلاخوں میں



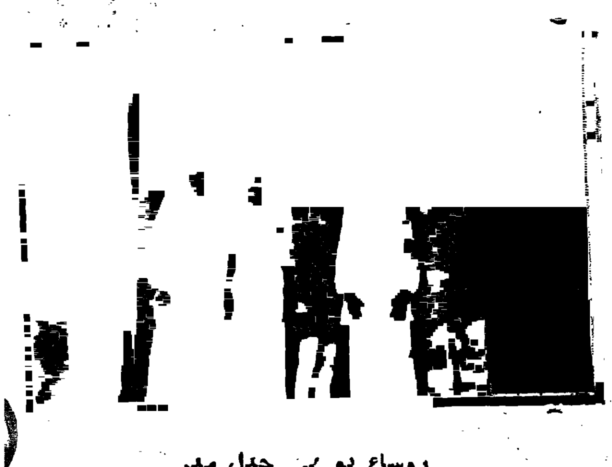
تنظیمی شیر - جیل کی کوٹھری میں



مولوی سید محمد صاحب قبلہ
دہلوی تقریر فرما رہے ہیں



ناصر حسین صاحب بی - اے - ال - ال - بی وکیل
عباد علیصاحب بی کام - نجم آفندی
محمد علی مرزا یادگار ناظم بنگالہ



روساء یو پی جیل میں

دانشوران کا اطمینان سبق آموز۔ ان کا لب و لہجہ قابل مدح۔ اُن کی ثابت قدمی قابل تحسین۔ درحقیقت ایسے ہی شجاع شیعہ مذہب اور شیعہ سیاست کے محافظ بن سکتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اُن کا یہ پہلا قدم مستقبل کے بہت سے حضرات نہیں فیصلہ کن قدم ہوگا۔

" زندہ باد ۔ اسیران تبرّا زندہ باد "

"حقیقی جیل کے واقعات"

شب میں ٹہلتے ٹہلتے اسیروں کے کیمپ میں پہونچا جہاں دیکھا لوگوں کی ٹولیاں ادھر اور ادھر بیٹھی ہوئی ماتم کر رہی ہیں گو چونکہ جیل کے قوانین کا احترام بھی منظور تھا اسلئے ماتم با آواز بلند نہ تھا۔ ہر فرد پر ایک وجدانی کیفیت طاری تھی۔ گریہ گلو گیر تھا ماتم کرتے تھے اور روتے تھے معلوم ہوتا تھا کہ ... کی نظروں کے سامنے کربلا کا میدان الحرم کے خیام کا نقشہ منظلوم کربلا اور شہدائے کربلا کی تصویریں پھر رہی تھیں۔

ان میں زیادہ تر وہ مسافر تھے جنھوں نے اپنے سینوں میں محبت اہلبیت پوشیدہ کی۔ اپنا پیسہ خرچ کیا اپنے عزیز بچوں کو داغ کہا۔ دور دراز کا سفر طے کیا اور اپنے آپ کو جیل میں بند کرا دیا۔ ہائے! ان کے حقیقی جذبہ کی ترجمانی امر محال ہے۔

اسیروں میں اک ضعیف بینی بوڑھے کا ذکر کرتا ہوں" سنئے۔

میں . آپ کہاں ... ... آئے ہیں؟

بوڑھا. ... ... ماہ سے ایک ... مرض ... ... میرے عزیز مجھے ... کہ تم جیل نہ جاؤ بیمار ہو مگر میں نے اُن سب سے یہ کہا کہ میرے آقا و مولا سید سجاد مجھ سے تھے ان کو یاد کرو۔ وہ حق پرست تھے مجھکو بھی مذہب حقا کی حفاظت منظور ہے۔ میرا جیل جانا

اگر جھکتی بھی ہیں تو صحیح فیصلہ پر پہنچتے پہنچتے کافی مدت صرف ہو جاتی ہے کسی کو نہیں معلوم کہ ایسے معاملات کب، کیونکر اور کتنی مدت میں طے ہو سکتے ہیں۔ دس فیصدی ایسے بھی جیل آ گئے جو بذات خود آنا نہیں چاہتے تھے مگر یا تو عزیز داری کے اثر سے یا دوستی کے دباؤ سے مقید ہو گئے جو اب چند یوم جیل میں گذار کر پریشان ہیں اور کسی نہ کسی طرح گلو خلاصی چاہتے ہیں۔ میں ہر دو قسم کے آنے والوں کو اس مقدس کام میں مخرب سمجھتا ہوں گو کہ نا تجربہ کاری اور غیر دانشمندی [illegible] عافیت تلاش کر سکتی ہے لیکن سوسائٹی ان کے اس تجاہل کو جرم قرار دے گی۔ جو ہرگز قابل عفو نہیں ہو سکتا۔

دس فیصدی ایسے ہیں جو جیل کی سختیاں برداشت کرنے کے قابل نہیں مگر یا تو اولاد کی محبت یا بھائی کی چاہت میں اس ایجی ٹیشن کا شکار ہو کر جیل آ گئے۔ میرے نزدیک یہ الفت قابل ملامت [illegible] ان کو قوم [illegible] اور قوم کے مفاد کا پہلے لحاظ رکھنا تھا۔

اس میں کلام نہیں [illegible] افراد قید و بند کی حالت میں بھی خاموش ہیں اور ظاہر یہ ظاہر خدانخواستہ ان میں کسی لغزش [illegible] نہیں پائی جاتی مگر انکے اداس چہرے بھکی بھکی باتیں بتاتی ہیں کہ موجودہ زندگی انکے لئے وبال [illegible] گو کہ جیل کے باہر ہی رہ کر قوم کی دوسری اہم خدمات انجام دینا تھیں جو شاید ان کے اسیر ہونے سے معارض خطر میں آ گئیں

ہاں ۵۰ فیصدی ایسے ہیں جو جنگ کے آغاز و انجام سے واقف ہر سرد و گرم برداشت کرنے کو تیار۔ جیل کی ہر سختی پر لبیک۔ ہر مشکل میں لبوں پر مسکراہٹ۔ ہر مصیبت پر چہرے بشاش معلوم ہوتا ہے کہ یہ مظلوم کربلا کے سچے شیدائی۔ ایمان کے دلدادہ۔ حق کے متلاشی ہیں جیل میں۔ ان کو دنیا و مافیہا سے مطلب نہ آل اولاد کا غم نہ گھربار کا اندیشہ حسینی لشکر کے سپاہی بنکر گھر سے یہ تہیہ کر کے چلے ہیں کہ جب تک دشمنان اہلبیت پر فتح نہ پالینگے واپس آئینگے۔

میں ۔ آپ [illegible] میں بیمار ہیں زمین پر لیٹنا دونوں وقت صرف چنے کھانا۔ دھوپ میں تپتے ہوئے خیام میں جلتی زمین پر رہنا آپ کے مرض کو بڑھا دیگا میرے نزدیک آپ کے لئے یہی سزا کافی ہے۔

بوڑھا (رو کر) آپ مجھے کبھو [illegible] ۔ آپ کی عنایت کا شکریہ مجھکو میرے حال پر چھوڑ دیجیئے۔ صرف اتنا خیال [illegible] مجھکو رہا کرانے میں کامیاب ہونے پائیں میں ہرگز ہرگز جیل [illegible] گا۔

[illegible] کو چند سنگترے جو اتفاقاً بیماروں [illegible] منجانب انجمن مہیا کئے گئے تھے دیکر معافی چاہی اور عرض کیا کہ میں بھی جیل [illegible] اور آپ بھی افسوس کہ کما حقہ آپ کی تیمارداری نہیں کر سکتا۔

ضعیف [illegible] رونے لگا " زندہ باد قوم کے [illegible] العمر زندہ باد " اور زندہ باد دلے بیمار سے " تم قوم کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کے کھویا ہو " تمہاری بزرگی باعث برکت ہے۔

ایک دوسرے ضعیف اسیر کے چند کلمے بجنسہٖ نقل کرتا ہوں جو سزا ہونے کے بعد اس غریب نے اپنے بچوں کو لکھے اس خط سے [illegible] ہوگی اور اسیر کی غربت کا پتہ چلے گا۔

خط بنام دوست علی

گذارش [illegible] میرا [illegible] زیادہ نہ خرچ کیجیئے مجھکو کچھ دکھ نہیں، میرے بچوں کو آرام [illegible] کہنا۔ لاچار ہوں۔ اس کی خاطر قید خانہ میں ہوں میرے دکھی بچوں کو فری بچائیں گے [illegible] باقی خیریت [illegible] سزا ہو گئی۔

نیاز حسین ساکن گوری خالصہ تھانہ قاسم پور (ضلع ہردوئی)

ضروری ہے۔

میں ۔ آپ ہسپتال میں داخل ہو جائیے۔

بوڑھا ۔ جیل کو ہسپتال سمجھ کے داخل ہوا ہوں۔ رسول کے بعد اسلام کفر و کذب کے مرض میں مبتلا ہوا۔ اہلبیت اطہار نے جیل کی سختیاں خود برداشت کرکے اس مرض کے لئے دوا تلاش کی۔ وہ دوا نہایت موثر و مفید ثابت ہوئی۔ میرا مذہب بھی بیمار ہو چکا تھا میری قوم کی تنظیموں نے بڑی نباضی کی۔ تندرستی اور زندگی کر ... جیل تجویز کی میں بھی اسی دوا سے اپنے مرض کی شفا پاؤں گا۔

"اللہ اللہ رے خلوص"

میں ۔ آپکی ہمت مردانہ سے ہمارے دل موثر ہیں۔ میں جیل کا ڈاکٹر بلاتا ہوں۔

بوڑھا ۔ نہیں! نہیں خدارا مجھکو اپنے مظلوم امام سے لو لگانے دیجئے۔ وہی مجھکو شفا دینگے

میں ۔ آپ کے اعزا۔

بوڑھا ۔ خدارا ان کے متعلق مجھ سے کچھ نہ فرمائیے۔ وہ بے چین ہیں۔ عنقریب وہ لکھنؤ آئینگے مجھے معلوم ہے کہ ان کا ارادہ ہے کہ وہ میرے لئے میڈیکل بورڈ بٹھائینگے اور چاہیں گے کہ میں جیل سے نجات پا جاؤں لیکن آپ سے دست بستہ مستدعی ہوں کہ آپ ان کو لکھئے کہ وہ میرے لئے ان سب سود ... ۔ ... میں ہرگز جیل سے نہ جاؤں گا یا اسوقت جاؤں گا جب میرے شیعوں کو ... مل جائے۔ کیا آپ جیلر سے سفارش کرینگے۔ کہ وہ مجھے بیڑیاں پہنا دے اور جیل کے کپڑے دیدے میں اپنے بیمار امام کی تاسی کرنا چاہتا ہوں۔ جیل میں اپنے آپ کو آزاد دیکھکر میرا دل کڑھتا ہے۔ میری بیماری میں اضافہ ہو رہا ہے۔

داز دے کر پکارتا ہوں کہ آؤ دیکھو یہ جوان رعنا اگر ایمان کے پختہ اور مذہب کے سچّے
وتے تو اپنے محل چھوڑ کر مجاہد حسینی بننے کی جرارت نہ کرتے۔ کیا ان کو لیڈری کا لالچ جیل لایا نہیں
ن کی سادگی۔ ان کی معصوم گفتگو بتاتی تھی کہ کچھ توانکے والدین نے ان کو جرارت دلائی اور
یادہ ان کا ہی ایمان تھا۔ الفت اہلبیت تھی جوان کو مقید ہونے میں معین ہوئی۔

ایک طرف کانوں میں اذان کی آواز آئی۔ سنا کہ کوئی بڑی خوش الحانی سے خدا کی
حدانیت، خاتم الانبیاء کی رسالت اور علی مرتضیٰ کی امامت کی تبلیغ کر رہا ہے۔ اذان سن کر ہو تر
ن اسیر آنکھیں ملتے ہوئے اُٹھے۔ کمبل بغل میں دبائے آئے۔ انھیں کو جائے نماز بنایا۔ اور یاد خدا
ے لئے استادہ ہوئے۔ جماعت شروع ہوئی اور قوم کی کامیابی کی دعاؤں پر ختم ہوئی۔ اسٹور کا
روازہ کھلا جگ جا... ا... النثیر ون کے شور کرتے۔ ابے تو نے میرا ناک میں دم کر دیا۔ اللہ
ن لکھنو والوں۔ ... پہونچے۔

چچا۔ سجاد۔ بول آج ناشتہ میں صبح کو کیا دیا جائے۔

میں۔ ... ستو اور شکر۔

چچا۔ ابے یار تو تو درشنی بنکر بیٹھا ہے لاٹ صاحب ہے۔ ستو شکر بانٹے گا تو مر جائیگا

میں۔ چچا۔ گجرانوالہ۔ بمبئی۔ جالندھر۔ ملتان وغیرہ کے مجاہد آئے ہیں انکو چنے کیا دیگا

چچا۔ ابے بھائی تراد یوالہ ہو جائیگا ... صرف مجھ ایسے بوڑھوں کو بانٹ۔

میں۔ آپ جانیں۔ جو مناسب سمجھیں کیجئے مگر دیکھئے کوئی ناراض ہونے پائے۔

چچا۔ آج ... اس سے کیا سامان آیا۔

میں۔ ۴ من ستو ۲ من شکر ۲ من گڑ ۲ بوری چنے اور ۲۰ ہزار بیڑیاں۔

چچا۔ اور کاغذ لفافے۔

واہ رے جذبۂ ایمانی غربت اور بچوں کی مفارقت ... کو گوارا ہے۔

جیل کی ایک صبح

اسیروں کو نیند کہاں آتی ہے۔ سنگلاخ زمینیں کمبل کا فرش اگر ۱۲ بجے رات کو دیکھا تو کروٹیں بدلتے پایا۔ پچھلی رات کو نظریں دوڑائیں تو بیسیوں کو تارے گنتے پایا۔ مگر ہر ایک کی بے چینی سے اطمینان کی حالت نمودار تکلیف کے ہر پہلو سے حقیقی آسائش کی جھلک ... ترے ہوئے چہروں پر مسکراہٹ۔ نیند بھری مخمور آنکھوں سے زندگی کے آثار آشکار۔ نماز سے پہلے ایک صبح کیمپ جیل کی طرف پہونچا تو دیکھتا ہوں کہ کچھ ... میاں لے لے کر صبح کی نیند پوری کر رہے ہیں شاید شب کے جاگے ہیں ادھیڑ او ضعیف اپنے خیمہ ... کر کچھ منہ دھونے میں مصروف کچھ مصلّا بچھائے طاعت خدا میں مشغول کوئی تسبیح پڑھ رہا ہے کسی کے ہاتھ میں پنجسورہ کوئی تلاوت کلام پاک میں ایسا گم ہے گویا دنیا و مافیہ سے بے خبر۔ پو پھوٹ رہی ہے شب کی محفل تارے جھلملا جھلملا کر برخاست کر رہے ہیں۔ سہانا سما۔ کوئل کی کوک۔ طیور کی چہچہاہٹ۔ نظر دوڑائی تو کلیجہ منہ کو آگیا بعض ایسے زمین پر لوٹتے نظر آئے جو شاید مخمل کے بچھونے پر سونے اور مسہریوں پر آرام کرنے کے عادی کمبلوں پر کروٹ بدلنے والوں میں دو تین یا چار ایسے بھی ... سافر سے تھے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ اورنگ آباد کے کسی رئیس کے چہیتے بچے ہیں۔ چہرے گلاب کی پتی۔ بالوں پر گرد۔ میں آگے بڑھا پوچھا "میاں آپ کو کوئی تکلیف" بڑی خنداں پیشانی سے جواب دیا۔ جی نہیں۔ کوئی تکلیف نہیں بڑے آرام سے ہوں۔ کیا شب میں نیند نہیں آئی۔ ہا خوب سوئے بڑے آرام سے سوئے، آپ کا شکریہ! میرے تعجب کی انتہا نہ رہی، یہ تو سمجھ میں آگیا کہ کہنے والے غلط کہتے ہیں کہ آجکل کے نوجوانوں میں جوش ایمانی باقی نہیں رہا۔ میں ان معترضوں کو

انہوں کو کتنا بانٹیں گے۔ باہر سے جو سودا آتا ہے اسکے علاوہ میں حسب الحکم جناب چچا صاحب بمشورہ نصیر الملۃ و دیگر اراکین تنظیم المومنین ... سے زائد اشیا منگاتا رہتا ہوں۔ یہ منوں سامان سٹور کے لوگ کتنا کھا سکتے ہیں اور کتنا اپنے دوستوں عزیزوں کو تقسیم کر سکتے ہیں۔ ان شکایات کے بعد اور صبح ناشتہ تقسیم ہونے کے بعد سب لوگ مطمئن ہو کر اپنی اپنی جگہ واپس گئے

کمسن اسیروں کا جذبہ

خدا جانے مدح ثلاثہ کا کیا جادو تھا جس نے شروع ہوتے ہی شیعوں کے جذبات کو کتنا ابھارا اس میں شک نہیں کہ ہماری قوم سو چکی تھی اسکے بیدار ہونے کا کوئی پہلو ہی نہ ملتا تھا تنظیم المومنین سے وجود میں آتے ہی وہ طریقہ سوچنا شروع کر دیا تھا جس سے غفلت کے پردے اٹھ جائیں قوم کی سیاسی موت عمل کی حیات جاودان سے تبدیل ہو جائے "تبرا ایجی ٹیشن" ہاتھ آگیا۔ جوشیلے تنظیمیوں نے موقعہ پا کر انتظامات کے بعد زندگی کی لہر دوڑائی، ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے لبیک کی صدائیں آنے لگیں قوم کے تمام افراد میں جوش کا طوفان اٹھنے لگا ضعیف اور نوجوان تو ایمان پر فدا ہونے کو تیار رکھے ہی نیچے بھی میدان عمل میں پھاند پھاند کر زندگی کا ثبوت دینے لگے۔ یوں تو ان کمسن اسیروں کی بہت سے دل ہلا دینے والے واقعات موجود ہیں تمثیلاً صرف دو بچوں کے حقیقی جذبات تحریر کرتا ہوں جو قوم کی دلیری اور قوم کی رہنمائی و بیداری کا ثبوت ہیں۔

پہلا کمسن اسیر

مقدمات مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہیں سیاسی ملزمین دو برتے عدالت حاضر ہیں۔ ایک بچہ وکیل ہے جس کا سن مشکل سے ۱۴ سال ہوگا پیش کیا گیا۔

مجسٹریٹ۔ تم پھر آگئے۔؟

میں۔ چچا ایک ہزار لفافے اور دو ریم کاغذ ۲ دن میں خرچ ہو چکا۔

چچا۔ ارے تو تری نانی کیوں مری جاتی ہے کچھ تو [illegible] مگر ۔۔ خرچ ہو گیا ہے اچھا بول شیعہ ریلیف نے اب تک کیا بھیجا

میں ۱۲ روز میں صرف دو مرتبہ چنے ستو "

چچا۔ ارے وہ پوریاں آلو۔

میں۔ وہ تو نواب مہدی علی خاں صاحب ور ایک مرتبہ نو [illegible] ور علی خاں صاحب اسیروں کے لئے لائے تھے۔

چچا۔ اچھا یار چپ بھی رہ ہم کو کام کرنے دے۔

یہ کہہ کر چچا [illegible] اسیروں کے سرپر بورے [illegible] تقسیم شروع کر دی۔ ابھی تقسیم ختم نہ ہونے پائی تھی کہ چار کا ایک جتھا آیا کہنے لگے ہم ۳ روز سے بھوکے ہیں ہمکو نہ تو [illegible] اور نہ چنے۔ میں نے چچا سے عرض کیا کہ ان کو کچھ دیدیجئے۔ چچا نے بگڑ کر ان کا بگڑنا بھی خلوص پر [illegible] نہ ہوتا تھا) جیل کے کام کرنیوالوں میں ان سے زیادہ اسیروں کی خدمت کسی نے نہیں کی خدا انکو اسکا اجر دے) کہا ان سب کی ایسی تیسی، چلو میں ابھی پوچھوا دوں کہ کوئی باقی نہیں رہا جس کو میں نے [illegible] ذرا دیکھئے تو سہی بعض ایسے ہیں جن کے سرہانے تکئے کے نیچے چنوں کی پوٹلیاں بندھی رکھی ہیں۔

بہرحال یہ منظر بھی دیکھنے کے قابل [illegible] آسودگی سے اپنی اپنی جگہ بیٹھے خدا پر بھروسہ کئے تھے بعض من چلے شور و شغب کے ساتھ کبھی یہ مانگتے تھے اور کبھی وہ۔ بعض سٹور کیپروں کے خلاف احتجاج [illegible] "اندھا بانٹے ریوڑیاں ہر پھر کے اپنوں کو دے" ذرا دیکھئے یہ اسٹور کیپر سب اپنوں کو کھلائے دیتے ہیں میں نے انکو جھٹک دیا۔ برادرم سٹور کے صرف ۳۴ آدمی

دوسرا کمسن مجاہد

دوسرے بچہ کا [illegible]

ایک لڑکا جس کا سن ۱۲ سال سے زائد نہ ہوگا، جب عدالت میں بلایا گیا، ایک گٹا اینٹ اپنی بغل میں دبا کر لیتا گیا، پکار ہوئی، جب وہ آگے بڑھا تو آڑا گٹا رکھ کر اس پر کھڑا ہو گیا

مجسٹریٹ - یہ کیا، تم گٹے پر کھڑے ہو

لڑکا - میں نے سنا ہے کہ آپ مجھ ایسے کمسن لڑکوں کو سزائیں نہیں دیتے

مجسٹریٹ - پھر

لڑکا - میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں لڑکا نہیں ہوں، جوان ہوں، آپ میرے قد سے معلوم کر سکتے ہیں۔

مجسٹریٹ - تم کیا چاہتے ہو

لڑکا - آپ مجھے رہا نہ کیجئے، سزا دے دیجئے، ورنہ میں اپنے ہمسنوں میں منہ دکھانے کے قابل نہ رہونگا۔

مجسٹریٹ نے صرف عشر جرمانہ کر کے لڑکے کو رہا کر دیا۔

شہید اسلام

جناب علی حسین صاحب رئیس چھپرہ کی دردناک موت

۹۰ سال کے [illegible] مذہب کو مٹتا دیکھ کر اپنی جان دے دی

وہ وقت کسی طرح نہیں بھولتا جب عالی جناب علی حسین صاحب رئیس چھپرہ ضلع سارن

وکیل۔ (مسکرا کر جواب دیا) ہاں آگیا۔

مجسٹریٹ۔ تم کو میں نے دو بار چھوڑا۔ تم تیسری بار پھر کیوں [illegible] آگئے۔

وکیل ۔ میرا ایمان۔

مجسٹریٹ (مجسٹریٹ صاحب انتہائی شریف نواز اور [illegible] تھے [illegible] ایسے ان کا دل بار بار بھر آتا تھا وہ ہندو تھے مگر ان کے پہلو میں غیور دل تھا اور شیشہ لزمین سے جو رئیس زادے اور شریف زادے تھے انتہائی ہمدردی بھی کیا [illegible] مجبور تھے میں سمجھتا ہوں، اگر وزارت کے اختیا[illegible] حاصل ہوتے تو شاید [illegible] کر [illegible] بات جو ظاہر بظاہر ان کے نزدیک بھی درست تھے آن [illegible] ملجاتے۔)

"ٹھیک ٹھیک بتاؤ تم کیوں آئے"

وکیل۔ جب [illegible] مرتبہ رہا ہو کر گھر واپس گیا تو میری ماں نے گھر کا دروازہ بند کر لیا اور مجھ [illegible] "میں تجھ کو ہرگز گھر میں نہ آنے دونگی، نہ تیرا دودھ بخشوں گی۔ تو نے خاندان کا نام ڈبو دیا، میں تو جب خوش ہونگی جب تو حضرت قاسم کے نام پر قربان ہو جائے گا۔

مجسٹریٹ۔ اگر پھر رہا کر دیے گئے۔

وکیل ۔ حضور اگر دس مرتبہ رہا کیجئے گا تو دس مرتبہ واپس آؤنگا، اب جیل سے ہرگز لوٹ کر نہ جاؤنگا، آپ مجھے سزا ضرور دیجئے ورنہ میری ماں دودھ نہ بخشے گی۔

مجسٹریٹ۔ اچھا تم کو ایک دن کی سزا دی گئی، دیکھو تمھارا انتشار پورا ہو گیا اب نہ واپس آنا (یہ سُن کر لڑکا رونے لگا)"

آفریں اے میری قوم کے کمسن سپاہیو! آفریں تمھاری ہمت مردانہ قوم کے لیے ایک سبق ہے۔

چنانچہ اسی وقت دفتر میں ٹیلیفون کے ذریعہ یہ اطلاع دے دی گئی، کہ

" ہمارا ایک بوڑھا مجاہد رات کو ہم سے رخصت ہوگیا ہے، اور کس مپرسی کے عالم میں اس کا جنازہ ہمیں قید خانۂ شام یاد دلا رہا ہے، جلد پہونچکر اپنے مہمان کی تجہیز و تکفین کا انتظام کرو۔"

خبر پاتے ہی سپاہ عباسیہ کے والنٹیر روتے ہوئے بجلی کی طرح دوڑ پڑے، اور فوراً تنظیم المومنین کے ذمہ دار اراکین سامان لے کر جیل کے پھاٹک پر پہونچ گئے، عیش باغ کے غسلخانہ میں نہایت اہتمام سے غسل دیا گیا، اور شہید اسلام کا جنازہ اراکین تنظیم المومنین کے کاندھوں پر عین اسوقت امام باڑہ صفحی پہونچا جب ۲۰ ہزار سرفروشوں کا سمندر تکبیر کے فلک شگاف نعروں سے موجیں مار رہا تھا، جنازے کو دیکھتے ہی عالم غربت میں اس دلیر مسافر کی سرفروشی کے تصور نے بیساختہ ہر دل کو رُلا دیا، امامباڑہ ماتمکدہ بن گیا، ۲۰ ہزار مومنین نے شمس العلما مولانا سید ابن حسن صاحب قبلہ مجتہد العصر کی اقتدا میں نماز جنازہ ادا کی، اور تلاوت سورۂ حمد سے اُن کی روح مبارک کو ایصال ثواب کرنے کے بعد ماتم کرتے ہوئے روتے پیٹتے امام باڑہ غفرانمآب علیہ الرحمہ میں علمائے کرام و مجتہدین عظام کے جوار میں ہمیشہ کے لیے سونپ آئے۔

کاش ہمارا یہ پیغام مرحوم کی خدمت میں کوئی پہونچا دیتا ع

" آفریں باد بر ایں ہمت مردانۂ تو "

جیل کی نماز

جس دن سے رسُول اسلام اور آلِ رسولؐ کے شیدائی، حسینؑ کے فدائی اپنے وطنوں کو چھوڑ کر، گھروں کو خیر باد کہہ کے، عیش و آرام کو طلاق دے کے، شہر کی آزاد زندگی کو

۹۰ سال کی عمر میں ضعف و نقاہت اور پیرانہ سالی کے باوجود کمر ہمت کس کر نہایت جوش و خروش کے ساتھ تبرہ کہتے ہوئے امام بارہ آصفی سے جیل [illegible] داخل ہوئے کہ میں تو صرف اسلیئے آیا ہوا [illegible] ندہ واپس نہ جاؤں بلکہ [illegible] کی بارگاہ میں شرف حضوری حاصل کروں۔

خدا جانے یہ الفاظ کس [illegible] لفظ لفظ قبول دعا بن گیا، جیل میں آتے ہی درد اُٹھا اور صاحب فراش ہو گئے، مجبوراً ہسپتال میں داخل کر دیئے گئے، ہر چند پوری [illegible] سے علاج کیا گیا، سید ذاکر حسین صاحب رضوی ساکن مقبرہ عالیہ کپور ڈر نے جو تنظیم المومنین کی طرف سے فرائض تیمار داری انجام دے رہے تھے پوری جد و جہد سے علاج کیا، مگر " مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی " آخر ۲۵ر اپریل کی شب کو داعی اجل کو لبیک کہہ کے ہمیشہ کو [illegible] ہم اسیروں سے رخصت ہو کر ہمیں اپنا ماتم نشیں اور سوگوار بنا گئے، اور دُنیائے شیعیت میں جانفروشی کی بہترین قربانی پیش کر کے [illegible] حاصل کی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

صبح سویرے جیل میں یہ خبر شائع ہوتے ہی سنسنی سی پھیل گئی، اسیروں کے دل ہلنے لگے، حسرت و یاس کی کوئی حد نہ تھی، بجائے اسکے کہ یہ درد انگیز خبر سُن کر ہمت و استقلال میں کوئی فرق آسکتا، ارادے اور مستحکم ہو گئے، ہر زبان پر "آفرین اے شہید ملت" کا نقرہ جاری تھا۔

میں فوراً جیلر صاحب کے پاس گیا کہ دفتر تنظیم المومنین میں بذریعہ ٹیلیفون [illegible] دوں، جب اُن سے عرض کرنے لگا تو اتفاق سے مرزا جعفر [illegible] وکیل وہاں موجود تھے، جیلر صاحب سے کہنے لگے، نہیں جناب تنظیم کے دفتر میں اطلاع دینے کی کوئی ضرورت نہیں، صرف مرزا محمد صادق صاحب کو اطلاع دے دینا کافی ہے، میں نے جواب دیا کہ آپکے خیال میں چاہے اسکی ضرورت نہ ہو لیکن میں آپ کا پابند نہیں۔ میرے نزدیک تنظیم المومنین کے دفتر میں اطلاع دینا نہایت ضروری ہے



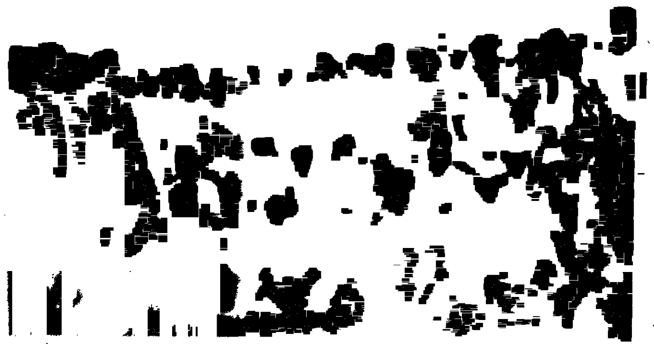
مولانا مظہر علي صاحب و مولانا محمد بشیر صاحب
کي قیادت میں مجاھدین کھالیہ



مجاھدین انبالہ



مجاھدین جھنگ



مجاھدین ڈیرہ اسمعیل خاں

قید اور جیل کی قید کو آزادی سمجھا ایک دوسرے پر سبقت کرتے ہوئے کربلا کے حسینی پروانوں کی طرح ہر مصیبت کا مقابلہ کرنے کے لیے سینے تانے ہوئے خوش خوش تلاوت تبرا شریف کرتے ہوئے جیل آنا شروع ہو گئے، وہ محبس جو بدعلوار کا مسکن اور مجرموں کی قرارگاہ تھا وہ بالکل حقیقی معنوں میں عبادت گاہ بن گیا۔ سنٹرل جیل اور ڈسٹرکٹ جیل کی در و دیوار اور زمین گواہ ہیں کہ اس زمین پر خدا اور اُسکے دوستوں اور محبوبوں کا اس طرح اور اسقدر ذکر نہیں ہوا تھا جیسے جوش و خروش اور خلوص اور ولولے کے ساتھ امسال اپریل سے اس سرزمین پر جو محبس کہلاتی ہے خدا کی عبادت ہوتی رہی۔

صبح و شام جیل کے گوشے گوشے سے تکبیر کی آوازیں اور شہادت توحید ... رسالت و امامت کی [illegible] میں جو مجاہدین تبرا کو نماز جماعت کا پیغام پہونچانے کے لیے بلند کی جاتی تھی [illegible] کر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا مشہد مقدس کی مسجد گوہر شاد کے ہر گوشے میں اذاں ہو رہی ہے، اور روضۂ مقدس [illegible] زائرین موجیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح وضو کر کر کے اُمڈے چلے آتے ہیں۔ یا جیسے حرم محترم سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام میں ہر طرف زائرین جوق جوق نماز جماعت کے لیے دوڑے چلے آتے ہیں۔

ہمارے مجاہد ۵ روز تک سنٹرل جیل میں رہے وہاں بھی پہلے ہی دن سے پانچوں نمازیں فاتح قادیاں مرزا یوسف حسین صاحب قبلہ مبلغ مدرسۃ الواعظین کی اقتدا میں ادا ہوتی رہیں۔ خدا بھلا کرے ایک مومن کا جنھوں نے نماز جماعت [illegible] بڑی دری جیل میں ارسال فرمائی جو آخری دن تک اس مقصد میں استعمال ہوتی رہی، اسکے بعد جب یہ مجاہدین ڈسٹرکٹ جیل میں منتقل کئے گئے تو مجاہدین کی تعداد بہت زیادہ ہو جانے کی وجہ سے حسینی فوج کے دستے بیرونجات منتقل کئے جانے لگے، ان دستوں کی روانگی اور روزانہ مجاہدین کی آمد کی وجہ سے صبح اور

ظہرین کی نمازیں بجماعت نہیں ہوسکتی تھیں، صرف مغربین کی نماز حسبِ دستور کبھی مولانا ممدوح کی اقتدا میں کبھی مولانا سید آغا مہدی صاحب قبلہ کی اقتدا میں کبھی مولانا مرزا محمد طاہر صاحب قبلہ کی اقتدا میں ہوتی رہیں، جب شمس العلما مولانا سید ابن صاحب قبلہ تشریف لائے تو نماز جماعت آپ کی اقتدا میں ہوتی رہی، نماز کے بعد ہر گوشے سے ادعیہ ماثورہ خصوصاً زیارت عاشورہ کی تلاوت ہوتی رہی اور تسبیح و تقدیس کی آوازیں جیل کے صحن میں گونجتی رہتی تھیں، جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ عارف باللہ جو ذکر خدا کو اپنی ہر ضرورت پر مقدم سمجھتے ہیں اور دین پر کبھی دُنیا کو مقدم نہیں سمجھتے، صرف دردِ دین اور غیرتِ ایمان انھیں محبس میں لے آئی، جسے اُن کے پاک قدموں اور خالص نیتوں نے عبادتگاہ بنا دیا ہے۔

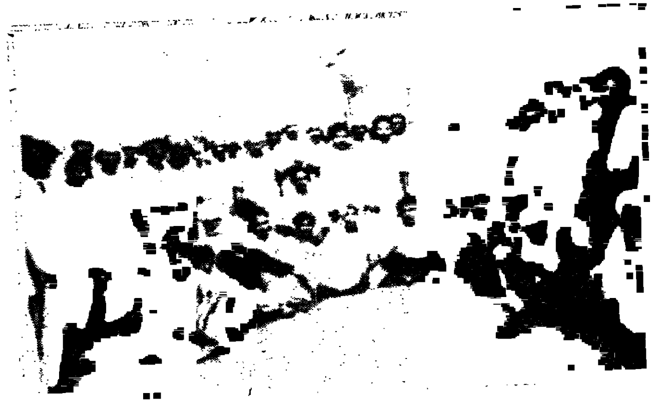
زندہ باد "اے زین العابدین کے غلامو" زندہ باد

جیل میں تنظیم المومنین کے عظیم الشان جلسے

حقیقت شناس [illegible] شیعہ خوب جانتے ہیں کہ مجالس عزا اور جلسوں کی غرض یہ نہ تھی جس پر کچھ دنوں سے ہمارا عملدرآمد ہے، نہ تو مجالس کی بنا نام و نمود کے لیے تھی اور نہ وجاہت و اقتدار کے لیے، نہ دولت و ثروت کا [illegible] لیے، اور نہ حلقۂ اثر وسیع کرنے کے لیے، نہ شان و شوکت کا مقابلہ کرنے کے لیے، نہ تبرک وغیرہ کا لالچ پیدا کرنے کے لیے تھی، اور نہ اس متاعِ قلیل کو غیرت و شرافت اور دیانتداری کی قربان گاہ بنانے کے لیے تھی، بلکہ مجالس کا [illegible] تھا اور ہے کہ اسلام کا فلسفۂ اسلام کے تعلیم [illegible] رسول اسلام اور آلِ رسول اور [illegible] کے مخلص تابعداروں [illegible] کو یاد دلا کر حاضرین کو خالص ذکرِ خدا اور مقصدِ حیات کی طرف متوجہ کرنا، قول و فعل سے ایسے عملی پروگرام اُن کے



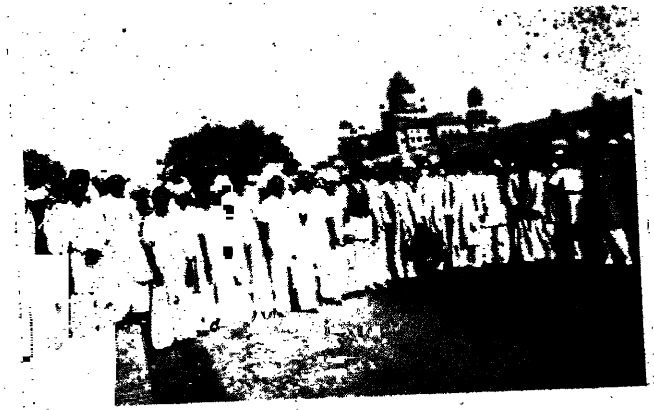
پنجابیوں کا رقص کرتا ہوا تیرا



مجاہدین پنجاب



پیر ریاض حسین شاہ صاحب و سردار غلام عباس
صاحب کی قیادت میں مجاہدین پنجاب



مجاہدین یو پی و پنجاب

ونائب صدر کے جیل آچکے تھے باتفاق رائے یہ طے ہوا کہ جلسۂ عام منعقد کیا جائے، اُس میں جیل کے لیے مناسب ہدایات کے علاوہ ایک ایسا پروگرام بنا دیا جائے جو آئندہ اسیروں کے لیے مستقل لائحہ عمل ہو، اور اُس وقت تک جاری رہے جب تک ہم اپنا مقصد حاصل کر کے جیل سے باہر نہ جائیں۔

جلسے کا اعلان کر دیا گیا، سامعین اس سادگی کے ساتھ خاک پر آکر بیٹھ گئے جو عہد رسول میں برتی جاتی تھی، ایک مٹی کے چبوترے کو اسٹیج مقرر کیا گیا، اور مجاہد اعظم سید بشیر احمد صاحب رضوی وکیل نے ایک مفصل تقریر میں جیل میں مناسب ہدایات کے بعد چند اصول و قواعد پیش کر کے باتفاق رائے منظور کرالے، اس دوران میں اخوان جیل کے آجانے کی وجہ سے اس وقت جلسہ معطل کیا گیا، اور طعام کے بعد جلسہ کر کے باقی قواعد و ضوابط کی تکمیل کی گئی، اور اس کے مطابق عملدرآمد شروع ہو گیا، یہ بھی اعلان کر دیا گیا کہ آئندہ جلسے کا ... ورکٹورہ بجا کر بذریعہ گھنٹی کیا جائے گا، گھنٹی کی آواز پر حضرات کو جمع ہو جانا چاہیے ... اُصول مقرر ہو گیا کہ روزانہ صبح کو نماز اور ضروریات سے فارغ ہو کر جلسۂ عام کیا جاتا تھا، جس میں کبھی ... سید بشیر احمد صاحب رضوی وکیل، کبھی مولوی ضامن حسین صاحب کبھی مولانا مرزا یوسف حسین صاحب قبلہ، کبھی مرزا سجاد علیخاں اور کبھی جناب سید شبیر حسن صاحب قتیل، کبھی لفٹننٹ ... ان علیخاں صاحب ہر روز دو یا تین مقررین مختلف موضوعوں پر حسب ضرورت تقریریں کر کے مجاہدین کی ہمت افزائی کرنے کے لیے انواع اقسام کے مشکلات جو روزانہ پیدا ہو ... تھے حل کیا کرتے تھے، ... جب کوئی خاص ضرورت ہو گئی تو دوپہر کو یا شب کو بھی جلسے منعقد ہوتے رہے، ان جلسوں میں حضرات مومنین اس خلوص سے جمع ہوتے اور اس شوق سے سماعت کرتے اور متاثر ہوتے تھے جس خلوص

سامنے پیش کرنا جو اُن کی انسانیت، شرافت، غیرت کے جذبات اُبھار کر اُن میں عمل کی وہ مستقل اور پائدار روح پھونکدے جو اُن کی قوت، عزت، وقار اور اقتدار کو پائدار کر سکے، اور جس سے ملت بیضاء مصطفویٰ ... باد مخالف کے جھونکوں سے محفوظ رہیں۔

جس دن سے تنظیم المومنین کا افتتاح ہوا اُس نے قدیم شرائط اور تکلفات کو خیرباد کہکے سادے اور فطری اصول پر مسلسل جلسے کرنا شروع کردیئے، ہر جلسے کا مقصد وہی تھا جو اسلام کا مقصد ہے، مشکل سے کوئی ایسا ہفتہ گزرا ہوگا جب اس ادارے نے جلسۂ عام کرکے اس اہم فریضے کو انجام نہ دیا ہو، باوجودیکہ تقریروں میں انتہائی سادگی اور صرف حقیقت بیانی سے کام لے کر نزاکت خیال اور تکلفات کو خیرباد کہدیا گیا، پھر بھی ہر جلسے میں کثیر التعداد مومنین کی پُرشوق شمولیت اور جوش و ولولے سے یقین ہوتا ہے کہ وہ بھی اپنے اپنے مقام پر اس ضرورت کا نہایت بے چینی سے کے ساتھ احساس کر رہے تھے جس سے متاثر ہو کر انجمن کو اس اقدام کی جرأت ہوئی، لیکن انتہائی سادگی باوجود ابھی تک ان جلسوں میں شہری تکلفات کا کچھ اثر باقی تھا، جیسے فرش، میز، کرسی وغیرہ پابندی کے ساتھ مہیا کیے جاتے رہے، ۲۹ر مارچ تک انجمن کو اس سادگی کا موقع نہیں ملا جو اسلام کے سب سے پہلے رہبر نے مکہ اور مدینہ کی سرزمین پر اختیار کیا تھا۔

زہے قسمت کہ ۳۰ر مارچ سے تبرے کا محاذ قائم ہوگیا، اور یکم اپریل تک ۳½ سو تبرائی مجاہد سنٹرل جیل میں جمع ہوگئے، لیکن چونکہ مجاہد عموماً قواعد جیل سے واقف نہ تھے نیز یہ خطرہ بھی تھا کہ شاید کچھ نوعمر جوش اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے ایسے الفاظ کہہ بیٹھیں جو جیل میں مناسب نہیں، یا جیل کی پابندیوں سے گھبرا کر ایسے مطالبات کرنے لگیں جو اصول کے خلاف ہیں، اسلئے تنظیم المومنین کے اکثر ممبران مجلس عاملہ نے جو اُس وقت مع جنرل سکریٹری

اور رفقا سے چھڑا کر دوسری جیلوں کی طرف روانہ کیے جاتے تھے، ایسے موقع پر عموماً سید بشیر احمد صاحب وکیل اور مولانا یوسف حسین صاحب قبلہ موجود رہتے تھے، اور انھیں ہر ممکن طریقے سے مناسب ہدایات کرتے، اطمینان اور جرأت دلاتے، اور اُن کی سہولت کے لیے مناسب انتظام کرتے رہتے تھے۔ اور سید بشیر احمد صاحب کے تبادلے کے بعد یہ خدمت چچا میاں کے حوالے ہو گئی۔

لیکن قائدین ملت کی روانگی یا تبادلہ کا ابھی تک ہم و گمان بھی نہ تھا، کہ یکایک ۵ بجے یہ خبر ملی کہ آج مولانا سید محمد نصیر صاحب قبلہ اور مولانا ضامن حسین صاحب اور سید قیصر حسین صاحب وکیل اور اشرف حسین صاحب وکیل کا ایک گھنٹہ کے بعد تبادلہ ہے، اس حسرتناک خبر نے تمام اسیروں میں انتشار پیدا کر دیا۔ بہرحال حکم حاکم سے نجات ممکن نہ تھی، فوراً جلسہ منعقد کیا گیا اور جناب سید بشیر احمد صاحب رضوی نے نہایت دردناک تقریر کے بعد ان معزز مہمانوں کو اسطرح رخصت کیا کہ مجاہدین گریہ و بکا سے ہوش میں نہ تھے، اس کے بعد مولانا سید محمد نصیر صاحب قبلہ اور مولانا سید ضامن حسین صاحب نے جوابی تقریروں میں قوم کو اطمینان دلایا، ابھی یہ مجاہد روانہ نہیں ہوئے تھے کہ یکایک یہ خبر آئی کہ مولانا سید محمد نصیر صاحب قبلہ کا تبادلہ منسوخ کیا گیا، باقی حضرات اسی ہیجان اور اضطراب میں رخصت ہوئے کہ مومنین کو ایک ایک مرتبہ مصافحہ کا موقع بمشکل مل سکا، اور مدت تک [illegible] گی کی یاد لوح دل سے محو نہ ہو سکی۔

۲۸ صفر کی مجلس — چہلم کے بعد سے افسران جیل نے قیود اور پابندیاں [illegible] زیادہ کر دی تھیں کہ روزانہ ایک جلسہ ہو سکنا بھی دشوار تھا، البتہ اپنے کیمپ یا اپنی اپنی بارک میں ہر شب کو نوحہ خوانی یا مختصر مجالس یا ماتم ہوتا رہتا تھا، لیکن عام جلسے کا موقع کم ملتا تھا۔

۲۸ صفر کو بہت کوشش کی گئی کہ دن کو معقول وقت ملجائے مگر نہ ملسکا، آخر نماز مغرب

اور توجہ سے شہر کے پر تکلف جلسوں میں بھی سماعت کرنا مشکل تھا، اس لیے کہ جیل کی تقریریں بالکل مقتضائے حال کے مطابق ہوتی تھیں۔

ان تقریروں میں عموماً ہماری گھر [illegible] ات، ہماری بیداری کے فوائد ہماری غیرت و خودداری، [illegible] کربلا [illegible] اصولی اور شہری حق، کسی قوم و مذہب کی ترقی کے اسباب، جو قومیں تباہ ہو گئیں اُن کے اسباب کیا تھے، اس ایجیٹیشن کے اغراض و مقاصد اسلام کی پابندی اور استقلال، مجلس تعلیم اسلام و سیرت اہلبیت کا کام [illegible] ہے، مقصد اسلام تعلیمات اسلام، رسولؐ اور آلِ رسولؐ کے کارنامے اور یادگار درس، اسلام کے سچے خدمتگزاروں کے عملی نمونے، ان موضوعوں پر روزانہ دو دو تین تین گھنٹے روشنی ڈالی جاتی رہی، جس سے مجاہدین کی جرأت و ہمت سادگی اور خلوص میں رفتہ رفتہ اضافہ ہوتا ہو گیا،

حسینی لشکر ڈسٹرکٹ جیل تبدیل کر دیا گیا، اور جب عمارت میں نہ سما سکا تو کیمپوں میں جگہ دی گئی، اور روزانہ کیمپوں میں اتنا اضافہ کرنا پڑا کہ جیل کی وسیع زمین پر جگہ نہ رہی نلوں اور بیت الخلا میں کافی اضافہ کرنا پڑا۔

وہاں پہونچکر بھی تقاریر کا سلسلہ جاری رہا، روزانہ ایک جلسہ کے علاوہ جب کوئی اہم ضرورت پیش ہو گئی اُس کا حل صرف جلسے سے کیا جاتا تھا۔

ڈسٹرکٹ جیل میں تقریباً دو جلسے روزانہ ہوتے تھے، اور ہر جلسے کا مجمع اور اثر کے لحاظ سے آل انڈیا اجلاس سے کم نہ تھا، انجمن کی خوش قسمتی ہے کہ اسکے ہفتہ وار کے بجائے روزانہ دو تین جلسۂ عام کرنے کا موقع ملتا رہا، ایک جلسۂ عام امام باڑہ صفی میں اور ایک یا دو جلسے ڈسٹرکٹ جیل میں۔

جلسۂ روانگی حقیقت یہ ہے کہ وہ وقت نہایت عبرتناک ہوتا تھا جب حسینی دستے اپنے احباب

نواب سلطان علیخاں صاحب ناظم مدرسہ الواعظین نے بھی نہایت پُر درد تقریر کی اُس کے بعد فاتح قادیان مولانا یوسف حسین صاحب قبلہ نے ایک مختصر اور جامع تقریر میں جہلم کے خصوصیات پر تبصرہ کرتے ہوئے مصائب پر اپنے بیان کو ختم کیا، اسکے بعد مختلف دستوں نے اپنے اپنے خیموں میں دو گھنٹے تک زور وشور سے ماتم کیا۔

۲۰ صفر کو صبح ۷ بجے مجلس شروع ہوئی، اولاً جناب سید حسن جعفر صاحب سوزخوان نے ذاکری کی اسکے بعد مولانا سید سکندر حسین صاحب نے ایک گھنٹہ "معیار فضیلت انسانی" پر نہایت جامع تقریر کی آخر میں بعد گریہ وبکا کے بعد مختلف شہری و بیرونی جتھوں نے نہایت جوش وخروش سے اس طرح ماتم کیا کہ کیا کہ حیدری اور حسینی نعروں سے فضا جہلم گونجنے لگی، اور گوشے گوشے سے ماتم اور نوحے کی آوازیں سن کر کربلائے تال کٹورہ یاد آنے لگی، ۱ بجے ماتم برخواست ہوا، طعام اور نماز ظہرین کے بعد پھر ۳ بجے مجلس شروع ہوئی، اولاً جناب سید حسن جعفر صاحب سوزخوان نے نہایت خوش اسلوبی سے ذاکری فرمائی، اسکے بعد فاتح قادیان مولانا یوسف حسین صاحب قبلہ نے ۱½ گھنٹے شرائط وارکان نماز پر بالکل نئے اور جدید انداز سے ۔۔ دشنی ڈالتے ہوئے تبرے کو جزو نماز وجزو ایمان ثابت کر کے جہلم کی صبح یاد تازہ کر دی، گریہ وبکا کا یہ عالم تھا کہ کئی آدمیوں کو غش آگیا فوراً ہر طرف مختلف جتھوں نے نوحہ وماتم شروع کر دیا، لکھنؤ اور دیگر شہروں کے جتھے اپنے اپنے انداز سے اس جوش وخروش اور خلوص کے ساتھ ماتم ک۔۔ ۔۔ تھے کہ یہ شان کبھی کربلائے تال کٹورہ میں بھی نظر نہیں آسکتی تھی، غروب شام تک انتہائی جوش وخروش کے ساتھ ماتم ہوتا رہا، مغرب کی اذان ۔۔ سے پہلے ماتم برخواست ہوا، اسکے بعد نماز مغربین بجماعت ادا کی گئی۔

کے بعد مجلس منعقد کی گئی، جس میں فاتح قادیان مولانا یوسف [illegible]
اور جیل [illegible] پر ایک مختصر اور جامع تقریر کرکے سامعین کو شاداب کیا۔

[illegible] نے نماز [illegible] پر کی تھی جس کے بعد [illegible] کو ہم باقی ماندہ کارکنان تنظیم المومنین کو ڈسٹرکٹ جیل سے سنٹرل جیل بدل کر [illegible] کر دیا گیا۔

جیل کا چہلم

کسے نہیں معلوم کہ لکھنؤ ہندوستان بھر میں دُنیائے شیعیت کا مرکز رہا اور ہے، آج نہیں بلکہ اُس وقت سے جب لکھنؤ اودھ کا دارالسلطنت تھا، اور تخت و تاج کے مالک شیعہ تھے، لکھنؤ کا چہلم جمعیت اور رونق ہر لحاظ سے ممتاز اور [illegible] تھا، دُنیا بھر میں کربلائے معلّے کے بعد دوسرے درجے پر لکھنؤ کا چہلم تسلیم کیا جاتا ہے،

امسال مدح صحابہ کے ناجائز اور دل آزار فیصلہ کی وجہ سے [illegible] احتجاجاً جلوس تعزیہ و ذوالجناح اور چہلم بند کر دیے گئے تھے، چہلم کا بند ہو جانا شیعوں [illegible] لیکن [illegible] جوش و ولولہ اور شوق عزاداری کو دیکھتے ہوئے موت سے کم نہ تھا،

چہلم سے ایک ہفتہ قبل اسیران ڈسٹرکٹ جیل نے طے کر لیا کہ رسم چہلم جیل میں ادا کرینگے، چنانچہ قبل سے پیغامات شہر میں بھجوا دیے گئے، اور لوگ شوق شمولیت میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں ملاقات کرکے جیل پہنچ گئے، چہلم کے روز تقریباً دو ہزار مومنین جمع ہو گئے۔ جن کا شغل مجلس و ماتم کے سوا اور کچھ نہ تھا۔

چنانچہ شب چہلم جیل کے وسیع صحن میں مجلس منعقد کی گئی، جس میں اوّل لعنت نواب

نہ یہ انجمن جاں فروشی کرتی اور نہ ہمیں میدان عمل میں آنے کا خیال پیدا ہوتا۔ خدا اس انجمن کو برقرار رکھے اس کی زندگی سے قوم اور مذہب کی زندگی ہے۔ اگر یہ نہ ہوتی تو ہمارے مذہب کی عزت کب کی برباد ہو چکی تھی۔ اس کے کارکن دیکھنے میں تو دُبلے اور پتلے اوسط درجہ کے لوگ معلوم ہوتے ہیں۔ ان میں کوئی رئیس یا دولتمند یا [illegible] مگر بلا کے کام کرنیوالے ہیں دن رات چکر کی طرح چلتے رہتے ہیں [illegible] ذرا نہیں تھکتے نہ تیوروں پر بل آتا ہے۔ اخلاق کی یہ [illegible] ہر ایک کے آگے بچھے جاتے ہیں سب کچھ کرتے ہیں پھر بھی یہی عذر کہ کوئی خدمت نہ کر سکے۔ ہمنے تو ان میں سے کبھی کسی کو خالی نہیں دیکھا کسی کا ہر وقت قلم چل رہا ہے۔ کوئی کاغذ و پنسل، لفافے، بیڑی تقسیم کرتا اور ڈاک جمع کر کے روانہ کرتا اور ہماری ڈاک ہم تک پہونچاتا ہے۔ کوئی ہماری فرمائشیں اور سامان شہر سے منگواتا ہے اور ہمارے اشیاء ہمارے گھروں تک پہنچاتا ہے کوئی چنے مرمرے، ستو، گڑ۔ سگریٹ اور بیڑیاں وغیرہ اپنے اپنے وقت پر تقسیم کرتا ہے کوئی کمبل، گھڑے اور بدھنیاں فراہم کرتا ہے۔ کوئی نماز جماعت مجلسوں جلسوں تقریروں اور ضروری [illegible] فرائض انجام دیتا ہے۔ کوئی روزانہ ہر بارک اور ہر خیمے میں آکر یہ دریافت کرتا ہے کہ جو شکایت یا ضرورت ہو بیان کر دیں اور جو ضرورت بیان کی جاتی ہے اس کے پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کوئی بیماروں کے حال پوچھتا ہے اور خود بیماروں کو دوا پلاتا ہے۔

کسی کے گھر پر اگر [illegible] تو ہوش و حواس باختہ ہو جاتے ہیں جیل کے ہزار بارہ سو قیدیوں کا انتظام وہ بھی اپنا گھر نہیں شہر میں آزادی نہیں خود بھی قید ہیں کن کن [illegible] کو کوئی چیز ممکن ہوتی ہوگی

کسی کانفرنس کا اجلاس صرف تین دن ہوتا ہے اسکے لئے پہلے سے کمیٹیاں ہوتی ہیں

جیل کی رات

جیل کی رات رونق میں دہلی کے چاندنی چوک یا لاہور کی انارکلی یا لکھنؤ امین آباد پارک سے کسی طرح کم نہ تھی، اور عبادت گزاروں کے لیے جیل کا صحن ماتم کے وقت معصوم کے روضۂ مقدس کا صحن معلوم ہوتا تھا، نماز مغرب ... کرنے سے فارغ ہونے کے بعد کہیں سوز خوانی ہو رہی ہے، کسی خیمے میں مرثیہ پڑھا جا رہا ہے، کوئی دستہ نوحہ پڑھ رہا ہے کوئی جتھا سینہ زنی کر رہا ہے، کسی خیمے میں پنجابی زبان کی مجلس ہو رہی ہے، کوئی تسبیحیں اور وظائف پڑھ رہا ہے، کوئی زیارت عاشورہ پُر درد آواز سے پڑھ رہا ہے، جیل کی فضا حسینؑ کے نام ... گونج رہی ہے، کہیں کوئی جتھا بیٹھا ... حالات حاضرہ پر گفتگو کر رہا ہے کوئی کہتا ہے اس وقت لکھنؤ میں اُن گھروں کا کیا عالم ہو گا جن میں عورتوں اور بچوں کے سوا کوئی نہیں، نہ کوئی کما ... نہ سودا سلف لانے والے، نہ پرسان حال، اس پر ہر وقت شیعہ سُنی فساد کا خطرہ اور گھر کی تنہائی، کوئی ... جس خدا نے پیدا کیا ... دونوں کا وہی حافظ ہے، ہم اُسی کے دین کی عزت بچانے آئے ہیں، ہماری جان، مال عزت آبرو سب کچھ اسی کے ہیں، چاہے محفوظ رکھے اور چاہے ... لے اُسے اختیار ہے ہم تو گھروں کی صورت اس وقت دیکھیں گے جب تبرے کا قلعہ فتح کر لیں گے۔

آغوش ناز و نعم کے پروردہ شرفاء، نوابین اور شاہزادے کمبلوں کی قطاریں بچھا جتھا جتھا کر کے بیٹھے ہیں، ایک ... جتھے میں ایک ضعیف العمر اور متشرع بزرگ سے کہنے لگے

ضعیف ... ۔ الحمد للہ خدا کا شکر کہ عبدالشکور نے ہمیں جگا دیا، اگر شیعوں پر مصیبتوں کا پہاڑ نہ ٹوٹتا تو لکھنؤ میں کارکن اور ... ہر دلعزیز جماعت "تنظیم المومنین" کیونکر پیدا ہوتی

شیعوں میں پوری طرح پھیل گئی اور ہمارا بچہ بچہ صحیح معنوں میں سپاہی بن گیا اور ہماری سادگی اور پرخلوص عمل نے سرمایہ پرستی اور نام پروری اور شخصیت اور کبر و نخوت کے سر جھکا دئے تو ہمیں یقین ہے کہ دنیا کی کوئی قوم ہم سے زیادہ زندہ اور بیدار اور باعمل نہ رہ سکے گی۔ اسوقت ہمیں یہ کہنے کا حق ہوگا کہ ہم رسول اور آل رسول کے ماننے والے اور اہلبیت کے غلام ہیں۔ آجتک ہم اس مقدس خاندان کی غلامی کا دعویٰ کرتے رہے۔ مگر یہ الفاظ شرمندہ معنی نہ تھے

خدا کا شکر ہے آج ہمیں سیرت اہلبیت پر عمل کرنے کا موقع مل گیا۔

جوان "جی ہاں" اس میں شک نہیں، ابھی تو ہم نے پہلا قدم بڑھایا ہے کہ ہندوستان بھر میں ہلچل ہے بنگال سے بمبئی اور سرحد تک تمام ہندوستان کے شیعہ ایک نقطہ پر سمٹ آئے۔ ایوان وزارت میں تزلزل ہے۔ حکومت اپنے کردار پر شرمندہ ہوکر سر جھکا رہی ہے۔ تعصب و ناانصافی کے گھر میں صف ماتم بچھی ہے۔ تمام دنیا اقرار کر رہی ہے کہ "تبرا ایجی ٹیشن" نے کانگریس کا رکاڈ توڑ دیا

سر وزیر حسن صاحب کل جیل میں یہ فرماتے تھے کہ تم حیدری شیر ہو اور سر سلطان احمد یہ فرماتے تھے کہ اس ایجیٹیشن کی مثال تاریخ ہندوستان میں نہیں مل سکتی۔ شیعوں نے وہ کام کیا ہے جو دنیا میں یادگار رہے گا۔ اور رہے گا۔ ان وسیع الخیال اور تجربہ کار اور جہاں دیدہ قائدین کے اسناد کے بعد ہمارے شاہ راہ عمل کی استقامت میں شبہہ کی کیا گنجائش ہو سکتی ہے

ضعیف "یہ بالکل سچ ہے" لیکن کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ اس انجمن نے آج اس میدان میں قدم رکھا ہے نہیں، نہیں، یہ تو وہ سرفروش جماعت ہے کہ جو اس

شعبے مقرر کرکے [illegible] . والنٹیر منتخب کئے جاتے ہیں پھر بھی پورا انتظام نہیں ہو سکتا انھیں خدمت کرتے کرتے پسینہ ہوتے آتا ہے مگر ان کی ہمت و [illegible] نہیں یہ تو جیل میں ان کی ہمت [illegible] شہر میں [illegible] کام ہم دیکھ سکتے ہیں تمام ہندوستان سے خط و کتابت الگ حکو[illegible] [illegible] و [illegible] نشر و اشاعت الگ. مہانوں کا استقبال الگ [illegible] قیام و طعام کا انتظام الگ. ان کا تیار کرنا الگ. جلسے کا انتظام الگ۔ تقریریں الگ. جتھوں کا روانہ کرنا الگ۔ روزانہ جیل جا کر اسیروں کی خبرگیری کرنا الگ. ہم سمجھتے تھے کہ ہندوؤں اور انگریزوں کی طرح اب شیعوں میں کوئی کام کرنے والا نہیں. مگر اب معلوم ہوا یہ تو ان کے بھی چچا ہیں مگر [illegible] کے سمندر میں طوفان برپا کر دیا ہے بھئی ان سے تو ڈرنا چاہیے۔

ایک پرجوش جوان - ہائیں یہ کیا کہا کر [illegible] نا چاہیے. یہ نہیں کہتے کہ ہمیں ان کے اقتدا کرنا چاہیئے انھیں کی روش اختیار کرنا چاہیئے۔ انھیں کی طرح سادہ مزاج سپاہی مرد میدان بننا چاہیئے اور تمام ہندوستان کی شیعی دنیا کو واحد نقطہ پر جمع کرکے اس عالمگیر انقلاب کے دور میں اپنے حقوق کے قلعے ختم کرکے جاں فروش اسیروں کی طرح ناموس مذہب کی حفاظت کرنا چاہیئے

مانا کہ یہ بلحاظ عمر آپ لوگوں کے خورد ہیں لیکن اگر عزت و وقار میں بڑے ہو جائیں تو ان کی عزت آپ کی عز[illegible] [illegible] کی ہمت اور چستی اور عمل دیکھ کر ہمارے بچوں میں جذبۂ عمل پیدا ہو گا۔

ضعیف - ہاں ہاں! میرا بھی یہی مطلب تھا کہ ہمیں بھی ان کی اقتدا کرنا چاہیئے اور حکومت کو ان سے ڈرنا چاہیئے۔ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ اگر یہی اسپرٹ تمام ہندوستان کے

نہ گھڑے اور نہ بدھنیاں اور نہ تسلے اور کٹورے۔ اسلئے تنظیمی والنٹیر روزانہ ۳ بجے سے شام تک اور جمعہ سے ۱ بجے سے شام تک جیل کے پھاٹک سے بارکوں تک تعینات رہتے تھے کوئی آنے والوں کے نام اور پتے دریافت کر رہا ہے۔ کوئی جب سرکاری محرر نام لکھتے لکھتے تھک جاتا ہے تو اسکے فرائض انجام دیتا ہے۔ دو رویہ علماء و روساء کھڑے ہوئے آنے والوں کا استقبال کرتے اور مبارکباد دے رہے ہیں۔ راہ کے ہر نکڑ پر ایک ایک والنٹیر کھڑا راستہ بتلا رہا ہے کوئی انھیں بارک یا کیمپ میں پہونچا رہا ہے آمد ختم ہوئی ان کے ٹاٹ کمل گھڑے بدھنیوں اور ستوں وغیرہ کا انتظام ہونے لگا انتظام کرتے کرتے شام ہوگئی، نماز مغربین کے بعد سرکاری ملازمین جیل کا کھانا تقسیم کرنے چلے اور تنظیمی والنٹیر چنے، مرمرے، ستو گڑ، شکر وغیرہ تقسیم کرنے لگے۔ ہر مجاہد کو اس کی حسب مرضی غذا پہنچا دی گئی اور سب کھاپی کر سو رہے۔ جب صبح ہوئی تو پھر یہ بے تنخواہ کے ملازم کمر بستہ ہو گئے اور تنظیم کے بھیجے ہوئے راشن سے بطور ناشتہ چنے ستو اور سیوہ بابل وغیرہ تقسیم کر آئے۔ جو لوگ بر وقت تقسیم اپنی جگہ پر موجود نہ تھے وہ اسٹور سے جاکر لے آئے۔ کچھ ہی دیر دم لیا تھا کہ دوپہر کا کھانا سرکاری ملازم لے آئے۔ ادھر سرکار حسینی کے ملازم بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور انھوں نے حسب دستور چنے، مرمرے، ستو وغیرہ تقسیم کئے۔ اگر اس دوران میں کسی دریا دل رئیس نے پوریاں یا شیرینی یا سفر نے۔ گلگلے بھیجدیں تو ان کی تقسیم شروع ہو گئی۔ غرض صبح سے دس بجے ر... لوکبھی دم لینے کی مہلت نہیں ملتی۔

نازک مزاج شیعہ (رئیس) فرشِ خاک پر

دنیائے شیعیت کے بچہ بچہ کے دل و دماغ میں ایمانداری اور صداقت اور

انجمن کے تمام ... بھی دامے، درمے، قدمے، سخنے حسب ضرورت متفرق طور پر
یہ فرائض انجام دیتی رہی۔ لیکن جس دن سے وہابیوں نے منظم ہو کر مدح ثلاثہ کی ٹھان لی
اسی ... سے انھوں نے بھی منظم ہو کر ان کی مدح ثلاثہ کا مقابلہ تبرا ... طے کر لیا۔ اور
جب اور جہاں مدح ثلاثہ پڑھنے کی تیاریاں کی گئیں اسی وقت اور اسی جگہ مورچوں پر
پہونچکر یہ بہادر تبرا سے مقابلہ کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایڑی چوٹی کا زور لگانیکے
باوجود وہابیوں کو آجتک مدح ثلاثہ کی اجازت نہ مل سکی۔

یکم محرم جبسے سنیوں نے مدح ثلاثہ کا دوبارہ ایجیٹیشن شروع کیا ہے اسی دن سے پھر
بہادر ... آمادہ اور مستعد تھے اور صرف اجازت کے منتظر رہے۔ لیکن کسی
گہرے اور خطرناک اثر نے ان کے قائدین کو اجازت دینے سے روک رکھا تھا۔ چنانچہ ان
بہادروں ... فائدہ اٹھاکر جھٹ پٹ اجازت دیدی گئی۔ اب
ہر قسم کی حجت تمام ہو چکی ... کہ یہ میدان میں نہ آنا تنظیمی مجاہدوں کی ہمت اور آن بان سے
بالکل ناممکن تھا۔ اور اسمیں کوئی شک نہیں کہ انھوں نے وہ کام کر دکھایا جس کی مثال
مشکل سے ملے گی۔

حسینی فوج کا راشن

قانون کے لحاظ سے جیل کے قیدی سرکاری مہمان ہیں اور نہ ہی مجرم۔ شریف قیدی
ہیں۔ ان کے قیام و طعام کے ذمہ دار کارکنان جیل ہیں۔ مگر پانچ چھ سو مجاہدین کے جتھوں کا
جو روزانہ آرہے تھے بھالنا اور ان کے ضرو... کرنا آسان کام نہیں ... و...
ایسی حالت میں جبکہ جیل کے اسٹور میں قیدیوں کی تعداد کے مطابق نہ ٹاٹ ہوں نہ کمّل

کسی طرح بی کلاس میں رہنا منظور نہیں کیا۔ اور آخر تک اپنے غریب بھائیوں کا ساتھ نہیں چھوڑا۔

دن کے ۴ بجے تھے۔ مجاہدین کی پہلی لاری جیل کے پھاٹک پر پہونچ چکی ہے نام لکھے جا رہے ہیں۔ تبرّا دکے فلک شگاف نعروں نے اسیران تبرّا دمیں نئی روح پھونکدی ہے اسیران جیل یہ ہمہمہ سُنکر ہر طرف سے شوق استقبال میں پھاٹک کے قریب چلے آرہے ہیں۔ دم بھر میں ٹھٹھ لگ گئے۔ پھاٹک کے ... دو رویہ علمائے کرام استقبال کے لئے کھڑے ہیں نگاہیں پھاٹک کی کھڑکی کی طرف لگی ہیں، شوق ملاقات سینوں سے دلوں کو نکالے لیتا ہے خدا خدا کرکے کھڑکی کھلی اور ایک ایک کرکے مجاہدین اندر آنے لگے۔ ہر طرف سے آفرین اور مرحبا کی آوازیں آنے لگیں اور محرر نام درج کرنے لگا کہ اتنے میں ایک نحیف و زار مجاہد نے جس کے چہرہ سے نقاہت اور بیماری کے آثار نمایاں تھے قدم آگے بڑھایا۔ اسکے دو نو عمر بچے تھے محرر نے ان کا نام اور باپ کا نام دریافت کیا۔ پھر پوچھا وطن تو جواب دیا منڈ وا ضلع فتحپور۔ یہ سنتے ہی ہمارا ایک اسیر جو وہیں بھی ہے اور غور سے اسے دیکھ رہا تھا آگے بڑھا۔ اور مجاہد کے گلے سے لپٹ کر کہنے لگا۔

پُرانا اسیر۔ ہائیں یہ آپ کا کیا حال ہوگیا؟ صورت نہیں پہچانی جاتی۔ میں آپکا پرانا دوست ہوں مگر آپ میں اسقدر تغیر ہوگیا ہے کہ دیر سے غور کر رہا تھا۔ فتح پور کا نام سنکر پہچانا کہ آپ ہیں۔

مجاہد۔ جی ہاں، میں عرصہ سے مرض دق میں مبتلا ہوں۔ حرکت بھی نہ کرسکتا تھا اب کچھ آرام ہے اور اسی لئے تندرست ہوا ہوں کہ اپنی قربانی پیش کردوں۔

پُرانا اسیر۔ مگر ایسی حالت میں تو آپ کو اس جرات کی ضرورت نہ تھی۔ ابھی تو بارگاہ

جانفروشی کے جذبات اسطرح کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں کہ مدح خلاثہ کی اجازت کی خبر سنتے ہی انجمن تنظیم المومنین کی پہلی ہی آواز پر لبیک کہہ کے دوڑ پڑے۔ شرافت کے دہنی آغوش شرافت کے پروردہ ناز و نعم کے خوگر کرحق کے پرستار انصاف کے پجاری ایمان کے پروانے جو پُرامن اور خوشگوار زندگی کے عادی لذیذ اور پُرتکلف غذاؤں کے پابند تھے۔ پُرتکلف لباس اور مہذب فرش کے بغیر انھیں نیند نہیں آسکتی جیل میں آتے ہی یکایک سپاہی بنگئے۔ قدم رکھتے ہی بجائے ... ایک کثیف اور گرد میں اٹا ہوا کمل ملا جسے وہ دوشالہ کی طرح بغل میں دبائے قیام گاہ کی طرف چلے۔ کچھ دیر کے بعد ایک ایک تسلہ اور ایک ایک کٹورہ دیا گیا۔ ... کے لئے اس ناہموار اور کنکریلی زمین پر قدم رکھنا اور اس کمل پر جو خاک میں اٹا ہوا ہو صبر کرکے بیٹھ رہنا آسان کام نہ تھا۔ اسلئے کہ ان مجاہدین میں عموماً شریف اور مہذب لوگ تھے۔ اکثر صاحب ... تعلیم یافتہ گریجویٹ وکلا، بیرسٹر نواب زادے شاہزادے، رؤسا تعلقدار۔ راجگار اور علماء مجتہدین ہندوستان تھے۔ جب انھیں کمل دئے جاتے تھے تو دینے والوں کے ہاتھ تھرّاتے تھے اسلئے کہ ان کی ڈیوڑھی پر بیسیوں ملازم اس سے بہتر فرش پر سوتے ہیں۔۔

مگر کیا کہنا جذبۂ ایمانی کا کہ جب انھیں یہ گرد آلود کمل ملتا تھا تو خوش ہوتے ہوئے انعام کی طرح اُسے لے جاتے خاک پر بے دھڑک بیٹھ جاتے تھے۔ جب اُن سے عرض کیا جاتا تھا کہ یہاں آپ کو بہت تکلیف ہے اگر اجازت ہو تو بی کلاس کے لئے رپورٹ کردیجائے اس لئے کہ قانون کے لحاظ سے آپ اسکے مستحق ہیں۔ تو جواب دیتے تھے کہ ہم اپنے بھائیوں سے جدا ہونا نہیں چاہتے۔ ہمارے لئے یہاں کے تکالیف عین راحت ہیں ہم تو سنت بہادر کربلا پر عمل کرنے آئے ہیں۔ چنانچہ تقریباً ایکہزار ایسے رؤسا ہیں جنھوں نے

اپنی بیرک کے جمعدار سے پوچھا - اب کیا ہوگا ؟

اس نے بھی گھبراہٹ سے جواب دیا - فوراً جیل گھیری جائے گی - بیرکوں پر "پہرا" لگا دیا جائے گا۔

اسی اثناء میں ایک فائر ہوا اور پھر مسلسل گھنٹے بجنا شروع ہو گئے - یہ کیا ہو رہا ہے میں نے پوچھا -

پگلی ہو رہی ہے - جمعدار نے جواب دیا - واضح ہو کہ الارم کو جیل کی اصطلاح میں پگلی کہتے ہیں -

چند منٹ نہ گذرنے پائے تھے کہ تمام قیدی بیرکوں سے باہر نکال لئے گئے ہمارے اسیر بھی خیموں سے اور اپنی اپنی آرامگاہوں سے باہر نکال کر جوڑا جوڑا بٹھا دیئے گئے گنتی ہوئی ہم لوگوں کی بھی گنتی ہوئی - معلوم ہوا کہ ایک قیدی کم ہے -

دوسرے روز دریافت حال کرنے پر لوگوں نے بتایا کہ ایک قیدی جس کا نام گوبند ہے تھا جیلر صاحب کا "دراسٹر" تھا. غلہ گدام میں جیل کے کپڑے اوتار کر دوسرے کپڑے پہن کر شب کو جو تیرا کا چالان جا رہا تھا اسی کے ساتھ باہر نکل بھاگا - غرض تلاشی لی گئی . مگر گوبند سے ہاتھ نہ آئے -

دوسرے روز جیل میں سختیاں شروع ہو گئیں ہم لوگوں کو بھی جو خاص مراعات حاصل تھیں سلب کر لی گئیں - اب خیمہ کے اسیر باہر نہیں آ سکتے تھے مگر ہم کو معلوم تھا کہ جیلر کی یہ سختی قائم نہ رہے گی دو روز کے بعد پھر وہی چہل پہل شروع ہو گئی -

حسینی کے ۔۔۔ زندہ ہیں۔

مجاہد - جی ہاں ؟ سچ ہے مجھے میرے اہل وطن نے بھی رد کا گر میں نے ان بھی یہی عرض کیا تھا کہ میرے امام زادہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اس بیماری میں یزید کی قید خانہ کی صعوبتیں برداشت کی تھیں پھر ہم غلام اس ۔۔۔ سے کیوں محروم رہیں۔

اسیر - خیر جزاک اللہ، مگر یہ کمسن بچے کس کے ہیں ؟

مجاہد - یہ ایک بیوہ کے بچے ہیں انھوں نے باصرار شدید یہ کہکر انھیں میرے ساتھ روانہ کیا ہے کہ میری پونجی کچھ نہیں، انھیں میری طرف سے قربان کر دیں۔

اسیر - یہاں تو نابالغ بچے چھوڑ دئے جاتے ہیں۔

مجاہد - میں نے ان مسماۃ سے یہ بھی کہا تھا مگر انھوں نے جواب دیا کہ اگر یہ چھوڑ دئے جائیں تو پھر تیسری بار کہہ کر جیل چلے جائیں میرے پاس واپس نہ آئیں ورنہ دودھ نہ بخشوں گی

ایک قیدی فرار ہو گیا

رات کے گیارہ بجے خیموں اور حلقہ کے بارکوں میں دورہ کر کے تھکا ہوا آکر پلنگ پر لیٹا ہی تھا کہ پہلے ہماری بارک کا جمعدار گھبرا کر ادھر ادھر دوڑا۔ لالٹین لئے کونہ کونہ چھاننے لگا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد ڈپٹی جیلر، جمعدار اور دو ایک جیل کے کارکن گھبرائے ہوئے بی کلاس میں آئے

میں نے پوچھا خیریت :-

ایک نے جواب دیا ! قیدی بھاگ گیا۔

یہ بھی ہم نوگرفتاروں کے لئے ایک نئی بلا تھی، ڈرے کہ خدا جانے کیا آفت ہوگی

ہمارا تبادلہ

۱۵ اپریل کو میں قتیل صاحب۔ مرزا یوسف حسین صاحب بھی چند گہری سازشوں کے ماتحت ڈسٹرکٹ جیل سے سنٹرل جیل میں تبدیل کردئے گئے اسلئے واللہ علم اس کے بعد اسیروں پر کیا گذری۔ ہاں بعض وقت مجاہدین کے نعرہ حیدری یا ان کے ماتم کی آواز کانوں تک آجایا کرتی جس کو بڑی حسرت سے ہم لوگ سن لیتے۔ تبادلہ کا سبب ہم لوگوں کو نہ بتایا گیا حالانکہ قانوناً ہمارے تبادلہ کا کوئی امکان بھی نہ تھا۔ کچھ لوگوں نے یہ افواہ پھیلا کر اسیروں کو ہم سے بدظن کرنا چاہا کہ ہم لوگ اپنی خواہش سے بشیر صاحب کے پاس سنٹرل جیل میں رہنا چاہتے ہیں۔ مگر ہماری مصروفیات ہمارا خلوص بھی اسکی تردید کے لئے کافی تھا۔ پھر ہر ذی فہم جانتا ہے کہ کون چاہے گا کہ جیل بھی سے نکل کر تنہائی میں بند ہو۔ اسی قسم کی افواہوں کی ظاہرا بندش کے لئے میں نے اپنے عزیز دوست مرزا جعفر حسین صاحب ایڈوکیٹ کی سفارش بھی چاہی مگر ان کی جانب سے بھی صاف انکار ملا۔ خیر ہمکو صرف اسیروں کی خدمت کرنا تھی۔ اگر اس دولت سے ہم محروم کردئے گئے تو کیا چارہ۔

ذمہ دار حضرات

یوں تو جیل میں کثرت سے احباب و اعزا ملنے آیا کرتے تھے۔ مگر دوران قیام ڈسٹرکٹ جیل میں میرے سامنے مسٹر سی بی گپتا آئے۔ راجہ صاحب سلیم پور تشریف لائے اور ایک صاحب جو پارلامنٹری سکریٹری ہیں دریافت حال کے لئے آئے۔ مسٹر سی بی گپتا نے جب پوچھا کہ کہیے صاحب کب تک یہ سلسلہ چلے گا اور کس طرح یہ ایجی ٹیشن ختم ہوسکے گا تو ہمارے مجاہد اعظم نے انکے

جیل کے مشاغل

اس میں کلام نہیں کہ جیل کی مصیبتوں کو مجاہد اعظم بشیر احمد نے اپنی محنتوں اور جانفشانیوں حسن انتظام اور اپنے انوکھے مشاغل سے بڑی حد تک آسان ہی نہیں بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ بھلوا دیا تھا۔ اسیروں کو یہ بھی نہ معلوم تھا کہ کب صبح ہوئی اور کب شام۔ دن و رات کے زیادہ حصے نماز، وعظ، تقاریر۔ نوحہ خوانی میں گذرتے تھے۔ جب ان ضروری اشغال سے فرصت ہوئی تو ہمارا مجاہد اعظم اسیروں کو کبڈی کھلاتا۔ اسی طرح بالا بنتا۔ لوگ جمع کیے جاتے پارٹیاں بنائی جاتیں اور پہلوان کبڈی کے اکھاڑے میں آ آ کر زور آزمائی کرتے۔

ایک شب میں نے سُنا کہ ہمارے ہردلعزیز چچا جواد صاحب آگرہ والے بچوں میں پھنس گئے ہیں میں بھی پہنچا تو دیکھا کہ میر جی کی گدھی ہو رہی ہے چچا اپنے چاروں ہاتھ پیروں پر استادہ ہیں اور بشیر مع دیگر ہمراہیوں کے چچا کے گرد شور مچا رہے ہیں۔ تفریح ہو رہی ہے۔ رات کی کٹھن گھڑیاں تھیں کھیل کر گذاری جا رہی ہیں۔

بشیر صاحب کے سنٹرل جیل آنے کے بعد پھر محفل میں وہ روح باقی نہ رہی۔ ہاں جناب تجسم آفندی صاحب کے آنے پر دو ایک روز شعر و شاعری کا کافی چرچا رہا جب وہ چلے گئے تو یہ تفریح بھی ختم ہو گئی۔ سی کلاس میں دن کے وقت زیادہ تر لوگ آرام کرتے لیٹتے یا مقدمات کے سلسلے میں تیاریاں کرتے بیٹھتے شام کو آمد نی دیکھنے جیل کے دروازے پر جما رہتا۔ اور شب کا زیادہ حصہ ماتم و نوحہ خوانی میں گذرتا۔ تقریروں کا سلسلہ بھی بند کر دیا گیا کیونکہ ایک بار جناب ضیغم پنجاب مولانا مرزا یوسف حسین صاحب نے تقریر فرمائی تو لوگوں نے اعتراض کر دیا کہ صاحب یہ تو انجمن کا پروپگنڈا کرتے ہیں۔

ڈسٹرکٹ جیل میں ہم سب اسیروں کے تبادلہ کے بعد انتظام کی دنیا ہی بدل گئی دو ایک روز کسی طرح کام چلا ۔ دفتر تنظیم المومنین سے سوں ستو، چنے ۔ گڑ ۔ شکر کشمش ۔ کتھہ ۔ ڈلی ۔ بیڑی وغیرہ کی رسد آتی رہی مگر تقسیم میں برابر زحمتیں رہیں ۔ آخر کار دو راتیں جاگ کر ہمارے مجاہد اعظم نے پھر انتظام کی ایک مشینری تیار کی ۔ والنٹیرس ہیڈ کوارٹرس ... بنائے اور ایک جلسہ عام کرکے رائے عامہ کے ذریعہ سے کچھ بیرونجات کے حضرات اور کچھ لکھنو کے والنٹیروں ہیڈ کوارٹروں میں منتخب کیے ۔ اسیروں نے ان سب کا حاکم بالا اور منتظم بالا بشیر صاحب ہی کو مقرر کیا ۔ اسٹور ۔ شعبہ ترسیل ۔ تقسیم چنا ۔ تقسیم طعام تقسیم کمبل و تسلہ ۔ شعبہ استقبال وغیرہ کی بنا ڈالی ... اسلئے قائم کیا کہ وہ بیرونجات کی جیلوں میں جانے والے مجاہدوں کی خبر گیری کرتا ہے ۔ ان کو رخصت کرنا ۔ ان کا سفر خرچ ان کو بیڑی اور ستو وغیرہ دینا صرف اسی کے ذمہ تھا ۔ تیمار داروں کی ایک کمیٹی علیحدہ تھی جس کا صرف ... وہ بیماروں کی دیکھ بھال کرے ان کو دوا پلائے ۔ ضرورت ہو تو اسپتال بھیجے یا ڈاکٹر بلائے ۔

اسٹور میں غضنفر علی صاحب ۔ علی سجاد صاحب ۔ قاری ہادی حسین صاحب دمندو صاحب ساکن گنج مقرر کئے گئے خط و کتابت میرے ذمہ ہوئی تقسیم چنا جناب ... صاحب کے حوالہ کیا گیا تقسیم کمبل جناب منے آغا صاحب استقبال ... علی خاں صاحب ۔ تیمار داروں کے لئے فریدوں مرزا صاحب مجروح اور ذاکر حسین صاحب مقرر کئے گئے

ان کے علاوہ والنٹیروں میں امروہہ کے ایک صاحب تھے جن کا نام یاد نہیں مجاہدوں کو رخصت کرنے کا انتظام چچا صاحب کے سپرد تھا ۔ غرض یہ انتظام بہت کامیاب رہا ۔ اگر رسد میں کمی ہوتی تو میں جیل کے جمعداروں کے ذریعہ سے خود اشیاء خوردنی وغیرہ منگاتا

ایک مدلل تقریر کی۔ ان کو اپنے مطالبات بتلائے اور ان کے سوالات کے ایسے عمدہ جوابات دئے کہ ان کو خاموش ہو جانا پڑا۔ مطالبات کی تفصیل جو ہم اسیروں کی رائے سے مجاہد اعظم نے تیار کی تھی وہ ان کے طبع شدہ مینی فسٹو میں موجود ہے جو اس کتاب کے کسی صفحہ میں درج ہے۔ ان کے علاوہ صرف ایکبار علی ظہیر صاحب بھی تشریف لائے اور بشیر صاحب سے گفتگو کے بعد نفیر صاحب سے ملے اور چلے گئے۔ قتیل بھی شاکی ہے کہ ان کو بھی نہ پوچھا۔ ممکن ہے دوسرے کاموں میں منہمک ہوں۔

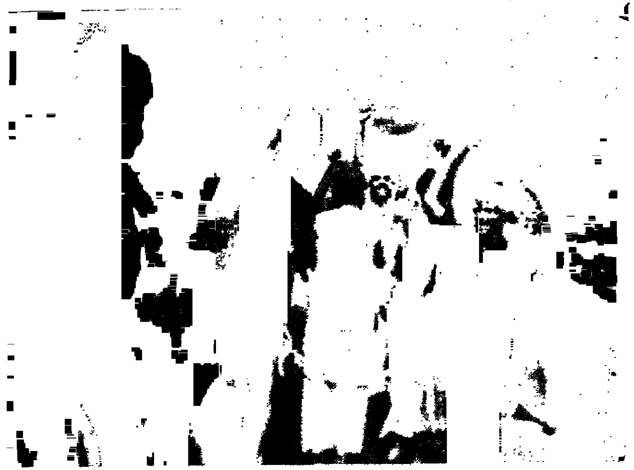
جیل میں تنظیمی انتظامات

سنٹرل جیل میں قدم رکھتے ہی جب اسیروں کی کثرت ہوئی تو بشیر صاحب نے جو اسوقت تک اسیروں کا دل ہاتھ میں لئے تھے انتظام کی ایک باقاعدہ فہرست تیار کی۔ تمام اسیروں کو ۲۵، ۲۵ کے گروپ میں تقسیم کیا۔ ہر گروپ پر ایک افسر مقرر کیا اور ان افسروں پر چار افسر اعلیٰ مقرر کئے۔ ... جالرح حسب ایما اسیران اپنے پاس رکھا۔ یہ نوجی اصول پر مرتب کیا ہوا انتظام چند روز چلا۔ اور بعض حضرات کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے اسکو شکست ہوئی۔

جب تک سنٹرل جیل میں رہے دفتر تنظیم المؤمنین کے علاوہ نواب مہدی علی خاں صاحب برابر سامان بھیجتے رہے۔ بشیر صاحب نے اس پرانے انتظام کے ماتحت جیل کی بہت سی مشکلات آسان کر دیں۔ وہ خود بھی بڑی جفاکشی سے سامان منگواتے۔ جیل کے پھاٹک سے اسباب اپنے اور اپنے والنٹیروں کے کاندھوں پر لاد لاد کر لاتے۔ اس انتظام کے مددگاروں میں نواب علی احمد صاحب، نواب فریدوں مرزا صاحب۔ نواب سلطان علی خاں صاحب اور نواب جعفر علیخاں صاحب اور نواب عوض صاحب ورانوار میاں وغیرہ تھے۔



پیر سید ریاض حسین شاہ صاحب جہالي و سید
فضل حسین شاہ صاحب



رقصندہ تبرا



سید غلام اکبر شاہ صاحب



اور کوشش کرتا کہ چاہے ایک جگہ سوا پیسہ خرچ ہو جائے مگر اسیروں کو شمہ برابر بھی تکلیف نہونے پائے۔

مجاہد اعظم کے سنٹرل جیل جانے کے بعد بھی یہ انتظام چلتا رہا مگر بعض والنٹیروں کے تبادلہ کیوجہ سے قائم نہ رہ سکا۔ پھر تو چچا ہی چچا باقی رہ گئے تھے بخار کی حالت میں بھی یہ ہر وقت دوڑتے رہتے اور مجھ پر احکام صادر فرماتے رہتے " فلاں چیز کم ہے فوراً تم منگاؤ" گھڑے نہیں ہیں جلد منگاؤ۔ صبح کے لئے ستو دفتر سے آج نہیں آئے تم منگاؤ۔ میں تعمیل حکم کرتا جاتا۔ اور وہ اسیروں کو آرام پہنچاتے جاتے۔ واقعہ اگر چچا کی ذات نہوتی تو شبیر صاحب کے بعد اتنے بڑے انتظام کا بار ہم لوگوں کو ... سنبھالنا تھا۔

انتظام کے سلسلہ میں جناب حسن جعفر صاحب کے خدمات بھی قابل ذکر ہیں۔ ۲۵ اپریل کے بعد ہماری عدم موجودگی میں بسلسلہ انتظام اسیروں پر کیا گذری خدا جانے۔"

جیلمیں مجاہدین کی ملاقات

یوں تو روزانہ لکھنؤ اور بیرون لکھنؤ کے روسا اور اکابر قوم اور مختلف اسیروں کے اعزا و اقرباء اور احباب خاص طور سے اجازت لیکر جیل میں آتے رہتے تھے۔ حضور مولانا سید محمد سعید صاحب قبلہ جو اپنے برادر معظم مولانا سید محمد نصیر صاحب قبلہ سے ملنے روزانہ تشریف لاتے تھے۔ ان کے علاوہ کارکنان تنظیم المومنین میں سید صفدر حسن صاحب پنشنر صدر تنظیم المومنین اور نواب جعفر رضا خاں صاحب سکریٹری انجمن اور سخاوت حسین صاحب اور نواب چھنن صاحب اور دیگر ذمہ داران انجمن اپنی ذمہ داری کا لحاظ رکھتے ہوئے تقسیم عمل کے ساتھ روزانہ ضروری سامان لیکر جیل تشریف لاتے تھے۔

ان کے فرائض حسب ذیل تھے۔

سامان خورد و نوش، اور متفرق فرمائشات کا لانا جیل کے اسیروں کی ڈاک دفتر انجمن میں لیجا کر لفافوں میں رکھکر پتے لکھ کر روانہ کرنا۔ اور شہر کی ڈاک اپنے چپراسی تقسیم کرانا۔ جیل کے خاص ضروریات نوٹ کرنا اور ان کی تکمیل کرنا جیل میں دورہ کرکے اسیروں کی مزاج پرسی کرنا اور اس کی بابت معلوم کرنا۔ ایک والنٹیر جیل کے دروازہ پر صبح سے شام تک صرف اس غرض سے تعنات رہتا تھا کہ جو ضرورت ہو اُسے پورا کرتا رہے۔

اتوار کا دن جیل میں عجیب دلچسپ دن ہوتا تھا۔ اس دن اہل شہر کو اسیروں سے ملاقات کرنے کا موقع تھا۔ صبح سات بجے سے سی کلاس کے اسیر مختلف بارکوں میں بند کیے جانے لگے آخر میں بی کلاس کے اسیر بھی ایک بارک میں بند کردئے گئے اور ٹھیک ۹ بجے سب سے پہلے عورتوں کو اندر آنے کی اجازت دیدی گئی۔ کچھ عورتیں اپنے اپنے رشتہ داروں سے ملنے آئیں۔ اور اپنے اپنے بھائیوں اور بیٹوں کو کٹھرہ میں بند دیکھکر حسرت و یاس سے دیکھکر انھیں تسلی و اطمینان دلا رہی ہیں۔ کچھ ضعیف عورتیں جن کا کوئی رشتہ دار جیل میں نہیں۔ صرف اسیروں کے اظہار ہمدردی کرنے آئیں ہیں خصوصا ان اسیروں کو تسلی دے رہی ہیں جو دور دراز سے سفر کرکے اپنے وطن چھوڑ کر اپنے آپ کو گرفتار کرا چکے ہیں۔ خلوص کا یہ عالم کہ جو عورت آتی اپنے ساتھ کوئی نہ کوئی چیز کھانے پینے کی لئے ہوئے۔ ایک غریب اور محتاج عورت کاغذ کی پڑیا کھولتی ہوئی اس میں سے ایک پان نکال کر ایک اسیر کی طرف آگے بڑھی اور کہنے لگی۔

ضعیفہ۔ یہ نوش فرمائیں۔

اسیر۔ (یہ دیکھکر کہ اس کی مایہ بساط صرف ایک پان ہے) میرے پاس پان موجود ہیں



سندھی جتھا



ایک اسیر تبڑا کی سزائے با مشقت



مجاہدین جیل کی موٹروں میں بہ رضاؤ رغبت



اسیروں کے لئے لاریاں تیار ہیں

آسکتے ہیں اسیروں کو تقسیم کر رہا ہے۔ کوئی پان تقسیم کرتا ہے کوئی دیگیں ہمراہ لایا ہے اور پلاؤ تقسیم کر رہا ہے کوئی سنترے اور لکڑیاں کیلئے تقسیم کر رہا ہے کوئی بیڑیاں سگرٹیں تقسیم کر رہا ہے کوئی کاغذ کی پڑیوں میں ستو تقسیم کر رہا ہے۔ غرض حسینؓ کے نام پر مجاہدین کیلئے ہزاروں روپئے کی دولت تقسیم ہو رہی ہے۔ آفریں اور مبارکباد کی آوازیں جیل کے صحن میں گونج رہی ہیں مسلسل دو گھنٹہ تک ملاقات ہوتی رہی مگر ہر شخص ایک ایک مرتبہ مصافحہ نہیں کر سکا آخر حسرت و یاس کی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے رخصت ہو گئے اور پھاٹک بند ہو گیا۔ ہر اسیر جب قیام گاہ کی طرف چلا تو ایک ایک گٹھر لادے ہوئے لدا پھندا کہ چلنا دشوار۔ بارکوں میں سامانوں اور میوؤں کے انبار لگے ہوئے جنھیں کئی چکروں میں قیام گاہ تک پہنچایا جاتا تھا۔

اسیروں کا تماشہ

اتوار کے روز ملاقات کرنے والے چار قسم کے تھے۔

ایک وہ جو تفریحاً ہم اسیروں کا تماشہ دیکھنے آتے تھے۔ اور دیکھنا چاہتے تھے کہ سلاخوں کے پیچھے بیرکوں میں بند اسیر کس طرح اور کس معیاد سے اپنی زندگیاں گذار رہے ہیں جہاں اور سب سیر و تماشے تھے وہاں آٹھویں دن یہ بھی سہی مگر اس قسم کے لوگ تعداد میں بہت کم تھے یعنی کل ۵ فیصدی۔

دوسرے وہ جو اپنی ہمتوں کو سیراب کرنے کی غرض سے آتے تھے اور یہ دیکھتے تھے کہ جیل اگر ایسی ہی آسان جگہ ہے تو پھر خود بھی چل کر ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق نام بھی کرائیں اور کام بھی نکل جائے اس طبقہ کے لوگ پہ اچھی طرح سمجھ چکے تھے کہ اس معرکہ میں

آپ ذش فرمائیں یا کسی اور کو دیدیں ۔

ضعیفہ ۔ میری خوشی تو یہی ہے کہ آپ اسے قبول کرلیں۔

اسیر ۔ (مجبور ہوکر) بہت اچھا آپ ناخوش نہوں ۔

اتنے میں ایک ضعیفہ عورت ایک پنجابی اسیر سے مخاطب ہوکر اور اسکی وضع قطع سے پردیسی سمجھ کر کہتی ہے ۔

ضعیفہ ۔ بیٹا گھبرانا نہیں، یہ نہ سمجھنا کہ تم سفر میں ہو نہیں تم اپنے گھر میں موجود ہو ۔

اسیر ۔ جی نہیں میں بالکل مطمئن ہوں اور سنت سید سجّاد ادا کر رہا ہوں ۔

ضعیفہ ۔ بیٹا ... ماں بہنیں یہاں سے دور ہیں مگر ہمیں اپنی بہنیں سمجھنا ۔ اور جو ضرورت ہو کہہ دینا ۔

اسیر ۔ آپ کی اس مہربانی نے ہماری ... ضرورتیں پوری کردیں ۔ ہم تو سر دینے آئے ہیں اور فتح حاصل کرکے نکلیں گے آپ سے دعا کے امیدوار ہیں ۔

ضعیفہ ۔ نہیں نہیں وقت بہت نزدیک ہے کہ ہ لوگ بھی جیل آنے والے ہیں ۔ صرف مجتہدین کرام کے حکم کا انتظار ہے ۔

ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ چپراسیوں نے آواز دی کہ اب مردوں کے آنے کا وقت ... آہستہ آہستہ رخصت ہونے لگیں ۔ اور مردوں کے غول کے غول سطرح آنے لگے جیسے ابھی قید سے چھوڑے گئے ہیں ۔ ہر آنیوالا نہایت بے قرار اور اضطراب کیساتھ ایک ایک سے مل رہے ہیں ۔ سلام اور ... کی نوبت مشکل سے آتی ہے بارکوں کے گرد سات آٹھ ہزار آدمیوں کا انبوہ ہے ۔ کوئی مزدوروں پر مشکیے لدوائے چلا آتا ہے اور زعفرانی شربت اور برف کا پانی نوساختہ گلاسوں میں جو کھڑکیوں میں

ستر فیصدی ملاقاتیوں کی تعداد ایسی تھی جن کے دل میں خلوص، اسیروں سے محبت، ان کے اقدام کی عظمت تھی۔ اسیروں کی تکالیف سے ان کا دل بھر آتا تھا۔ وہ ہم کو دیکھ کر روتے تھے، ہم سے مصافحہ کرتے ہماری صورتوں پر حسرت و یاس کی نظر ڈالتے ان میں ... ہوتا؛ ان کے قدم قدم سے دیانت داری عیاں ہوتی۔ نگران کی مجبوریاں ان کے جیل آنے کا ثبوت دیتیں، میں نے اپنے بے بس سرکاری ملازم دوست سید مہدی حسن کو دیکھا کہ وہ سسکیاں بھر بھر کر روتے تھے، لوگوں سے مصافحہ کرتے اور کہتے جاتے "میں روتا نہیں ہوں، آپ سب کی مجاہدانہ زندگی پر خوش ہوتا ہوں انتہائے مسرت سے آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں۔

میں نے دیکھا ہے کہ پرنس چھٹن صاحب و دیگر صاحبزادگان مرزا باقر مرزا صاحب نوابین شیش محل نواب اختر نواب صاحب آف ٹپنہ، گوہر نواب صاحب، پرنس مرزا محمد منقد علی صاحب اور دوسرے روسائے شہر جو واقعی جیل آنے سے بوجوہ چند معذور تھے ہمارے کٹہروں کے پاس آتے تھے اور روتے تھے۔

ایک مرتبہ نواب سجاد علی خاں صاحب رئیس شیش محل کی ڈبڈبائی آنکھوں کو دیکھ کر میں بھی رونے لگا تو وہ آگے بڑھے جلدی سے آنسو پاک کئے اور میرے ہاتھ کا بوسہ دیا۔ بھلا فرمایئے کہاں میں اور کہاں وہ گریہ ... خلوص نیت کا نتیجہ تھا۔ میری حسرت کی انتہا نہ رہی جب میں نے صاحبزادہ سید ارشاد حسین صاحب و سید مہدی حسین خاں صاحب نعمان پسران خان بہادر نواب سید حامد حسین خاں صاحب ایم، بی، آئی کو دیکھا کہ وہ نہایت سادگی کے ساتھ اپنے ہاتھوں میں سنترے کی ٹوکریاں لیے ملازمین کے کاندھوں پر سگریٹوں کے ڈبے اور دوسرے پھل لیے قیدیوں کے پاس جاتے بڑی حسرت سے ان کے چہرے

جس باسلیقہ اور ذی ہوش شیعہ نے حصہ نہ لیا وہ کسی سوسائٹی میں منہ دکھانے کے قابل رہے گا۔ ۔۔۔ کے نزدیک جیل آنا اپنے مستقبل کے لئے شیعہ سوسائٹی کا پاس یا حاصل کرنا ہے۔ لیکن ہمت ۔۔۔ کمزور دل کے پیچھے دو تین اتوار صرف جیل کا جائزہ لینے اور دل پر پتھر رکھ کر تبرا کی تلاوت ۔۔۔ جیل آگئے۔ ان کی تعداد دس فیصد سے زیادہ نہ تھی۔

تیسرے وہ ظاہر پرست لوگ جو صرف اپنی محنتوں اور جانفشانیوں کا جھوٹ رعب ڈالتے ہوئے شرپا تری ملاقات کے بہانہ سے آجایا کرتے۔ وہ ذمہ داری یہ کہکر اپنی گلوخلاصی کی سبیل نکال لیا کرتے کہ

"کبھی دیکھو باہر رہ کر میں نے جلسہ کو بڑی ۔۔۔ سے سنبھالا۔ روزمرہ سو سو دو دو سو خطوط مختلف مقامات پر بھیجتا ہوں، تاروں کا انتظام میرے ذمہ ہے دن رات مہمانوں کی خاطر مدارات میں گذارتا ہوں۔ کام کی کثرت ہے سب میرے ہی سر وبال ہے اگر کہو تو میں بھی جیل آجاؤں"

بھلا آپ ہی بتائیے کون اسیر ہوگا جو اپنی اسیری کے بعد کسی دوست کو یہ صلاح دے کہ وہ بھی اسیری کی سختیاں برداشت کرے پوچھنے والے بھی اسی غرض سے پوچھتے کہ جواب دینے والا اپنی زبان سے کیوں ہاں کرنے لگا۔

میں چونکہ اس ذہنیت کو سمجھ چکا تھا اسلئے دو ایک ایسے من چلوں سے کہہ بیٹھا "ہاں بھائی باہر کا کام خدا پر چھوڑ دو تم چلے آؤ" مگر میں نے دیکھا کہ اس جواب کے بعد ایسے آدمیوں نے ملنے آنا بھی چھوڑ دیا۔ اس قسم کے ملاقاتی ۱۵ فیصدی سے زیادہ نہ تھے۔

ان میں زیادہ ایسے دلیر اور بہادر تھے جو خود اپنے آپ کو ڈپٹی جیلر کے حوالہ کرنے پر آمادہ ہیں۔ لیکن کچھ بچے اور من چلے ایسے ہیں جو ادھر ادھر چھپتے پھرتے ہیں۔

میں نے ایاک سے (بھاگتے وقت) کہاں بھاگے جارہے ہو، تبادلہ سے ڈرتے ہو

ایاک - بالکل نہیں۔ جہاں چاہے بھیج دیجئے۔ مگر۔۔۔

میں - مگر کیا، چکی پیسنا پڑے گی۔

ایاک - چکی، اس سے زیادہ بھی محنت دی جائے تو نہ بھاگوں گا۔ صرف یہ چاہتا ہوں کہ دو روز اور روک لیا جاؤں۔ اتوار کو میرے عزیز آئیں گے ان سے ملاقات کرلوں اور بس۔

یہ سب تھا کہ لکھنو کی ڈسٹرکٹ جیل جیل نہ تھی اس زمانہ میں جیل ایک گلشن تھا۔ مومنین کا اجتماع صبح سے شام تک ماتم تقریریں اور اسی قسم کی دیگر مصروفیات۔ کس کا دل گھبرا سکتا تھا ہر شخص کی یہی خواہش تھی کہ لکھنو کی جیل میں قیام رہے مگر زیادہ ایسے مجاہد تھے جو نام حسینؑ پر ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنے کو تیار تھے وہ مصیبت اٹھا نہ آئے تھے بھی تھے اور مصیبتوں کا فراخدلی سے سامنا کر رہے تھے۔ اکثر آپس تصادم بھی ہوا ہے۔ شروع شروع میں انتظامات جناب نصیر الملت، لفٹننٹ نواب سلطان علی خاں صاحب قتیل صاحب اور یوسف حسین صاحب اور میں نے چند آدمی مضبوط اور کام کرنے والے روک لئے تھے۔ بشیر احمد صاحب نے اول جو انتظام متعلق اسیران قائم کیا اس میں بھی والنٹیروں کی ضرورت تھی ان کا انتظام کامیاب رہا۔ ان کے تبادلہ کے بعد میں بھی اسی پر کاربند رہا۔ مگر کیا کیا جائے۔ واقعات روز بدلتے رہے۔ کبھی جیل کے افسران نرمی اور محبت سے تمام باتیں قبول فرما لیتے اور کبھی اپنے قوانین پر سختی سے عملدرآمد کرتے۔ دو چار

اور بعض بعض سے اپنے بچپن اور ناتجربہ کاری کا اظہار کرتے ہوئے د . . . .
لیکن بہت اترا کر پوچھتے " میں آپ کی کیا خدمت کرسکتا ہوں " یہ وہ بچے تھے جن کو
کسی سیاسی یا مذہبی میدان میں آنے کی اجازت نہ تھی۔ معلوم ہوا کہ آج اس عالم گیر جنگ نے
ان بچوں پر بھی اثر کیا جو والدین سے اجازت لیکر بے ساختہ جیل کی چہار دیواری میں داخل
ہو گئے " — ہونہار بچوں کو پروان چڑھائیے یہ آگے بڑھ کر قوم کے ناخدا بنیں گے۔

اور بھی . . . . . . کو ہم لوگوں نے دیکھا ہے جو شاید اپنی ڈیوڑھی چھوڑنا
اپنی توہین سمجھتے ہیں کیوں نہ ہو خدا کی قسم کربلا کی خونی تاریخ اور حسینؑ کا مظلومی مشن ایسا
ہی ہے کہ جس کی چوٹ اگر پتھر دل والے پڑے تو موم ہو جائے۔

خلوص محبت سے آنے والوں میں ہماری قوم کی غریب عورات بھی ہیں جن میں بڑھیاں
برقعوں کی نقابیں اوٹھا اوٹھا کر اسیروں کی صورتیں دیکھتیں اور روتیں اکٹھرے کے
پاس آکر سیکڑوں دعائیں اس طرح دیتیں گویا اپنے کسی گود کے پالے کے لئے دعائے خیر
کرتی ہیں۔ خلاصہ یہ کہ ان ملاقاتیوں کے آنے سے معلوم ہوتا تھا کہ محاذ حسینی کی قلعہ گیر
فوجیں اور اُس پر قربان ہونے والے سپاہیوں میں حق کی جنگ جاری رکھنے کا بے پناہ
جذبہ موجود ہے اور موجود رہے گا۔

مجاہدوں کا تبادلہ

ڈپٹی جیلر - جس کو سزا ہو گئی ہو وہ چلے۔

چودہ سو آدمیوں کے انبوہ میں کون کس کی سنتا ہے۔ بیچارہ ڈپٹی گلا پھاڑ پھاڑ کر
چلا رہا ہے کہ سزایاب حضرات باہر نکل آئیں مگر کوئی ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ جن کو سزا ہو چکی



عمدۃ العلما تلاوت تبرا فرمارہے ہیں
آپ تنظیم کے پلیٹ فارم سے تلاوت
تبرا فرما کر جیل تشریف لیئے
جارہے ہیں



مجاہدین لاہور



محاذ حسینی تنظیم سے علی ظہیر
صاحب بیرسٹر ایم ۔ ال ۔ اے ۔
تلاوت تبرا فرماکر قربانی پیش
فرمانے جارہے ہیں



مجاہدین فیروزپور

روز تو روکے ہوئے لوگ کام کرنے لگے ۔ ایکبارگی ان غریبوں کا تبادلہ شروع ہوگیا ، نئے آدمی تعنات کئے گئے ، انتظام میں طوالت ہوتی گئی ۔ مگر مرتا کیا نہ کرتا وہ تو کہئے چچا کے تعبیس میں مجھ کو ایک فرشتہ مل گیا جس نے بشیر احمد صاحب کے بعد بھوت کی طرح ہر شعبہ پر قبضہ کرلیا ۔ خدا اس خلیق جفاکش اور مروت والے مومن کو طول عمر مرحمت فرمائے ۔

اب جتھے بیرونجات کو روانہ ہونے لگے ۔ بارکوں اور کیمپوں سے ان کو روز نکالا جاتا ۔ گنتی ہوتی اور ۲۵ و ۱۰ بیرکوں میں بند کئے جاتے ۔ یہ غریب میدانوں میں درختوں کے نیچے کمبل بچھائے دن دن بھر پڑے رہتے ۔ والنٹیرز ان کو جہانتک ہوسکتا ستو اور بیڑیاں پہونچاتے ۔ پھر بھی بعض بعض محروم رہ جاتے ۔ شام کو باہر نکالے جاتے ۔ بیرکوں سے باہر آنے کے پہلے میں خود ہر جتھے کے پاس جاتا اور ان کو مختصر تقریر کے ذریعہ آنے والی ہولناک مصیبتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کرتا ۔ طریقہ یہ رکھا تھا کہ ہر جتھے کا ایک قائد مقرر کیا جاتا اور اس کو جانے والے جتھے کا مختار کل قرار دیا جاتا تھا ۔ اسی قائد کو ہر سو افراد کے لئے پانچ روپئے اور پچاس افراد کے لئے تین روپئے سفرخرچ کو دئے جاتے تاکہ راستہ میں قائد اسیروں کو ہر ممکن امداد دے سکے ۔

یہ سب کچھ تھا لیکن ان اسیروں کا رخصت ہونا دل پر شاق گذرتا تھا ۔ اور جانے والے حسرت سے ہم کو اور ہم یاس سے جانے والوں کو دیکھتے تھے ۔ ہر جتھا جیل سے باہر جاکر نعرۂ حیدری اور تنظیم المومنین زندہ باد کہتا ہوا لاری پر بیٹھ کر روانہ ہوجاتا تھا ۔ اس کے نعرے دل کے پار ہوتے تھے ۔ ان کی رخصت پر

آنکھیں آنسو بہاتی تھیں۔ مگر ان کے ولو ــــ لہ اور جوش دیکھنے والوں کو سپاہی بناتے۔

خدا ایسے بہادران ملت کو جزائے خیر عطا فرمائے جنھوں نے باوجود ان تکالیف ومصائب کے "تنظیم المومنین" کے شروع کئے ہوئے حسینی مشن کو کامیابی کی منزل تک پہونچا دیا۔

بڑے لوگ آگئے

پانچ بج چکے آمد ندارد۔ اسیر دروازوں پر پریشان۔

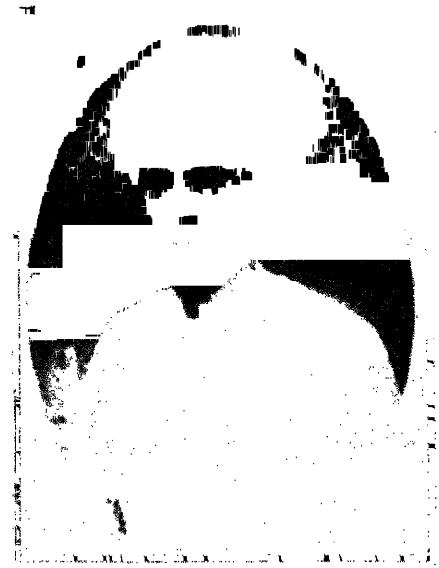
لوگ۔ کیا بات ہے، آج گرفتاریاں نہیں ہوئیں۔؟

میں۔ بے چینی سے ایک ایک کا منہ تکتا تھا۔ خدا نہ کرے بلوہ تو نہیں ہوگیا۔ کوئی کہتا نہیں یار گورنمنٹ سے کوئی سمجھوتہ ہوگیا۔ گرفتاریاں بند ہوگئیں۔ اسی شور شغب میں "یا علی" کی آواز سنائی دی۔ جان آگئی، سوکھے دھانوں پانی پڑگیا۔ واہ ری تنظیم المومنین شیعہ قوم کے لئے کیا پیارہ نعرہ ایجاد کیا۔ جب "یا علی" سنا دل قوی ہوگیا۔ اس نعرے نے شیعوں میں "علی" کی شجاعت کوٹ کوٹ کر بھر دی۔

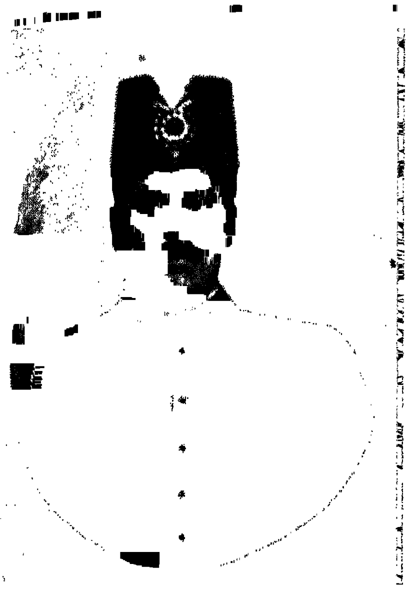
لوگ۔ وہ آگئے۔

میں۔ کون؟

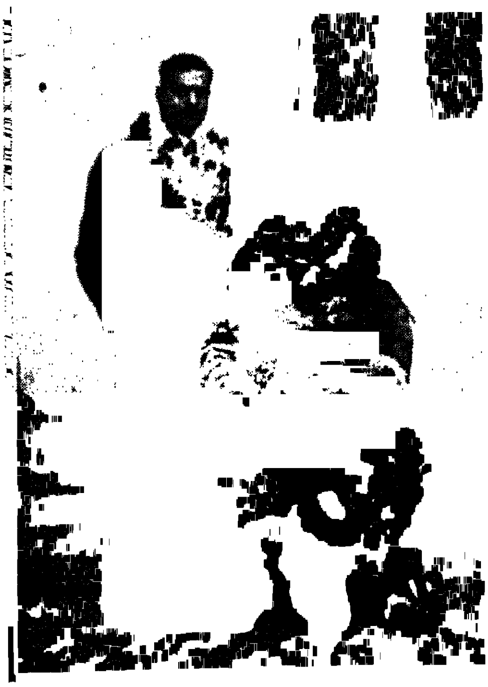
لوگ۔ مرزا محمد اصغر صاحب۔ اختر حسین صاحب وکیل۔ افسر حسین صاحب۔ لے لیجئے علی ظہیر صاحب بھی آگئے۔ جعفر حسین صاحب ایڈوکیٹ اور ا... کر۔ انھیوں کے



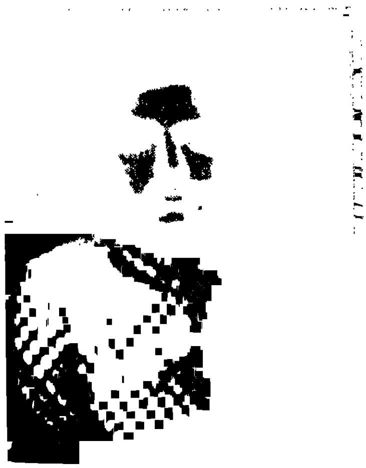
جناب محمد یعقوب علی صاحب
جنرل سکریٹری انجمن حسینیہ
بہاولپور اسٹیٹ (پنجاب)



پرنس نظیرالدین حیدر بہادر نبیرۂ
آخر تاجدار اودھ ۔ اعزاز ۳ ماہ قید
[illegible] ۲۰ روپیہ جرمانہ



نواب احسان علی خاں آف مالیر کوٹلہ ۔
اعزاز دفعہ ۱۰۷ نواب زادہ حسین علی
خاں صاحب ۔ اعزاز ۲ ماہ قید محض



سید محمد مرتضیٰ صاحب رئیس
و میونپسل کمشنر لکھنؤ ۔ اعزاز
۲ ماہ قید محض ۳۰ روپیہ جرمانہ

اب ٹھٹھے لگائے جا رہے ہیں۔ دس بجے شب کے بعد سب نے آرام کیا۔ چچا نے نمازِ مغربین پڑھی اور ہم سب بھی اپنے اپنے کام میں مشغول ہو گئے۔

معافی مانگنے والے

بگڑ ۔۔۔ ے دل

صبح صبح جیل میں ایک شور و غوغا۔ حسینی مجاہدوں میں ایک بھاگ دوڑ مچی ہے کچھ دوڑتے ہوئے آقائے نصیر الملت کے پاس آئے کچھ مجھ حقیر کے پاس۔ واللہ اعلم اسیروں کا لطف و کرم میری جانب کیوں اسقدر تھا۔ میری کیوں عزت افزائی فرماتے تھے کہا جاتا ہے کہ تنظیم المومنین کا جنرل سکریٹری ہونے کی حیثیت سے اسیرانِ تبرا مجھکو ایک ذمہ دار ہستی سمجھنے لگے تھے۔ میں اس قابل تو نہ تھا یہ محض مومنین کا حسن ظن تھا بہرحال کچھ لوگوں نے آکر مجھ سے شکایت کی اور کہا۔

لوگ دو آدمی معافی مانگنے جا رہے ہیں مدد کیجئے

میں۔ (سرکار نصیر الملت سے بھی معاملہ میں چونکہ مشورہ کر لیا کرتا تھا اسلئے عرض کیا۔) سرکار سے فرمائیے

لوگ۔ آپ بھی سنئے۔

میں۔ فرمائیے وہ کون لوگ ہیں

حامد حسین ولد باقر حسین ساکن نخاس دجا وید حسین صاحب ساکن گوڑہا سادات

چہرے بشاش ہو گئے ایک قہقہا پڑا۔ ایسی ہنسی ابتک ۲۲ روز کے عرصہ میں اسیران تبرا ہنس نہ سکے تھے۔ کچھ نے واقعات کی خصوصیت اور موقع کی اہمیت دیکھتے ہوئے اعتراض بھی کیا مگر کون کس کی سنتا ہے۔ فوراً ہی چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں

چچا ۔ (ڈانٹ کر) یہ کیا آفت ہے علی ظہیر کیا کوئی لاٹ صاحب آگئے۔ آپ لوگ آپے سے باہر ہو گئے۔ رجسٹر پر آنے والوں کا نام بھی نہیں لکھنے دیتے۔ چچا کی ایک ڈانٹ نے سب کو خاموش کر دیا۔ اسکے بعد سمجھوتے پر لوگ روشنی ڈالنے لگے۔

ایک ۔ یار اب معاملہ لب بام ہے۔ معلوم ہوتا ہے کل کوئی فیصلہ ضرور ہو جائیگا ورنہ ان حضرات کی تشریف آوری محال تھی۔

یہ وہی حضرات تو ہیں جو ایجی ٹیشن شروع ہونے سے پہلے قانون کے شکنجہ سے ایسا ڈرتے تھے کہ باوجود مسلسل اعلانات کے پلیٹ فارم پر آکر تقریریں کرنے نہ آتے تھے جب تنظیم المومنین کے ناتجربہ کار (بقولے) کارکنان کانٹے صاف کر دئے تو میدان صاف پاکر اب ہر شخص شر انگیز تقریریں کرنے اور جیل جانے کو فخر سمجھنے لگا۔

دوسرا ۔ اسکے اظہار کا یہ موقع نہیں، یار کچھ بتاؤ یہ کیا واقعہ ہے۔ ایسا تو نہیں کہ کورا جواب پاکر جب نا امیدی سے مقابلہ کرنا پڑا تو گھبرا کر جیل آگئے

تیسرا ۔ خدا نہ کرے۔ مجھکو یقین ہے کہ معاملات دو تین روز میں ضرور طے ہو جائیں گے۔

اسی قسم کی تقریریں ہوتی رہی۔ یہ حضرات تشریف لائے۔ قیام فرمایا۔ پلنگ بچھائے گئے۔ خوش گپی چلی۔ پھر قہقہے شروع ہو گئے۔ بہتوں نے اعتراض کیا کہ ہم میں سے کتنے زمین پر لوٹ رہے ہیں۔ مصائب برداشت کر رہے ہیں اب تک مجالس و ماتم کا چرچا تھا

میں نے اور نصیر الملۃ نے ان کو سمجھایا۔ انھوں نے اپنا اقبال واپس لیا جناب حکیم اقبال رضا صاحب اور حسن جعفر صاحب نے واقعی ہم لوگوں کی بڑی اعانت کی انھوں نے ان کو بہت سمجھایا یہاں تک کہ وہ سب مطمئن ہو گئے۔

نواب تجمل حسین اور
جوائنٹ سکریٹری!

ایجی ٹیشن شروع ہوتے ہی غریب تنظیم المومنین کے تمام اراکین محبوس کر لئے گئے گورنمنٹ کا مقابلہ یہ خیال تھا کہ اگر یہ چند افراد جو مدح ثلاثہ کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہیں بند کر دیے گئے تو میدان صاف ہو جائے گا مگر اس کو یہ کیا معلوم تھا کہ پس پردہ دنیا نہیں بلکہ دین حق کام کر رہا ہے۔ ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں آگ لگ گئی۔

تنظیم المومنین کے کچھ اراکین دفعہ ۱۰۷ کا نشانہ بنے اور باقی تبرّا پڑھ کر جیل گئے۔ بیس روز کے بعد جبکہ میں نواب تجمل حسین خاں ایسے انتھک حمایتی کی مفارقت برداشت کر چکا تھا۔ اللہ نے مجھے انھیں کا مقابل دے دیا جس نے قید خانہ میں قدم رکھتے ہی تمام بار اپنے سر لے لیا۔ وہ ذات جناب حامد حسین صاحب جوہری کی تھی۔ چچا نے بھی اس مددگار کے ذریعہ سے انتظامات کی مشکلوں کو آسان کر لیا۔

صبح سے رات کے ۱۱ بجے تک حامد صاحب کا دامن چچا کے دامن سے بندھا

(بارہ ہنسی) جلد ان کو سمجھا لیجئے ورنہ غضب ہو جائے گا۔

میں ۔ (مسکرا کر) کیا نقصان ہے اگر ۳۴ سو میں دو نے معافی مانگ لی تو ہمارے اس اہم کام پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔

لوگ ۔ یہ نہ فرمایئے ایک کا معافی مانگنا بھی ہماری قوم کے لئے باعث توہین ہے آپ اٹھئے اور ان لوگوں کو سمجھایئے۔

میں (چلیئے) میں اٹھا اور دیگر ہمراہ جناب حسن جعفر صاحب و حکیم اقبال رضا صاحب بھی چلے میں حضرات مذکور کو سمجھایا اور سبب معافی دریافت کیا (فرمایئے کیا بات ہے؟)

حامد و جاوید ۔ کچھ بھی نہیں ! ہم بیمار ہیں۔ ۲۰ روز سے قید کی سختیاں اٹھا رہے ہیں۔

میں ۔ کیوں ؟ اور کس کے لئے ؟

حامد و جاوید (گردن جھکا کر) مولا کیلئے

میں ۔ پھر یہ ناراضگی کس سے ؟

حامد و جاوید ۔ کسی سے نہیں ! بات صاف یہ ہے کہ ہم لوگ باہر جانا نہیں چاہتے چند دن ہمکو اور یہیں روک لیا جائے۔ ہماری طبیعت واقعی خراب ہے، اور ہمارے زیادہ بیمار ہونے کا اندیشہ ہے۔

میں ۔ آپ معافی کا لفظ زبان پر کیوں لائے۔

حامد و جاوید (شرمندہ ہو کر) غلطی ہوئی۔

میں ۔ اب آپ کیا چاہتے ہیں ؟

حامد و جاوید ۔ جو عرض کیا جا چکا۔



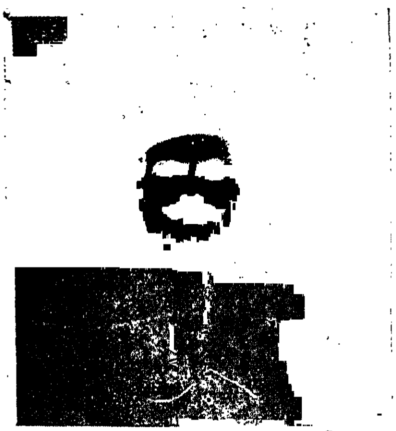
صدر الحقیقت رهنمائی تنظیم مولانا
سید آغا مهدي صاحب - اعزاز ۳ ماه
قید سخت ۲۵ روپیه جرمانه



قیصر آغا صاحب ابن مرزا غفور جاه بهادر - اعزاز ۲
قید محض ۲۵ روپیه جرمانه



سید صلاح الدین حیدر صاحب نشا پوري
ممبر ورکنگ کمیٹي تنظیم - اعزاز ۳ ماه
قید سخت ۵ روپیه جرمانه



نواب مهدي علي خان صاحب بهادر
رئیس و سابق آنریري مجسٹریٹ
مربي تنظیم - اعزاز ۱½ ماه قید
محض ۲۵ روپیه جرمانه

رہتا تھا۔ یہ دونوں دن میں لمحہ بھر بھی آرام نہ کرتے۔ اس سے پیشتر بھی عالم نواب تجمل حسین صاحب کا تھا۔ ان کا خلوص اور جفاکشی انجمن کے اراکین میں ضرب المثل ہے۔ قید میں قدم رکھتے ہی بولے۔

تجمل۔ مجھے بتاؤ کیا ہے کیا؟ اتنے سے کام گگ ا۔ا ت ہو۔

میں۔ آؤ بھیا ابھی نئے نئے آئے ہو ہم لوگ تو تھک چکے اب تم لوگ مدد کرو۔

اسمیں شک نہیں کہ نواب صاحب موصوف نے اپنے قیام سے ہم لوگوں کو بہت کچھ آرام پہونچایا۔ اسکے بعد جیسا عرض کیا جاچکا ہے حامد صاحب جوہری نے ان کی جگہ لی۔ اور عنداللہ اسیروں کی خدمت کی۔

تنظیمی جیل وزیٹر

اودھ کے ایک تعلقدار کی بیش بہا قربانی

[illegible] رضا حسین خاں [illegible] تعلقدار مٹھواره باره بنکی [illegible] بمراہی جناب سید انور حسین صاحب بی اے ال ال بی وکیل [illegible] اپنا قیمتی [illegible] صرف فرما کر اسیران تبرا کی دیکھ بھال فرما [illegible] کی جیلوں کا [illegible] جسکی تفصیل [illegible]

میں بحیثیت [illegible] تنظیم المومنین " لکھنؤ "

جملہ الیس ام رضا حسین خاں صاحب وجناب سید انور حسین صاحب بی اے ال ال بی وکیل کی اس [illegible] کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ موصوف [illegible] اس موسم گرما میں جس قدر انہماک سے معائنہ جیلخانہ جات کی اس کا جس قدر شکریہ ادا کیا جائے وہ کم ہے آگاہی شیعیان ہند اور [illegible] کے لئے جو درج ذیل [illegible] ہو کر موصوفین نے کیا کیا مراعات بیلئے اسیران حاصل کئے اس کے ساتھ ہی ساتھ ہم اراکین جناب انسپکٹر جنرل صاحب جیلخانہ جات کے [illegible] کہ موصوف نے شکایات پر خاص توجہ کی اور جملہ مراعات عطا فرمائیں۔

(اسیران تبرا زندہ باد)



۲۰ اگست سنہ ۱۹۳۹ء کو سپاہ عباسیہ تنظیم کا عظیم الشان مظاہرہ ۔ فائرنگ تے منایا جارہا ہے ۔ بیس ہزار مومنین

اسی وقت مٹی کے برتنوں کا انتظام کیا اور اس بات [illegible] کہ بہت جلد اسیران کو پیتل کے برتن دے جاویں گے۔ مقامی مومنین نے فیض آباد میں ایک انجمن قائم کی ہے جس کے صدر حکیم بیاریہ صاحب ہیں۔ یہ انجمن اسیران کی خبرگیری کرتی ہے اور بیڑی اور سگریٹ پہنچا دیتی ہے۔

یکم مئی ۳۹ء سلطان پور جیل بروقت معائنہ اس جیل میں ۴۵۔ اسیران "سی" کلاس تھے، یہاں کے اسیران کو بجری توڑنے کا کام دیا گیا تھا اور بجری توڑنے کے اوقات صبح ۷ بجے سے ۱۱ بجے تک اور ۲ بجے سے ۵ بجے تک تھے ۱۱ اسیران کو کمپونڈر کے برتاؤ سے شکایت تھی جس کے بارے میں سپرنٹنڈنٹ صاحب سے مستقل گفتگو کی گئی۔ اس جیل کی روٹی بمقابلہ اور جیلوں کے بہتر تھی یعنی یہ کہ صاف اور خوب پکی ہوئی تھی۔ جناب منظور حسین صاحب وکیل اسیران جیل کی خبرگیری فرماتے ہیں۔

یکم مئی ۳۹ء رائے بریلی جیل رائے بریلی جیل میں ۱۰۰۔ اسیران تھے یہ سب اسیران سی کلاس میں تھے جیل اسٹاف کے خلاف کوئی شکایت نہیں تھی۔ قومی اخبارات مثلاً اسد یا سرفراز کی خواہش اسیران کو تھی۔

۳ مئی ۳۹ء اوناؤ جیل اس جیل میں ۵۰۔ اسیران "سی" کلاس میں تھے پانچ دن ہوئے تھے کہ ان لوگوں نے کھانا نہیں کھایا تھا اور صرف ستو پر بسر کر رہے تھے۔ یہاں کے اسیران زیادہ تر زنگلش قوم کے افراد تھے یہ لوگ ایسی جگہ کے رہنے والے ہیں جہاں ۹۹ فیصدی شیعوں کی آبادی ہے گورنمنٹ [illegible] لوگوں نے ایک قاضی مقرر کروایا ہے جس کو گورنمنٹ ۳۰۰ روپیہ ماہوار دیتی ہے یہ قاضی ان لوگوں کے مقدمات کا شیعہ اسلامی قانون کی رو سے فیصلہ کرتا ہے ان اسیران کی خواہش ہے کہ چونکہ ان لوگوں نے کبھی ہندو کا کھانا نہیں کھایا اسلئے جیل میں انکے لئے علیحدہ انتظام کیا جاوے اور اگر یہ ممکن نہو تو ان کو کچا راشن دیدیا جا وے تاکہ خود پکا لیں

جناب شاہ حسین خاں صاحب تعلقدار آف شوارہ نان آفیشل وزیٹر یو پی جیلس اور سید
نوجیبین صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل نے شیعہ [illegible] دیکھ کے لیے
مختلف جیلخانہ جات کا دورہ کیا اور ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء لغایتہ ۲۸ مئی ۱۹۳۵ء تک ۲۰ جیلوں کو
دیکھا۔ اور اسیران تبرا سے ملاقات کی اسیران کی جائز شکایات کو رفع کرنے اور
[illegible] آسانیاں بہم پہنچانے کی انتہائی کوشش کی اور زیادہ تر اسیران
کی تکالیف کو رفع کرایا اور بہت سی آسانیوں کی منظوری گورنمنٹ سے حاصل کی۔ ذیل میں
ہر جیلخانہ [illegible] اس لیے علیحدہ تحریر کیے جاتے ہیں کہ پبلک کو معلوم ہو کہ مختلف
جیل خانوں میں کیا حالات ہیں۔

۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء

بارہ بنکی جیل | یہاں بوقت معائنہ ۲۰ اسیران تھے جو سب کے سب "سی"
کلاس میں تھے۔ اسیران کو باندہ بند کر [illegible] دیا گیا تھا ان کو جیل اسٹاف کے برتاؤ کے
خلاف کوئی شکایت نہیں تھی اور جیل کے قواعد کی رو سے جو آسانیاں ممکن تھیں وہ حاصل تھیں
اسیران کو سب سے زیادہ خواہش اس بات کی تھی کہ ان کو قومی اخبارات پڑھنے کی اجازت
دے دی جاوے۔

۳۰ اپریل **فیض آباد جیل** | یہاں اسیران کی تعداد ۲۸۰ تھی جس میں ۲۰ اسیران
"بی" کلاس میں تھے اور باقی "سی" کلاس میں۔ سی کلاس میں اسیران کو چکی اور باندہ
کی مشقت دی گئی تھی۔ سب سے زیادہ اسیران کو شکایت اس بات کی تھی کہ ان کو لوہے کے
برتن دیے گئے تھے جس کی وجہ سے دال وغیرہ کالی ہو جاتی تھی اور کھانے کے قابل نہیں
رہتی تھی۔ اس کے لیے جیلر صاحب سے گفتگو کی گئی اور معائنہ میں بھی تحریر کر دیا گیا جیلر صاحب نے

تھی، قومی اخبار "اسد" یا "سرفراز" کو پڑھنے کیلئے اسیران بہت خواہشمند تھے۔ اخبار اسٹیٹس مین ان کو برابر دیا جاتا تھا، اسیران کی جملہ شکایات کو معائنہ میں تحریر کر دیا گیا تھا۔

۹ مئی ۳۹ء **فتحگڈھ ڈسٹرکٹ جیل** | یہاں ۱۹۰ اسیران "سی" کلاس تھے۔ تیرہ اسیران نے ۸ مئی کی صبح سے بھوک ہڑتال کی تھی۔ بھوک ہڑتال کسی شکایت کی وجہ سے نہیں کی تھی بلکہ علی ظہیر صاحب بیر ... ک ہڑتال سے ہمدردی کی بنا پر کی گئی تھی ان اسیران سے دیر تک گفتگو ہوئی اور آخرکار رضا حسین خاں صاحب اور سید شفقت اشفاق صاحب وکیل نے بھوک ہڑتال کو ختم کرایا، وکیل صاحب موصوف اسیران کی خبرگیری میں بھی بہت منہمک رہتے ہیں، اسیران کو قومی اخبارات کی خواہش تھی، جیل اسٹا... سوقت کوئی شکایت نہیں تھی۔

۱۰ مئی ۳۹ء **مین پوری جیل** یہاں ۳۶۔ ۱ اسیران سی کلاس تھے جن کو باندھ، جلد سازی اور رنگ سازی، وغیرہ کا کام دیا گیا تھا، چکی اور گٹ اکسیکو نہیں ملا تھا، اسیران سے معلوم ہوا کہ پہلے ان کو کھانے کے بارے میں کچھ شکایات تھیں مگر بوقت معائنہ وہ لوگ کھانے سے مطمئن تھے بیڑی سگریٹ کی تکلیف تھی، اور قومی اخبارات کی خواہش۔ مین پوری میں مومنین کی آبادی نہیں ہے شمس الحسن صاحب عرضی نویس حتی الامکان اسیران کو بیڑی سگریٹ دیتے تھے۔

۱۱ مئی ۳۹ء **علیگڈھ جیل** بوقت معائنہ ۹۹۔ اسیران سی کلاس میں تھے، اسیران کو چکی، باندھ اور صفائی وغیرہ کا کام دیا گیا تھا: اسیران دن میں دو بارکوں میں رکھے جاتے تھے اور شب میں ایک ہی بارک کے احاطہ میں سوتے تھے، اسیران کی خواہش تھی کہ انکو قومی اخبارات بھیجے جائیں، کھانے اور جیل اسٹاف کے خلاف شکایت نہ تھی، مومنین علیگڈھ نے ایک انجمن قائم کی ہے جس کے صدر نونہال مہدی صاحب بی اے ال ال بی وکیل ہیں۔ اس انجمن کیطرف سے اسیران کو بیڑی سگریٹ وغیرہ بھیجی جاتی ہے راجہ مسعود حسن صاحب آف صغرا آباد کلبی

اسیران کا بیان تھا کہ سزایاب ہونے کے بعد لکھنؤ جیل میں ان کو کچا راشن دیا گیا تھا۔ ان لوگوں کو سمجھانے کی بہت کوشش کی گئی مگر مذکورہ بالا دو صورتوں کے ۔۔۔ اور کسی بات پر یہ اسیر راضی نہیں ہوئے معائنہ میں مفصل طور پر یہ سب لکھ دیا گیا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ یہ لوگ سیتاپور کیمپ جیل جہاں مسلمان باورچی پکاتے ہیں منتقل کر دیئے گئے ہیں۔

۲۹ مئی ۳۹ء **جھانسی جیل** یہاں ۳۰ اسیران سی کلاس میں تھے۔ گرما اور چکی کی مشقت یہاں دی گئی تھی جس سے اسیران کو تکلیف تھی، گرما اور چکی کے بارے میں معائنہ میں لکھ دیا گیا تھا اور انسپکٹر جنرل صاحب آف پریزنس کو ایک خط علیحدہ لکھا گیا تھا۔ اسیران کی یہ بھی خواہش تھی کہ بجائے دو بارکوں میں رکھے جانے کے ایک ہی بارک میں رکھے جاویں اور قومی اخبارات پڑھنے کے لئے ملیں۔ اسیران کی ان خواہشات کو معائنہ میں لکھ دیا گیا تھا اور جیلر صاحب سے بھی انکے بارے میں گفتگو کی گئی تھی۔ اسیران کو کھانے وغیرہ کے بارے میں کوئی شکایت نہیں تھی۔

۳۰ مئی ۳۹ء **آگرہ سنٹرل جیل** یہاں صرف ۸ اسیران بی کلاس تھے جو کہ ہر طرح سے مطمئن تھے۔ مگر آگرہ کی گرم آب و ہوا سے پریشان تھے جیل میں پنکھا برابر جھلا جاتا تھا مگر آگرہ کی گرم آب و ہوا کی تکلیف اس سے کم نہیں ہوتی تھی۔ جیل اسٹاف ۔۔۔ کوئی شکایت نہیں تھی۔

۳۰ مئی ۳۹ء **متھرا جیل** یہاں ۴۸ اسیران "سی" کلاس تھے ان لوگوں کو باندھ بٹنے کا کام دیا گیا تھا مگر کام کی زیادہ سختی نہیں تھی۔ ۔۔۔ جیل اسٹاف کے برتاؤ سے مطمئن تھے بیڑی سگریٹ کی اسیران کو تکلیف تھی اور قومی اخبارات پڑھنے کی خواہش تھی۔

۳۱ مئی ۳۹ء **فتحگڈھ سنٹرل جیل** اس جیل میں ۳۷۵ اسیران تھے جن میں دس بی کلاس میں تھے۔ اسیران سی کلاس کو سپرنٹنڈنٹ جیل کے خلاف شکایات تھیں، روٹی کچی ہونے کی شکایت تھی اسکے بجائے ستو دیے جانے کی خواہش تھی، اسیران کو صابن کی ضرورت

کم تعداد میں پہونچنے کی شکایت تھی۔

۱۴ مئی ۳۹ء **بریلی ڈسٹرکٹ جیل** یہاں ۳ بی کلاس اور ۸۲ سی کلاس اسیران تھے دس اسیران کو چکی دی گئی تھی۔ باقی کو باندھ، باغبانی اور لفافہ بنانے وغیرہ کا کام دیا گیا تھا اسیران کو خالص گیہوں کی روٹی دیجاتی تھی۔ اخبارات میں پائنیر اور نیشنل ہیرالڈ کی اجازت تھی، اسیران قومی اخبارات چاہتے تھے، سید نذر حسین صاحب سکریٹری انجمن گلدستۂ حیدری بریلی اسیران کی خبرگیری کرتے ہیں۔ اسیران کو بیڑی کی کمی کی شکایت تھی۔

۱۵ مئی ۳۹ء **بریلی سنٹرل جیل** یہاں ۱۳ بی کلاس اور ۲۲۴ سی کلاس کے اسیران تھے اسیران کو شکایت تھی کہ روٹی کچی اور ستو موٹے ہوتے ہیں، دال کچی اور کرکری ہوتی ہے، اخبار نہیں ملتے ہیں، پانی کی قلت اور بیڑی وغیرہ کی کمی کی شکایات تھیں، خطوط دیر میں ملنے کی شکایت تھی۔ حجام کا کوئی معقول انتظام نہیں تھا۔ ایک جمعدار کی بدتمیزی کی شکایت تھی۔ جملہ شکایات کو معائنہ میں لکھدیا گیا۔

۱۷ مئی ۳۹ء **لکھنو سنٹرل جیل** بی کلاس میں بشیر احمد صاحب وکیل صرف اس جیل میں تھے جنھیں قوم کی بے اعتنائی کی بہت شکایت تھی۔

۱۷ مئی ۳۹ء **لکھنو ڈسٹرکٹ جیل** معائنہ کے وقت یہاں ۴ اے کلاس ۷ بی کلاس اور سی کلاس کے اسیران تھے، زیر دفعہ ۱۰۷ - ۲۵ حضرات بھی یہاں مقید ہیں۔

۱۷ مئی ۳۹ء **لکھنو کیمپ جیل** یہاں ۳۱۲ - ۱ اسیران سی کلاس تھے۔

۲۱ مئی ۳۹ء **جون پور جیل** ایک بی کلاس اور ۸۲ سی کلاس اسیران تھے۔ سی کلاس اسیران کو چکی دی گئی تھی۔ مگر معائنہ کیوقت صرف باندھ بٹنے کا کام کرتے تھے لکھنو، امروہہ، گونڈہ، سیتاپور، ہلور، اترولہ، بمبئی کے حضرات اس جیل میں ہیں۔

اسیران کی خبرگیری کرتے ہیں۔ سراج حسن صاحب بھی اسیران کی خبرگیری کرتے ہیں

۱۲ مئی ۳۹ء **بلند شہر جیل** | یہاں ۴۸ اسیران سی کلاس تھے اتلی بٹنے کا کام دیا گیا تھا اخبار "ہندوستان ٹائمز" اسیران کو دیا جاتا تھا، قومی اخبارات کی خواہش تھی یہاں اسیران کے لئے پائجامہ کی اجازت ہوگئی ہے کھانا اچھا ہوتا ہے۔ اسیران کو بیڑی وغیرہ کے کم ہونے کی شکایت نہیں تھی۔ اس جیل میں طلباء اپنے نتیجے معلوم کرنے کے بہت خواہشمند تھے اسیران کی خواہش تھی کہ ان کو صابون اپنے خرچہ سے حاصل کرنے کی اجازت ملنا چاہیئے جیل اسٹاف کے خلاف کوئی شکایت نہیں تھی۔ یہاں مومنین کی آبادی ہے دریافت سے معلوم ہوا کہ صغر حسین صاحب وکیل اسیران کی خبرگیری کرتے ہیں۔

۱۳ مئی ۳۹ء **میرٹھ جیل** | یہاں ۱۰۳ سی کلاس اور ۲۱ بی کلاس اسیران تھے سی کلاس کے اسیران کو باندھ بٹنے کی شقت دی گئی تھی۔ کھانے کے بارے میں کوئی شکایت نہیں تھی، اخبارات میں "ہندوستان ٹائمز" پائنیر اور دو اخبار دیا جاتا تھا، قومی اخبارات کی خواہش تھی، حکیم سید محمد صاحب نیا دواخانہ میرٹھ اسیران کو بیڑی وغیرہ بھیجتے ہیں اسیران میں سے بعض کو ڈلی کھانے کی خواہش تھی۔

۱۴ مئی ۳۹ء **مراد آباد جیل** | یہاں ۴۶ سی کلاس اسیران تھے۔ اسیروں کو باندھ بٹنے کا کام دیا گیا تھا۔ برتن لوہے کے دئیے گئے تھے جس سے تکلیف تھی روٹی کے بارے میں پہلے شکایت تھی کہ کچی رہتی تھی، چنانچہ چونکہ ہم گئے تھے اس لئے خالص گیہوں کی روٹی دیجاتی تھی، وہ لئے کے بجائے چھنے ہوئے گیہوں کی خواہش تھی، بدھنیاں مل جانے کی خواہش تھی تاکہ وضو اور طہارت میں آسانی ہو۔ اسیران کی شکایات کو معائنہ میں لکھدیا گیا۔ خان بہادر سید جعفر حسین صاحب بیرسٹر اور سید آل حسنین صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل اسیران کی خبرگیری کرتے ہیں، بیڑی سگریٹ

جیلوں کا معائنہ

تنظیمی ... کو جیل جب بھی صرف باتوں کا خیال رہتا ہے "اول یہ کہ پروپیگنڈا استقلال اور خلوص سے ہونا چاہئے دوسرے اسیروں کی بہبودی کیلئے جیل ... " دونوں باتوں کی عرصہ تک کمی رہی لیکن بحمداللہ تنظیم المومنین نے اس کمی کو بھی پورا کر دکھایا۔ جناب خورشید مرزا صاحب عرف نواب مجا صاحب حکیم عابد رضا صاحب جوائنٹ سکریٹری کو خاص طور سے جناب انجمن اس مخصوص کام کیلئے جیلوں میں روانہ کیا گیا جنکی رپورٹ حاضر خدمت ہے۔

معائنہ

جناب خورشید مرزا عرف نواب مجا

۲۱ مئی ۳۹ء صبح ۹ بجے بانس بریلی پہونچے اسٹیشن پر انجمن کے ... دیکھے ... لے گئے اور بہت ... جن کی تعداد ... جیل گئے ... سے ملاقات ہوئی۔ سنٹرل جیل میں ... بی کلاس میں جناب ... قیصر حسین صاحب وکیل، نواب جانی صاحب اور حکیم اقبال رضا صاحب ... جن کو حکمہ جیل سے کوئی خاص شکایت نہیں تھی۔ مگر اخبارات اور خطوط کی زیادہ شکایت تھی ... خیال یہ ہے کہ جہاں تک ... میں گرفتاریاں کرائی جائیں۔ ... وجہ سے کہ موجودہ حکومت اب ... کھانا بھی نہیں دے سکتی ہے۔ لباس وغیرہ کا تو کیا ذکر ہے۔ تمام اسیر خوش وخرم ... اسکے بعد سی کلاس کے اسیران ... شکایت بیڑی سگریٹ وغیرہ کی تھی اخبارات قومی اور خطوط کی شکایت تھی۔ جیلر کا طرز عمل بھی اچھا نہیں ہے۔ تنظیم المومنین سے بیرونی اور مقامی حضرات کو شکایت ہے کہ انجمن کا نمائندہ ... اور نہ کچھ حالات معلوم ہوتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ جیل میں

ملنا چاہیئے اسکے بارے میں مناسب انتظام کر دیا گیا تھا۔

۲۶ مئی ۱۹۳۹ء **باندہ جیل** ۳۴۔ اسیران سی کلاس تھے۔ یہ اسیران دہلی۔ لکھنو۔ چھولس شکارپور ضلع بلند شہر کے ہیں پہلے ۱/۲ روز چکی دی گئی تھی۔ مگر اب نہیں۔ اب باندہ۔ نواڑ صفائی، لوہاری کا کام وغیرہ دیا گیا ہے۔ اذان با آواز بلند کہنے کی ممانعت تھی مجلس و ماتم کی بھی اسی طریقہ کی پابندی تھی۔ یہ باتیں معائنہ میں درج کر دی گئیں تھیں۔ اسیران ڈاکٹر صاحب کے برتاؤ سے خوش تھے۔ مختار امام صاحب مختار اور دیگر مومنین باندہ اسیران کی خبرگیری ہر ممکن طریقہ سے کرتے ہیں۔

۲۷ مئی ۱۹۳۹ء **ہمیر پور جیل** یہاں ۴۳۔ اسیران تھے جن میں صرف ۲ بی کلاس کے تھے۔ یہ اسیران ۴۸ گھنٹے سے بھوک ہڑتال کئے ہوئے تھے کیونکہ ہندو کا ہاتھ کا پکا ہوا کھانا نہیں کھانا چاہتے تھے۔ ان کے مطالبات یہ تھے کہ یا ان کا تبادلہ ستیاپور یا بنارس کر دیا جائے یا انکو مثل پہلے کے کچا راشن۔ [illegible] اس بات کے یقین دلانے پر کہ ان کے مطالبات میں سے ایک جلد منظور کرا یا جائے گا۔ ان لوگوں نے کھانا کھایا۔ اسیران کو بیڑی سگریٹ اور اخبار کی تکلیف ہے۔ ہمیر پور میں مومنین کی آبادی بالکل نہیں ہے ان اسیران [illegible] کو معائنہ میں لکھ دیا گیا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دوسرے وزیٹر صاحبان ہمیر پور جلد جاویں اور اسیران کی حالت کو دیکھنے کے بعد ان کو مطمئن کریں۔

۲۸ مئی ۱۹۳۹ء **کان پور جیل** یہاں ۲ بی کلاس اسیران ہیں۔ یہاں بی کلاس کے لئے کوئی علیحدہ انتظام نہیں ہے۔ ۱۰ فٹ لمبی اور اتنی ہی چوڑی کوٹھری ہیں جو قید تنہائی کیلئے مخصوص ہے یہ دونوں اسیران رہتے ہیں اور کانپور کی گرمی کیوجہ سے انتہائی پریشان ہیں۔ مولانا محمد بشیر صاحب کو بخار بھی تھا معائنہ میں ان دونوں اسیران کے تبادلہ کیلئے لکھ دیا گیا۔ اسیران جیلر صاحب کے برتاؤ سے مطمئن تھے۔

... سے اسیروں کو کوئی تکلیف نہیں ہونے دیتے خصوصاً جناب سید حمید الحسن صاحب
بی اے۔ ال۔ ال۔ بی ساکن محلہ کٹرہ متھرا نہایت قابل ستائش ہیں

۲۰ مئی ۱۹۳۹؁ صبح ۶ بجے **کیمپ جیل بنارس** میں پہنچے یہاں ۱۰۰۰ اسیر ہیں جنکو بیڑی وغیرہ کی شکایت ہے، دس اسیر ہسپتال ہیں اور ایک ل ہسپتال میں ہے جسکی حالت بہت خراب ہے۔ سخت مرض نمونیا میں مبتلا ہے جس کو ۵ بجے شام کو سول ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ سنا جاتا ہے کہ جیل کا ڈاکٹر مریضوں کو بے احتیاطی سے دوا دیتا ہے اور توجہ سے علاج نہیں کرتا ہے۔ ۱۱ بجے سنٹرل جیل گیا، اس جیل میں (۷۰) اسیر ہیں۔ سید صلاح ... آج جیلر کیطرف ... کا انتظام ملاقات کرتے تھے یہاں بھی بیڑی سگریٹ وغیرہ کی زیادہ شکایت ہے۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ اکثر اسیروں کو گفتگو صلح میں طوالت کیوجہ سے زیادہ ہوتا ہے۔ ۱۲ بجے تھانہ جیل میں پہنچے ... کو جیلر کے طرز عمل سے بہت زیادہ تکلیف ہے۔ یہاں اسیروں کی کل تعداد ۱۵۰ ہے جن کو اپنے ہاتھ سے کھانا پکانا پڑتا ہے۔ اور جیل ... گھی اچھا نہیں ملتا ہے جیلر نے جیل میں بلانے کے بعد حکم دیا کہ ایک آدمی ایک سے مل سکتا ہے۔ لہذا اسیروں نے ملنے سے انکار کر دیا اور چیخنا شروع کر دیا۔ بیس منٹ تک ہم لوگ جیل کے دروازہ پر دھوپ میں کھڑے رہے جن کی تعداد ۲۵۰ افراد سے کم نہ ہوگی اسکے بعد ہم لوگ جیل میں گئے ہر اسیر پر ... تھا دریافت سے معلوم ہوا کہ جیلر نے اسیروں سے یہ کہکر ملنے کا حکم دیا ہے اچھا آج تو ملو مگر کل دیکھا جائے گا یعنی انتقام ... گا، اس وجہ سے اسیروں میں انتقامی جذبہ ہو گیا ہے اگر جیلر نے بعد میں درشتی سے کام لیا تو اسیروں کیواسطے خلاف برداشت ہو جائیگا۔ اور یقینی کوئی خطرناک صورت پیدا ہو جائیگی۔ سنا جاتا ہے ... بنارس میں ایک تنظیم کمیٹی ہے جس کے سکریٹری جناب ناصر حسین صاحب ہیں اور ایک دوسری جماعت الگ کام ... حضرات میں آپس میں اختلاف ہے اسیروں کی پوری طور سے خبر گیری نہیں ہو سکتی ہے مقامی چندہ بھی وقت پر نہیں وصول ہوتا ہے جس کی وجہ سے کام کرنیوالوں کی ہمت پست ہو جاتی ہے یہاں کے روادار حضرات کوئی دلچسپی نہیں لیتے اسیروں کی زیادہ تعداد ہونے کی وجہ سے خرچ بہت زیادہ ہے

(۲۲) اسیر ہیں مگر وقت زیادہ گزرنے کیوجہ [illegible] نہ ہو سکی۔ بریلی [illegible]
اسیروں کی خبرگیری اور مہمانوں خاطرداری وغیرہ میں بہت زیادہ [illegible] کر رہے ہیں [illegible]
بیڑی [illegible] رہے ہیں [illegible] انجمن گلدستہ [illegible] ۹ بنڈل بیڑی اور سگریٹ دیا سلائی
وغیرہ اسیروں [illegible] داخل جیل کیا۔ مگر سنا جاتا ہے کہ اسیروں کو ملازمان جیل بہت کم تعداد میں بیڑی
[illegible]۔ یہاں ایک تنظیمی کمیٹی ہے وہ بھی اسیروں کا خیال رکھتی ہے اور بیڑی وغیرہ پہنچاتی ہے
اور چندہ بھی قریب مار تنظیم المومنین کو روانہ کر چکی ہے۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ بریلی میں کل شیعوں کی
تعداد ۵۰۰ سے کم ہے جس میں عورتیں بچے بھی شامل ہیں مگر باوجود اسقدر کم تعداد کے بہت جرات سے
کام کر رہے ہیں [illegible] کو جز لائے خیر دے مگر سرمایہ دار اور رواداد حضرات شیعہ بالکل خاموش وہ کوئی
دلچسپی نہیں لیتے باوجود اسکے کہ مقامی حضرات ان کو برابر آمادہ [illegible] اسیروں کا پیغام یہ ہے کہ
بلا اجازت تبرا ہم جیل سے باہر نہ آئیں گے۔

۱۴ مئی ۳۹ء ۱۱ بجے **متھرا جیل** پہونچا بعد درخواست بوقت ۶ اسیروں [illegible] ہوئی یہاں
کل اسیر ۴۲ ہیں جن سے باندہ وغیرہ [illegible] روں کو قومی اخبارات ملنے کی [illegible] ہے
گو متھرا میں بہت سخت گرمی پڑتی ہے مگر یہ اسیر اپنے خیال پر بہت مضبوط [illegible] ہیں ان کا پیام [illegible]
تبرا یا موت۔ ہاں ان اسیروں کو تنظیم المومنین سے سخت شکایت ہے کہ اس کا کوئی نمائندہ ہم تک نہیں پہنچا
اور نہ کچھ حالات ہماری تحریک کے معلوم ہوتے ہیں۔ اسیروں [illegible] کہتے ہیں کہ ہر اتوار کو لکھنؤ والے اپنی عزیزوں سے
ملنے آتے ہیں مگر ہمارے عزیز یہاں کہاں جو ہماری خبر لیتے صرف تنظیم المومنین سے امید تھی کہ اس کا نمائندہ ہم تک
ضرور پہنچے گا۔ مگر وہ بھی لاپرواہ ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اب انجمن نے اپنا نمائندہ بھیجا اور کچھ [illegible]
شہر متھرا میں ۵ یا ۶ گھر شیعہ [illegible] جو ملازمت پیشہ ہیں باوجود اسقدر کم تعداد کے برابر اسیروں کی
خبرگیری کرتے رہتے ہیں اور بیڑی سگریٹ پانی کے گھڑے وغیرہ برابر اسیروں کو پہنچاتے رہتے ہیں۔ اور

مگر پھر بھی تمام آنیوالے اسیروں کو اشٹیشن پر کھانا برابر دیا جاتا ہے اسیران تبرا کا مطالبہ کراچی سے پیغام بلا اجازت تبرا کوئی صلح نہ منظور کیجائے ہم خوشی سے جیل میں رہیں گے پنجابی اسیروں کا پیغام ہمارا نمائندہ بھی گفتگوئے صلح میں شامل کیا جائے۔

۴ر جون ۱۱ بجے میرٹھ جیل پہونچے یہاں ملاقات ہفتہ کو ہوتی ہے بڑی کوشش کے بعد آدمیوں سے ... جب ... کرنل سلامت اللہ ... سپرنٹنڈنٹ صاحب گئے تھے ہمراہ مجھے نواب علی احمد خاں صاحب اور فریدوں مرزا صاحب ... یہاں سی کلاس میں (۱۰۴) ... بی کلاس میں ۲۱ ... جیل سپرنٹنڈنٹ کے ساتھ ...

ہمارے اسیر عافیت سے ہیں میرٹھ میں شاخ تنظیم المومنین موجود جس کے صدر جناب برادرین صاحب جنرل سکریٹری جناب حکیم مولوی سید محمد رضا صاحب اور اسیروں کی راحت رسانی کی کوشش ہوتی رہتی ہے مومنین میرٹھ کیوجہ سے اسیر آرام سے ہیں کوئی خاص شکایت نہیں ہے۔

... لئے بریلی و الہ آباد بعد دفتر ہمراہی جنرل سکریٹری صاحب روانہ اسٹیشن چارباغ ہوا وہاں پہنچکر معلوم ہوا کہ ۵۰ مجاہدین ۱۱ بجے کی گاڑی ... ہو رہے ہیں لہٰذا وہاں ... راسی گاڑی سے روانہ ہوئے بریلی ہوا ۱۲ بجے شب کو پہنچا اور اسٹیشن پر قیام کیا صبح جیل پہنچکر معلوم ہوا کہ جملہ ۸۰ اسیران الہ آباد منتقل ہوگئے صبح ۸ بجے یکشنبہ کو ... بریلی سے چلکر ۱۱ بجے الہ آباد ... مگر ڈسٹرکٹ جیل گیا تقریباً ۵۰ مومنین کا اجتماع تھا جس میں مقامی اور غیر مقامی حضرات شریک تھے الہ آباد کے مومنین نہایت ... انجام دے رہے ہیں ... ملاقات جناب سید صادق حسین صاحب ایڈوکیٹ و سید سردار حسین صاحب ایڈوکیٹ ڈسٹرکٹ ... انجام دے رہے ہیں اول الذکر ... الہ آباد کے سکریٹری ہیں موصوف بہت جانفشانی سے کام کر رہے ہیں، مومنین بیرونجات کے ... مگر بہت بڑی دقت طعام و رہائش کا انتظام امام باڑہ حیات میں ہے جس کا انتظام جناب سید منظور حسین عرف منو میر صاحب ولد سید فیاض حسین صاحب زیارت حسین صاحب بحسن و خوبی نہایت انہماک سے انجام دیتے ہیں، میں نے اول الذکر کو نہایت باخلاق و بامروت پایا بہت ہی منکسر المزاج واقع ہوئے ہیں آپ ہر خدمت مومنین بیرونجات کی نہایت فراخدلی سے انجام دے رہے ہیں میں جناب میر صاحب کے اس جذبہ مذہبی کی داد نہیں دے سکتا۔ اور میں التجا کرتا ہوں کہ جمیع اراکین تنظیم میر صاحب موصوف کو ان کی پرخلوص خدمات پر مبارکباد پیش کریں۔ جملہ انتظام رہائش ... بیرونجات و سامان بیڑی سگریٹ دیا سلائی برائے اسیران منجانب مومنین الہ آباد ہوتا ہے اور کل اخراجات انجمن برداشت کرتی ہے ملاقات اسیران کا قاعدہ تھوڑا غلط ہے جس کیوجہ سے سکریٹری صاحب انجمن شیعیان حیات الہ آباد کی ناتجربہ کاری ہے مومنین کو اسیران سے ملنے میں بہت دقت ہوتی ہے اور وقت صرف کرنا پڑتا ہے حالات جیل قابل اطمینان ہیں کوئی بات قواعد جیل کے خلاف نہیں ہے ملاقات میں سختی ہے کسی اسیر کو کوئی شکایت نہیں سب اسیر خوش و مسرور ہیں۔ (خادم قوم) سید عابد رضا۔ جائنٹ سکریٹری انجمن تنظیم المومنین لکھنو۔



Mr. S. M. RAZA HUSAIN KHAN
of Mithwara Bara Banki, Non-Official Visitor, U. P. Jails,
Enthusiastic Patron of Tanzeem.



ANWAR HUSAIN SAHEB,
B. A., LL. B., VAKIL,
Member Tanzeem.

No. 355E./G. S. I. of 1939.

[illegible] of [illegible]

UNITED PROVINCES.

Dated [illegible], *June* 1, 1939.

DEAR MR. RAZA HUSAIN,

[illegible] please find a list of all the jails where Shia Tabarra [illegible] are [illegible]

A list of all the [illegible] allowed to this class of [illegible] is also [illegible]

Yours [illegible],

(Sd.) H. M. S.

Mr. S. M. Raza Husain Khan,

10, K[illegible]h,

[illegible]

The facilities which have been approved of by the are to Tabarra Agitation s:—

1. Such prisoners are allowed to sleep in the open outside their barracks at night.

2. They are neither handcuffed nor fettered when in transit from one jail to another.

3. They are allowed to smoke at their own expense. A re of tobacco is also allowed to them at their own expenses. There is no if instead of money for the of these articles these articles are by their friends or r in kind.

4. Prisoners in A and B classes are allowed to use pans at their own care being taken that they do not spit about and spoil the of the jail.

5. They are allowed to wear their own shoes in jail subject to such as it may be to impose upon them in this respect.

6. They are not put on hard labour such as mills, pumps, etc.

7. 'B' Class are allowed to wear their own clothes; all C class prisoners to wear jail

8. One earthen lota is to these at Gov-

9. The 'C' Class are allowed letters and

10. A number of books are allowed to them to read and for the use of writing

11. They ('C' Class) are allowed one English and one Urdu to read from the list of newspapers. One such is for 20

FROM

LT.-COL. H. M. SALAMATULLAH,

M.C., F.R.C.P.I., F.R.F.P.S., I.M.S.,

[illegible] of [illegible]

United [illegible]

To

S. M. RAZA HUSAIN KHAN ESQR.,

Non-Official Visitor of Jails,

10, [illegible]

No. 35292/H.-47 G.—911, [illegible], dated May 20, 1939.

SIR,

With [illegible] to your [illegible] on the [illegible] of your visit on May 3, 1939, to Unao District Jail [illegible] the Shia [illegible] to N.-W. F. [illegible] who refuse to take food cooked by [illegible] I have the honour to inform you that these [illegible] have been a source of utmost trouble not only in Unao but more so in [illegible] Camp Jail, where there was no [illegible] of food being cooked by Hindu cooks.

I have the [illegible] to be,

Sir,

Your most [illegible]

(Sd.) H. M. S.,

LT.-COL., I.M.S.,

[illegible]-General of [illegible]

United [illegible]

FROM

LT.-COL. H. M. SALAMATULLAH,

M.C., F.R.C.P.I., F.R.F.P.S., I.M.S.,

[illegible] General of Prisons,

United Provinces.

To

MR. S. M. RAZA KHAN,

10, [illegible]

[illegible]

No. 36244/H.-47 G.—911, [illegible], dated May 23, 1939.

SIR,

With [illegible] to the [illegible] made by you on the occasion of your visit on 14th May 1939, to [illegible] Jail, [illegible] of hard labour to Shia Tabarra [illegible], I have the [illegible] to [illegible] you that [illegible] the hard labour for Shia Tabarra [illegible] have since been issued to all the [illegible] of Jails.

I have the [illegible] to be,

Sir,

Your most [illegible]

(Sd.) H. M. S.,

LT.-COL., I. M. S.,

[illegible] General of [illegible]

United [illegible]

NATIONAL HERALD

34-HOUR CURFEW ON SHIAS

PRECAUTION TO AVOID RIOT

"URS" FESTIVAL AT TILA MOSQUE

National Herald, July 6, 1939.

A special curfew was on the Shias in the city to their houses the day.

T with the general curfew already in force from 8 p.m. to 6 a.m., the Shias in had to confine to their houses for 34 hours since Tuesday night at a stretch, except for a short break of half an hour in the

This measure was taken as a against serious rioting between Shias and Sunnis on the occasion of the annual "Urs", held on at Tila mosque, in the vicinity of T Asafi, the centre of Tabarra

The Pioneer Press, Lucknow.

[illegible] LIVE TAN[illegible]-MC[illegible]

What the T[illegible] did for the comforts of its Tabarra [illegible] in [illegible] jails will be made clear [illegible] the [illegible] lines. All efforts in this [illegible] have been made by S. M. Raza [illegible] Khan Saheb, T[illegible] [illegible] and Syed Anwar Husain Saheb, B. A., LL. B. who [illegible] visited jails on behalf of T[illegible] spent their own money and took pains in [illegible] with the [illegible] for [illegible] all f[illegible] to the [illegible] of Tabarra.

The T[illegible] is very much [illegible] in this [illegible] to S. M. Raza Husain Khan Saheb, T[illegible] [illegible] for this [illegible] work.

MIRZA SAJJAD ALI KHAN,

B. A., B. T. (ALIG.)

(C[illegible] Secretary,

T[illegible] M[illegible],

SHORT N

Police Open Fire On R

US CLASH

AN OFFICER BY CROWD

FIFTY INJURED IN FIGHT

CONCERTED ATTEMPT TO RUSH CORDON

The Police had to open fire on Shia rioters in Lucknow. Fifty persons, three were injured in the clash.

The rioting broke out in front of the at about 5 p.m. when a large crowd of Shias tried to rush the police cordon on the Road, their being, it is stated, the Tila Mosque.

Mr. J. E. Smith, of Police, was mobbed by the rioters. This led to a *lathi* charge by the police but the rioters by and the constables.

The was getting out of control when the armed police, at the main gate of the was rushed to the scene of the and ordered to open fire on the rioters. Three volleys were fired before the crowd

Further arrived later from the Reserve Lines. The outer of the Imambara was cleared of all Shias and a strong police cordon was drawn round it. The injured were removed to hospital.

to the notice of Maulana Saheb that once our people have been dis- [illegible] by some [illegible] persons of the G[illegible] Now to put their high [illegible] at rest and to gain their [illegible] by doing away with their [illegible] it was absolutely [illegible] for us to act upon [illegible] Saheb's scheme unless our demands were fulfilled. If this was done, we assured Maulana Saheb that our people would be [illegible] to a great extent to act upon his proposals, and it will go a long way towards a speedy [illegible]

Some of these demands were discussed with [illegible] Azad even during our first [illegible] It was also made clear to him that by [illegible] we meant that there would be no arrests; we shall be holding our meetings just as we are doing now and others will keep on coming to [illegible] He accepted this suggestion.

On this Maulana Azad said that as far as our first and the third demands were [illegible] he could not possibly accept them unless we declare the [illegible] But for the rest he told us that those demands were in [illegible] and quit apart from the question of [illegible] or [illegible].

After this [illegible] our President went to see Sir Sultan Ahmad. He came back with the definite impression that Sir Sultan was totally in favour of Maulana Azad's plan, so much so that he told another of our [illegible] that if the agitation was [illegible] as Maulana Abul Kalam Azad desired he would [illegible] his departure to Europe on June 19. Instead he would proceed on the 22nd inst. after seeing this tension through

On the 13th inst. we all were invited to lunch by the Princes of T[illegible] There we realised that without a single [illegible] almost all the Shias at Calcutta were totally in favour of [illegible]

With all these [illegible] on our minds we came back to T[illegible] on June 15, 1939, at about 3 p.m. After coming here we [illegible] all these facts before Shamsul Ulama [illegible] Nasir Husain Qibla and Shamsul Ulama Maulana Najmul Hasan Saheb Qibla. It was decided at Calcutta that the final decision of this question will lie with these two [illegible] It is well known now that after [illegible] the situation and [illegible] people from other provinces our [illegible] came to the [illegible] that the [illegible] should not be [illegible] under the [illegible] for the reasons best known to them

I was [illegible] when I saw [illegible] Abul Kalam Azad's second appeal in *The Pioneer* in which he [illegible] that he did not give any promise to us. But to my mind there is not much [illegible] It is all due to perhaps some [illegible] us and Maulana Saheb. That [illegible] is not very [illegible] The net result of all this is that we stand just where we were, and unless an [illegible] of peace is created by the [illegible] of our [illegible] I am afraid, no such question as [illegible] or [illegible] can arise.

of T who
with Azad at why he
of Tabarra



Sitting from Right to Left—

(Nawab) Mirza Sajjad Ali Khan, B.A., B.T., (Alig.), *General Secretary.*
Syed Asghar Hasan Sahab, B.A., LL.B., retired District and Session Judge, *President.*
Moulana Mirza Zamin Husain Sahab,

Standing—

Nawab Ladley Mirza *alias* Phundan Sahab, *Treasurer.*
Lieut. Nawab Sultan Ali Khan Sahab, A.I.R.O. Qaed-e-Azam
Syed Shabbir Hasan (Qateel), *Secretary, Propaganda Committee.*

up between the two sections of It was with this idea that he had started taking interest in it. He told us that he had a scheme in his mind which consisted of three steps. The first step, to him, was that we should suspend our at so that an atmosphere of peace be created and the Sunni leaders may be induced for a Then the next step would be that he would call a joint of the Shias and the Sunnis at Calcutta over which he himself would preside in spite of the fact that he was too ill to move about. We admire the spirit with which he was taking the trouble to bring about this dispute to a end. In this of the Shias and the Sunnis, he said, he would place this present question of *Tabarra* and If the conference would come to some it would be the best way to put an end to the present unrest and to create a lasting and good will between the two of Islam. In fact it would be the best solution, as he for the present problem in the interest of the Islamic world if Shias and Sunnis could come together by a mutual settlement without the of a third party. And if this could be done the third step in the link would not be required at all then. But if the proved a failure then he would give his own advice to the of the U. P. as to what should be their policy in future in regard to *Sahaba* and *Tabarra*. In this way he hoped that a way out of the present tangle was possible.

All this he assured us, would not take more than twelve days in all, for which time he wanted us to suspend the agitation.

We repeatedly Abul Kalam Azad as to why he put so much stress upon the of the Was it not possible to hold the without the But to all this he answered that he had chalked out a definite scheme in his mind for which of the was It would not be possible at all for him to proceed even one step in this connection if we could not suspend our for a short time. He felt so very confident that if we worked to his desire he would be successful in his plan.

All this talk of Azad was a of the that had taken place between him and Sir Sultan Ahmad and Muhammad Saeed Saheb. Now we Saheb to give us another opportunity to see him the next day so that after the question amongst we may be able to come to him with a definite idea. Maulana Saheb was good enough to allow us two interviews the next day, one in the morning and one in the evening, when he would like to see our President alone.

In the evening that day we were invited by Prince Safder Jah Bahadur, grandson of His Late Majesty King Wajid Ali Shah. After we had concluded our talk Azad for that day we went

to Prince Safder Jah's house at 8, Street. The Prince entertained us very From here our wired to Sir Sultan Ahmad him to come to The next day Sir Sultan Ahmad arrived from Patna in with the request of our

On June 13, 1939, Mr. Naqavi and Zamin Husain Saheb went to see Abul Kalam Azad on our behalf in the morning as But this did not prove to be of much use. In the evening our was to go to Azad. Sir Sultan Ahmad had asked him to see him (Sir Sultan) before he went to Maulana Azad. But this could not be

In the we drafted out a few which I give below:—

1. All the cases under Section 107, Cr.P.C., should be at once and all the Shias under that section should be released

2. Thirty visitors to be for the Jails, out of these ten to be for all the Jails in the U. P. and 20 persons in different for the local Jails. These visitors to be named by

3. The security which has been from the Alwaiz and the Sarfaraz presses should be and be given to publish all the Shia which have been banned.

4. Mr. in charge Chowk Police Station and Mr. Hamid Ali, in charge Police Station to be to some other districts.

5. All the on our in Jails to be

6. There should be no in the way of who have courted arrests, in their services after their release.

7. There should be no in the of the in their after their release.

8. All the who have courted arrest should be before their reopen.

These were placed before Abul Kalam Azad and he was by our to before we could be able to take any steps towards the of the movement for a short time. It was made clear to Saheb that the sentiments of our people at were running very high and it be possible for us to the unless these were complied with. The main idea in presenting these was to create an atmosphere of peace and in our people. It was brought

"Below is a copy of the letter from the to me from Juhu and dated July 1, 1939:

"'Dear Friend.

"'I thank you for your letter of June 19. As I get the time, I will try to read the you have sent me. It is a difficult job for me. I have so many things on hand that I cannot do justice to the study , it grieves me that the matter cannot be adjusted by the united effort of the two seems to me, an outsider, to be simple. From your letter I gather that nothing emerged from your visit to the Sahab.

Yours ,

(Sd.) M. K.

"There was no sent to the as in *The Pioneer*."

OUR ATION TO CALCUTTA

by

Mr. Jafar Raza, B.A., LL.B., General

On the of the first appeal by Abul Kalam Azad from Calcutta for the of our *Tabarra* for a short time the Shia public was anxious to know what our decision would be. But by the appeal itself we could not come to any speedy decision.

In order to the a little better before giving an answer to Saheb's appeal our decided that ten members of the who, more or less, parties should wait upon Saheb and have a face to face talk.

With this point in view our which of the following

1. Syed Asghar Hasan, Tanzim, 2. Nawab Mirza Sajjad Ali Khan, 3. Nawab Ali Khan, 4. Mirza Zamin Husain, 5. Shabbir Hasan Qateel, 6. Nawab Ladley Mirza, 7. Syed Ghulam Hasnain Naqavi Vakil, 8. Nawab Faiyaz Husain Khan of 9. Lieut. Nawab Sultan Ali Khan, and myself, left for Calcutta on June 10, 1939, with the sanction of the

Next day when we arrived at Patna we found Ali Sajjad Saheb, Rais, Gulzar Bagh, at the station and who had come to see us. He us that Sir Sultan Ahmad had come to Patna that very morning from He us to Patna City Station.

At the appointed time we went to see Saheb and had a talk with him for about one and a half hour. In this talk Azad told us that he could not tolerate the difference that had cropped

months without the end being even now in sight! of Shias freely Yes, these are the shadows of the Purna in store for the and other on of complete independence. This is perhaps a to your call for formation of a Peace Brigade. What an angelic has succeeded to the satanic of yore! Sunnis enter the Council glasses and and tearing Government books and records and Shias are with a share in the punitive Police Tax! What an and soul raising justice Mahatmaji! I wonder if you would give your blessing to all this.

Kindly keep the papers with care to return them to me after you have fully done with the matter.

The picture would not be without adding that the Press and newspapers of a section of the Muslim is wholly strangled.

With kind regards,

Yours ,

SAIYID HASAN,

Retired District and Judge,

P.S.—I shall not publish your kind letter without your permission. On my part I shall have no to the publication of this letter of mine, though I shall myself not do so without obtaining your

WHAT M. GANDHI SAID TO SHIA DEPUTATION

STATEMENT ISSUED BY

July 9.

to the reports in *The* the *Herald* of July 6 last that Gandhi had to the Shia who had recently waited on him in connection with the *tabarra* agitation, that they had not been able to make out a case, Saiyid Asghar Hasan, retired District and Judge and of the in a Press denies reports and says that there is no truth in the statement that Mahatma Gandhi had said of the kind in the reports.

Asghar Hasan, leader of the states: "As a matter of fact, even if the held mentioned in the report, it is not to be expected from a person of the Mahatma's position that he would convey his views in such language.



MAHATMA



SYED ASGHAR HASAN SAHAB,
President Tanzeem.



MOWLANA AZAD.

Your advice to the civil of reciting *Tabarra* publicly is clearly based upon your belief in the good sense of the Sunnis on which you advise us to leave the matter. While there are persons of the noblest ideas and highest in our sister community of the Sunnis I have not the least in saying that the sponsors and of are swayed by the only feeling of triumph over the Shias in this matter and cannot be relied upon to be guided by any good sense. Dear I cannot understand why the tyranny and cruelty of the two one of the 11th 1938, and the other of the 30th March, 1939, cannot at once be done away with, which would result in the of *Tabarra* for good. It may be that the Sunnis would again start the But you may rest assured that it would be feeble and when not backed by the Government with the object of creating a certain This is the opinion voiced in the Press by Sunni leaders. The Government should, have the of righting a wrong that had been done and doing the right thing even if the does not cease.

I wonder if you came across the appeals in the papers by (1) four Sunni and three Shia of the of the U. P. Legislative Council and (2) 22 Muslims from Simla out of whom only four are Shias that the *status quo* before the issue of the two should be restored. Mr. Aziz Ahmad Khan, a Sunni M.L.A. of U.P., has also the same opinion in a very recent issue of *The Pioneer*. The *The Pioneer*, the *Leader* and the *Amrita Bazar Patrika* also hold the same view. There is thus solid Sunni and weighty opinion in support of this view.

The way in which this of *Tabarra* has been carried on for more than 2½ months in which 12,000 persons have gone to jail is

Three Shias have been recently on the public highway in broad daylight. There is an in a section of the public that the Police is the There are eye-witnesses who are not coming forward for the fear that as the Police does not want the culprits to be they would incur the displeasure of the Police by doing so.

There are two Sunni of Police who have been stationed at Lucknow for a large number of years and whom the Shias believe to be the main of the mischief of Their names are and Hamid Ali. They would, be more than human if they did not do their worst for the Shias and their best for the Sunnis in the present state of feeling between the two communities. For over a year have been passed asking for their transfer from but the is adamant and these are freely the Shias from day to day.

Maulana Azad has made it a to his taking any action in the matter that the *Tabarra* should be The did not lay down any such with regard to the and issued the of the 31st March, while it was at its highest.

The were made to Azad at Calcutta when the Shia waited upon him recently, with a view to create a peaceful for the Shias to the of

(1) and Hamid Ali, to be from (2) to the *Tabarra* to be restored, which existed before the Benares jail since when extreme severity and have been imposed in the hunger strike of the in the Benares jail; (3) Cases under Section 107, Cr.P.C., to be This would be justified in view of the manner in which such a huge agitation is being carried on, even after the of the murder of three Shias in broad on a public road; (4) Order for demand of from the Shia presses of Alwaiz and to be and these presses and the Shia papers by demand of allowed to and appear; (5) Shia students who have gone to jail *Tabarra* to be released by the 8th July when the schools and the open and there should be no in their their classes; (6) of should not be made to suffer for having taken part in the and their service should remain (7) Twenty visitors to be to obtain the views of the about the of the *Tabarra* agitation and the terms on which it should be finally closed, as well as for seeing their and the same in case no settlement is arrived at and the have to serve the full term of their his to give effect forthwith to all these with the of Nos. 3 and 4, on their merits of the of the About Nos. 3 and 4 he said that he would have that also done on the of the

After a lasting for three days our has decided not to suspend the in the present circumstances though it would be ready to the when more for are brought about.

Permit me, to present a picture of the achievements of your as it is in alone.

What a sight to see a passing under the of the Police and of the British to please one section of the and upon the feelings and self- the other What a sight for Lucknow being ruled by Section 144, Cr.P.C. and curfew order for more than four

curses upon the first three Caliphs. Whilst one can understand the right of publicly praising people, is there such a thing as the right of curses upon dead men? Is it a part of The right of *Tabarra* cannot be derived from the Holy Quran for the simple reason that the came into being only after the death of the holy Prophet. I would like you, to me on the duty of saying *Tabarra*. I should readily grant that there can be no duty of praising the Caliphs, not in public places and in the of those whom recital is known to offend. , subject to what you might have to say to the , I would advise you for the sake of peace to civil and stop the public recital of *Tabarra* , leaving it to the good sense of the Sunnis so to act as not to wound the of their Shia

I have not written this letter for You have been good enough to ask me to give you my candid opinion and I have given it as a friend. If it helps you in your decision in with my advice, you are at liberty to publish this letter. I am not sending a copy of this opinion to . It is simply meant for you and the friends who you and on whose behalf you had come.

Yours

M. K.

Dear

I thank you very much for your kind letter of the 12th instt. which I received on the 16th on my return from where I had gone in a to A. K. Azad, in with the and *Tabarra* .

that about 12,000 of my your men, and fellow human beings have either come back after or are rigours of the jail life, which have been lately, it is not too much to expect that you would go through the printed matters on the of and which I am In this also you would find an answer to your query about the duty of saying As desired by you I would try to clear your mind on your that "the right to *Tabarra* cannot be derived from the Holy Quran for the simple reason that the came into being only after the death of the Prophet. You seem to think that *Tabarra* consists only of curses on the three Caliphs. That is far from being the case. We justify the invocation of the of God on certain as they belong to classes of persons whom God has himself cursed in the Holy Quran, *e.g.*, *laanat* upon those who utter falsehoods; *laanat* upon those who the weak; *laanat* upon those who spread or create (please see p. 2, col. 1, paragraph 2 of the of 1st May enclosed).

I, [illegible] appeal to you, in the good name of Islam which is dear to all of us, [illegible] our [illegible] may be, in the good name of holy Prophet whose birth in this month, we are [illegible] and in the name of peace and goodwill which must be the [illegible] of every [illegible] to satisfy the Shias by [illegible] the *com-* [illegible] as you must have satisfied the Sunnis by the [illegible] yesterday.

I should add that the [illegible] to the Premier which I handed over to you may be [illegible] only if the [illegible] is [illegible] as it was on that [illegible] that the [illegible] was filed.

Yours [illegible]

(Sd.) Sultan Ahmad.

DURING THE [illegible] E OF MAY THE [illegible] TELEGRAM WAS SENT BY ME TO [illegible] TMA [illegible] AT RAJKOT.

T [illegible]

To [illegible] Gandhi

Rajkot.

[illegible] in full swing at [illegible] Karachi and Bardoli resolutions [illegible] to winds ten [illegible] Shias in jail for their [illegible] religious rights crushed by [illegible] your [illegible] and [illegible] kindly fix date for deputation.

MIRZA [illegible] KHAN,

General [illegible],

"My [illegible] clear [illegible] can come any day except Monday before twenty-fourth."

Gandhi.

Letter of [illegible] to Sd. Asghar Husain, [illegible]

Segaon,

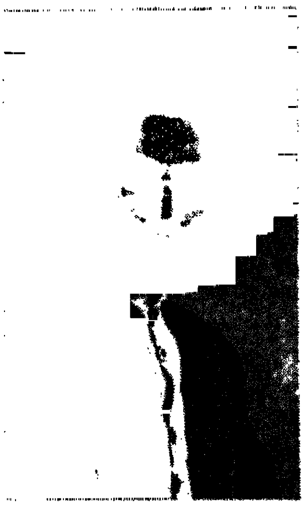
Wardha,

12-6-'39.

Dear Friend,

I have sufficient papers in front of me, to enable me to [illegible] a tentative opinion upon the [illegible] I have a long letter from Pantji and printed papers giving me what [illegible] to be an unbiassed version. This much seems to stand out clearly that whereas *Madh-e-Sahaba* is praise of the elected Caliphs, *Tabarra* is

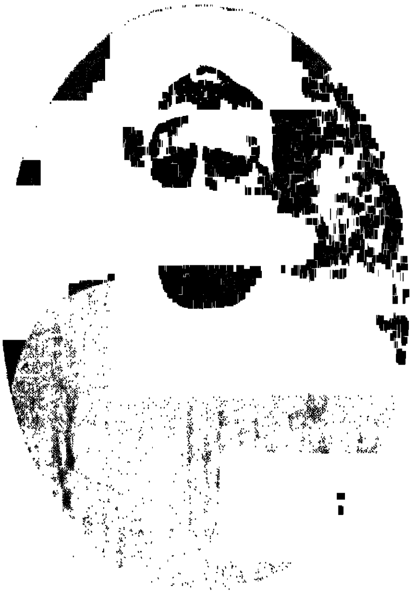
[illegible] of T[illegible] [illegible] who visited [illegible] at Rajkot on 23rd May, 1939, to the [illegible] and Madh-i-Sahaba [illegible]



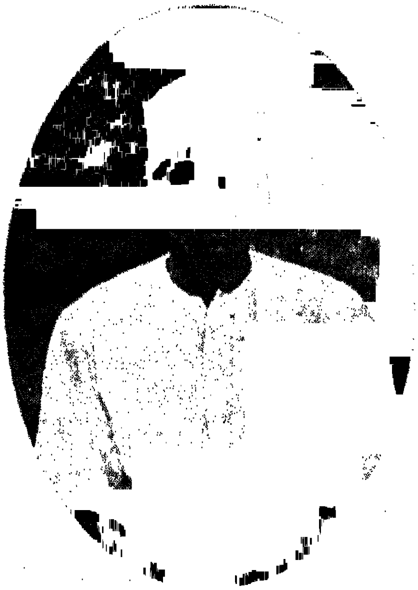
[illegible] PUNJAB MOULANA MIRZA YUSUF HUSAIN SAHAB



MAHATMA GANDHI



SYED [illegible] HASAN SAHAB, *President Tanzeem.*



NAWAB MIRZA SAJJAD ALI KHAN, *General Secretary.*

We Shias have so far in spite of the greatest and . Having quite the Congress creed and you have taken our and patient forbearance for signs of You will soon be undeceived. Do not, Mr. Pant, fear that we shall burst into the Council and break your head with books or baskets; it is hardly worth while and, in any case, the Shias have never descended to such tactics. But since you have, in your blind ness of power, decided to suppress us, simply because we are a small minority, we want to show you how an weak and helpless minority, to the path of can protect itself against its It is no longer a mere of any recital or it is now a of the honour and existence of our Honour, as you seem to have utterly forgotten, Honourable Mr. Pant, is far more than life itself, and there is no sacrifice that we are not to offer. We might conceivably perish in our honour; but do not count upon it. If you still some history you would realise how even unarmed right can be against sheer might. It is not and never the tyrant over the weak and . That is all that we have to say to you, Mr. Pant.

Monday, May 8, 1989.

Ali Manzil,

4th May, 1939.

Dear Mr. Kidwai,

You you told me night before last at the house of the Premier that the of the 31st March, 1939, was likely to be withdrawn this morning and that the Sunni leaders who were behind the had also given that after the procession and meeting of , they would make a request to that effect to the On the that the was likely to be I handed over an application signed by a number of Shias for for a and a meeting to them. again, at 8 a.m. you kindly gave me a further definite by that the in question will be this morning and the of *Madh-e-Sahaba* at a public place and in will be for ever and the that I handed over, will be later. Under these I had asked the of my that they should abstain from any act which may even interfere with the or the meeting, or in any way obstruct those who were desirous of them, and I feel that I was justified in doing so. The result was that both the and the meeting took place yesterday without any hitch. I had further told them that their application for a and meeting as a *quid-pro-quo* to the Sunni and meeting will be considered by the Government later.

You will [illegible] that this is my third visit to [illegible] in [illegible] with the effort which I [illegible] three weeks ago to find a solution of the [illegible] and *Tabarra* [illegible] at [illegible] You also know that I paid a visit to Calcutta to meet [illegible] Abul Kalam Azad while the Premier and you were also there. My whole anxiety was that a solution should be found which may be [illegible] both to the Sunnis and Shias and the solution should [illegible] from the [illegible] the [illegible] the highest that was [illegible] either by the Hon'ble Hafiz [illegible] Ibrahim or any other person [illegible] in the solution of this [illegible] was that the right secured by the Sunnis by the [illegible] may be [illegible] by them only this year and not that it will be [illegible] every year. [illegible] my [illegible] was, that the Sunnis as the major section of the [illegible] should rise to the [illegible] and having secured an order from the [illegible] in their favour, show their [illegible] and [illegible] the right secured under the order as a gesture to the Shias, and I gave the [illegible] that this gesture will be responded to by the Shias with such [illegible] that not only the existing [illegible] the two [illegible] will [illegible] but that a new era of peace, [illegible] and indeed [illegible] will be ushered in [illegible] to the [illegible] credit of the two sections of [illegible] You will please [illegible] that [illegible] this period I hardly referred to the [illegible] or [illegible] of the [illegible] under [illegible] I allowed no [illegible] matter to be brought in, during the [illegible]tions. Right through, I [illegible] on the [illegible] that a proper order has been passed by the [illegible] so that the solution of the problem may be confined to a [illegible] issue. The whole of the civil [illegible] which has so far resulted in about 8,000 Shias of all classes being [illegible] in jail, was directed against the *com*[illegible] in [illegible] and any solution that had to be found to ensure goodwill between the Shias and Sunnis and restore peace for ever, had [illegible] to be on the basis of the [illegible] of the [illegible] whether before the exercise of the right given under it or after the exercise of it. [illegible] the [illegible] of the [illegible] between 1905 and 1912 and again since 1935, and the reports of the Piggot [illegible] and the Allsop [illegible] and the [illegible] passed by the [illegible] on these reports, the [illegible] for [illegible] within the last three or four weeks, could not be and were, indeed not on any basis other than what I have stated above.

I am sorry I had to write this long letter to frankly explain to you my position [illegible] the Shia [illegible] and you. [illegible] there has been any breach of faith by the Sunni leaders, who gave the [illegible] to the [illegible] that they will [illegible] the exercise of their right given by the [illegible] to them, is a matter between them and the [illegible] But I am sure you will agree with me that [illegible] which were given to me by you which I [illegible] to the Shias, must in all fairness be redeemed, and this, without any delay, for delay involves unthinkable consequences

the fault of lies in this that it has dem to the non-Shia public that the Shias are also a living and self-r com-munity, proud of giving from its fold the leaders of Muslim thought and political and capacity for sacrifice and endur-ance both in men and money even most of its wealth and persons have almost kept aloof from the agitation. of in the press by Sunni leaders is making the Shias sive of the outcome of any If about *taziadari* is brought under no Shia will have to do with it. What is the required for? Let the two of 11, 1938 and March 30, be and the *Tabarra* will come to an end. Does it accord with Mr. sense of justice that Shias should suspend their be-fore a is reached, while no such was laid for the Sunnis to stop the before the of March 30 gave them the right to take out the

AND NOW MR. PANT ?

You have a very short memory, Mr. Pant. It is not very long ago that you, with other used so to the British in India for on their *izzat* and for enforc-ing their rule with the help of police arms and British Yet this is precisely how you have yourself your utterly order in regard to In fact you have proved yourself a very quick and apt learner, for never even in the most days of the British Raj did we witness a more blatant and of the of might as the Pant which was treated to on May 3. There is no doubt, Mr. Pant, that you are getting old and feeble; your memory is fast failing you. It was only the other day that you twitted in your usual lofty manner the of the con-ference for a "purdah party" in order just to make speeches which they did not dare utter in an open This was, as we said, only the other day, and yet we now find you a *purdah* procession since you were bent upon having a pro-cession and could not, for fear of public opinion, risk an open public Was it for fear of Shias that police force, British troops and barbed wire and the rest of the of iron rule were pressed into service? Hardly, for the Shia is numerically so small and weak and it has never so far adopted methods of violence inside the Council or outside. In any case you yourself believed the Shia to be lifeless and have con-tinued, in spite of the who have courted and are daily courting arrest, fondly to believe that the Shias would soon die out from exhaustion. We are sorry not to have been able to oblige you in this matter, Mr. Pant. But you have at any rate the of having your sense of power, prestige and vanity; the has

been taken out for the first time in the history of any country in the world, even though in *purdah* and under the escort of the [illegible] satanic British troops. We wish you all joy of the honour and glory of such a victory, [illegible] Mr. Pant.

But, as you seem to be getting so [illegible] and short [illegible], let us remind you, Mr. Pant, of the history of the Congress and, if you will forgive the [illegible], also of the [illegible] for which the Congress had stood. The [illegible] could not for long be suppressed by British [illegible], by which you swear to-day and the victory of might over right was all too brief. Do you really think that you will succeed where the British, your *gurus* and other [illegible] rulers have failed?

But let us talk of the future, of the day when you, [illegible] Mr. Pant, will have to reap a [illegible] The Shias are a very small [illegible] and possess little worldly power. But you are very much [illegible] if you hope that you will be able to [illegible] us, much less crush us out of [illegible] If your [illegible] even to the fringe of Islamic history you would be aware that we Shias have in our blood [illegible] powers of [illegible] and sel[illegible] and, with the [illegible] of the Karbala sacrifice as our eternal flame of [illegible] we have always thrived on [illegible] The more we have been [illegible] the [illegible] have grown our roots in [illegible] Ask your [illegible], the [illegible] Hafiz, and he will tell you that we have gone through far more terrible trials and [illegible] ordeals than you can ever be [illegible] to inflict upon us, and yet we have [illegible] We are [illegible] for all the [illegible] that you may have in store for us. We shall not swerve an inch from the path that our most [illegible] rights as well as truth, justice and honour lay down.

The Shias would not have resorted to [illegible] if your action had the least support of a judicial [illegible] custom or any other moral [illegible] But, in order to placate your bigoted Sunni friends and perhaps, in a [illegible] to win over the major [illegible] among [illegible] you have acted without even a shred of legal or moral [illegible] You have gone against the [illegible] custom in every single Muslim state; name if you can a single place in any *Sunni* state in India or in any Sunni country outside where a [illegible] has ever been [illegible] You have treated as scraps of paper reports of two [illegible] you have acted against their clear [illegible] You have [illegible] to the world that the Karachi [illegible] of the [illegible] justice and protection to [illegible] has no sanctity or [illegible] for you. You have dragged the fair name of the [illegible] into the mire and made it appear that the [illegible] of the Truth and Justice, the bedrock of the [illegible] are but showy bubbles. You have betrayed not only the Shias but also the [illegible] and the sacred cause for the [illegible] of which you were put into your present high office. But let us assure you that the [illegible] can and will do without such as you, and the Shias can and will take care of [illegible] in spite of you.

"It is to dwell upon the started by either party to to pass orders to it. A permanent settlement, on lines it may be, can be arrived at only by the mutual consent of the Sunnis and Shias.

"We, however, wish to make it quite clear that nothing is further from our thoughts than to suggest the of any Sunnis and Shias in the exercise of the by them prior to the present controversy."

The have signed the appeal:—Sir Shafa'at Ahmad Khan, Sir Sikandar Hyat Khan, Premier of the Punjab, Mr. A. K. Fazlul Huq, Premier of Bengal, Sardar Tahir Head of the Bohra community, Malik Khizar Hayat Khan and Mian Abdul Haye (Punjab Ministers), Sir Mirza Ismail, Dewan of Mysore, Sir Syed Sultan Ahmad of Patna, Nawab Isar Ali Khan of Lahore, Khan Saheb Agha Ali Khan of Sir Yakub, Sir Khurshaid Ali Khan (of the Council of State), Sir Yamin Khan, Sir A. H. , Sir Haroon, Sir Ahmad, Mr. A. H. Sir Sher Khan, Mr. M. A. Rahman Sir Raza Ali.—A.P.

The Pioneer, *June 3, 1939.*

MUSLIM LEAGUE A... DEPLORED

SYED ASGHAR HUSAIN'S STATEMENT

Syed Asghar Husain has issued the in connection with the of Mr. Abdul Waheed, of the Muslim League, the —

"I have read the of Mr. Abdul Waheed, the tary of the Provincial Muslim League, in papers on the controversy. His on the up of Muslim and the League is belated and an instance of being wise after the event. Why did not Mr. Waheed stop the mischief at the source when the was started in with the Congress? Any person of any should have expected the present as a to that culas it did in the of March 30, unless it was thought, as was probably the case, that the Shias were such an insignificant minority that they could be crushed even without groan being allowed to escape their lips."

LEAGUE'S ATTITUDE

"Mr. Waheed and the League, while always tion of the for of the Muslim not only looked upon the *Madh-e-Sahaba* with complacency but

at the of the Muslim in its minority of the Shias. Mr. concern for the welfare of the Muslims as the of their and ruinous of sending 2,100 Sunnis to jail has risen to life but not before the lapse of about three months after the and after going to jail of more than 12,000 Shias and the murder of three of them on the public in broad

"Mr. Waheed has thought fit to express an opinion on the merits and of I wonder if he has any tion on idol worship which is the religion of the in India. It would be to know his views on so many *urses* of Sunni *Pirs* the length and breadth of India being by music and dancing and of very holy persons under the of the vocal and music of the *Qawals*. What does he think of human blood, not that of being shed, because some on an of passes with music before a mosque in which are deeply and engaged in offering prayers to the God of all Let the Shia of the Muslim League probe their and declare they in this of their feelings and belief about by their . The Shia public have a right to know whether even these persons belong to their , to whom the of Husain and its are the means of their belief in the truth of Islam. 'What is Islam without ' said Ali, a staunch Sunni."

"Mr. Waheed takes this of having a fling upon the who have never rushed to the of like the Sunni Ulema, whose alliance with the is the cause of the of the Muslim League. His attack upon the is still more He should ask and the Raja of if he can rely upon his in a matter like this, who will tell him that at the time of the of the the goal by me as the first was that the should, in course of time, become a part of the League, which should form a part of the There were hopes of it at the time because for of were going on between the League and the In fact this policy of the brought it in serious conflict with the Shia Political which had decided earlier to offer to the Congress."

"Mr. Waheed either forgets or ignores the vigorous co-operation of the with the general Muslim public on the occasions of (1) the Day, (2) the death of Mustafa Kemal and (3) the day, without which those would certainly not have been the grand success they were. Yes,

publicly and loudly, and there was no for taking out a for the purpose, nor was there any religious decree behind it. What had been allowed to happen in had never before in India nor in any Islamic country of the world.

FUTILE

An Attock message says:

That a of the *Tabarra* can be arrived at only through and that to that end will be futile, is the view by Syed Lalhad Shah, M.L.A., Sajjada Nashin, Darbar Ghaucia Alpa, in the course of a to the Press on the Shia-Sunni which is going on in

He says: "A of these I assure them, will in no way be an on their ties, and keeping in view the of the (the truce reached by the Holy Prophet at), this wise policy will be in with the Islamic Law".

I P

He adds: "I have studied the of Sir Muhammad Yakub and the Premier of Bengal, and my own opinion, which is fully by one of the most leader of the Shia Moulana Zafar Mehdi Sahib Naqvi is that both Shias and Sunnis should agree to forgo the of *Madh-e-Sahaba* and *Tabarra*. This will be in with the previous practice in this country.

"I am sure that the U. P. C will do their utmost to act on this suggestion."—United Press and A.P.

Pioneer, W *May* 24, 1939.

SHIA-SUNI ' APPEAL.

"BOTH PARTIES MUST GIVE UP CLAIMS".

SOLUTION ONLY BY

Simla, June 2.

The joint appeal has been issued by Shia and Sunni leaders for the of the and *Tabarra* controversy:—

"The *Tabarra* in has reached a critical stage, when its are being felt outside Lucknow. We earnestly appeal to our of both sects to avoid a split in Islam. The dispute is of a nature and we would forfeit the respect of all people in and outside India if we fail to settle it among ourselves.

"Indeed the is If we allow circles to exploit our it must make the position in the country weak and thus damage our vital interests in political and other spheres.

"Some of us had the of visiting recently and with the of both parties. We have given very careful to the solution which allows the Sunnis to take out a reciting The Shias would march in a reciting articles of their faith, such recital does not an offence. The is to be in favour of the

it may have for a section of the people in we have no in it, as it will expose the Sunnis and Shias of to the risk of a breach of peace twice a year.

"It is only a and offers no cure for the malady. Our object should be to find a solution of the which might be with the of both parties. We venture to hope that in finding a solution the Sunnis will bear in mind that in no Sunni country is a taken out for the purpose of reciting publicly and the Shias should that a for public of *Tabarra* does not find a place among the rites in Iran.

OF

"The Sunnis had their right to take out a and recite upheld. Further they this right. The Shias in their turn that their fight was not with the Sunnis. As a token of by the parties towards each other the giving up their right, by the Sunnis to take out a with public of and the by the Shias of their demand for a with public recital of *Tabarra* would, in our opiniin, offer a basis for an

"We have a large number of Sunnis and Shias of several and they think that on the lines above would afford a solution to the We should not be to exclude from other which may possibly be brought

PERMANENT BASIS

"But we are quite about two points. In the first place, the should not be of the nature of a truce, but must be on a permanent basis. Secondly, it must be the result of an agreement between both parties.

In the meantime the Muslim mass contact was subtly, launched. It is significant in this that the of March 31, was to the of the Ahrars. From this the present struggle ensued.

IRRITATING

The present of *Tabarra* is said, to be signed against the said But what has this given to the Sunnis? The outcome of their and ruinous struggle has been that they have been allowed to take out only one in a year at an -way place with and safeguards, at the cost of precious Muslim and no less than Rs. 1 lakh in punitive tax.

If the Shias had not been enough to start their *Tabarra* agitation, Maulana Husain Ahmad and a handful of Ahrars would have been left to their own devices and the would have died a natural death. With the start of the Sunnis again rallied round the thinking that, as the Shias were agitating, what the Sunni leaders had must be very

The irony of all this is that the Shias profess their to be directed against the but in practice they indulge in abuse of the heroes of the Sunnis, which is sure to wound the deepest susceptibilities of the latter. How this affects the Government is a mystery.

SECTARIANISM

I consider sectarianism to be the greatest sin in Islam and the Sunni, Shia and the Kharjee are to my mind wholly repugnant to Islam. But I cannot find it in me to restrain my tion for this perverted of and abuse. I am prepared to accept their right of claiming Hazrat Ali as the first rightful Caliph. They may make history their religion, though I am afraid they cannot undo it. Publicly to curse and abuse the three Caliphs, however, is against all traditions of Islam. If the Shias insist on exercising this unique right of "cursing" it is to conceive how the solidarity of Islam can be

As for the Sunnis, the Ahrars, no is too severe for them either. In a talk with Abul Kalam Azad in 1937, I remember his words on this subject to be. "For 1,350 years the attitude of the Shias has been But the Sunnis of Lucknow, too, have made by their present behaviour."

DANCING LIKE PUPPETS

The leaders of the *Madh-e-Sahaba* movement, who to be carrying on war against the Congress Government, were, in fact, conspiring with them. It is indeed for the Muslim cause that

these leaders dance like puppets to the tune of the High and can be made to do if it is to weaken the Muslim League and catch the eye of the leaders. There is not the least shadow of doubt that the present struggle was started as a political weapon against the Muslim League. The Ahrars have been in so many words that, "this will spell death to the Muslim League" and they have tried to do their worst in this The very slogans, "Death to the Muslim League" and "Long live the national " betray their

the Shias, led by Sir Wazir Hasan and his army of Shias. the Muslim League with equal enthusiasm. Thus both the parties were guided by and united together to weaken the Muslim League. The fact that, in spite of on *jehad* against the neither Maulana Husain Ahmad, the V of the Congress resigned from that nor did the itself take any action against him, reveals that he had the if not the support of the P.C.C., too, resigned from the office but not from of the

Cannot the take a lesson from the fact that these leaders would make any sacrifice for the right of taking out a only once a year and would remain silent on such grave as Vidya Mandir scheme in C. P., Tanda firing, of in of Urdu, and the of cow They would not mind even if the *Tauhid* or *Risalat* is in

Pioneer, Thursday, June 22, 1939.

"STATUS QUO" THE ONLY SOLUTION.

SIR M. YAKUB ON

Simla, May 22.

"In my opinion the of the *status quo* is the only solution of the that has been created in out of the decision of the to allow the Sunnis to recite " Sir Yakub, in the course of an

Sir that the of the *status quo* might produce an among the Sunnis, but that would be short-lived and the Sunnis would soon realise that it was not in the of either the Shias or the Sunnis to create among their

NOT

Referring to the decision of the Sir maintained that they were not rightly advised in Sunnis

SHIAS' REPLY TO MAULANA AZAD

Not much difference views

STATEMENT OF DEPUTATION LEADER

Syed Asghar Husain, leader of the Shia which waited on M. Abul Kalam Azad in with the of the "Tabarra" replying to M. Azad's latest says that there is not much between the of the Shia deputation and that of Maulana Azad.

Mr. Asghar Husain, leader of the Shia which waited on Maulana Abul Kalam Azad at Calcutta in with the *Tabarra* has made the

"My attention has been drawn to the of Abul Kalam Azad, dated June 19 the between him and the Shia I take full for the published by the *Press.*

"I do not think there is much between the by the *Press* and the of Azad. The two outstanding of the order under Section 107, Cr.P.C., and the demand for security from two presses, it was stated by me, would be only after an ment of of the *Tabarra*

"This settles the point that the 'clearly told them that if civil disobedience would be to take all steps necessary to keep law and order, and that it was difficult for me to advise Government contrary to this in the existing conditions.'

"As to other matters, that were made, is by Maulana Azad. I have no doubt that whether the said this expressly or not, the left him under the that they would wait for the of those before the agitation was called off, for the reason that Azad candidly and fairly said that the were on their merits and would have been by him even if there were no negotiations for the of the "

A resolution against the levy of the tax on members of the Shia and it as "highly cruel and unjust" was passed at a public meeting held by Shias in Imambara

The further to to exempt the Shias from the tax as they "had never done to public peace and tranquillity."

Forty-nine Shias were arrested for the magisterial order prohibiting public recital of

The Pioneer, *June* 21, 1939.

"GREATEST SIN — SECT

Appeal to to Call off

SHIA-SUNNI C S BY

...ARY.

NO ROOM FOR "FALSE SENSE OF PF E"

"I consider to be the greatest sin in Islam, and the and the Kharjee are to my mind wholly repugnant to Islam. But I cannot find it in me to restrain my for this of " says Mr. Abdul Waheed Khan, Joint of the Muslim League, U. P., in a on the present in

"The only way out of the tangle," he adds, "is for the Shias to stop their *Tabarra* and to sit at a Round Table to find a way out. But even then a way out of the impasse can only be found if and false sense of prestige is "

The is the text of the

The and *Tabarra* dispute has riveted the of the of India on which has earned a in this out of all to the real of the It is that the of an election that took place some 1,350 years back should now be revived in utter disregard of the vital of the at such a critical stage of India's history. It is only in India and among the that such an could be If one were to take it into his head to rake up in the history of Robert Prime he would be laughed out of public life, but here that tends to among the is assured of a warm

The Sunnis and the Shias, poles apart as they stand now, have this much in they are both alike out for division and discord among the and have their eye on and reward from the The from both sides was not only started in bad faith but has been on purely selfish and political as a struggle for principles and rights.

The Ahrars strove to win back the position that they had lost among the by their servile to the Congress, and the not to be left out in the cold, not only rushed into the fray but even the Ahrars. On side the unique for the right of cursing the heroes of the sect, began in a contest of zeal and enthusiasm between the Tanzeem-ul-Momineen and the Mujtahids.

"It is to dwell upon the started by either party to to pass orders to it. A on lines it may be, can be arrived at only by the mutual consent of the Sunnis and Shias.

"We, wish to make it quite clear that nothing is further from our thoughts than to suggest the of any on Sunnis and Shias in the exercise of the by them prior to the present ."

SIGN.

The have signed the appeal:—Sir Shafa'at Ahmad Khan, Sir Hyat Khan, Premier of the Punjab, Mr. A. K. Fazlul Huq, Premier of Bengal, Sardar Tahir Head of the Bohra community, Malik Khizar Hayat Khan and Mian Abdul Haye (Punjab Sir Mirza Ismail, Dewan of Mysore, Sir Syed Sultan Ahmad of Patna, Nawab Isar Ali Khan of Lahore, Khan Saheb Agha Ali Khan of Sir Yakub, Sir Ali Khan (of the Council of State), Sir Yamin Khan, Sir A. H. , Sir Haroon, Sir Ahmad, Mr. A. H. Sir Sher Khan, Mr. M. A. Rahman Sir Raza Ali.—A.P.

The Pioneer, June 3, 1939.

MUSLIM LEAGUE A DEPLORED

SYED ASGHAR HUSAIN'S STATEMENT

Syed Asghar Husain has issued the in connection with the of Mr. Abdul Waheed, of the Muslim League, the Shia-Sunni

"I have read the of Mr. Abdul Waheed, the tary of the Muslim League, in papers on the . His on the up of Muslim and the League is belated and an instance of being wise after the event. Why did not Mr. Waheed stop the mischief at the source when the was started in with the Congress? Any person of any should have expected the present as a to that culas it did in the of March 30, unless it was thought, as was the case, that the Shias were such an insignificant minority that they could be crushed even without groan being allowed to escape their lips."

LEAGUE'S ATTITUDE

"Mr. Waheed and the League, while always tion of the for i of the Muslim , not only looked upon the *Madh-e-Sahaba* with but probably

in to my appeal I would have no in advising Government to such precautionary orders.

"I have not made it a secret from the and I have already had a talk with the Premier about it as the same kind of request was made by Saeed to the arrival of the

OTHER

"The members of the some other matters also; for the release of for the and safeguards for the services of school teachers. I gave them the same reply on these points as I had given them on others. If the way for a settlement, to my proposals is cleared I shall see that these matters are also settled as desired.

"I also drew their to the fact that the U. P. Government had no desire to prolong this even for a moment. they were doing was to the peace. there was no reason why Gov should not do whatever it could to create a of civil was

"I have offered my in this respect. So far as the sending of trusted men to jails is in order to elicit the opinion of the it is truly stated, I to get them full for but it is not correct that this promise remains yet to be I have fulfilled my promise without delay. I to the Premier to arrange for the of the President of the to go to the in the jails. The Premier assured me that he was sending the

"It is true that I my to help them with regard to any against of the present In this they wanted to get two Sub- of Police and by Hindu tors. They did not refer to any definite against the police officer but they thought it would be more I told them that I could give them no about it at the time but would talk to the

TO

"I appeal to all Shia leaders once again not to waste their time in They should rather with me in the If they are to suspend the civil these things can be settled without any The is getting more as time passes and new grow up day by day. All those persons who feel any in the matter are bound not to tolerate the present any further and the of civil should clear the way for the proposed "—A.P.

Madh-e-Sahaba publicly and loudly, and there was no for taking out a for the purpose, nor was there any decree behind it. What had been allowed to happen in had never before happened in India nor in any Islamic country of the world.

FUTILE

An Attock message says:

That a of the *Tabarra* can be arrived at only through and that to that end will be futile, is the view by Syed Lalhad Shah, M.L.A., Sajjada Nashin, Darbar Ghaucia Alpa, in the course of a to the Press on the Shia-Sunni which is going on in

He says: "A of these I assure them, will in no way be an on their ties, and keeping in view the of the Sulh-i- (the truce reached by the Holy Prophet at). this wise policy will be in with the Islamic Law".

I P

He adds: "I have studied the of Sir Muhammad Yakub and the Premier of Bengal, and my own opinion, which is fully by one of the most leader of the Shia community, Moulana Zafar Mehdi Sahib Naqvi is that both Shias and Sunnis should agree to forgo the of *Madh-e-Sahaba* and *Tabarra*. This will be in with the previous practice in this country.

"I am sure that the U. P. will do their utmost to act on this "—United Press and A.P.

Pioneer, *May* 24, 1939.

SHIA-SUNI LEADERS' APPEAL.

"BOTH PARTIES MUST GIVE UP

SOLUTION ONLY BY

Simla, June 2.

The joint appeal has been issued by Shia and Sunni leaders for the of the and *Tabarra* controversy:—

"The *Tabarra* in has reached a critical stage, when its are being felt outside Lucknow. We appeal to our of both sects to avoid a split in Islam. The dispute is of a nature and we would forfeit the respect of all people in and outside India if we fail to settle it among ourselves.

"Indeed the position is delicate. If we allow circles to exploit our it must make the position in the country weak and thus damage our vital interests in political and other spheres.

"Some of us had the of visiting recently and with the of both parties. We have given very careful to the solution which allows the Sunnis to take out a reciting The Shias would march in a reciting articles of their faith, such recital does not an offence. The is believed to be of the

it may have for a section of the people in we have no in it, as it will expose the Sunnis and Shias of to the risk of a breach of peace twice a year.

"It is only a and offers no cure for the malady. Our object should be to find a solution of the which might be with the of both parties. We venture to hope that in finding a solution the Sunnis will bear in mind that in no Sunni country is a taken out for the purpose of reciting publicly and the Shias should that a for public of *Tabarra* does not find a place among the rites in Iran.

OF

"The Sunnis had their right to take out a and publicly recite upheld. Further they this right. The Shias in their turn that their fight was not with the Sunnis. As a token of by the parties towards each other the giving up their right, by the Sunnis to take out a with public of and the by the Shias of their demand for a with public recital of *Tabarra* would, in our opiniin, offer a basis for an settlement.

"We have a large number of Sunnis and Shias of several and they think that on the lines above would afford a solution to the We should not be to exclude from other which may possibly be brought

BASIS

"But we are quite about two points. In the first place, the should not be of the nature of a truce, but must be on a permanent basis. , it must be the result of an agreement between both parties.

In the meantime the Muslim mass contact [illegible] was subtly, launched. It is [illegible] in this [illegible] that the [illegible] of March 31, was [illegible] to the [illegible] of the Ahrars. From this the present struggle ensued.

IRRITATING

The present agitation of *Tabarra* is said, to be signed against the said [illegible] But what has this [illegible] given to the Sunnis? The outcome of their [illegible] and ruinous struggle has been that they have been allowed to take out only one [illegible] in a year at an out-of-the-way place with [illegible] and safeguards, at the cost of precious Muslim [illegible], and no less than Rs. 1 lakh in punitive tax.

If the Shias had not been [illegible] enough to start their *Tabarra* agitation, [illegible] Husain Ahmad and a handful of Ahrars would have been left to their own devices and the [illegible] would have died a natural death. With the start of [illegible] the Sunnis again rallied round the *Madh-e-Sahaba* [illegible] thinking that, as the Shias were [illegible] what the Sunni leaders had [illegible] must be [illegible] very [illegible]

The irony of all this is that the Shias profess their [illegible] to be directed against the [illegible] but in practice they indulge in abuse of the [illegible] heroes of the Sunnis, which is sure to wound the deepest susceptibilities of the latter. How this affects the Government is a mystery.

SECTARIANISM

I consider sectarianism to be the greatest sin in Islam and the Sunni, Shia and the Kharjee [illegible] are to my mind wholly repugnant to Islam. But I cannot find it in me to restrain my [illegible] tion for this perverted [illegible] of [illegible] and abuse. I am prepared to accept their right of claiming Hazrat Ali as the first rightful Caliph. They may make history their religion, though I am afraid they cannot undo it. Publicly to curse and abuse the three Caliphs, however, is against all traditions of Islam. If the Shias insist on exercising this unique right of [illegible] it is [illegible] to conceive how the solidarity of Islam can be maintained.

As for the Sunnis, [illegible] the Ahrars, no [illegible] is too severe for them either. In a talk with [illegible] Abul Kalam Azad in 1937, I remember his words on this subject to be. "For 1,350 years the attitude of the Shias has been [illegible] But the Sunnis of Lucknow, too, have made themselves [illegible] by their present behaviour."

DANCING LIKE PUPPETS

The leaders of the *Madh-e-Sahaba* movement, who [illegible] to be [illegible] on war against the Congress Government, were, in fact, conspiring with them. It is ominous indeed for the Muslim cause that

these leaders dance like puppets to the tune of the [illegible] High [illegible] and can be made to do [illegible] if it is to weaken the Muslim League and catch the eye of the [illegible] leaders. There is not the least shadow of doubt that the present [illegible] was started as a political weapon against the Muslim League. The Ahrars have been boasting in so many words that, "this [illegible] will spell death to the Muslim League" and they have tried to do their worst in this [illegible] The very slogans, "Death to the Muslim League" and "Long live the national [illegible]" betray their [illegible]

[illegible] the Shias, led by Sir Wazir Hasan and his army of [illegible] Shias, [illegible] the Muslim League with equal enthusiasm. Thus both the parties were guided by [illegible] and united together to weaken the Muslim League. The fact that, in spite of [illegible] on *jehad* against the [illegible] neither Maulana Husain Ahmad, the V[illegible] of the [illegible] Congress [illegible] from that [illegible] nor did the [illegible] itself take any [illegible] action against him, reveals that he had the [illegible], if not the support of the P.C.C., [illegible] too, resigned from the office but not from [illegible] of the [illegible]

Cannot the [illegible] take a lesson from the fact that these [illegible] leaders would make any sacrifice for the right of taking out a [illegible] only once a year and would remain silent on such grave [illegible] as Vidya Mandir scheme in C. P., Tanda firing, [illegible] of [illegible] in [illegible] of Urdu, and the [illegible] of cow [illegible] They would not mind even if the *Tauhid* or *Risalat* is in [illegible].

Pioneer, Thursday, June 22, 1939.

"STATUS QUO" THE ONLY SOLUTION.

SIR M. YAKUB ON [illegible]

Simla, May 22.

"In my opinion the [illegible] of the *status quo* is the only solution of the [illegible] that has been created in [illegible] out of the decision of the [illegible] to allow the Sunnis to recite [illegible]," [illegible] Sir [illegible] Yakub, in the course of an [illegible]

Sir [illegible] that the [illegible] of the *status quo* might produce an [illegible] among the Sunnis, but that would be short-lived and the Sunnis would soon realise that it was not in the [illegible] of either the Shias or the Sunnis to create [illegible] among their [illegible]

NOT RIGHTLY ADVISED

[illegible] to the decision of the [illegible] Sir [illegible] maintained that they were not rightly advised in [illegible] Sunnis to recite

SHIAS' REPLY TO MAULANA AZAD

Not much views

STATEMENT OF DEPUTATION LEADER

Syed Asghar Husain, leader of the Shia which waited on M. Abul Kalam Azad in with the of the replying to M. Azad's latest says that there is not much between the of the Shia deputation and that of Azad.

Mr. Asghar Husain, leader of the Shia which waited on Maulana Abul Kalam Azad at Calcutta in with the *Tabarra* agitation, has made the

"My attention has been drawn to the of Abul Kalam Azad, dated June 19 the him and the Shia I take full for the published by the *Press.*

"I do not think there is much between the published by the *Press* and the of Azad. The two the of the order under Section 107, Cr.P.C., and the demand for security from two presses, it was stated by me, would be only after an ment of of the *Tabarra*

"This settles the point that the 'clearly told them that if civil would be to take all steps to keep law and order, and that it was difficult for me to advise Government to this in the existing conditions.'

"As to other matters, that were made, is by Maulana Azad. I have no doubt that whether the said this expressly or not, the left him under the that they would wait for the fulfilment of those before the agitation was temporarily called off, for the reason that Azad candidly and fairly said that the were on their merits and would have been by him even if there were no negotiations for the of the "

A resolution against the levy of the tax on members of the Shia community and it as "highly cruel and unjust" was passed at a public meeting held by Shias in Imambara Asafuddowlah

The resolution further to to exempt the Shias from the tax as they "had never done to public peace and tranquillity."

Forty-nine Shias were arrested yesterday for the magisterial order prohibiting public recital of

The Pioneer, *June* 21, 1939.

"[illegible] TEST SIN — SEC[illegible]"

[illegible] to [illegible] to Call off [illegible]

SHIA-SUNNI CONF[illegible] BY [illegible]

[illegible]ARY.

NO ROOM FOR "FALSE [illegible] OF PRE[illegible]"

"I consider [illegible] to be the greatest sin in Islam, and the Sunni, Shia and the Kharjee [illegible] are to my mind wholly repugnant to Islam. But I cannot find it in me to restrain my [illegible] for this [illegible] of [illegible]" says Mr. Abdul Waheed Khan, Joint [illegible] of the [illegible] Muslim League, U. P., in a [illegible] on the present S[illegible] in [illegible]

"The only way out of the tangle," he adds, "is for the Shias to stop their *Tabarra* [illegible] and to sit at a Round Table [illegible] to find a way out. But even then a way out of the impasse can only be found if [illegible] and false sense of prestige is [illegible]"

The [illegible] is the text of the [illegible]

The [illegible] and *Tabarra* dispute has recenlty riveted the [illegible] of the [illegible] of India on [illegible] which has earned a [illegible] in this [illegible] out of all [illegible] to the real [illegible] of the [illegible] It is [illegible] that the [illegible] of an election that took place some 1,350 years back should now be revived in utter disregard of the vital [illegible] of the [illegible] at such a critical stage of India's history. It is only in [illegible] India and among the [illegible] that such an [illegible] could be [illegible] If one were to take it into his head to rake up in [illegible] the history of Robert [illegible] Prime [illegible] he would be laughed out of public life, but here [illegible] that tends to [illegible] among the [illegible] is assured of a warm [illegible]

The Sunnis and the Shias, poles apart as they stand now, have this much in [illegible] they are both alike out for division and discord among the [illegible] and have their eye on [illegible] and reward from the [illegible] The [illegible] from both sides was not only started in bad faith but has been [illegible] on purely selfish and political [illegible] as a struggle for [illegible] principles and rights.

The Ahrars strove to win back the position that they had lost among the [illegible] by their servile [illegible] to the [illegible] and the [illegible] Sahaba, [illegible] not to be left out in the cold, not only rushed into the fray but [illegible] even the Ahrars. On the Shia side the unique [illegible] for the right of cursing the religious heroes of the opposite sect, began in a contest of zeal and enthusiasm between the Tanzeem-ul-Momineen and the Mujtahids.

the views of the about of the and terms on which it should be finally closed.

With the of the third and fourth Maulana Azad is reported to have said that these would be given effect to i of talks for a final In regard to the third and fourth he is stated to have said that he would get them accepted the was suspended.

The at a meeting this passed a to the effect that as none of these had been given effect to so far the found the unfavourable for of the *Tabarra* The it was added, would, always be to consider the question when for were created.

Twenty-four Shias courted arrest in with the *Tabarra* to-day.

M. AZAD'S APPEAL TO SHIA

Reply to 's Seven

June 19.

Abul Kalam Azad has issued a certain observations made in the course of a from as regards the decision of Shia leaders relating to the of the *Tabarra* movement.

The runs as follows:

"A statement has been in to-day's paper from about the decision of Shia leaders relating to the of the civil disobedience If the of the deputation who came to Calcutta supplied the for it, I am sorry to say that they have not been careful enough in giving the facts.

SEVEN

"The seven as to the suspension of the civil As regards five of them, it is stated, I assured them that 'these will be given effect to immediately of the talks for a final This is incorrect.

"The deputationists laid stress on the fact that cases under Section 107 and the orders security from two Presses should be withdrawn. I clearly told them that if civil disobedience continued Government would be to take all such steps as were necessary to keep law and order and that it was difficult for me to advise Government to this under the existing But if the civil was

in to my appeal I would have no in advising to such orders.

"I have not made it a secret from the and I have already had a talk with the Premier about it as the same kind of request was made by Saeed to the arrival of the

OTHER MATTERS

"The of the some other matters also; for the release of for the and safeguards for the services of school I gave them the same reply on these points as I had given them on others. If the way for a settlement, to my is cleared I shall see that these matters are also settled as desired.

"I also drew their to the fact that the U. P. ment had no desire to prolong this even for a they were doing was to the peace. there was no reason why should not do whatever it could to create a peaceful if civil was

"I have offered my in this respect. So far as the sending of trusted men to jails is in order to elicit the opinion of the , it is truly stated, I to get them full for but it is not correct that this promise remains yet to be I have fulfilled my promise without delay. I to the Premier to arrange for the of the President of the to go to the in the jails. The Premier assured me that he was sending the

"It is true that I my to help them with regard to any against of the present In this they wanted to get two Sub- of Police and by Hindu tors. They did not refer to any definite against the police officer but they thought it would be more I told them that I could give them no about it at the time but would talk to the Premier.

TO

"I appeal to all Shia leaders once again not to waste their time in They should rather with me in the If they are to suspend the civil these things can be settled without any . The is getting more as time passes and new grow up day by day. All those persons who feel any in the matter are bound not to tolerate the present any further and the of civil should clear the way for the Shia-Sunni "—A.P.

observations of the Allsopp of two Judges appointed by the U. P. itself, their against that which has the findings of the Committee cannot but be as "We do not approve of the public of the Committee "and the Shias in the present admit that it is objectionable. But if Sunnis were allowed to recite publicly, merely to their belief that the first three Caliphs were worthy of all praise, Shias might with some justice claim to recite *Tabarra* in order to instruct their more in the doctrine which they hold with equal that the three Caliphs are properly objects of "

Nobody can question the fairness of this of the Committee. The of Pandit Gobind Ballabh Pant a great mistake in not a neutral attitude in the controversy. But having allowed the right to the Sunnis to recite they are *logically* bound to grant to the Shias also the right which they now demand of singing the And yet it is hard to deny that that will make the still worse by provoking an open breach of the peace. We agree, with the *Pioneer* that "to itself from the difficult the best course for the to adopt would be to cancel their com- of March 31 and enforce the which has the between the Shias and the Sunnis of since 1907."

It is in this that efforts are being made to refer the to the Chief Justice of the Federal Court. It the leaders of both sections of the agree to this course and if they bind themselves to accept the decision of the Chief Justice, this will be of course the best solution. But if the of this course is not possible and if the saner of the two sects do not and cannot effectively assert the tangle must be solved by the in the only other way to common sense and consistent with the ideas of fairness and justice. And that way, we repeat lies in the clear that what is sauce for the Sunni is sauce for the Shia. That is to say, either the order of the Government must be or the Shias must be allowed to take out *Tabarra* just as the Sunnis have been given the right of their feeling in their own way.

STATESMAN, DELHI.

EDITORIAL NOTE.

July 11, 1939.

The quarrel between the Shias and the Sunnis shows no signs of abating. It could and should be ended quickly by the U.P. Government, which by its misguided disturbance of the *status*

quo is clearly for the present In politics and the test is the best. The old ment worked. Sunnis were to recite the and Shias to recite *tabarra*. The new by which the Sunnis have and the Shias have not, will not work. The sooner the mistake is and rectified the better. There is no prospect of peace either by giving to one side or both. from such is best.

M. AZAD ON

to be

June 2.

Abul Kalam Azad in a on the trouble says that he will call a of both parties after the civil has been and will try his utmost for a decision based on mutual under-

If this attempt fails, he will what advice he should give to the U. P. on behalf of the All-India Parliamentary so that it may decide its future line of action.

The appeals to the Shia leaders to suspend the civil with a view to a for the

SHIA DEPUTATION'S

June 18.

Three days' among Shia leaders since the return of the Shia from after Abul Kalam Azad has not borne fruit.

It is now learnt that the Shia put the seven before Abul Kalam Azad with a view to the creation of a and the of the *Tabarra* The were: (1) transfer of two Sub- from (2) of those for the *Tabarra* which were in before the jail (3) of cases under Section 107, Cr.P.C., against Shias; (4) of orders from Shia papers; (5) the release of Shia from jail before July 8, when schools and colleges open and no (6) teachers in educational should not suffer for taking part in the agitation and their services should remain unaffected; and (7) 20 non-official visitors for jails in the province should be appointed to obtain

Why should a which was bound to cause trouble, have been permitted when such are not permitted by Sunni Premiers in the Muslim of the Punjab and Bengal or by the Nizam in Why should a inantly Hindu Ministry prefer to be guided by Mr. Ibrahim rather than by Sir Sikander Hyat Khan, Mr. Fazlul Huq and H.E.H. the Nizam himself, all of whom are to have the March to say nothing of other Sunni and Shia leaders?

For that matter, why should the Sunnis, and the Ahrars who are at the back of them, have picked upon Lucknow as the testing-ground for their demand? Why do not the of this stay at home and insist on their in Peshawar or Lahore? Why does not conduct a in the Nizam's Dominions? The answer is that they know they are on an easy wicket here because they have in bluffing the Congress which now has not the courage to admit its mistake. In any case the Sunnis have their under false For all that they asked was the freedom to exercise their legal right of praising their heroes in public. This, it was should not cause any Shia a that it was not done to annoy. Not a word was said about the underlying motive until in his in *The Pioneer*, that the object was to in the eyes of the ignorant Sunni masses and prevent them being pro- by the Shias. This since repeated by other Sunni leaders, puts an entirely different on the demand and Government are entitled to that they were kept in the dark about the real nature of it, and issued their under a mis- There may or may not be a case for the on these grounds. If so, it was on these grounds that it should have been Now many Sunnis are going further and to be allowed to recite all over the whenever and they like. This, again, is an extension of the original demand.

To the exact measure of blame in this dispute between the three parties to it, all of whom are , would baffle a Solomon. But the initial mistake was clearly that of the Government in altering a practice in to Sunni and pressure from one member of the Cabinet. To suggest a solution at this stage which would satisfy both Sunni and Shia extremists is, so far as we can see, The only solution, to our mind, as we have said from the is to go back to the *status quo* and start again by the whole question to, say, H.E.H. the Nizam for arbitration. Any Muslim who is not to accept his verdict should be as of further notice.

THE ...T BAZAR PATRIKA

April 27, 1939.

ED...

SHIA-S... ...Y.

The ugly scenes that were enacted in the ... of the U. P. are an ... of the ... that has been created in that ... over the ... *Tabarra* ... They show to what extent a section of the Moslem ... has been ... to go to make its ... felt by the ... Government. And yet the Sunnis who staged the ... do not appear to have any ... against Pandit Govind Ballabh Pant and his Cabinet. As a matter of fact, in the dispute with the Shias it is they who have been most ... treated. The Gov... in their ... of March 31 have done what is reported to have been ... not only in this country in the past but does not exist even in many Islamic ... The right to publicly recite ... or the eulogies of the first three Caliphs on the ... day does not, we ... exist in Islamic cities like ... Cairo, ... Fez, ... and Kabul. The right was never ... to the Sunnis, so far as our ... goes even by the most ... of ... And yet the U. P. ... on the advice ... of the Muslim (Sunni) ... of the Cabinet gave this right to the Sunnis in utter ... of the feelings of the Shia ... with a view to ... the more ... section of the ... The Sunnis ought to have been grateful to the ... for this ... But the incident in the Council ... shows that, as in the case of the ... spoilt child, their heads have been turned by undue ... It is time the ... firmly handled the ...

We are ... alive to the ... of Pandit Govind Ballabh Pant and his Hindu ... in the Cabinet. Not being ... with the ... of the subject matter in dispute, they had no other ... than to depend upon the advice of Messrs. Hafiz Ibrahim and Kidwai. It is, ... the latter more than anybody else, who are ... for the ... that has arisen. The Shias, we think have every right to feel ... over the ... granted to the Sunnis. The civil ... that is being offered by the Shias, ... some of the most ... leaders of that ... testifies to the ... of feeling among them. Nobody, of course, would say that their public ... of the *Tabarra* or the ... of the three Caliphs revered by their rival sect by way of protest has been ... But where ... susceptibilities are wounded, it is ... difficult for people to restrain themselves. ... when the Shias have in their favour the

to have the Sunnis. But there are three other developments, for which the Sunnis are to blame, which have made the position worse and are likely to make it worse still. The first is the extension of what has always been as a purely to other districts, such as Rae Bareli, and the demand for permission to recite in The second, from which the first directly derives, is the of the Ahrars, who are striving to do in the United what they know very well they would not be by Sir Hyat Khan, himself a Sunni, to do in the Punjab. The third is the introduction by of an entirely new factor into the dispute, the claim that must be in order to prevent the ignorant Sunni masses being by . The Ahrar intervention seems to us wholly and it is a great pity that the U. P. Government have no powers to exclude outsiders, whether they be Ahrars from the Punjab or Shias from the N.-W.F.P. If the is not to spread all over the and result in violent in the districts they ought to arm themselves with such powers as soon as possible by an *ad hoc* Bill in the Assembly, which might well cover also those Communists who, having been expelled by the of Bombay and Madras, find a refuge and an for ing lawlessness in Cawnpore. As for attack on *taziadari* and this is, we have said, an attempt to broaden the whole basis of the dispute and, if in, must render a settlement impossible. No such point was made when the Sunnis succeeded in the U. P. to grant them for the public recital of and would be quite entitled, in view of this new claim, to say that their was obtained under false or at any rate given under a misapprehension.

In our opinion, they should in any case cancel their and restore the *status quo*. For there may be a and even a logical between and between praise and blame, the cannot, in like the present, take cognisance of such but can only judge by the intention and probable effect of a course of conduct. There seems to us to be little doubt that the behind the public recital of is, largely if not mainly, to annoy the Shias and no doubt at all that such has been its effect. That being so, we consider that is as illegal as *Tabarra* and that both should be forbidden as a danger to the peace of the city. Such was the view taken by the Allsop in finding that the prohibition by the local of in 1935 and 1936 was justified and that similar action might well have to be taken in similar circumstances in the future. Such, also, was the view of the U. P. Government, in the the Committee's report. Government are presumably not without reason—that to cancel their and restore the

status quo would be to invite by the Sunnis on an even more scale. has, in fact, publicly them with it. But they should not be from what even they must now to have been a mistake by fear of the and if they are not to face them it is their duty to resign.

ENOUGH OF IT!

Friday, July 7, 1939.

may have been the case at the outset, the Shias' claim that their quarrel is only with the U. P. will no longer hold water. 's rioting in with the refusal of the of the *tabarra* to change the time of their or their mode of arrest during the *Urs* festival, in to a request from the Sunnis, shows that the dispute is now the two sects and that the breach between them is steadily to the scarcely of the enemies of Muslim unity. , as in all such the scum is coming to the surface as the weeks go by. We have the resort to *tabarra*, a fact of which we may remind those who accused us of to the Shias. It seemed to us from the a and method of protest which could do no good and was bound to increase the prevailing for law and order. But at least it was, in its inception, a more or less formal protest and many Shias took part in it and courted arrest without any desire to be to the Sunnis. Now, that feelings have been inflamed and that the Shias are being by makers from outside the there is ample to show that the *tabarra* is being with the express intention of and the Sunnis and that it is no longer confined to places where the latter are under no necessity to listen. In our opinion it should never have been started and should be called off only because it is a travesty of religion and the of those who are in it are by no genuine

when Gandhi refuses to as he is reported to have done, because the Shias have not made out a case, it seems to us that he is the from the wrong angle. It is not the Shias who have to make out a case for *tabarra*, which we do not think they can possibly do, but the U. P. who have to justify an which has thrown Lucknow into chaos and set the two at each other's throats. What was the excuse for the practice which has been for thirty years and for going against the recommendations of an which they had

the letter was never sent. To avoid the palpable of an settlement which might be arrived at the at a later stage called more from other jails of the o both parties. It is again that while the of the other party were let out of the jail on parole not a single member of the was allowed to go out, Lt. Nawab Sultan Ali Khan who started the *Tabarra* is also among those who have been called to Let the not shut its eyes to the fact that it is the alone which can deliver the goods on behalf of the Shia in any in the city of and that in spite of harshest of it, all the time and energy spent in and arriving at a with any other party by ignoring will be simply wasted:

ONE WHO

THE PIONEER

EDITORIAL NOTES

Thursday, April 13, 1939.

THE MADH-E-SAHABA D N.

Our criticism of 's decision has produced a flood of letters from both sides, of which it will only be possible for us to publish a small after they have been and, in some cases, into more In order that we may be saved from Shia which we neither deserve nor desire and from Sunni abuse which we do not feel that we have earned, let us say at once that, in the matter of this dispute, we not only have no bias in either but tedly of the of both parties to it. If this frank results in uniting them in a common dislike of *The Pioneer* we shall be sorry. But we shall feel that we have at least done some small service by showing that there is one point on which it is possible for them to be united. our concern is for the citizens of , Muslims who are sick and tired of the whole business and who cannot why, if the two could live together in amity for nearly thirty years, from 1907 to 1936, they should now insist on being allowed to make a of to the general public and absorb the energies of the police which could be better in dealing with the wave of crime that has set in since the took office. When we quoted the Allsopp 's report to the effect that, if Sunnis were allowed to recite publicly, it would be difficult in justice to refuse a similar to Shias to recite *Tabara,* we certainly did not mean for a moment to imply that such permission ought to be given. On the contrary, our was a

reductio ad to show the mess into which Government have landed as a result of going back on the recom- of an which they We are well aware that the and, for that matter the Allsop did not deny the Sunnis' right of public or private in praise of the three Caliphs. But the finding of the was that the practice of the local in in was justified and did not require that the ground upon which public of is is that it is to cause to the public or to the Shias". Now the fact is that the mere threat or promise of such a month hence has roused such a storm that a curfew order has had to be and the general public is being caused great in which is likely to be as the day draws nearer. the of the Shias is or not is a matter of opinion and it is not for to express an opinion where feelings are or have at any rate been stirred up. But we that neither the nor even the Sunnis would argue that the Shias are not In other words, if the has changed at all since 1907 or since 1938, when the it has changed for the worse. That being so, we can see no for from the practice which, in the of peace and out of for the general public, was thirty years ago and last year by two able and judges. Indeed, the decision stands by the effects which it has already and the still more serious effects which it is certain to produce in the near future. In our view, the for a public of in do not exist and we do not see how any sane person can pretend that they do. But if an act to Sunnis a *farz* or *wajib*, then we would suggest that the right of be freely the that it is never until the two have learnt enough to live together like human beings.

G(OR . . .

Tuesday, June 13, 1939.

Up to now, Shias and Sunnis have been that they had no quarrel with each other and there have been many to the "brethren" of the opposite But this feeling, however genuine it may have been amongst the better and less fanatical of both is wearing thin and when there is resort to and a Sunni is arrested on a charge of incitement to murder at a public it is that it would need very little to set the two sects at each other's throats. of even if only for the purpose of arrest, may be

of and *Tabarra* pending the solution of the problem. Then a strong of Sunni leaders should try to argue with Husain Ahmad and Abdul Shakoor to promise voluntarily not to recite or incite others to recite *Sahaba* in public. I am sure if this promise is made by the Sunnis, the Shias will follow suit and abstain from reciting *Tabarra* in public. If they refuse to come to reason a strong Round Table of all-India leaders should be set up and meet at as early as possible. It should include Mr. Jinnah, Mr. Fazl-ul Haque, Sir Hyat Khan, Raja Sahib Raja Sahib Pirpur, Sir Sultan Ahmed, Nawab Sahib Chhatari, Nawab Ismail and others. This should hear the of both the sides and then give its decision which should be by the Muslim League in this way. The Muslim League should enrol a strong corps of volunteers containing both Sunnis and Shias. The Sunni portion should see to it that the Sunnis do not go against that decision and the Shia portion should watch the Shias.

The third is that the whole matter be left in the hands of Sir Harry Haig who should be to decide this question in his individual capacity. But personally I do not relish this course as it will mean that the Muslims have to go to even for the settlement of their

Another method can be to request their the Nawabs of Bhopal and Rampur to come to the help of by taking the trouble of coming to Lucknow and after due and deliberation to decide this question.

Whatever method may appeal to the leaders, two things must be done at once:—(1) release of the prisoners, and (2) armistice for a definite time.

Before I I should like to say a few words to the militant Sunnis. You accuse the of upon the rights and wounding the susceptibilities of the because the are in a minority. You say the Hindu majority should be generous to the Muslim minority and should win its even by making Please act what you preach. Be generous to the Shia minority. Win its Don't wound their religious susceptibilities. Pause and think. This most unfortunate fratricidal warfare will not only injure but kill the Muslim , Muslim fraternity, Muslim and Muslim as a political entity. the Shias suffer or the Sunnis suffer, in both cases it is the Muslims who suffer. I shall request every Muslim to remember the following couplet of an Urdu poet:—

آنکھیں یہ کہہ رہی ہیں کہ دل نے کیا خراب
دل کہہ رہا ہے آنکھوں نے ہم کو ڈبو دیا
بگڑا کسي کا کچھہ نہیں اس درد عشق میں
دونوں کي ضد نے خاک میں ہم کو ملا دیا

Moonlight, Saturday, May 6, 1939.

MADH-E-SAHABA AND TABARRA

Y.

The Pioneer has been for the last two or three days said to be before the on the above It is as well to take a short survey of the events and following the of March 31 with a view to obtain a true of the for which would vitiate any from being lasting and to all sections of the Shia . It will be recalled that the first batch for reciting *Tabarra* was on March 30 led by Lt. Sultan Ali Khan of the of the , from Ghufran Maab. Since then close upon 10,000 Shias have gone to jail from which was latter shifted to Imambara Now Husain Ahmad, the sponsor of the is a of the United It is no longer a secret that Pt. Pant came to an with the at Tripuri to support the former's against the then Mr. Bose in return for which the latter would make himself a tool of Premier Pant in the unity and strength of the Muslim . With the that the Moulana's claim for public of will be acceded to on his sending some 2,000 riff-raffs of the Sunni the was started in perfect though covert of the and y of the district and the Police. was recited the length and breadth of the city of besides the at the Tila Mosque. From the stray recitals in the city in batches of many hundred three or four persons used to be The district and the knew well that the only which would and could offer to this high handed action was the the only other Shia body which might have done so having already to the Congress . On this account 93 and office holders of the were arrested under Section 107 of the Cr.P.C. on the eve of the issue of the of March 31. The ment took full of the to widen the rift within the itself which had arisen by the of a section of it to the This section had to join the *Tabarra* to save its face not only from the Shias but from the whole world did not fail to exploit the inside the jail. Details could be given of how office holders and of the were and owing to it were treated harshly, while all sorts of were given to the other party to carry for the When talks for settlement started of this party who had been sent to jails in other districts were called to and certain terms were agreed to between them and the in which the of the also forced himself by signing a letter the proposals to the These fell through and

One last word. If there are still persons who object to the public of the words *laanat* upon as abuse, they should ban all public of the Holy Koran in which there are passages after passages of *laanat*—*laanat* upon those who utter *laanat* upon those who oppress the weak, *laanat* upon those who create or spread mischief and so on. The Holy Koran also for the use of the It is said, for that on the day of spiritual leaders will practise *Tabarra* against their followers. Again, it is given in the Holy Koran that Prophet *Tabarra* against his uncle Azar.

Finally, we would again beg all thinking of the public generally and of the and of the Congress particularly to refer to the reports of the Piggot and Allsop Committees, who had the benefit of to and arguments on behalf of the Sunnis as well as Shias. Let them then decide, in the light of the findings of these judicial how far the charge of abuse against the Shias is fair and just.

—Syed Husain.

Monday May 1, 1939.

SHIA-SUNNI DISPUTE—A WORD OF ADVICE.

(N. U. A. SIDDIQI, BAR-AT-LAW, ALLAHABAD.

Every right-minded and thinking Muslim is said, feels at what is going on in Lucknow. That the has grievously failed in the of its primary duty requires no The Premier has piously both the Sunnis and the Shias to settle the dispute amongst But he has conveniently forgotten the fact that the present has directly been created by Sunni ers of the Congress Party. It cannot be denied that the present Shia agitation—both understandable and the natural outcome of the Sunni for to publicly recite That the was confined to Lucknow Sunnis—or, to be more correct, to a portion of Lucknow also an fact. Among the Sunni both the Firangi Mahal and Nadvi Ulamas took no part in this agitation. Every one knows that these two are the centres of Sunni Ulamas in In fact the whole thing was started by one single Moulvi Abdul Without going into the question of his *bona fides* or *mala fides*, the fact remains that he was the author of this . At his the matter took such a turn that the then Allsop to give a judicial decision on the legality or of the controverted It submitted its report. It was in favour of the Sunnis. Moulana Abdul Shakoor ought to have satisfied

with that [illegible] But no. He carried on an [illegible] and provocative [illegible] in his paper for months and months in the most [illegible] form with the result that the passions of the [illegible] Sunnis were raised and the Shia papers were [illegible] to take up the [illegible] with the result that feelings began to run high on both sides. From time [illegible] neither [illegible] nor *Tabarra* were recited in public at [illegible] or [illegible] else. [illegible] Abdul Shakoor started the theory that [illegible] becomes a duty (*wajib*) where it is banned. At this point [illegible] Husain Ahmed comes on the stage from behind the curtain at the head of the Ahrar Party which, by the way, is the only section of the Muslims in the [illegible] which is at the beck and call of [illegible] The [illegible] being either fearful of losing the support of the Ahrar Party or else [illegible] with a view to act upon the [illegible] political slogan of [illegible] and [illegible] its most [illegible] in March in which it lifted the ban against the recitation of [illegible] If it had stopped short there the mischief would not have been so [illegible] It went further and in doing so it both bungled and [illegible] It [illegible] the Sunni [illegible] mongers to publicly recite the [illegible] on the Prophet's Day. It passes one's [illegible] what possible [illegible] can that day have with the three Caliphs. This [illegible] was a source of [illegible] to [illegible] Husain Ahmad and Abdul [illegible]. But these [illegible] their [illegible] and the [illegible] Cabinet failed to realise what the great poet Akbar [illegible] said so long ago as 1907:—

بنگله میں چین سے کوئی حاکم نه سوئیگا
جھگڑا اگر اٹھا تو تبرا بھی ھوئیگا

The position now is that the Muslim [illegible] is [illegible] com[illegible] if not gone. The [illegible] is either deliberately or shor[illegible] The Muslim [illegible] is looking up towards the great leaders of their hitherto only [illegible]tative [illegible] the Muslim League, Mr. Jinnah, the Raja Sahib [illegible] the Raja Sahib Pirpur, etc., to take up the matter in their hands. In my humble opinion they should at once come togther at [illegible] and find a way out of this [illegible] Every Muslim is under a duty to put before the public what he thinks might lead to an [illegible] by this motive I place before Mr. Jinnah and other Muslim leaders my humble opinion in the matter for [illegible] it may be worth.

I humbly appeal to Mr. Jinnah to [illegible] come to [illegible] and take [illegible] of the Muslim forces. The U. P. [illegible] should be [illegible] by the Muslim League [illegible] and [illegible] to release the flowers of Islam who are [illegible] in jail. The Sunnis and the Shias of [illegible] should be asked to suspend the recitation

of [illegible] the exercise of civil rights to the more [illegible] of [illegible] peace and order in the city. It is significant that while it was said in the [illegible] of March that the Sunnis right of public or private [illegible] in praise of the three Caliphs is not in dispute, in the [illegible] of [illegible] 11 [illegible] said that the right of Sunnis to recite *Madh-e-Sahaba* had been in dispute for the last 35 years. It was also said that this right was [illegible] by the [illegible] of March, 1938. The [illegible] gave con[illegible] to the Shias, but they kept silent, because no active steps were taken to allow public [illegible] of [illegible] and they [illegible] to place faith in the honesty and [illegible] of the Congress [illegible]

Three or four riots of varying severity had already occurred in [illegible] between March, 1937 and April 1938. The [illegible] between the two [illegible] were [illegible] latter. The Sunnis however, having been [illegible] by the Government [illegible] and [illegible] again started the [illegible] on the 1st of [illegible] in 1939 (February 21 or so). The [illegible] was obvious. It was again [illegible] to convert [illegible] into a festival for the praise of the three Caliphs. The [illegible] took the usual measures of orders under Section 144, Cr.P.C., and arresting the Sunnis who broke the law. Breach of peace was only avoided by [illegible] on the part of the Shias in the face of unprecedented [illegible] the months of [illegible] M. Hasan Ahmad took a leading part in the agitation and was allowed to go about freely. Violent speeches were made every day. Batches reciting *Madh-e-Sahaba* were allowed to go about the city, without any [illegible] for a distance before being arrested.

[illegible] all of a sudden came the [illegible] of March 31, 1939, like a bolt from the blue. The only alternative for the Shias was to resist this policy of the [illegible] to encroach upon their [illegible] right to [illegible] against [illegible] recitals by themselves reciting *Tabarra* and courting arrest. This has now gone on for more than a month and will go on—peacefully and with perfect non-[illegible] long as the [illegible] to betray the high principles for which the Congress stands and oppress the Shia against all the canons of justice and [illegible] and in face of clear [illegible] of [illegible] judicial [illegible], simply because the Shias are a small [illegible], while the Sunnis being more [illegible] and strong, have the [illegible] of their [illegible] in high places, in the Cabinet and in the [illegible] Congress.

[illegible], May 6, 1939.

THE [illegible] ABOUT TABARRA

The present [illegible] has [illegible] led [illegible] to inquire what it is all about. A very simple reply would be to refer the inquirer to the Piggot [illegible] report and the Allsop [illegible] report. But there are very few, even in the U. P. [illegible]

to have taken the trouble to read either of the reports. They only rely on the version of the Sunni and have been led to believe that *Tabarra* means abuse. Lest the Shia case, on account of the poor of the , may go by default and the public at large to the real of the present Shia it is only right and fair that we should give a clear and of

Tabarra is an Arabic word, literally "to one-self or to hold oneself aloof so as to express of some one or some thing". The of the word will be still clearer if we keep in mind its *tawalla*, which means "to attach or "to have or love and so to ally oneself to some one". The attitude of the Shias towards Prophet and his family is one of *tawalla* and equally their attitude towards those who, they believe, the Prophet or his family or is one of *Tabarra*. Let us give an If a person is a devoted follower or a sincere friend of Gandhi, his attitude towards Gandhiji will be said to be that of *tawalla* and it would be the most natural thing in the world for that person to himself from and express of all persons whom he believes to be This act of from or of enemies is all that is meant by

The Shias their belief in this matter has the support of many Sunni that certain (*Sahaba*) of the Prophet not only were and who robbed Islam of its pristine purity and its unity but also and the Prophet and his family in all kinds of ways. The of this of account of the old tribal feuds which Islam had tried to wipe out along with the rest of on the historic soil of which was watered with the blood of Husain, the and all the latter's male children little boys and a babe of six months, and except a small boy who was too ill to leave his This boy and all the ladies were then dragged about in chains and with the utmost ignominy, from town to town. This is the reason for the Shia's *Tabarra* against those *Sahaba* and their and

Let us now the actual words which the formula known as The formula consists but of three words: "*Bar laanat*". The words mean, "May not receive (literally, be away from) the blessing and mercy of God. In other words the Shias invoke God that He may deny those persons His blessing who the Prophet and his family. It is this which is wilfully or in as abuse. How often have we in recent years listened in public streets to such slogans as or an or "*Todi bacche hai hai*"! Is it not that persons who can with listen to such expressions should damn *Tabarra* as abuse?

processions and clearly to the feelings of the Shias. The that such should be absolutely prohibited on the Ashra, and the 21st of As for other days they left the matter to the law. The Government passed a on the 7th of January 1909 the that all which are and are with the general purpose and object of the celebrations or are to be to the Shias should be prohibited.

In para 11 of the the dealt with the *Madh-e-Sahaba* in these words:—"Such is an and it is highly offensive to the feeling of the Shias . . . . must retain the right to regulate in the interest of the public peace what shall or shall not be in with the public ceremonies and processions, such as those now under and its guiding principle must be to resist any which can possibly give rise to complaint by anybody.

In para. 15 of the the while refusing to put a permanent ban on public of clearly said that under certain such may be under Section 298, I.P.C. They, however, such on the Ashra, and the 21st Ramzan. The matter was further in para. 17 of the report and it was laid down that all organised or which are and which are to provoke a of peace cannot be permitted at any time.

The Sunnis made several during the next two or three years to get this decision of the altered. An in the year 1911 to the Deputy of for taking out such a procession was rejected. The Lt. in a speech on January 18, 1909, said, "I am determined that those orders shall be strictly followed and I look to the leaders of both the Sunnis and the Shias to make it clear to their that they must be ly obeyed." Again in March, 1909, after to the attempt at disturbance made by the Sunnis, the Lieut. Governor said; "What I want to impress upon the Muhammadan community of is that the Government has considered the whole case and come to a decision which it is to and carry into effect." He emphasised in this speech that public of the Sunni belief about the three Caliphs was clearly an

The last attempt to secure to recite publicly was made in the year 1912 during the Governorship of Sir James Meston, but that also failed. Peace was restored in due course and "after that time there was no dispute between the parties about this matter till May 24, 1935. (See Allsop Report, page 4.)

Two Sunnis that day courted arrest by their fellow Sunnis to disobey the orders of the by publicly reciting *Sahaba*. Both were bound over under Section 107, Cr.P.C. Nothing further till April 3, 1936, when two more Sunnis were arrested. On May 13 next., i.e., the day 14 men courted arrest. Some took place on June 3, 1936 (day) when Sunni procession was to be taken out in honour of the Prophet. The was to June 12 order under Section 144, Cr.P.C., were and a regular started from the Tila Mosque. A number of Sunnis were arrested and under Section 188. The matter was in the Council by an motion and the Government to the entire Sunnis a to the on 14, 1936, and Shias one on 19, 1936. No agreed solution being possible a was by the of Messrs. Allsop and Ross to report on the

(1) In the light of recent events do the and policy laid down in the of 7, 1909, require any ?

(2) Does the practice adopted by the District in with regard to these matters require any

The its report on June 15, 1937, and both the in the . In an inquiry this of the policy of the above and having come to the that the Sunnis had never so far to recite in a spirit they should not be to do so in public. The resolution on the report was not till March 19, 1938, it accepted the It, went on to say "They wish to make it. . . . on these well " This paragraph can well be said to be the chief cause which has led to the present The Piggott and the Resolution thereon had both refused to ban the public recital of the praise of three Caliphs but they had clearly said that as the on public of and processions is to annoy the Shias and convert the into a in praise of certain *Sahaba*, it should not be permitted, as it was an The District had on this ground its recital in public both during and even apart from The Allsop had upheld both the and the policy that had been ever since 1909. To say this in the that this matter was never in and that Sunnis have this right was a clear in terms.

A fresh on the lines of civil was started towards the latter half of 1938. The the of 11, 1938. In this it its policy

of Lucknow near the Railway station where there are no houses of Shias and therefore it would not be to Shias. This argument when read in the light of the findings in the Allsop Report which were by the Government is wholly When the movement itself is directed against the Shias it does not matter where you hold the and the it will remain objectionable and if the argument of Government is correct why cannot the Government allow the Shias to hold similar and at a similar place within a mile of Lucknow where there may not be a single Sunni living and this is exactly when the Shias are and any argument which is advanced by Government in support of this order will be equally to the claims of Shias. It must be here mentioned that *Tabarra* is not abuse. *Tabarra* merely means seeking from and the word "Lanat" which is used is equivalent to God's mercy be not on him."

One does not know how would allow Herod's praises being sung in public or the Hindus will feel if Ravan's praises are recited in public. Will it be a good that these praises are recited though after full advertisement of the meeting and the procession where they may be recited has been given—in a locality where there are no Christians or Hindus? It is submitted that every time the main thing which will have to be into is whether it is only the performance of religious duties or it is done mainly for the purpose of annoying or the susceptibilities of others. If the former, there may be no objection, if the latter, no sane can allow it.

That *Madh-e-Sahaba* in public or otherwise is not on the Sunnis is clear from the statements already made in the Press by Sir Muhammad Yaqub and Dr. Sir Shafa'at Ahmed Khan who both of them are Sunnis. In this I would like you to refer to Moulvi Abul Kalam Azad for his views.

It is also not understandable why Government selected the birth day of Prophet for the purpose of reciting the praises of the Caliphs.

I would only like to add that so far over 9,000 Shias have gone to jail—men of all classes, political faiths and opinions. There is not one Shia who does not feel bitterly in this matter but I am that there are plenty of Sunnis who feel that Government had no whatsoever for passing this order more so when the Cabinet consists of two Sunnis members and there is no Shia in it. It is the of the Shias that Hafiz Muhammad Ibrahim has acted more in a spirit of a bigoted Sunni rather than an impartial Minister.

SOLUTION.

After having allowed the Sunnis to recite *Madh-e-Sahaba* in procession and at the meeting on the 3rd instant the position has become Up till May 2, 1939, a clear assurance to the Muslim Ministers was given by the Sunnis leaders who were behind the movement that they will themselves make a declaration after the

will never have any and meeting
ment would prohibit the in public
o told me that the will issue the
n May 4, but so far no has
ever, told on by Mr. Kidwai that
him after the and meeting and
king. I cannot see how can
who have breach of faith with
l that they cannot enforce this
are in all fairness bound to give the Shias
their belief that those on whom praises are
rom them, are guilty of acts which
I would suggest that

ion of praises by the Sunnis or the *Tabarra*
lowed. This can be done if no other ground
h of peace.

quo should allow the Shias a
an place where they may give
t belief.

OF MADH-E-SAHABA

goes only as far back as
hias during the of that year re-
of to the
The route used to be
etc., etc. By the
n) in the year 1906 the rules were made
ngs were The Sunnis
ate was settled by them to have a
as Phul Katora. The Sunnis
verses, *i.e.*, verses in praise of the first four
ibed as the friends of the These
ere to the Shias and
their most beliefs. The Shias
the
ittered and there were riots in the year 1907

eupon at the end of the year 1908
of Mr. T. C. Piggot, I.C.S. The
t the Sunnis were converting Muharram
tion in honour of the first four Caliphs or
t Sunnis recited verses not only in praise of
cing in all who refuse
of them. The matter was by the
y detailed report and it was decided that the
aliphs was entirely out of place as a part of

Another was issued in 1938, in which stated that the public of is not in dispute but the method of doing so. The Shias against those of the was thus started by the Sunnis for general of reciting the A Civil was set on foot. It must be that leading of the Sunni took no part either in the or Civil People who courted arrest or went to jail could be hired and were mostly hired for this purpose. On the 31st March, 1939, the was issued the rights of the Sunnis to recite on all days in the year but giving them only on the day, *every year to any* It is difficult to the reasons which led the to pass this order thereby with one stroke of pen the findings of the Allsop and their which they had already accepted in March, 1938.

It is that the is not inconsistent with the report of the Allsop as the Allsop had also the right of Sunnis to recite publicly, but forget that in their finding No. 4 quoted above under which shelter is taken by the the had clearly stated that "we are bound to say that the will have to take similar action in similar cases in the future if the Sunnis is and also as held by them in finding No. 2 quoted above "that the was directed against the Shias and as such was rightly opposed by the . It is clear that the issued the in the teeth of these findings and it seems that they should rely upon the general in the report without the setting in which that is made, to justify their action.

It is further said that *Tabarra* is abuse and is not. I have in vain tried to find out what were actually the poems which were recited in 1905 and which have been recited by Sunnis since 1935. No one has given me all the verses. I have, , got one in the Piggot Report which says that "any one who does not believe in the first three Caliphs or even in one of them will go to Hell, will go to Hell, will go to Hell."

In the poems recited recently one of the verses which was to me was following:—

Umar ka Allah-O-Akbar,

Nabi ne tegh di Haider ne dokhtar,

Free translation—How grand was the position of Umar as the Prophet gave him the sword and Ali gave him the daughter. The second part to the belief of the Shias can mean nothing more than abuse. The position of the is that they have allowed and of the in the outskirt

having failed appointed a of Mr. Justice Allsop of the Allahabad High Court and Mr. Ross, I.C.S. That went into the whole question again and having all questions of fact and law arrived at findings a few of which are

(1) "If the Sunnis had wished only to praise their Caliphs without having any idea of over the Shias, they might have recited publicly in some way, but they never attempted to do so."

(2) "When we take the facts as a whole into we can not avoid the that the was directed against the Shias."

(3) "We are of opinion that the practice of the local in forbidding in 1935 and 1936 was justified."

(4) "We do not think that it should be that the public recitation of *Madh-e-Sahaba* is always in all able, but we are bound to say that the will have to take similar action in similar circumstances in future if the Sunnis agitation is "

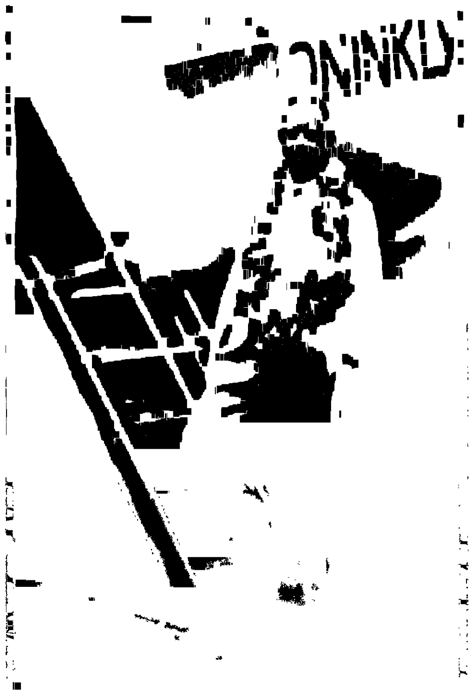
(5) "There is no true anology between and *Tazia* procession; a true analogy would be between the of *Sahaba* and *Tabarra* and thus in our opinion it cannot be asserted with any show of reason that there is any against the Sunnis in the Government "

(6) "We do not approve of the public of *Tabarra* and the Shias in the present circumstances admit that it is but if Sunnis were allowed to recite merely to advertise their belief that first three Caliphs were worthy of all praise Shias might with some justice claim to recite. *Tabarra* in order to instruct their more ignorant brethren in the doctrine which they hold with equal strength that the three Caliphs are properly objects of The Sunnis argued that abuse of religious leaders is by Law and that praise can never be Neither proposition is completely true. On the one hand of leaders in good faith without a and of outraging religious feeling would not be an offence and on the other it would be easy to multiply instances in which praises would be offensive and provocative. Songs in honour of Fascist leaders might, for example, be justly resented along the route of a procession."

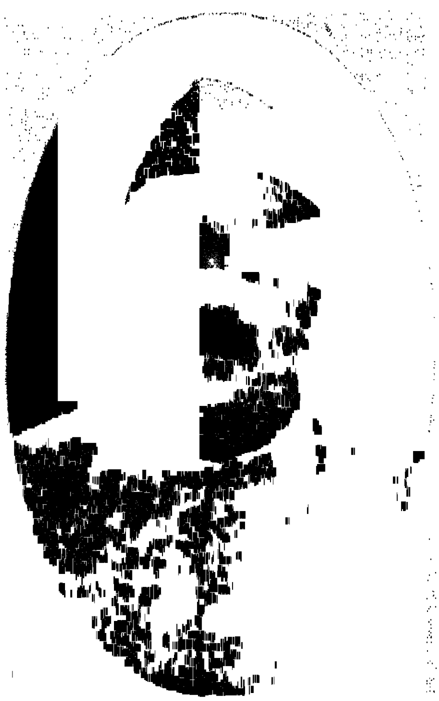
These findings were accepted by the of dated 19th March, 1938. In paragraphs 5 Government say as follows:—

"The U. P. Government devoted most careful and anxious con- to the arguments and conclusions so clearly set forth in the report and accepted the Committee's findings."

Sir Syed Sultan [illegible] Kt. of Patna who took much pain in an effort for [illegible] the [illegible] Tabarra and negotiated with the [illegible] with [illegible] R. A. [illegible] of Jails, U.P.



SIR S. SULTAN AHMAD,
Kt., of Patna.



R. A. QIDWAI,
Minister of Jails, U. P.

2. on the part of the state.

3. Adult suffrage.

4. Free primary

5. A living wage for workers, limited hours of labour, healthy of work, against the consequences of old age, sickness and

6. Labour to be freed from serfdom or or

7. of woman workers, and, provisions for leave during period.

8. against of children of age in factories.

9. Right of labour to form unions to protect their with suitable machinery for of disputes by

10. Substantial in rent or revenue paid by the and in case of from rent for such period as may be necessary, relief being given to small wherever necessary by reason of such

11. Imposition of a income tax on incomes above a fixed minimum.

12. A inheritance tax.

13. Military to be reduced by at least one half of the present scale.

14. Expenditure and salaries in civil to be largely reduced. No servant of the state, other than experts and the like, to be paid above a certain fixed figure which should not ordinarily exceed Rs. 500 per month.

15. Protection of indigenous cloth by of foreign cloth and foreign yarn from the country.

16. Total prohibition of intoxicating drinks drugs.

17. No duty on salt manufactured in India.

18. Control over exchange and policy so as to help Indian industries and bring relief to the masses.

19. Control by the state of key and of mineral resources.

20. Control of usury—direct or indirect.

It shall be open to the A.-I.C.C. to revise, amend or add to the foregoing so far as such revision, amendment or addition is not inconsistent with the policy and principles thereof.

THIS FOLLOWING IS THE CASE ARED BY SIR SYED SULTAN AHMAD, Kt. OF PATNA

IN

In order to the present position in it is necessary to give an history in it.

It is well known that are strictly by the Shias in all parts of India and other Muslim The Sunnis and even the Hindus have taken part in these In 1905 or 1906, for the first time in the history of the World certain Sunnis led by Moulvi Abdul Shakoor to take out in procession what are known as reciting as they went, certain poems in praises of the first three Khalifs and also carried out some *Tazias* with the name of the four Khalifs. The poems were not only in their praises but apart from praises which are there were other matters which were highly to the feeling of the Shais and there were lots of troubles because of these then a of two two Sunnis, two Shias and two Hindus. It may be noted that the two Sunnis who had been as in the first instance could not take part in the and Moulvi Abdus Shakoor who was the Prime Mover of the was taken in place of one of the two and there till the termination of the

Shortly stated, the findings of the were that the recitation of songs now known as was tion. It had never been done in any part of the World and the praises of the three Khalifs were chanted . with a view to irritate the Shias. the report of the Committee and the The in various the findings and held that should not be allowed as it was done with the object of the Shias. There were several small fracas between Sunnis and Shias but settled down in 1912. From 1912 till 1935, for a period of about 23 years, not a whisper of *Sahaba* was made in or else. In 1935 an attempt was again made to recite the praises on the day when two men courted arrest by the Sunnis to disobey the order against public in the Khalifs. Those two men were bound down under Section 107, Procedure Code. Nothing happened till 10th of 1936 when two Sunnis Police orders by reciting praises of the first three Khalifs, then an attempt was made to take out a procession in June, 1936. That an other attempt was made to recite every Friday in and tried to bring about a but

FUNDAMENTAL RIGHTS OF PEOPLE.

[illegible] 1931

The forty-fifth session of the Indian [illegible] C[illegible] was held at Karachi on March 29, 30 and 31, 1931. Dr. [illegible] P. [illegible] was [illegible] of the [illegible] C[illegible] and Sardar [illegible] Patel was the [illegible] of the Session.

The [illegible] were passed by the Indian [illegible] C[illegible] at its [illegible] held in Karachi on March 29, 30 and 31, 1931:—

15. [illegible] TAL [illegible]

The C[illegible] is of opinion that to enable the masses to [illegible] what [illegible] as [illegible] by the [illegible] will mean to them, it is [illegible] to state the position of the [illegible] in a manner easily [illegible] by them. In order to end the [illegible] of the masses, political freedom must include real [illegible] of the [illegible] millions. The C[illegible] declares that any [illegible] which may be agreed to on its behalf should provide, or enable the Swaraj C[illegible] to provide, for the [illegible]

1. [illegible] rights of the people, [illegible]

(i) freedom of [illegible] and [illegible]

(ii) freedom of speech and of the press;

(iii) [illegible] of [illegible] and the free [illegible] and practice of religion, subject to public order and [illegible]

(iv) [illegible] of the culture, [illegible] and scripts of the [illegible]

(v) Equal rights and [illegible] of all citizens, without any bar on account of sex;

(vi) no [illegible] to attach to any citizen by reason of his or her [illegible] caste or creed or sex in regard to public [illegible] office of power or honour, and in the exercise of any trade or calling;

(vii) equal rights to all citizens in regard to public roads, wells, schools and other places of public resort;

(viii) right to keep and bear arms in [illegible] with [illegible] and [illegible] made in that behalf;

(ix) No person shall be [illegible] of his liberty nor shall his [illegible] or [illegible] be entered, sequestered or [illegible] save in [illegible] with law.

thankful of the general spirit of the cool courage and patient of by the Shias under the grave of cruel and firings and brutal *lathi* assaults by the police. The the Shias on this great and warns the that no end of in the name of law and order will deflect the Shias of India from their firm to win and their rights at all costs.

Repressive Policy of the

Whereas the has in a regular orgy of relentless to stifle the Shia in the U. P. in general, and has a reign of terror by actively or conniving at open acts of and violence on the Shias by the very officials charged with the of law and order.

And whereas the among other acts have been committed in of this policy, that is to say (1) cruel and beating of and men, in the presence and under the orders of British and Indian officers, (2) shooting without (3) arrests and on false charges, (4) misuse of Section 144 of the Cr. P. C. and other provisions of the law, (5) of news and the issue of false and and (6)

And whereas these acts of the have killed free and now, this calls upon the Shia to meet the thus created, by publicly the orders of the with calm and courage and strict of under the gravest as and carry out the struggle for securing its rights.

The Tabarra

With unwavering faith in the efficacy of the Tanzeem-ul-Momineen started the Tabarra on the 30th March, 1939, and has since carried it on with in face of the gravest such as assaults by the Sunnis on the Tila Mosque and by the police with firing and *lathi* charge, loss of lives in serious injuries, the murder of two Shias in broad daylight on a public highway in front of Queen Mary's Hospital. But after an of more than three months, it was proved, that the of U. P. has no respect for the much doctrine of and cannot be moved by the silent of the Shias. , still means to adhere strictly to the of and has passed the above quoted thereby, the Congress Government of its past history when it was for power with its present attitude when it has already achieved its

WHAT THE ALLSOP COMMITTEE SAID.

AND

Sunni say that Tabarra cannot be placed on an equal footing with It will, be to know, what the Allsop said on the point. the from the report, while giving the views on the point in shows also that the on the report, was and wide of the mark at least in so far as while the right of Sunnis for public of it totally ignored the of Shias the right of public recitation of

The of 30th March was in fact the of the Government's ill-

HASAN

The Allsop records: "The Sunnis argue that the Shias in their *tazia* praise Ali and thereby imply that the other three Caliphs are not worthy of praise. They say that this conduct tends to mislead Sunnis and that it is the duty of those who are better to this by the public of It seems to us that this the fact that the taking of Sahaba is not the only way of the more Sunnis in the proper doctrine of their religion. can be given in Sunni on Fridays, in at private houses, in schools, in private by house to house and in other ways. It may be the duty of some Sunnis to instruct others but they are not from performing that duty because they are not allowed to recite Sahaba in and in public places.

"If the were that this form of was or even it is difficult to see how some forms at least of tabarra would be We do not approve of the public recitation of Tabarra, and the Shias in the present admit that it is But if Sunnis were allowed to recite publicly merely to their belief that the first three Caliphs were worthy of all praise, **with some justice claim to recite Tabarra in order to instruct their more in the doctrine which they hold with equal strength that the three Caliphs are properly objects of**

"The Sunnis have argued that abuse of leaders is forbidden by law and that praise can never be Neither is true. On the one hand, of leaders in good faith without a and of feelings would not be an offence, and on the other, **it would be easy to in which praise would be and Songs in honour of Fascist leaders might, for be justly along the route of a procession."**

Security of Three from each of the only two Shia presses, namely, Alwaiz Safdar Press and Sarfraz Qaumi Press.

(b) Ban on free of opinion about facts and certain of Islam and the of Tabarra as ABUSE.

(ix) No person .. .. .. law.

arrests under Section 107, and forcible entries by the police into the private houses of Prince Baqar Mirza, Trustee Trust and a member of the Family of Oudh, and Rani Begam Saheba, mother of the late Raja Nawab Ali Khan, member of the Council of State.

General of persons arrested under Section 107, by keeping them in jail for a month and a half without trial and when released on bail them to attend the court at the jail date after date for no other reason than the dilatory tactics of the police with a view to against them. So far seven dates of hearing have been fixed.

TANZEEM vs.

By Mirza Sajjad Ali Khan, B.A., B.T. (Alig.).

General Secretary Tanzeem.

RESOLUTION

June 4-7, 1939.

The Working passed the at its sittings held on 4th, 5th, 6th, and 7th June, 1930, at Anand with Pandit Motilal Nehru, Acting of the Congress, in the chair:—

Policy of the

Whereas the has in a regular orgy of relentless to stifle the and has established a reign of terror the country by actively ing or at open acts of and violence on the people by the very officials charged with the of law and order.

And whereas the among other acts have been in of this policy, that is to say (1) cruel and beating of and men, women and children by, in the and under the orders of British and Indian officers in many towns and places in the country, (2) indecent assaults on man and woman and hitting them on their private parts, (3) shooting without any (4) of the and the private Red Cross and

[illegible] work, (5) arrests and [illegible] on false charges, (6) uncalled for application of Martial Law, (7) [illegible] of Martial Law ordinances without the formal [illegible] of Martial Law, (8) misuse of Section 144 of the Cr. P. C. and other [illegible] of the law, (9) trespasses on private [illegible] and forcible [illegible] of lawful occupiers, (10) suppression of [illegible] news and the issue of false and misleading communiques and (11) [illegible] Hindu-Muslim differences.

And whereas the [illegible] has recently [illegible] three ordinances, namely, the Press [illegible] the [illegible] of [illegible] Ordinance and the Unlawful [illegible] the first of which has killed free and [illegible] and the last two have made it criminal to organise the peaceful picketing of liquor and foreign cloth shops, the social boycott of [illegible] officers [illegible] in various kinds of excesses and to carry on propaganda for non-payment of taxes not voted by the re-[illegible] of the people.

And whereas the [illegible] issued by the [illegible]-General justifying these ordinances contain [illegible] which are [illegible] to facts showing that the Governor-General is either kept in [illegible] ignorance of the actual [illegible] in the country or is [illegible] ignoring them.

Now, therefore, this [illegible] calls upon the country to meet the situation thus created, by publicly [illegible] the three [illegible] aforesaid with calm and [illegible] courage and strict [illegible] of non-violence under the gravest [illegible] as [illegible], and carry out fearlessly all the re[illegible] of the [illegible] the [illegible] and the Working [illegible] of the said [illegible]

In [illegible] the [illegible] advises the people to carry on with [illegible] vigour the peaceful [illegible] of liquor and foreign cloth shops, social boycott of [illegible] officers known to have participated in unjustifiable assaults on [illegible] and others and to extend the [illegible] for non-[illegible] of land tax to parts of Gujarat, Maharashtra, [illegible] Andhra and Tamil Nad where it has not yet been started, and also to [illegible] and extend the [illegible] of [illegible]ment of [illegible] tax in Bengal, and start it in Bihar and Orissa.

TANZEEM [illegible]TION.

The [illegible] of [illegible] passed the following [illegible] at its sitting held on the 11th July, 1939, at the Head Office at Victoria Street, [illegible] with Syed Asghar Hasan, Esq., retired Judge, [illegible] of the [illegible] in the chair.

On a careful survey of the [illegible] of events in course [illegible] *Tabarra* [illegible] this [illegible] puts on record its

The [illegible] will show how the [illegible] of U. P. has [illegible] and [illegible] the [illegible] parts of the [illegible] passed at the forty-fifth session of the Indian National Congress held at Karachi in March, 1931, [illegible] the [illegible] rights of the Indian People.

(i) Freedom of [illegible] and [illegible]

The [illegible] was formed in [illegible] in May, 1938, for [illegible] the lot of the Shias [illegible], socially, [illegible] and in [illegible] matters. Its [illegible] for [illegible] with other [illegible] and Shias [illegible] for [illegible] of these objects. The opening pages of its [illegible] bear [illegible] of [illegible] by the leading [illegible] of [illegible]. The burning topic at [illegible] at the time of the inauguration of the [illegible] was the controversy about the public recital of Madh-e-Sahaba. The repulse of attack on *azadari* and the [illegible] feelings of the Shias by this means fell to be the [illegible] task of the [illegible]. It [illegible] the [illegible] Abbasia under the [illegible] of Lt. Nawab Sultan Ali Khan to foster martial spirit in the [illegible] of the Shia [illegible] for [illegible] its lawful rights in case of an attack upon them. This became an eyesore to the [illegible] which was out to impose the de[illegible] of the [illegible] section of the [illegible] on the [illegible], for [illegible] for the [illegible] the [illegible] number of Muslim votes at the [illegible]

[illegible] of [illegible] arrested under Section 107, Cr.P. Code:—

3rd March, 1939	11
31st March	93
the date of the [illegible]	
20th May	4

Along with 81 [illegible] arrested from [illegible] and Nazim Sahab,

5th July	38

besides many others on [illegible] dates.

(ii & iii) Freedom of speech and of the press.

Freedom of [illegible] .. ..

(a) Out of 93 arrested on the 31st March, five have been charged with having [illegible]

(b) [illegible] from all Shia Papers of [illegible] numbering five, with the solitary [illegible] of *Sarfraz*. About five or six [illegible] against each editor, printer and [illegible]

Long Live

Tanzeem-ul-Momineen

WHY 14,000 SHIAS WENT TO JAIL?

U. P. CONGRESS GOVERNMENT

AND JUSTICE

“[illegible] AL [illegible] OF PEOPLE [illegible]”

[illegible] ON OF THE SHIA [illegible] TY

[illegible] by:

M[illegible] SAJJAD ALI KHAN

B.A., B.T. (ALIG.)

SECRETARY

T[illegible], LUCKNOW